

محبت بنی راکھ

از قلم اُم عاصمہ سعید

مکمل ناول

آج اس کے والد کو گزرے ایک ہفتہ ہو گیا تھا.... آج ان کا ختم شریف پڑھا جا رہا تھا..
مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا بس ایک انسان نہیں تھا وہاں اس کا باپ... جس کی شفقت سے
وہ محروم ہو چکی تھی.. باپ کا سایہ ایک نعمت ہے اللہ کی طرف سے....

سب مہمان جا چکے تھے سوائے اس کی چچی کے جو ان کے گھر کے ساتھ ہی رہتی ہیں...
چلو اب گھر کا سارا کام سمیٹو.. کب تک یونہی بیٹھی رہوگی.. مرنے والا چلا گیا اب وہ واپس
نہیں آئے گا...

چچی کے یہ الفاظ اس کے لیے قیامت سے کم نہ تھے..
آپ بھی کچھ سمجھے ان کو... چچی نے رائے کی امی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.... رائے کی امی
چپ رہی..

چچی ہم کر لے گئے سب آپ فکر نہ کریں... رائے نے کہا
رائے کی آواز میں وہ کرواہٹ تھی جو ان کی باتوں سے دل میں دبائے بیٹھی تھی...

بھابی جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب ان کو سنبھالنے کا وقت ہے اگر آپ ہمت ہار گئی تو ان کا کیا ہو گا.. اب چچی کا لہجہ کچھ نرم تھا... میں تو آپ لوگوں کو سمجھا سکتی ہوں بڑی ہونے کہ ناتے... چچی نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا

چلو بیٹا اٹھو یہاں کوئی بات سننے والا نہیں ہے...

جاتے جاتے چچی اتنی باتیں کر گئی کہ اگر کسی میں برداشت نہ ہو تو ایک اور اللہ کے پاس پہنچ چکا ہو...

کچھ دن پہلے ہی سب ٹھیک چل رہا تھا شیراز صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ وقت گزار رہے تھے وہ آخری شام تھی جب شیراز صاحب اپنے بچوں کے ساتھ شام کی چائے پی رہے تھے 20 سال کی بڑی بیٹی رائہ 17 سال کی چھوٹی بیٹی حائمہ اور 14 سال کا بیٹا دانیال... بیوی اور بچوں کے ساتھ ایک پرفیکٹ فیملی تھی... جب اسی رات شیراز صاحب کی طبیعت خراب heat ہو چکی تھی ہسپتال والوں نے بتایا کہ death ہوئی.. ہسپتال جاتے جاتے ان کی ہوا ہے... وہ وقت شیراز صاحب کے گھر والوں کے لیے قیامت سے کم نہیں تھا.. attack اس دن کے بعد شیراز صاحب کی فیملی کے لیے وہ مشکل وقت شروع ہو گیا تھا جس کا کبھی انہوں نے اپنی فیملی کے لیے سوچا بھی نہیں تھا...

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شیراز صاحب کی فیملی نے خود کو سنبھال لیا اب ان کو اپنے پاپ کے بغیر یہ مشکل وقت گزرنا تھا...

مکمل کر لیا تھا... graduation آج رائہ نے

امی آج اگر ابو زندہ ہوتے تو وہ کتنے خوش ہوتے....

رائہ اپنی امی کے گلے لگ کر رو پڑی....

بس چپ میری بچی ایسا نہیں کرتے وہ دیکھ رہے ہوں گے ان کو دکھ ہو گا ک آج کے دن تم رو رہی ہو....

رائہ کی امی نے رائہ کے آنسو صاف کیئے.... اتنے میں گھر کی بیل بھی...

لو اگی آپ کی دیورانی.. اب ان کی باتیں سن لو... رائہ کو اندازہ تھا کہ چچی ہو گی بری بات ہے بیٹا ایسے نہیں بولتے جاؤ جا کر دروازہ کھولو....

رائہ دروازے کی طرف گئی....

اسلام علیکم چچی جان....

وعلیکم السلام... رائہ کی چچی نے روکھے پن میں جواب دیا....

کر رہے تھے... wait آئے چچی جان ہم آپ کا ہی

نام کی چچی بنائی ہوئی ہے اگے پچھے کوئی پتہ نہیں...

چچی جان کل ہی تو میں آئی تھی آپ کے پاس پر آپ ساتھ والی حلیمہ انٹی کے پاس گئی تھی...

رائہ نے مسکراتے ہوئے کہا....

دیکھ لو ذابہ بھابی تمھاری بیٹی اب جواب دینا شروع ہو گئی ہے.. چچی نے طنزیہ انداز میں کہا...

نہیں ایسی بات نہیں... تارائہ کی امی نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا....

میں تو کہتی ہوں جیتنا پڑھوانا تھا پڑھوا لیا اب اس کی شادی کر دو... چچی نے بیٹھتے ہوئے کہا..

اتنے دیر میں رائے چائے لے آئی...

یونیورسٹی کروا دیا ہے... admission چچی جان میں نے سنا ہے ک آپ نے حرا کا چچی ایک دم چونک گئی...

ہا... ہا!.... ہاں صحیح سنا ہے اب اس نے گھر بیٹھ کر کیا کرنا ہے..

تو چچی پھر آپ میری شادی کی بات کیوں کر رہی ہیں....

بات میں اگر کرو گی تو تم سب کو بوری لگے گی حرا کا باپ اس کے سر پر ہے اس کے

اخراجات اٹھا سکتا ہے... تم لوگ کب تک ایک دو مکانوں کے کرایے پر رہو گی گھر کے

اخراجات الگ 3 بچوں کی پڑھائی الگ....

رائے کو چچی کی اس بات پر غصہ آگیا...

چچی آپ کو ہماری پڑھائی کی فکر ہے یا مکانوں کے کرائے کی....

چپ ہو جاؤ رائے اور جاؤ دیکھو حائے اور دانیال کیا کر رہے ہیں سکول کا کام مکمل کر لیا ہے

دونوں نے کیا... رائے کی امی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا... رائے وہاں سے اٹھا گی....

معذرت چاہتی ہوں آج اس کا زلٹ آیا ہے اپنے والد صاحب کو یاد کر رہی تھی...

اتنا لاڈ پیار سے رکھو گی تو بگڑ جائے گی..

.....

امی میں یونیورسٹی کے فارم لینے جا رہی ہو اور جاتے ہوئے حائمہ اور دانی کو سکول کالج چھوڑ آؤ گی...

رائہ نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا...

ٹھیک ہے دھیان سے جانا...

رائہ یونیورسٹی کا فارم لے آئی پر جیسے گھر آئی تو امی کو پریشان دیکھا...

کیا ہوا امی آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں.. رائہ نے امی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
نہیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں بس طبیعت کچھ خراب ہے...

چلیں میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتی ہو...

نہیں میں اتنی بھی نہیں بیمار ہوں بس ہو جاؤں گی ٹھیک تم بتاؤ فارم مل گئے کیا...

امی آپ کچھ چھپا رہی ہیں بتائیں مجھے آپ کو پتا ہے کہ نہ آپ مجھے سے کچھ چھپا سکتی ہیں نہ میں.. اب جلدی سے بتائیں... رائہ نے اپنی امی کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا

رائہ بیٹا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے والد کی وفات کے بعد ہمارے پاس دو مکانوں کے کرائے

کے علاوہ کوئی اور آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے اس پر تمہاری یونیورسٹی کی فیس حائمہ کی اور دانیال

کی بھی فیس... آپ سمجھ رہی ہونا میری بات کل آپ کو اس لیے نہیں کہا کہ آپ کی چچی

کے سامنے ایسی بات نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے ان کے ہاتھ بات آجائے... اور تم بھی

نہ کرو آپ کے والد کی study بہت خوش تھی.. میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ آپ آگے

خواہش تھی کہ آپ آگے پڑھو... بس اسی وجہ سے پریشان تھی..

امی آپ پریشان نہ ہوں اللہ کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال دیں گے... سب ٹھیک ہو جائے گا آپ کے علاوہ ہمارا کوئی نہیں ہے آپ پریشان نہ ہوں...

رائہ نے ماں کو تسلی تو دے دی پر خود اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ اگے کیا کرے گی اگے تعلیم حاصل کرنا اس کا بھی خوب تھا یہ زندگی کیا سے کیا حالات لے کر آتی ہے رائہ نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ اتنی چھوٹی عمر میں اسے کیا کیا کرنا پڑے گا...

رائہ کیا سوچ رہی ہو.... رائہ کی فرینڈ جو اس سے ملنے آئی تھی.... نہیں کچھ نہیں یار.. بس ایسے ہی...

نہیں کچھ تو ہے جو تم مجھ سے چھپا رہی ہو... امین نے کہا

یار میں شاید یونیورسٹی نہ جا سکوں...

وہ کیوں؟ تمہارے تو نمبر بھی اتنے اچھے آئے ہیں پھر کیوں نہیں جا سکتی؟؟

کے بعد حالات ویسے نہیں رہے بس اللہ تعالیٰ کے سواء death گھر کے مسئلے ہیں۔ ابو کی

کمر کے بہت ہے... study کوئی نہیں ہے ہمارا.. تو میں نے سوچا کہ کیا کرنا ہے اگے

میں سوچتی ہوں کیا ہو سکتا wait ایسے نہیں سوچتے کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال لیتے ہیں

ہے....

آیا ہے.. idea میں ایک mind ایک منٹ میرے

وہ کیا؟ رائہ نے چونک کر کہا..

کے اخراجات بھی اٹھا لو study کیوں نہیں کر لیتی اس طرح تم اپنی job امین؛ تم کوئی issue کا کوئی job کرو گی.. ویسے بھی تمہاری فیملی میں support کی اور گھر میں بھی امین study... نہیں ہے... آسانی سے اجازت بھی مل جائے گی... صبح جاب اور شام کو نے مشورہ دیا۔

experience ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو پر مجھے جاب کون دے گا میرے پاس تو کوئی ہی نہیں ہے...

تو کرو ہو سکتا ہے کہ کہیں سے کوئی جاب کے لیے کال apply کوئی بات نہیں تم آجائے...

کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو... امی سے بات کرو گی... رائے کو جیسے امید کی کرن نظر آگئی تھی..

.....

اب رائے کی duty صبح جب رائے دانیال کو سکول چھوڑ کر آئی؛ (والد کی وفات کے بعد یہ تھی) تو صحن میں امی کے پاس جا کر بیٹھ گئی....

امی میں نے آپ سے ایک بات کرنی ہے اگر آپ کی اجازت ہو... رائے نے اپنی امی کا ہاتھ تھماتے ہوئے کہا..

جی بیٹا کیا بات ہے..؟

کر دو اس طرح میں اپنی پڑھائی کے start امی میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نہ میں جاب اخراجات بھی اٹھا لو گی...

نہیں رائے یہ آپ کیا کہہ رہی ہو.. کیا کل میری طرف سے کوئی بات بوری لگی ہے کیا....
 نہیں میری امی جان ایسا کچھ بھی نہیں ہے.... میں بس ابو کے بعد آپ سب کا حوصلہ بنا
 چاہتی ہوں... آپ کو یاد نہیں کیا ابو مجھے اپنا بڑا بیٹا کہتے تھے.. تو بس سمجھ جائیں گے میں اب
 آپ کا بیٹا ہوں... بس مجھے آپ کا ساتھ اور اپنی دعائیں چاہیے....
 رائے نے اپنی امی کو گلے لگا لیا اور اپنی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کو چھپا لیا....
 بیٹا وہ تو تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن تم اپنی چچی کو تو جانتی ہو....
 امی آپ ان کی فکر نہ کریں میں ان کو سنبھال لو گی بس آپ کی ہاں چاہیے تھی....
 رائے ایک معصوم اور خود دار لڑکی تھی جو خود تو مشکل وقت میں رہ سکتی ہے پر کسی کا احسان
 نہیں لے سکتی...

<https://www.classicurdumaterial.com/>
 کیا پر کہیں سے بھی اسے کال نہیں apply رائے نے بہت سی جگہوں پر جاب کے لیے
 آئی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ اب انے والا وقت کیسا ہو گا اگر اسے جاب ناملی تو وہ
 کیسے کر پائے گی... study اپنی

ہوئی..... رائے نے فون اٹھایا... ring کی cell phone اتنے میں

اسلام علیکم... رائے نے فون اٹھنے پر کہا..

وعلیکم السلام... کیا میں مس رائے شیراز سے بات کر سکتا ہوں.. دوسری جانب سے کسی میل
 کی آواز تھی.

جی میں ہی رائے شیراز بات کر رہی جی فرمائیے...

کے لیے آنا ہے کیا آپ interview کیا تھا آپ کو کل apply آپ نے جاب کے لیے آسکتی ہیں؟؟

جی میں آجاؤ گی آپ مجھے ایڈریس بتا دیں اور ٹائم بھی...
جی لکھیں...

رائہ کی خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ اسے جاب کے لیے کال آئی اتنے دنوں بعد... کل اس کا انٹرویو تھا ایک نئی زندگی کی شروعات تھی...

امی امی مجھے انٹرویو کے لئے کال آگئی ہے کل میرا انٹرویو ہے... دعا کریں میں سیلیکٹ ہو جاؤں پھر ہماری ساری پریشانیاں دور ہو جائے گی.. کال بند ہوتے ہی رائہ نے امی کو جاکر بتایا..

اللہ آپ کو کامیاب کرے آمین...

رائہ دونوں کو سکول اور کالج چھوڑ کر آئی.. آتے ہی وہ انٹرویو کی تیاری کرنے لگ گئی....

ٹائم سے پہلے پہنچ جاؤ کوئی مسئلہ نہ ہو.. رائہ نے جلدی سے تیار ہوتے ہوئے کہا

کرتے دل میں اس کے وسوسے آرہے تھے... press کپڑے

امی میں جارہی ہوں.. رائہ گیٹ کی طرف جاتے ہوئے کہہ رہی تھی

رائہ ماں کی دعا لیے گھر سے نکال پڑی..

میں بال کھولے long shirt or trouser کے سوٹ میں pink color وہ

کاجل لگے کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی... وہ آفس کے باہر کھڑی light آنکھوں میں

تھی اور اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی آج سے پہلے وہ کالج اور گھر کے علاوہ کہیں اکیلی باہر نہیں گی تھی...

اے اللہ مجھے کامیاب کرنا...

دعا پڑھتے رائے نے آفس کی سیڑھیوں پر پہلا قدم رکھا.... جو اسکی آنے والی زندگی کی سیڑھی کا پہلا قدم تھا.....

پر موجود ایک Front desk میرا آج انٹرویو ہے... آفس کے اندر جانے کے بعد رائے نے کو کہا.... female

جی آپ بیٹھے ابھی انتظار کریں انٹرویو چل رہے ہیں جیسے آپ کی باری آئے گی آپ کو بلا لیا جائے گا.. اس محترمہ نے بڑے پیار سے کہا...

جی ٹھیک ہے.... رائے بے چینی کے ساتھ بیٹھ گئی.

ہو بھی select دیکھنے میں تو آفس اچھا ہے لوگ بھی اچھے ہیں اور کافی بڑا بھی پتہ نہیں میں پاتی ہوں کہ نہیں...

رائے دل ہی دل میں سوچی جا رہی تھی...

job interview کافی ٹائم ہو گیا ہے یہ کیوں نہیں بلا رہے کتنے نخرے والے ہیں دینے آئی ہوں کوئی چندہ جمع کرنے نہیں... اتنا بھی کیا...

والی لڑکی کے پاس گی... Front desk (رائے اپنی جگہ سے اٹھی اور

مس کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ مجھے اور کتنا انتظار کرنا پڑے گا؟؟ ایک گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے...

اندر انٹرویو ہو رہے ہیں یا کوئی میچ.... رائے لو انتظار کرنا پسند نہیں تھا

رائے اپنے غصے پر قابو رکھتے ہوئے بولی..

دیکھیں مس آپ بیٹھ جائیں بس تھوڑی دیر میں آپ کا نمبر آنے والا ہے...

Thank you..اوکے

رائے اپنی جگہ جانے والی تھی کہ اس لڑکی نے آواز دی...

میڈم روکیں..

جی آپ نے مجھے کچھ کہا؟؟ رائے نے مڑ کر دیکھا

جی مس آپ کو کہا... کیا یہ آپ کا پہلا انٹرویو ہے؟ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا..

ہو گی) confuse جی بالکل... کیوں کیا ہوا.... (رائے ایک دم

نہیں کچھ نہیں ایسے پوچھا آپ بیٹھ جائیں... لڑکی یہ کہہ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی...

رائے کو ایسا لگا جیسے اس نے کوئی غلط بات کر دی تھی....

کچھ دیر بعد رائے کا نمبر آگیا...

مس رائے شیراز آپ اندر جا سکتی ہیں...

جی بہت شکریہ آپ کا.. رائے نے بغیر دیکھے اندر چلی گی..

.....

onwer تھی... اندر کمپنی کے company کی event management یہ ایک سب کا انٹرویو لے رہے تھے...

رائہ نے دروازہ نوک کیا اور اندر آنے کی اجازت لی...
 رائہ نے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا.. May i come in.. سر
 بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے... براؤن کلر کے بال... اونچے قد کاٹھ کا.... منہ نیچے کیے
 ضرباب علی شاہ "اپنے پارٹنر احد رضا کے ساتھ بیٹھے لگے "CEO ہاتھ میں پن لیے کمپنی کے
 کا انتظار کر رہے تھے... candidate
 جیسے ہی رائہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ضرباب علی شاہ نے بغیر دیکھے جواب دیا...

. Yes come in please have a seat

شکریہ..

ہو رہی تھی کہ پتہ نہیں کیا پوچھے گئے پر وہ بھی شیراز confuse وہ اندر ہی اندر سے
 صاحب کی بیٹی تھی اپنی حالت کو ظاہر نہیں ہونے دیا...

نے رائہ سے سوال کیا... ceo جی مس رائہ شیراز آپ اپنے بارے میں کچھ بتائیں...
 ہے شاید آپ اسی کو دیکھ رہے ہیں اس میں سب کچھ لکھا ہوا CV جی آپ کے پاس میری
 ہے... رائہ نے بغیر سوچے سمجھے جواب دیا

رائہ کے اس جواب پر ضرباب علی شاہ نے منہ اٹھا کر رائہ کو دیکھا.. جو معصوم سا چہرہ بنا کر
 انہیں دیکھ رہی تھی...

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا؟

کے اصل میں دوست ceo ضرباب علی شاہ نے غصے سے دیکھا.. ساتھ بیٹھے پارٹنر احد رضا جو بھی ہیں رائے کی اس بات پر مسکرا دیئے....

جی وہ میرا کہنے کا یہ مطلب تھا کہ ایک تو آپ نے جو انٹرویو کا ٹائم دیا تھا اس سے ایک گھنٹہ آپ نے لیٹ بلایا ہے بیٹھے بیٹھے ایسے میں انسان کا دماغ گھوم جاتا ہے تو وہ پھر سیدھا جواب تو نہیں دے سکتا... رائے بے دھڑک ہو کر جواب دے رہی تھی اس کو غصہ تھا کہ اتنا انتظار کیوں کروایا

کرنے کا غصہ نکالنے کے انداز میں بولی... wait رائے نے جیسے اپنا

دیکھے محترمہ..... اس سے پہلے کہ ضرباب علی شاہ کچھ کہتے.. اس کا پارٹنر احد رضا بول پڑا.... بہت زیادہ تھے اس Candidate کہ آپ کو اتنا انتظار کرنا پڑا.. we r sorry اوکے . لیے آپ کو زیادہ انتظار کرنا پڑا....

احد رضا کی اس بات سے اور اس کے نرم لہجے سے رائے کو لگا شاید وہ کچھ زیادہ ہی بول گی ہے...

پر نظر ڈالتے ہوئے cv دیکھی ہے یہ آپ کی پہلی جاب ہے؟؟ احد رضا نے CV آپ کی کہا..

جی سر یہ میری پہلی جاب ہے..

آپ کے والد محترم کیا کرتے ہیں؟؟

ہو چکی ہے.. death جی ان کی

i am sorry about your father ہممم.. او

جو اللہ کی رضا... رائہ نے دھیمی آواز میں کہا.. it's ok کوئی بات نہیں..

رائہ کو اندازہ نہیں تھا کہ اس سے اس قسم کے سوال کیے جائیں گے وہ اپنے والد کی بات پر تھوڑا افسردہ ہو گی....

آپ کچھ پوچھنا چاہئیں گے.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو کہا جو رائہ کی اس بات سے تب سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا..

احد رضا سے لی اور رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... cv ضراب علی شاہ نے رائہ کی

کیوں نہیں کی؟ جب کے آپ کے نمبر اچھے آئے ہیں... study آپ نے آگے کرنی ہے... اس continue لیا ہے جاب کے ساتھ سڈی بھی admission جی دفعہ رائہ نے ضراب علی شاہ کو نارمل جواب دیا..

problems مطلب آپ جاب اور سڈی دونوں کو ساتھ لے کر چلے گی.. تو آپ کو کوئی

نہیں ہوں گی؟؟ ضراب علی شاہ رائہ کی طرف دیکھے بغیر کہا

ہو upset رائہ جو پہلے سے انتظار کر کے تھک گئی تھی اور اوپر سے اپنے والد کی بات سے گی تھی بولی..

کرو.. اگر آپ کو mange ہے کہ میں دونوں کو کیسے headache سر دیکھیں یہ میری
 لگتا ہے کہ میں آپ کی کمپنی میں ایڈجسٹمنٹ کر سکتی ہوں تو آپ مجھے جاب پر رکھ سکتے ہیں
 its totally depend on you

رائہ کے اس جواب پر ضراب علی شاہ کہ پاس اور کوئی سوال بچا ہی نہیں تھا...
 احد رضا نے جب یہ سب کنڈیشن دیکھی تو رائہ کو باہر انتظار کرنے کو کہا...
 کریں ہم آپ کو ابھی بتا دیتے ہیں... wait مس رائہ شیراز آپ تھوڑی دیر
 اوکے سر..

رائہ وہاں سے اٹھ کر باہر آگئی... جیسے وہ باہر آئی تو اسے احساس ہوا کہ وہ اندر جو کچھ بول کر
 آئی ہے اس سے جاب کیا وہ ایک پانی کا گلاس بھی نہیں دے گئے...
 کیا مطلب ہے تمہارا کیوں اس لڑکی کو انتظار کے لیے کہا ہے.. وہ عقل سے پیدل لگتی ہے..
 بات کچھ اور کرو جواب کچھ اور دیتی ہے دماغ خالی لگتا ہے اس کا...
 ضراب علی شاہ تو غصے سے لال سرخ ہو گیا تھا...

نہیں کرتیں suit دیکھ میرے بھائی.. پچھلے ایک ہفتے سے ہم انٹرویو کر رہے ہیں کچھ تمہیں
 نہیں کرتے اور تمہیں اپنے غصے کا تو پتہ ہے کتنی لڑکیوں کو نکال چکے suit اور کچھ کو تم
 ہو اور جو خود چھوڑ کر گی ہیں وہ الگ... اب مجھ میں ہمت نہیں ہے اور انٹرویو کرنے کی...

new ہے پہلی جاب ہے اس کی کچھ ٹائم گزار لے گی.. اور ویسے بھی new یہ لڑکی شروع ہونے میں تھوڑا ٹائم رہ گیا ہے... اور ہمیں جلد ضرورت بھی ہے... کیا project سوچ رہے ہو میرے بھائی...

احد رضا نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

ہمممہ.. کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو پر یار وہ لڑکی دماغ سے خالی ہے عجب سی سر پھری ہے.. ضراب علی شاہ کو احد رضا کی بات ٹھیک تو لگی لیکن وہ دل ست راضی نہیں تھا.. تو ٹھیک ہے نہ سر پھرے کے ساتھ سر پھری ہی گزرا کر سکتی ہے.. احد رضا نے ضراب کی طرف مسکراتے ہوئے کہا...

دیکھ اب انکار نہ کری نہیں تو تیرے اس بھائی کے ہاتھ اوپر ہیں میں اب مزید اور دماغ نہیں خرچ کر سکتا پھر تم جانو اور تمہارا سٹاف...

ضراب علی شاہ نے احد رضا کی طرف بے بسی سے دیکھا...

اچھا ٹھیک ہے پر اگر کوئی گرڈ بڑ ہوئی تو تم ذمہ دار ہو گے.. ضراب علی شاہ نے سوالیہ نظروں سے احد رضا کی طرف دیکھا..

چلو شکر ہے اللہ کا.... احد رضا نے منہ پر ہاتھ پھرا اور سیٹ سے اٹھ کر باہر آگیا...

باہر بیٹھی رائہ یہ ہی سوچ رہی تھی کہ اسکا انٹرویو اچھا نہیں ہوا اگر یہاں جاب ناملی تو لگے ماہ کی فیس کیسے جمع کروائے گی.. کیا ضرورت تھی سب بولنے کی.. چپ نہیں رہ سکتی تھیں... اسی سوچوں میں گم رائہ کو آواز آئی...

ہر بیٹھی لڑکی نے کہا.. Front مس رائے شیراز...

جی.. کیا... میں جاؤں؟؟

رائے نے ایک دم سے کہا کیوں کہ رائے کو یہ ہی امید تھی کہ وہ اس جاب کے لئے

نہیں کر سکے گی جیسا اس کا انٹرویو ہوا تھا... qualify

آپ کی جاب ہوگی ہے امید کرتی ہوں کہ آپ congratulations مس رائے شیراز ہمارے ساتھ لمبے عرصے تک جاب جاری رکھے گی..

رائے کی خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ اسے جاب مل گئی تھی.. پر ایک طرف وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ وہ جو انٹرویو میں دے کر آئی ہوں تو جاب کیسے ہوگی...

پر اس کی خوشی میں یہ بات کہیں چھپ گئی تھی...

https://www.classicurdumaterial.com/ Thank you... مس.

پپیز ہیں ان پر سب appointment آسکتی ہیں یہ آپ کے office آپ کل سے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ کر کے کل ساتھ لیکر آئے گا... sign لیکھا ہوا ہے آپ ان پر

رائے نے وہ پپیز لیے اور شکریہ کے ساتھ وہاں سے نکل پڑی....

.....

گھر آکر رائے نے امی کو گلے لگایا... جو صحن میں حائے کے ساتھ بیٹھی کھانا بنانے کا انتظام کر رہی تھی...

امی میری جاب ہوگی ہے کل سے جانا ہے اللہ نے ہماری سن لی ہے کمپنی بھی اچھی ہے اور ٹائم بھی... میں اپنی سٹڈی بھی آسانی سے کر سکوں گی... رائہ نے خوشی خوشی کر بتایا.. اچھا اچھا سانس تو لے لو... جاؤ حائمہ بہن کے لیے پانی لے کر آو..

بیٹا مجھے تمہاری ہی فکر رہے گی کیسے کر پاؤ گی.. رائہ کی امی افسردہ ہو گی.... کیونکہ انہوں نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ان کی بیٹی اتنی چھوٹی عمر میں یہ سب ذمہ داری سنبھالے گی...

امی آپ پریشان نہ ہوں اللہ ہے نا ہمارے ساتھ اور آپ کی دعائیں بھی.. تو مجھے پھر کیسی فکر...

یہ کہہ کر رائہ نے امی کو گلے لگا لیا...

آپی آپ جو اپنے انٹرویو کا بتا رہی ہیں اور کمپنی کا بھی تو انہوں نے کیسے رکھ لیا آپ کو..... حائمہ نے حیرت سے رائہ کی طرف دیکھا.... (رائہ چھوٹی حائمہ کو اپنے انٹرویو کا سب حال بتا چکی تھی)

(حائمہ ایک جاموش طبیعت کی مالک تھی اور یہ خوبی اسے اپنی والدہ سے ملی تھی کم بولنا اور سمجھ داری سے بولنا...)

ویسے تم کہہ تو ٹھیک رہی ہو میں بھی یہ ہی سوچ رہی تھی.... رائہ شیشے کے آگے کھڑے اتارتے ہوئے بولی... ear rings

سے دیا تھا... confidence مگر اتنا بھی برا نہیں ہوا تھا انٹرویو میرا... بہت

جی آپنی بلکل.. حائہ اپنی آپنی کی طرف دیکھ کر ہنس پڑی...

کے سوٹ میں black color آج رائے کا پہلا دن تھا آفس میں... دھیمی سی خوشبو لگائے کافی اچھی لگ رہی تھی اگر کوئی فدا ہونا چاہیے تو خود کو نہ روک پائے... دونوں بہن بھائی کو سکول اور کالج چھوڑنے کے بعد اپنی امی کی دعائیں لے کر آفس کے لیے نکل پڑی...

آفس سے لیٹ نہ ہو جائے اس لیے رائے جلدی میں 30 منٹ پہلے آفس کے گیٹ پر تھی.. کو اپنی white color ki car جو ابھی تک بند تھا... کچھ وقت گزرنے کے بعد رائے نے جانب آتے دیکھا....

رائے کو ایسا لگا کہ جیسے کوئی اسے گاڑی کے نیچے دینے لگا ہے....

ایک چیخ کے ساتھ رائے نے اپنی آنکھیں بند کر لی.....

گاڑی کی بریک لگانے کی آواز سے رائے نے آنکھیں کھولی... گاڑی بلکل اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی تھی...

اس سے پہلے کے گاڑی سے کوئی نکلتا رائے غصے سے بولی...

نظر نہیں آتا آپ کو اگے کوئی کھڑا ہے... منہ اٹھا کر گاڑی چلا رہے ہیں اگر مجھے چوٹ لگ جاتی تو کون ذمہ دار ہوتا؟؟؟ رائے نے گاڑی کی طرف دیکھا.

میں آنکھوں پر white suit رائے بولتی جا رہی تھی کہ گاڑی کا دروازہ کھلا اور اندر سے

لگے بہت آرام سے ضرباب علی شاہ باہر نکلے.... glasses

رائہ اپنے کپڑوں کو ٹھیک کرتے بولی جا رہی تھی کہ اچانک ضرباب علی شاہ اس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے...

تمیز نام کی کوئی چیز ہے آپ ^{مہم}..... (رائہ کہتے کہتے ایک دم سے روک گی...

سر آپ.... (رائہ کے تو جیسے ہوش ہی گم ہو گئے تھے وہ ہکی بھکی وہاں کھڑی رہی...)

ضراب علی شاہ نے پہلے بہت غور سے رائہ کی طرف دیکھا پھر آرام سے مخاطب ہو کر کہا...

آپ وہی ہیں نہ جو کل انٹرویو کے لیے آئی تھیں؟؟

رائہ ایک دم سے چونک گی..

جی سر...

(آج تو گیٹ سے ہی واپسی گھر کو جاؤ گی)

رائہ نے دل ہی دل میں سوچا جو اتنا بولا ہے بچ تو نہیں سکتی....

اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے کل آپ کے انٹرویو سے اندازہ ہو گیا oh i see ہممم..

تھا... <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رائہ جو بات کو نہ سمجھ پائی اور بولی..

کیا مطلب سر آپ کی اس بات کا..

اتار کر رائہ کے قریب آئے... رائہ ایک دم گھبرا glasses ضرباب علی شاہ نے آنکھوں سے

کر پیچھے ہٹ گی...

مطلب تو آپ کو سمجھ نہیں آئے گا مختصر یہ ہے کہ یہ ایک پارکنگ ہے اور یہاں ایسے کھڑے نہیں ہوتے.... ضرباب علی شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے پارکنگ بورڈ کی طرف کر کے بتایا..
excuse me sir.. یہ کہہ کر وہ گاڑی کی طرف مڑے... اتنے میں پیچھے سے رائے بولی
ضراباب علی شاہ نے جب آواز سنی تو پیچھے مڑ کر دیکھا...

آپ یہاں دیوار پر بورڈ کیوں نہیں لگا لیتے کہ یہاں کھڑے ہونا منع ہے کوئی بھی آپ کو آنکھ بند کر کے گاڑی مار سکتا ہے...

رائے نے ہاتھ کے اشارے سے ضرباب علی شاہ کو دیوار کی طرف اشارہ کر کے بتایا...
what.. ضرباب علی شاہ رائے کی بات سمجھ نہیں پائے

ہو چکا تھا... open اس سے پہلے ضرباب کوئی بات کرتا رائے آفس کی طرف چل پڑی جو
ضراباب علی شاہ وہاں کھڑے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو بغیر اس کی غلطی پر اسے سنا کر چلی گئی
تھی...

عجیب لڑکی ہے... کہاں پھنسا دیا ہے یہ احد رضا نے.... اگر مجبوری نہ ہوتی تو یہ لڑکی آج آفس
کی بجائے گھر جا چکی ہوتی....

ضراباب علی شاہ نے غصہ سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور پارکنگ کی طرف چلا گیا...
صبح صبح دماغ خراب کر دیا ہے.... ضرباب علی شاہ اپنے کمرے میں داخل ہوتے گاڑی کی چابی
ٹیبیل پر زور سے رکھتے ہوئے بولا...

پیچھے پیچھے احد رضا آگیا...

کیوں جناب آج بڑے غصے میں ہو وہ بھی صبح صبح... احد رضا نے ضراب علی شاہ کو غصے میں دیکھا تو بولا

ضراب علی شاہ جو پہلے ہی غصہ میں تھا اور وہ مزید بحث کے موڈ میں نہیں تھا اس نے بات تیار presentation کو ٹالتے ہوئے کہا کچھ نہیں بس آج ٹریفک بلاک تھی.. تم بتاؤ وہ پر پارٹی کو جو دیکھانی ہے... ضراب علی شاہ فون کو کان پر لگائے احد lunch کر لی کیا آج رضا سے پوچھ رہا تھا....

چیک کرنا ہے بس... (میرے لیے بھی ایک final بس ایک boss ہے ready جی کافی منگوا لینا)

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو کہا جو فون پر کافی کا کہ رہا تھا..

.....

مل گیا تھا جو ضراب علی شاہ کے روم سے زیادہ دور نہیں تھا... sitting room رائے کو رائے اپنے روم میں جا کر بیٹھ گئی تھی اسے بتایا گیا تھا کہ آپ نے ضراب علی شاہ ارو احد رضا کو

کرنا ہے.... assist

رائے روم میں بیٹھی ٹیبل پر پڑے پیپرز کو دیکھ رہی تھی جو اس کی سمجھ سے باہر تھا پہلی جاب ہونے کی وجہ سے رائے کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے...

دیکھتی رہی اب اس کے پاس اور کوئی کام نہیں تھا.... details ساری رات اس کمپنی کی سوالے کمرے کی دیواروں کو دیکھنے کے...

کر لے visit جب کافی ٹائم ہو گیا تو رائے نے سوچا کہ فارغ بیٹھنے سے بہتر ہے آفس کا لوگوں کا بھی پتہ چل جائے گا...

رائے اپنے روم سے نکل کر باہر آگے کچھ لوگوں سے ملی جن سے مل کر اسے اچھا لگا... وہ اپنے روم میں واپس جانے لگی تھی کہ دیوار پر لگی تصویر کو دیکھنے لگ گئی جس پر عجیب و غریب لائٹ تھی..

کرنے اپنے روم سے باہر آئے... receive کو guest اتنے میں ضربا علی شاہ اپنے گیٹ کی طرف جاتے ہوئے ضربا علی شاہ نے رائے کو اس تصویر کے پاس دیکھا جو اس میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی...

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں...؟؟ ضربا علی شاہ نے رائے کو غصہ سے کہا...

رائے نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سر ضربا کھڑے تھے...

ضربا علی شاہ، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں محترمہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں...؟؟؟

جی وہ رات کے کھانے کا انتظام کر رہی ہوں... اب یہ تو نہیں کہہ سکتی.....

رائے نے ضربا علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

جب آپ مجھے کوئی کام نہیں بتائیں گے تو میں اس تصویر کو دیکھنے کے علاوہ اور کیا کر سکتی ہوں...

میں جا کر بیٹھیں میں آپ کو بتاتا ہوں آپ نے کیا کرنا ہے.... meeting room آپ ضربا علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

ہو گئی اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دے... وہ وہاں confuse رائے ایک دم سے ہی کھڑی رہی...

ضراب علی شاہ یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے جاتے ہوئے ضراب علی شاہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رائے وہاں ہی کھڑی تھی...

ہیلو میڈم... ضراب علی شاہ نے پاس آکر رائے کو اونچی آواز میں بولا... آپ جائیں گی یا کسی کو بھیجوں وہ اگر آپ کو لے جائے....

میں جا رہی ہوں... وہ ایک دم سے چونک گئی.. no sir.. رائے؛
رائے نے بغیر کچھ کہے وہاں سے چلی گئی...

.....

<https://www.classicurdumaterial.com/>

میں پہلے سے موجود تھا.. رائے کو آتے دیکھ کر بولا... meeting room احد رضا
آئے مس رائے شیراز...

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آج آپ کا پہلا دن تھا کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟

احد رضا پیپرز کو دیکھتے ہوئے رائے سے پوچھا..

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوا کیونکہ کوئی کام نہیں تھا اس لیے....

رائے نے بڑی بے زاری سے کہا...

کوئی بات نہیں آج آپ کا پہلا دن ہے آفس کو دیکھیں لوگوں سے ملے آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا...

مجھے نہیں لگتا کہ کچھ ٹھیک ہوگا.. رائے نے آہستہ آواز میں خود سے کہا...

آپ نے مجھے کچھ کہا کیا؟؟ احد رضا نے آواز محسوس کی تو رائے سے پوچھا...

نہیں... نہیں تو میں نے کچھ نہیں کہا... رائے نے گھبراتے ہوئے کہا...

احد رضا نے جب مہمانوں کو آتے دیکھا ساتھ میں ضراب علی شاہ بھی تھے جو مہمانوں کو
 کیا... welcome کرنے گئے تھے. احد رضا نے سیٹ سے اٹھ کر انہیں receive
 ضراب بیٹا کیسے ہو....

ضراب علی شاہ کے رائے کی طرف اٹھتے قدم اس آواز سے روک گئے...

ضراب علی شاہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں دادا جان کھڑے تھے...

ارے دادا جان آپ... آپ آج یہاں کیسے... ضراب علی شاہ نے بڑے خوشی سے اپنے دادا
 جان کو گلے لگایا....

بس بیٹا میں نے سوچا گھر پر جانے سے پہلے اپنے شیر کو مل لو.... دادا جان نے ضراب علی
 شاہ کے کندھے پر تھپتھپی دی...

اچھا کیا آپ نے آئیں آفس میں چل کر بیٹھتے ہیں آپ کو احد رضا سے بھی ملواتا ہوں وہ ابھی
 آفس ہی ہے....

ضراب علی شاہ نے اپنے روم کی طرف اشارہ کیا..

وہ بدمعاش تنگ تو نہیں کرتا تمہیں... دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا.....

بلکل بھی نہیں دادا جان... ضراب علی شاہ نے جواب دیا

اور دونوں آفس کی طرف چل دیے....

رائہ اپنے روم میں بیٹھی اپنے آپ کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی اس کو اپنے والد کی بہت یاد آرہی تھی...

اسی غم سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے...

اس نے وہ آنسو صاف کیے اور نماز کے لیے وضو کرنے چلی گی...

اے میرے اللہ ہم پر جو مشکل وقت آیا ہے بیشک تو ہی اسے ٹالنے والا ہے...

تو بڑا رحمان و رحیم ہے مجھے ہمت اور حوصلہ دینا مجھے صبر کرنے والوں میں رکھنا ہر مشکل وقت میں میری مدد کرنا آمین..

رائہ نے دعا ختم کی تو اسے ایسا لگا کہ جیسے اسکی بہت سی پریشانیاں دور ہو گی ہیں ایک سکون سا مل گیا تھا اسے...

وہ جائے نماز اٹھا کر ٹیبل پر رکھ کر مڑی تو اپنے پیچھے ایک لڑکی کو کھڑا پایا...

ماشاء اللہ.. اللہ آپ کی ہر مراد پوری کرے آمین...

میں ہوتی ہوں... نمرہ نے اپنا تعارف کروایا... HR میرا نام نمرہ ہے میں یہاں

بیٹھے کھڑی کیوں ہیں... رائہ نے کرسی کی طرف اشارہ کیا... please آپ

بولا اور بھیٹی آپ کو کوئی یہاں مسئلہ تو نہیں کوئی پریشانی اگر ہو تو.. thank you نمرہ نے

آپ مجھے بالا جھجک کہہ سکتی ہیں...

نمرہ نے بڑے پیار سے رائہ کو کہا....

نہیں ہے ویسے بھی آج میرا پہلا دن ہے جاب بھی پہلی ہے تو problem نہیں کوئی
آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا...

رائہ جیسے خود کو بھی سمجھنے کے انداز سے بولی...
بلکل ٹھیک کہا میں بھی جب آئی تھی تو مجھے بھی بہت مشکل لگتا تھا ایڈجسٹمنٹ کرنا پر اب
سب ٹھیک ہے...

رائہ کو نمبرہ کی باتوں سے کافی حوصلہ ملا...
آپ نے کچھ کھایا ہے کیا.... نمبرہ نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
نہیں ابھی تک تو نہیں کھایا... رائہ نے جواب دیا...

چلو اب اٹھو اور کچھ کھاتے ہیں... نمبرہ رائہ کو ساتھ لے کر کنٹین کی طرف چلی گئی....
کر رہی تھی... relax feel نمبرہ کے آنے سے رائہ کو کچھ حوصلہ ہوا... وہ اب کچھ
ضراب علی شاہ نے اپنے روم کا دروازہ کھلا اور دادا جی ساتھ اندر داخل ہوا....
ارے ماشاء اللہ آج تو ہمارے آفس کی شان بڑ گئی ہے.... احد رضا نے دادا جان کو آتے دیکھا تو
اٹھ کر سلام کیا...

بس بس بیٹا پتہ ہے کتنا یاد کرتے ہو ایک کال تو آتی نہیں آپ کی...
دادا جان نے مسکراتے ہوئے احد رضا کو کہا...

دادا جان اب ایسا نہ کرے آپ تو جان ہیں ہماری.. احد رضا نے دادا جان کے ہاتھ چومتے
ہوئے کہا....

(ضراب علی شاہ کے والدین میں علیحدگی کے بعد دادا جان نے ہی ضراب علی شاہ کو ماں اور باپ بن کر پلا تھا۔ ضراب علی شاہ کے لیے ساری دنیا ایک طرف اور دادا جان ایک طرف... چلیں دادا جان اب گھر چلتے ہیں آپ سفر سے تھک گئے ہوں گے.... دادا دادا جان اپنے گاؤں سے ارہے تھے..

میں گاڑی نکلتا ہوں تم دادا جان کو لے کر آؤ... ضراب علی شاہ نے ٹیبل سے چابی اٹھاتے ہوئے احد رضا کو کہا...

احد رضا نے جواب دیا... boss اؤ کے

ضراب علی شاہ یہ کہہ کر روم سے باہر نکل آیا.. جاتے ہوئے اس نے رائے کے روم کی طرف دیکھا.. پر رائے وہاں موجود نہیں تھی... ضراب علی شاہ کو لگا وہ شاید جا چکی ہے...
 پر رائے کا پوچھا... reception گیٹ سے باہر جاتے ہوئے ضراب علی شاہ نے
 تھی وہ کہاں ہیں؟؟؟ joining آپ نے مس رائے شیراز کو دیکھا ہے جن کی آج
 والی لڑکی نے ضراب علی reception سر وہ مس نمرہ کے ساتھ تھیں ان کو بولا دو کیا...
 شاہ کو کہا..

نہیں اس کی ضرورت نہیں میں خود دیکھ لو گا.. ابھی میں افس سے جا رہا ہوں ہوں اگر کوئی
 آئیں تو ان کو کل کا ٹائم دے دینا... ضراب علی شاہ یہ کہہ کر گاڑی کی طرف guest
 چلا گیا..

آج سے پہلے اس نے کبھی کسی کی اتنی پروا نہیں کی تھی خاص کر کسی لڑکی کی...

نجانے کیوں اس کو رائے کی فکر ہو رہی تھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کا سوچ رہا تھا اس کا وہ چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار ا رہا تھا جب وہ اکبر صاحب کی نظروں سے خود کو چھپا رہی تھی....

میں کیوں اتنا سوچ رہا ہوں... ضرب علی شاہ نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا.. اور پھر وہ تینوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے....

رائے جب افس سے گھر آئی تو اسے اندازہ نہیں تھا کہ گھر میں اسے کس پریشانی کا سامنا کرنا پڑنا تھا...

اسلام علیکم امی جان... سلام کے ساتھ رائے جب گھر میں داخل ہوئی تو سامنے اس کے چچی اور چچا بیٹھے ہوئے تھے... رائے نے ان کو بھی سلام کیا اور کمرے میں چلی گئی... آپی آپ کو پتہ ہے کیا.. کہ چچا جان کیوں آئے ہیں... حائے نے بڑی سمجھ داری سے رائے کو سب بتا دیا کہ وہ لوگ آپ کی جاب کے بارے میں بات کرنے آئے ہیں... رائے نے جب یہ سنا تو وہ اور پریشان ہو گئی افس کی پریشانی کم تھی جو یہ لوگ بھی آگے ہیں.. رائے نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا...

رائے کو بلائیں کہاں چلی گئی ہے سلام کر کے کچھ پتہ نہیں کے چچا آئے ہیں.... چچی نے بڑے غصے سے کہا...

آجاتی ہے وہ کپڑے تبدیل کر رہی ہو گی... رائے کی امی نے آرام سے ان کو جواب دیا...

اتنے میں رائے باہر آگئی....

کیسے ہیں چچا جان آپ.... رائے اپنی امی کے پاس جا کر بیٹھ گی...

ہوئی ہے آپ death چچا جان آج آپ کو کیسے رستہ یاد آگیا ہمارے گھر کا جب سے ابو کی اس کے بعد آئے نہیں...

رائے نے چچا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

تو آپ لوگ کون سا ہر کام میں ہم سے پوچھ کر چلتے ہیں اب تمہاری جاب کی ہی بات لے لو کب کیسے کہاں ہوئی ہمیں تو کوئی خبر نہیں.... چچی نے طنز لہجے میں کہا..

وہی تو چچی جان میں کہہ رہی ہوں کہ آپ لوگ آئے تو ہماری کوئی خبر ہو کہ ہم جی رہے ہیں یا نہیں....

رائے کے لہجے میں دکھ کے سوء کچھ بھی نہیں تھا...

چچی نے فوراً بات کو تبدیل کرتے ہوئے رائے کی امی کو کہا..

بھابی جی میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ اس کی شادی کروادیں پر آپ نے اسے جاب کی اجازت دے دی...

یہ رائے کی خواہش تھی اور ان کے والد کا خواب بھی تھا کہ رائے اگے سٹڈی کرے... اس لیے میں نے اسے اجازت دی ہے اور ابھی تو یہ چھوٹی ہے حرا کی عمر کی تو بھائی صاحب میں اس کی شادی کیسے کر دو...

اس بار رائے کی امی نے اپنے شوہر شیراز صاحب کے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

یہ تو کوئی بات نہ ہوئی آپ ان کو کیا کہہ رہی ہیں میں جو آپ کو کہا تھا آپ نے مانا ہی نہیں تو اپنے بھائی کی کیا بات مانے گی... چچی مسلسل بولتی جا رہی تھی...

شہناز... بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں رائے ابھی چھوٹی ہے اگر وہ اگے پڑنا چاہتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے...

اپنے شوہر کی اس بات پر چچی کو جیسے آگ لگ گئی اس سے پہلے چچی کچھ کہتی رائے بول پڑی...

چچی جان اگر آپ کو میری جاب سے کوئی مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں چچا جان میری پڑھائی کا خرچہ اٹھالیے گے کیونکہ کے پڑنا تو ہے میں نے...

رائے کی اس بات پر چچی کی تو آواز نہیں نکلی...

جب چچی نے یہ دیکھا کی اب بات پیسوں کی آگے ہے تو وہ وہاں چپ ہو گئی...

ہمیں کیا اعتراض ہونا ہے تمہاری جاب کا میں تو تمہارا بھلا ہی سوچ رہی تھی کی کہاں جاب اور سڈی کرتی رہو گی..

چچی کا اس دفعہ لہجہ تبدیل تھا...

چچی جان آپ فکر نہ کریں اللہ سب ٹھیک کر دے گا بس آپ اور چچا جان ہمارے لیے دعا کر دیا کریں... اب سارا مسئلہ حل ہو گیا....

آپ لوگ کیا لے گئے میں چائے بنانے جا رہی ہو کیسی نے پینی ہے تو بتا دیں... یہ کہہ کر رائے وہاں سے اٹھ گئی...

اب چچی کے پاس اور کوئی جواز نہیں رہا۔ پر وہ چپ کر کے بیٹھنے والی نہیں تھی یہ بات رائے اچھی طرح جانتی تھی...

صبح ناشتے کی ٹیبل ہر ضراب علی شاہ اور دادا جان بیٹھے تھے... ناشتہ کر رہے تھے...

اتنے بڑے گھر میں بس دو لوگ ہی رہتے تھے جب دادا جان گاؤں کے لیے نکل جاتے تو ضراب علی شاہ گھر میں اکیلے رہ جاتے...

ضراب علی شاہ کو بچپن سے ہی اکیلے رہنے کی عادت تھی...

جب ضراب علی شاہ کے والدین میں علیحدگی ہوئی تب ضراب علی شاہ بہت چھوٹے تھے... بچپن سے ہی ضراب علی شاہ نے اپنے ماباپ کو لڑائی کرتے دیکھا جب بھی وہ لڑتے ضراب ڈر کر اپنے دادا جان کے پاس اجاتا یا اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیتا...

ضراب علی شاہ کے والد صاحب ضراب کی پیدائش سے پہلے ہی کسی دوسری عورت کی محبت میں گرفتار ہو گئے تھے...

گھر کے بڑوں کے لاکھ سمجھنے پر بھی وہ بعض نہ آئے جسکی وجہ سے ضراب علی شاہ کی والدہ نے ضراب کی پیدائش کے بعد اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کرنے کا سوچ لیا...

لیکن ضراب علی شاہ کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے وہ جلد الگ نہیں ہو سکے ان دونوں کو 5 سال تک انتظار کرنا پڑا....

اس ٹائم میں ان کی آئے دن لڑائی اور بحث رہتی تھی جس کا اثر ضراب علی شاہ کی زندگی پر ابھی تک تھا...

سات سال کی عمر میں ضرباب علی شاہ کے والدین میں علیحدگی ہو گئی پر دونوں میں سے کوئی بھی ضرباب کو ساتھ رکھنے کے لیے تیار نہ تھا اسی وجہ سے ضرباب علی شاہ بچپن سے اپنے دادا جان کے پاس رہا...

بیٹا آفس میں سب ٹھیک جا رہا ہے نا کوئی مسئلہ یا پریشانی تو نہیں ہے؟؟
دادا جان نے ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں دادا جان سب ٹھیک ہے آپ کی دعاؤں سے.. ضرباب علی شاہ نے دادا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

اچھا ضرباب بیٹا میں نے آپ سے سے ایک ضروری بات کرنی تھی... دادا جان نے چائے کا سیپ لیتے ہوئے کہا...

جی دادا جان آپ کو کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی آپ اپنے بیٹے سے کسی بھی ٹائم بات کر سکتے ہیں..

ضراب بیٹا آپ کو پتہ تو ہے کہ اب میری عمر کافی ہو چکی ہے اور اب میں زیادہ ٹائم گاؤں میں گزرنا چاہتا ہوں...

وہاں بہت معاملات خراب ہو گئے ہیں اور میں تمہیں اس طرح اکیلے بھی نہیں چھوڑ سکتا...
تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اب تم شادی کروا لو میری فکر بھی دور ہو جائے گی... دادا جان نے ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

دادا جان کی اس بات پر ضرباب علی شاہ نے ناشتہ سے ہاتھ روک لیا...

جس چہرے پر پہلے مسکراہٹ تھی وہاں ایک دم سے غصے کے آثار نظر آرہے تھے۔۔
 دادا جان میں آپ کو کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ میں نے شادی نہیں کرنی اور نہ مجھے سے اس
 بارے میں بات کیا کرے۔۔ ضربا علی شاہ کو جیسے غصہ آگیا۔۔
 بیٹا میری بات کو سمجھو۔۔۔ ابھی دادا جان کچھ اور کہتے ضربا علی شاہ ناشتہ کی ٹیبل سے اٹھ
 گیا۔۔

ہے۔۔ اور اب example میرے لیے میری والدین کی شادی اور ان کی علیحدگی ہی ایک
 آپ مجھ سے اس بارے میں بات نہیں کریں گئے آپ کو بار بار انکار کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔
 یہ کہہ کر ضربا علی شاہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

.....

<https://www.classicurdumaterial.com/>
 مس رائے شیراز آگئیں ہیں کیا... احد رضا نے آفس آتے ہی رائے کا پوچھا۔۔
 والی لڑکی نے بتایا۔۔ Reception جی سر وہ اپنے روم میں ہیں۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 thank you. احد رضا، اوکے

احد رضا سیدھا رائے کے روم میں چلا گیا جہاں رائے پن سے پیپرز پر لائنز لگا رہی تھی۔۔
 مس رائے شیراز اب آپ کے فارغ بیٹھنے کا ٹائم ختم ہو گیا ہے یہ آپ کے لیے کام ہے آپ
 ہے اسکے ڈائیزن بنانے ہیں۔۔۔ event نے کمپنی کی تفصیل نکلتی ہے اور ان کا ایک
 کوئی مشکل کام تو نہیں ہے نہ۔۔۔ احد رضا نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔
 نہیں سر میں مکمل کر لو گی۔۔۔ رائے نے تمام پیپرز کو دیکھ کر کہا۔۔

اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو آپ ضرب سے یا مجھ سے پوچھ سکتی ہیں.. احد رضا رائے کو یہ کہہ کر چلا گیا...

کہہ تو دیا ہے پر یہ کام کرو گی کیسے رائے سوچ میں پڑ گئی۔
 احد رضا نے اپنے روم کا دروازہ کھلا تو ضرب علی شاہ پہلے سے وہاں موجود تھا...
 ارے جناب کب آئے پتہ ہی نہیں چلا... احد رضا نے ضرب علی شاہ کو ہاتھ ملاتے ہوئے
 کہا...

بس ابھی آیا ہوں... تم بتاؤ کام مکمل ہو گیا کیا...
 کے بارے میں پوچھا جس کا کام وہ رائے کو projet ضرب علی شاہ نے احد رضا کو اس
 دے کر آیا تھا....

ہاں کافی حد تک ہو گیا ہے اور کچھ مس رائے شیراز کو دے کر آیا ہوں مجھے جانا تھا ایک میٹنگ
 میں اس لیے... احد رضا نے ضرب علی شاہ کو بتایا...

کام ہے اسکو تو کچھ پتہ بھی important کیا وہ پاگل لڑکی کو... یار تمہیں تو پتہ ہے کتنا
 نہیں ہو گا... ضرب علی شاہ نے پریشانی سے احد رضا کو کہا...

کچھ نہیں ہوتا میں نے کہہ دیا ہے اسے کو اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو تم سے پوچھ لے...
 اب میں نکلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے یہ کہہ کر احد رضا آفس سے نکل گیا....

تھی اور پریشان بھی کیونکہ اسے کچھ چیزوں کی اسے busy رائے جو کافی دیر سے کام میں
 سمجھ نہیں آرہی تھی...

اس نے وہ سارے پیپرز اٹھائے اور ضراب علی شاہ کے روم کی طرف چلی گئی...
 رائے پیپروں کو دیکھتے ہوئے اندر جانے کے لیے جیسے دروازہ کھولا.. دوسری جانب ضراب علی شاہ
 نے دروازہ کھول دیا جس سے دونوں کی ٹکر ہو گئی....
 اف سارے پیپرز گر گئے. رائے نے سارے پیپرز جو اب زمین پر بکھرے پڑے تھے.. دیکھتے
 ہوئے کہا...

محترمہ آپ کو شاید نظر نہیں آتا اللہ نے آنکھیں آگے دیکھ کر چلنے کے لیے دی ہیں...
 ضراب علی شاہ نے غصے سے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
 سوری سر میں نے دیکھا نہیں... رائے نے گھبراتے ہوئے کہا...

او میڈم اپنی غلطی مانتی بھی ہیں اور سوری بھی...
 آج تو کمال ہو گیا.. ضراب علی شاہ نے کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور اس دن گاڑی کا
 بدلہ لے لیا...

رائے سر جھکائے کھڑی تھی اسے پتہ تھا کہ غلطی اسی کی ہے...
 اب آپ پیپرز کو اٹھائیں گی یا کسی کو بلوائوں.. ضراب علی شاہ نے پھر طنزیہ انداز میں کہا...
 نہیں سر میں اٹھا لیتی ہوں رائے نے سارے پیپرز کو اکٹھا کیا..
 کیسی کام سے آئی تھی آپ... اندر آجائے... ضراب علی شاہ یہ کہہ کر دوبارہ سیٹ پر جا کر
 بیٹھ گیا...

جی بتائیں کس کام سے آئی تھیں آپ... ضراب علی شاہ نے رائے کو دیکھتے ہوئے کہا...

سر ضرب اگر آپ آرام سے بات کر لیتے تو مجھے یاد رہتا کہ میں نے کیا پوچھنا تھا....
رائہ نے بڑی معصومیت سے جواب دیا...

رائہ کی اس بات پر ضرب علی شاہ اپنی سیٹ سے اٹھے اور رائہ کے قریب آئے رائہ ایک دم سے گھبرا کر دو قدم پیچھے ہو گئی...

تو محترمہ آپ کا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی میری غلطی ہے.. ضرب علی شاہ یہ کہتے ہوئے ایک قدم اور رائہ کے قریب آئے....

نہیں سر ضرب میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا... رائہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے اسے اپنے ہی دل کی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی...

میری طرف دیکھ کر بتائیں آپ کا کیا مطلب تھا... ضرب علی شاہ جو رائہ کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا بولا...

رائہ نے منہ اوپر کیا تو ضرب علی شاہ کی نظریں اسی پر تھی...

رائہ با مشکل ہی ضرب علی شاہ کو دیکھ پائی.. اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں عیب سی چمک تھی...

سر ضرب ان کی سمجھ نہیں آرہی تھی تو اس لیے آپ سے پوچھنے آگئی تھی... رائہ نے جلدی سے وہ پیپرز ضرب علی شاہ کے سامنے رکھ دیئے...

ہممم اچھا... ضرب علی شاہ نے وہ پیپرز رائہ کے ہاتھ سے پکڑے اور رائہ کو بیٹھنے کے لئے کہا....

کبھی آپ نے زندگی میں اپنی کوئی غلطی مانی ہے کیا؟؟
ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

ایسی بات نہیں ہے سر آپ مجھے اب شرمندہ کر رہے ہیں... رائے جو پہلے گھبرائی ہوئی تھی بات کو ختم کرنے کے انداز میں بولی...

پر ہی پتہ چلے گا.. آج ہم نے ایک visit اچھا.... جو جو بات آپ سمجھنے آئی ہیں یہ آپ کو پر جانا ہے آپ بھی ساتھ ہوگی تو تب آپ کو سمجھا دو گا... ضراب علی شاہ نے event رائے کو کہا....

آپ نے پہلے تو بتایا نہیں ہے.. میں گھر بتا کر آتی کہ آج دیر ہو جائے visit سر کون سا گی... رائے نے پریشانی سے کہا....

کی کمپنی ہے یہاں یہ سب چلتا رہتا ہے event management دیکھے محترمہ یہ ایک رکھ visit آپ کو یہاں آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا... اور اب اگلی بار آپ سے پوچھ کر کوئی لے گئے.. ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف بغیر دیکھے کہا....

سر میرا یہ مطلب نہیں تھا... میں تو.... رائے کچھ کہتے ہوئے روک گی...

اوکہ سر کوئی مسئلہ نہیں مجھے جانے میں... یہ کہہ کر رائے وہاں سے چلی گی...
پاگل لڑکی... ضراب یہ کہہ کر مسکرا دیا...

اب یہ کیا بات ہوئی کے ساتھ جانا ہے.... رائے اپنے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا...
لیکن قصور میرا بھی ہے جب ایسی کمپنی میں جاب کرو گی تو جانا ہی پڑے گا...

ہیلو امی... رائے نے گھر کال کی...

پر جانا ہے.. رائے اپنی visit امی مجھے آج دیر ہو جائے گی آج افس کی طرف سے ایک جگہ امی کو بتا رہی تھی...

ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا اور کوشش کرنا کے جلدی اجاؤ تمہیں اپنی چچی کا پتہ تو ہے... رائے کی امی نے اسے سمجھنے کے انداز میں کہا...

جی امی ٹھیک ہے میں سمجھ گئی آپ اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ... رائے نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا....

تھوڑی دیر بعد افس کا ڈرائیور آیا.. مس رائے ضرب صاحب آپ کا گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں.

کیا میں سر ضرب کی گاڑی میں ان کے ساتھ جاؤں گی.. رائے ایک دم چونک گئی.... جی مس رائے... ڈرائیور یہ کہہ کر چلا گیا...

لو رائے شیراز آج تو تم کی رائے نے سارے پیپرز پکڑے اور افس کے گیٹ سے نکل آئی.. جہاں ضرب علی شاہ گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا...

رائے گاڑی کے پاس جا کر روک گی اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ گاڑی میں بیٹھ جائے...

ضراب علی شاہ گاڑی میں بیٹھے رائے کو دیکھ رہا تھا کہ کب اگر گاڑی میں بیٹھے جب کافی دیر ہو گئی تو ضراب علی شاہ گاڑی سے باہر نکلے اور رائے کی طرف آئے جو پتہ نہیں کن خیالوں میں گم تھی...

محترمہ... ضراب علی شاہ نے رائے کے سامنے اتے ہوئے کہا...
اپنے سامنے ضراب علی شاہ کو دیکھ کر رائے ڈر گئی...

کرے گا... ضراب علی شاہ نے اسکی invite آپ گاڑی میں بیٹھے گی یا آپ کو کوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

سر ضراب آپ نے تو مجھے ڈرا دیا ہے... رائے یہ کہہ کر گاڑی کی طرف مڑی...

کیا. wow کیا کہنا ہے محترمہ آپ کا بھی کب سے کھڑی تھی اور اب میں نے ڈرا دیا ہے لڑکی ہے...

یہ کہہ کر ضراب علی شاہ گاڑی میں بیٹھ گئے...

تھا جو ضراب علی شاہ کی کمپنی نے اریخ کیا تھا... event یہ ایک سالگرہ کا

ہر طرف غبارے اور مختلف قسم کی پھول لگے تھے جگہ بہت بڑی تھی... اور بہت خوبصورت بھی لگ رہی تھی..

جس طرح اسے سجایا گیا تھا...

رائے نے ایسا فنکشن پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا...

سر ضرباب یہ تو بہت اچھی جگہ ہے اور اس کو جس طرح سجایا گیا ہے وہ اور بھی اچھا لگ رہا ہے... رائے نے جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے آؤ تمہیں ایک جگہ دیکھتا ہوں ضرباب علی شاہ یہ کہہ کر چل پڑا اور ساتھ رائے بھی...

ہونی تھی.. ceremony یہ کتنا پیارا سٹیج ہے.. رائے نے اس جگہ کو دیکھا جہاں کیک ہے تو پیارا.. اس میں کوئی شک نہیں... کیونکہ یہ ضرباب علی شاہ کی کمپنی نے اریج کیا ہے.....

ضراب علی شاہ ابھی بات کر رہا تھا کہ اچانک کسی چیز کے پھٹنے کی آواز آئی... رائے گھبرا کر ضرباب علی شاہ کے گلے لگ گئی...

ضراب علی شاہ کو اسکی دل کی دھڑکن صاف محسوس ہو رہی تھی جو ڈر کی وجہ سے تیز تیز دھڑک رہا تھا...

ضراب علی شاہ نے رائے کو ڈرتے دیکھا تو اسکے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھرا.....

جو ہے event کچھ نہیں ہوا کوئی دھماکہ نہیں ہوا شاید غبارے وغیرہ پھٹے ہیں سالگرہ کا گھبراو نہیں میں ہوں نہ آپ کے پاس.....

ضراب علی شاہ رائے کو ایک چھوٹے بچے کی طرح تسلی دے رہا تھا....

رائے جو ضرباب علی شاہ کے گلے لگی ہوئی تھی ایک دم سے ضرباب علی شاہ کی آواز سن کر اپنے آپ کو ان سے الگ کیا.....

آپ نے تو میرا ڈریس ہی خراب کر دیا... ضرباب علی شاہ اپنے ڈریس کو ٹھیک کرتے ہوئے....
سوری سر.. مجھے لگا شاید کوئی بم دھماکہ ہوا ہے میں ڈر گئی تھی...

رائہ کے لہجے میں اب شرمندگی تھی وہ اپنی اس حرکت پر خود کو کوس رہی تھی...
کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے ایسے کبھی کبھی....

آپ اب تو ٹھیک ہے نہ... ضرباب علی شاہ رائہ کی طرف مسکراتے ہوئے کہا....
جی سر میں ٹھیک ہوں.. رائہ شرم سے منہ نہیں اٹھا پا رہی تھی...
چلیں اب آپ کو یہاں کے ممبران سے ملاقات کرواتا ہوں.. یہ کہہ کر ضرباب علی شاہ چل
پڑا...

ویسے آپ ڈرتی بھی ہیں کیا..؟؟
حیرت کی بات ہے مجھے تو یہ ہی لگا تھا کہ آپ لوگوں کو ڈراتی ہیں... ضرباب علی شاہ مسلسل
رائہ پر طنز کر رہا تھا...

رائہ بیچاری اپنی اس حرکت کی وجہ سے کچھ بھی نہیں بول پا رہی تھی...
وزٹ مکمل ہونے کے بعد دونوں آفس کی طرف چل پڑے...
سر ضرباب آپ مجھے کسی بس سٹاپ تک چھوڑ دیں... رائہ نے ضرباب علی شاہ کو کہا...
بس سٹاپ پر وہ بھی اس وقت... ضرباب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
جی سر بہت دیر ہو گئی ہے میں اگے خود ہی چلی جاؤ گی.. رائہ نے جلدی سے ضرباب علی شاہ
کو اپنے لیٹ ہونے کا احساس دلایا...

ہممم لیٹ تو آپ ہو گی ہیں پر آپ کو بس سٹاپ تک چھوڑنے کا رسک میں نہیں لے سکتا
ابھی آپ میری ذمہ داری ہیں... ایک غبارہ پھٹنے سے آپ ڈر گی تھی.. تو اس وقت آپ کو
اسے چھوڑنا مناسب نہیں... ضرباب علی شاہ نے رائے کو کہا....

جانے انجانے میں ضرباب علی شاہ کو رائے کی فکر ہو رہی تھی...

نہیں سر اب ایسی بھی کوئی بات نہیں میں چلی جاؤ گی... رائے کو فکر ہو رہی تھی کہ اگر چچی
نے مجھے سر ضرباب کے ساتھ دیکھ لیا تو قیامت لے آئیں گی....
کیا سوچ رہی ہیں آپ... ضرباب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

میں نے کوئی مشکل بات تو نہیں کی.. ہاں اگر آپ اپنا گھر نہیں دیکھنا چاہتی تو وہ الگ بات
ہوئے دیکھ رہا تھا... confuse ہے... ضرباب علی جو رائے کو

نہیں سر ضرباب ایسی بات نہیں ہے آپ گھر بھی اسکتے ہیں میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی کہ
آپ کو دیر نہ ہو جائے....

رائے کے پاس اب اور کوئی بہنا نہیں تھا... اس لیے اس کو ضرباب علی شاہ کی آفر قبول کرنی
پڑی...

تھینکس سر ضرباب.. آئے چائے پی کر جائیں گا....

رائے نے رسمی طور پر کہا پر وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ سر ضرباب انکار کر دیں...
نہیں مس رائے شیراز... میں آپ کی اس آفر کو قبول کر لیتا پر مجھے ضروری کام ہے پھر کیسی
دن ادھار رہی یہ چائے...

ضراب علی شاہ نے یہ کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کی...
اوکے سر.. رائے کی تو جیسے سانس میں سانس آئی..

اللہ حافظ سر...

رائے یہ کہہ کر اندر چلی گی اور ضراب علی شاہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے...
.....

یہ آج کیا ہوا تھا کتنی بیوقوف ہو میں ایک زرا سے شور سے ڈر گئی... اور پھر سر ضراب...
اف اللہ یہ مجھے سے کیا ہو گیا.. وہ اتنے گھمنڈی ہیں کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے میں
مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی میں ان کا سامنا کیسے کرو گی..... آج تو بڑی مشکل سے وقت گزرا
ہے کل کا اب سارا دن...

رائے بیڈ پر لیٹے سوچ رہی تھی...

آپی کیا ہوا ہے آپ کو... حائے پاس کھڑے کب سے رائے کو بولا رہی تھی.. جس کا رائے کو زرا
بھی اندازہ نہیں تھا... وہ ایک دم سے چونک گی..

نہیں.. نہیں تو مجھے کیا ہونا ہے.. بس تھک گئی ہوں آج میں اس لیے.. تم بتاؤ پڑھائی کیسی
جا رہی ہے اور دانیال کی بھی... رائے نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا...

ٹھیک جا رہی ہے پڑھائی ہم دونوں کی.. بس آپ ٹھیک نہیں لگ رہی حائے نے اپنی آپی کو غور
سے دیکھتے ہوئے کہا...

کیا ہو گیا ہے حائے تم ایسے کیوں دیکھ رہی ہو... رائے

نے حائمہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا...

نہیں آپنی میں تو بس یہ کہہ رہی ہو کی ہماری اب سردیوں کی چھٹیاں ہونے والی ہیں... حائمہ نے کتابوں کو بند کرتے ہوئے کہا...

مل جائے گا صبح کو... rest اچھی بات ہے مجھے بھی تھوڑا رائمہ نے یہ کہہ کر سائیڈ تبدیل کی اور سونے کی کوشش کرنے لگی.. پر اب نیند اس کو نہیں آرہی تھی.....

.....

ضراب علی شاہ ڈرائیو کرتے ہوئے رائمہ کے بارے میں سوچ رہے تھے اس کا گلے لگنا وہ ڈری سی.. سہمی سی.. سب ضراب علی شاہ کے دماغ میں چل رہا تھا... یہ مجھے کیا ہو گیا ہے میں کیوں اس پاگل لڑکی کے بارے میں سوچ رہا ہوں... ضراب علی شاہ نے ایک جھٹکے سے اپنے آپ کو ان خیالات سے باہر نکلا...
.....

اسلام علیکم دادا جان... ضراب علی شاہ نے گھر داخل ہوتے دادا جان کو سلام کیا جو گارڈن میں اس کا انتظار کر رہے تھے...
دادا جان آپ اتنی سردی میں باہر کیوں بیٹھے ہیں.. ضراب علی شاہ نے دادا جان کو گلے لگاتے ہوئے کہا...

بس بیٹا میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا.. مجھے لگا کہ تم مجھ سے ناراض ہو گئے ہو.. دادا جان نے پیار سے ضراب علی شاہ کو کہا...

کیسی باتیں کرتے ہیں آپ بھی دادا جان میں آپ سے کیسے ناراض ہو سکتا ہو چلیں اندر چل کر بات کرتے ہیں ویسے بھی کھانے کا وقت بھی ہو گیا ہے...
ضراب علی شاہ دادا جان کو اندر لے کر چلا گیا...

رات کے کھانے کے بعد سب اپنے کمرے میں چلے گئے...
ضراب علی شاہ کو عجیب سی بے چینی لگی ہوئی تھی اسے خود سمجھ میں نہیں آ رہا تھا...
لگتا ہے آج سردی زیادہ ہے اسی وجہ سے نیند بھی نہیں آرہی.. ضراب علی شاہ نے ہیٹر کو تیز کرتے ہوئے بولا...

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
گاہ کہ نہیں.. مجھے دیکھنا چاہیے...

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
یہ کہہ کر ضراب علی شاہ دادا جان کے کمرے کی طرف گیا..
دادا جان کیسی سے فون پر بات کر رہے تھے...

میں نے سمجھا ہے اسے پر وہ نہیں مان رہا مجھے ڈر ہے کہ میرے زیادہ کہنے پر وہ غصے میں کچھ کرنا لے... پر تم بھی میری بات کو سمجھو.... دادا جان بات کرتے کرتے روک گئے جب انہوں نے ضراب علی شاہ کو اپنے کمرے میں آتے دیکھا...

ضراب علی شاہ نے دادا جان کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی ایک دم روک گیا... دادا جان کس سے سے بات کر رہے تھے...

سب ٹھیک تو ہے نا... ضراب علی شاہ نے پریشان ہو کر دادا جان سے پوچھا...
دادا جان نے فوراً فون بند کر دیا...

جی بیٹا سب ٹھیک ہے بس گاؤں کے مسئلے... دادا جان نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا...
پر آپ نے مجھے دیکھتے کال کیوں بند کر دی..

ضراب علی شاہ نے سوالیہ نظروں سے دادا جان کی طرف دیکھا...

کریں گے کیا... دادا جان نے بات کو investigation ماشاء اللہ بیٹا جی اب آپ میری
ٹالتے ہوئے کہا..

نہیں میں بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا آپ مجھے کچھ پریشان لگے اس لیے... میں تو آپ سے پوچھنے
آیا تھا کہ آپ کو سردی زیادہ تو نہیں لگ رہی...

نہیں بیٹا.. ہیٹر آن ہے.. اب تم سو جاو صبح آفس کے لیے بھی نکلتا ہے.. دادا جان اپنے بیڈ
پر لیٹتے ہوئے کہا...

ٹھیک ہے دادا جان شب بخیر...

ضراب علی شاہ دادا جان کے روم سے باہر نکل آیا...

.....

آج کا دن رائے کے لیے بہت مشکل تھا صبح وہ جب آفس آئی تو ضرب علی شاہ ابھی نہیں آئے تھے..

شکر ہے کہ وہ ابھی نہیں آئے.. رائے نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا... اور اور کافی لینے چلی گئی...

مس رائے شیراز...

رائے اپنا نام سن کر چونک گئی.. یہ کیسی اور کی آواز نہیں تھی.. یہ آواز ضرب علی شاہ کی تھی..

نہیں ہونا ہمت کرو ہمت.. رائے نے گہری سانس لی.. confuse یہ کہاں سے آگے.. رائے مس رائے شیراز میں آپ سے مخاطب ہوں...

دوبارہ آواز آنے پر رائے نے مڑ کر دیکھا...

سر ضرب آپ... آپ یہاں کیا کر رہے ہیں.. رائے نے گھبراتے ہوئے کہا جو اسے خود سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا بول رہی ہے...

کیا مطلب ہے آپ کا... آپ شاید بھول رہی ہیں یہ میرا آفس ہے اور میں کہیں بھی جا سکتا ہوں... ضرب علی شاہ نے غصے سے رائے کی طرف دیکھا....

جی سر ضرب آپ کا آفس ہے... رائے نے آہستہ آواز میں جواب دیا..

میرے پاس لے کر details میری بات نہ دوہرائیں.... اور کل کے پروجیکٹ کی ساری آئیں جو احد رضا نے آپ کو دی تھی.. یہ کہہ کر ضرب علی شاہ وہاں سے چلا گیا...

رائہ چپ نہیں رہ سکتی کیا کچھ بھی بولتی جاتی ہو.. رائہ نے اپنے آپ کو کوستے ہوئے کہا....
رائہ اپنے روم سے فائل لے کر نکلی...

آپ کو نظر نہیں آتا کیا... رائہ کی ٹکر ایک لڑکے سے ہوئی جو دیکھنے میں اچھی خاصی شکل و صورت کا تھا...

ہیلو میڈم آپ کے کہنے کا مطلب ہے مجھے نظر نہیں آتا.. اس نے رائہ کی طرف غور سے دیکھ کر کہا...

ویسے آپ جیسی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر کیسی کو کیا نظر آئے گا... وہ مسلسل رائہ کی طرف دیکھ رہا تھا...

رائہ نے زمین سے فائل اٹھاتے ہوئے غصے سے اس لڑکے کی طرف دیکھا... جاتے ہوئے رائہ نے اس کے پاؤں پر اپنی ہیل والی جوتی مارتے ہوئے بولی...

دیکھو مسٹر میرے ہاتھ بھی چلتے ہیں اور ساتھ پاؤں بھی تو اپنی نظروں کو سنبھال کر رکھیں... یہ کہہ کر رائہ ضراب علی شاہ کے روم کی طرف چل پڑی..

کیا لڑکی ہے... حسن اور غرور ایک ساتھ واہ اللہ کی شان... یہ کہہ کر لڑکا وہاں سے چلا گیا... پتہ نہیں کہاں سے لوگ اٹھ کر آجاتے ہیں رائہ بولتی جا رہی تھی..

کیا ہوا مس رائہ.. نمرہ نے رائہ کو ایسے بولتے دیکھا تو پوچھا...

نہیں کچھ نہیں بس کوئی بدتمیز تھا.. تم سناؤ کیسی ہو رائہ نے اپنے آپ کو پرسکون کرتے ہوئے نمرہ سے پوچھا..

ساتھ میں کمرے گئے نمرہ نے رائے کو کہا... lunch میں ٹھیک ہوں.. آج
 پھر وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں تم بھی اپنا کام مکمل کر لو تب تک میں بھی فارغ ہو جاؤ
 گی.. نمرہ نے رائے کو جاتے ہوئے کہا..

اوکے سی یو ان لنچ.. رائے یہ کہہ کر وہاں سے ضراب علی شاہ کے روم کی طرف چل پڑی...
 میں اندر آسکتی ہو کیا.. رائے نے ضراب علی شاہ کے روم کا دروازہ نوک کرتے ہوئے پوچھا..
 جی آجائیں.. اندر سے آواز آئی..

رائے جب اندر آئی تو سامنے کچھ مہمانوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا..

آئے مس رائے.. ضراب علی شاہ نے رائے سے فائل لیتے ہوئے کہا...

تو آپ کا نام مس رائے ہے... اس لڑکے نے کہا جو کچھ دیر پہلے رائے سے ٹکرایا تھا...

اس لڑکے کی بات پر ضراب علی شاہ ایک دم چونک گئے.. انہوں نے پہلے اس لڑکے کی
 طرف دیکھا پھر رائے کی طرف...

کیا آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں کیا... ضراب علی شاہ نے دونوں کو دیکھتے ہوئے
 کہا...

رائے ابھی کچھ بولتی.. اس لڑکے نے فوراً جواب دیا..

نہیں بالکل بھی نہیں.. آپ نے نام لیا تو میں نے ایسے ہی بول دیا.. آپ تعارف نہیں کروائے
 گئے ان کا ضراب بھائی...

اس لڑکے نے جب ضراب علی شاہ کو بھائی کہا تو رائے نے دونوں کی طرف دیکھا... یہ سر ضراب کا بھائی ہے... ویسے ہو گا بھی..

ایک گھمنڈی دوسرا بدتمیز... رائے نے دل ہی دل میں اپنے آپ سے بات کرتے ہو کہا... کیوں نہیں.. سر ضراب نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس لڑکے کو غصے سے دیکھ رہی تھی..

یہ ہماری نئی اسسٹنٹ ہے مس رائے شیراز... اور مس رائے یہ ہمارے ریحان شاہ ہیں اس کمپنی کے شیئر ہولڈر... ضراب علی شاہ نے تعارف کرواتے ہوئے کہا... آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کا بھائی بھی ہو... ریحان شاہ نے ضراب علی شاہ کو کہا.. جی بالکل بھائی بھی ہیں میرے پھپھو کے بیٹے... ضراب علی شاہ نے بات ختم کرنے کے انداز میں کہا..

آپ سے مل کر خوشی ہوئی.. رائے نے رسمی طور پر کہا.. اچھا آپ کو خوشی بھی ہوتی ہے لوگوں سے مل کر.. ریحان شاہ بڑی بے تکلفی سے رائے سے بات کر رہا تھا..

جو ضراب علی شاہ کو زرا بھی پسند نہیں آیا...

آپ جا سکتی ہیں ضراب علی شاہ نے رائے کو جانے کا کہا..

رائے جلدی سے ضراب علی شاہ کے روم سے نکل گئی کیونکہ کہ وہ پہلے ہی اسی انتظار میں تھی کہ وہاں سے کس طرح جائے...

ارے بھائی کیوں جانے دیا ابھی تو بات شروع ہی ہوئی تھی... ریحان شاہ نے ضراب علی شاہ اور احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

مجھے نہیں پتہ تھا کہ پاکستان میں بھی اتنا حسن ہے.. ماشاء اللہ
ریحان شاہ بول رہا تھا پر ریحان شاہ کی باتیں ضراب علی شاہ کو تیر کی طرح چھب رہی تھی...

*

ریحان شاہ ضراب علی شاہ کے پھپھو کا بیٹا تھا.. باپ کے رشتے داروں میں سے صرف یہ ہی ان سے ملتے تھے فیملی میں بڑے ہونے کی وجہ سے..... باہر کے ملک سے پڑھائی کرنے کی وجہ سے ریحان شاہ کچھ آزاد خیال تھا...

احد رضا نے جب ضراب علی شاہ کے چہرے پر غصہ دیکھا تو بولا...
چھوڑو یا کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو آج ہی آئے ہو تو چلو کہیں باہر لنچ کرتے ہیں کیوں ضراب...

ضراب علی شاہ جو اپنے غصے پر قابو پا رہا تھا جواب دیا..

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو.. چلو چلیں..

ضراب علی شاہ ایک دم سے اٹھ گیا...

ابھی تو کافی ٹائم ہے ریحان شاہ نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

احد رضا نے آج سے پہلے ضراب علی شاہ کو ایسی حالت میں نہیں دیکھا تھا..

کوئی بات نہیں تم کو گھومنا بھی تو ہے نہ تو تب تک لچ کا ٹائم بھی ہو جائے گا.. احد رضا نے حالات کو سنبھالتے ہوئے کہا...

ہاں یہ بھی ہے... اب تو آنا جانا لگا رہے گا.. ریحان شاہ یہ کہہ کر اٹھ گیا...
 کیا کہا تم آفس آؤ گے.. ضرباب علی شاہ نے ریحان شاہ کو حیرت سے دیکھا...
 کیوں بھائی نہیں اسکتا کیا.. ریحان نے جواب میں ضرباب علی شاہ کو کہا...
 نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا... چلو چلیں.. یہ کہہ کر تینوں آفس سے باہر آگے.....
 ریحان شاہ آفس سے نکلتے ہوئے کیسی کو ڈھونڈنے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا...
 کیا ہوا کیسی کو ڈھونڈ رہے ہو... احد رضا نے ریحان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
 نہیں میں آفس کو دیکھ رہا تھا کافی اچھا بنایا ہے.. ریحان شاہ نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا...
 پر ضرباب علی شاہ کو اس کی بات سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا ڈھونڈ رہا ہے.....

*

رائمہ اور نمرہ کنٹین میں بیٹھی لچ کر رہی تھی...

سر ضرباب شروع سے ایسے ہی ہیں کیا غصے میں رہنے والے رائمہ نے نمرہ سے پوچھا..
 ہاں جب سے میں ان کے ساتھ کام کر رہی ہوں تو وہ ایسے ہی ہیں اپنے اصولوں کے پابند اور
 سنجیدہ رہنے والے...

پر یہ ایسے کیوں ہیں کوئی تو وجہ ہوگی.. رائمہ نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا..

وجہ تو مجھے بھی نہیں پتہ بس یہ ہی پتہ ہے کہ کچھ فیملی کے مسئلوں کی وجہ سے ایسے ہو گئے ہیں... نمرہ نے جواب دیا..

اچھا پھر سر ضرب کی ان کے والدین سے نہیں بنتی ہوگی رائہ نے اپنی طرف سے سمجھ داری سے کہا..

نہیں یہ اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہتے اپنے دادا جان کے ساتھ رہتے ہیں وہ بہت اچھے یہ he is nice person انسان ہیں آتے رہتے ہیں وہ آفس تم بھی ملو گی تو دیکھ لینا کہہ کر نمرہ چائے لینے کے لئے اٹھ گی..

تم پیو گی چائے.. نمرہ نے رائہ سے پوچھا جو کیسی سوچ میں گھم تھی... ہاں ٹھیک ہے لے آؤ...

رائہ نے جواب دیا.. کوئی کیسے اپنے والدین کے بغیر رہ سکتا ہے عجیب بات ہے یہ تو.. رائہ نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا...

*

رائہ آج جلدی گھر آگئی تھی اس کی امی کی طبیعت خراب تھی.. اسی وجہ سے وہ صبح سے پریشان تھی..

امی اب آپ کی طبیعت کیسی ہے.. رائہ نے آتے ہی امی سے پوچھا..

کافی بہتر ہوں اب.. آپ بتاؤ آفس کیسا جا رہا ہے سڈی بھی کر رہی ہو نہ ساتھ..

امی آپ پریشان نہ ہوں میں سڈی بھی کر رہی ہوں آپ بس اپنا خیال رکھیں اور شام میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ گی آپ تیار رہیے گا...

رائہ نے اپنی امی کو چائے بنا کر دی اود ساتھ کتابیں لے کر پڑھنا شروع کر دیا...

*

ضراب علی شاہ نے ریحان شاہ کو لچ کر اس کے گھر پر چھوڑا اور خود احد رضا کے ساتھ پروجیکٹ سائیڈ پر نکل گیا...

احد رضا جو آج ضراب علی شاہ کے رویہ سے تھوڑا پریشان تھا اس سے رہا نہیں گیا اور ضراب علی شاہ سے پوچھ ہی لیا...

ضراب مجھے ایک بات تو بتاؤ...

ہاں پوچھو... ضراب علی شاہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا..

آج تمہیں کیا ہوا تھا بڑا عجیب سا رویہ تھا تمہارا ریحان شاہ کے ساتھ... سارے رستے تم نے

اس سے کوئی بات نہیں کی اور لچ میں بھی عجیب باتیں کر رہے تھے..

احد رضا ضراب علی شاہ کے جواب سننے کے لیے بے تاب تھا...

نہیں یار بس سر میں تھوڑا درد ہے بخار بھی محسوس ہو رہا ہے.. شاید اس لیے.. ضراب علی شاہ نے تھکے انداز سے کہا...

او تمہیں تو بہت تیز بخار ہے چلو سیدھا ڈاکٹر کے پاس.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کا ہاتھ پکڑا تو وہ بخار سے تپ رہا تھا..

ہو جاؤ گا۔۔ ضرب علی شاہ نے احد fit نہیں احد میں ٹھیک ہو جاؤ گا گھر جا کر آرام کرو گا تو رضا کی بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔۔

نا یہ کوئی بہنا نہیں چلے گا دادا جان کا پتہ ہے نا انہوں نے میری اچھی خاصی کلاس لے لینی ہے سیدھا ڈاکٹر کے پاس چلو نہیں تو میں کرو دادا جان کو کال... احد رضا نے ہاتھ موبائل اٹھاتے ہوئے دھمکی والے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

یار تم بھی نہ باز نہیں آؤ گے ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔ ضرب علی شاہ کو پتہ تھا کہ احد رضا اس کو ڈاکٹر کے پاس لے جا کر ہی سانس لے گا اس لیے بحث کرنا فضول تھی۔۔۔ احد رضا اور ضرب علی شاہ ہسپتال پہنچ گئے۔۔

ابھی ضرب علی شاہ کے چیک اپ میں تھوڑا وقت تھا۔۔۔
 مجھے لگ رہا ہے کہ تمہیں سردی لگ گئی ہے جب تک تمہارا چیک اپ نہیں ہو جاتا میں کافی لے کر آتا ہوں۔۔ یہ کہہ کر احد رضا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ہسپتال کے گیٹ سے نکلتے ہوئے احد رضا نے رائے کو دیکھا جو اپنی امی کے ساتھ ہسپتال آئی تھی۔۔۔

یہ تو مس رائے شیراز لگ رہی ہیں۔۔ احد رضا نے رائے کو دور سے آتے دیکھ کر کہا۔۔

کیا ان کے پاس جاؤ ٹھیک رہے گا یا نہیں۔۔ ابھی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ رائے احد رضا کے پاس آگے۔۔ رائے نے بھی احد رضا کو دیکھ لیا تھا۔۔

سلام علیکم سر احد۔۔۔

وعلیکم السلام مس رائہ... خیریت ہے آپ ہسپتال آئی ہیں
احد رضا نے ہمدردی سے پوچھا..

سر ان سے ملیں یہ میری امی ہیں اور امی یہ میرے باس ہیں.. رائہ نے دونوں کو ایک
دوسرے کا تعارف کروایا...

امی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس لیے ان کو چیک کروانے آئی تھی..
کیسی ہیں آپ آنٹی جی.. اللہ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے.. احد رضا نے رائہ کی امی کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا..

شکریہ بیٹا.. بس تھوڑی سی طبیعت خراب تھی یہ ضد کر کے لے آئی ہے..

نہیں آنٹی جی آپ کو چیک اپ کروانا چاہے موسم بھی کافی ٹھنڈا ہے...

ضراب کو بھی بخار ہو گیا ہے میں اسی کے ساتھ آیا ہوں.. احد رضا نے رائہ کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا..

کیا سر ضراب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا ہوا ان کو.. رائہ ایک دم سے چونک گئی..

مس رائہ پریشان نہ ہوں میں نے بتایا تو ہے کہ اس کو بخار ہے.. احد رضا رائہ کے اس رویہ
سے حیران تھا..

ٹھیک ہے آنٹی جی پھر ملاقات ہوگی آپ اپنا خیال رکھیے گا آپ سے مل کر اچھا لگا.. احد رضا
نے اجازت مانگی اور پھر کافی لینے چلا گیا...

رائہ اپنی امی کے ساتھ انداز ڈاکٹر کے پاس چلی گئی...

یہ لیں جناب آپ کی چائے.. احد رضا نے ضرب علی شاہ کو چائے دیتے ہوئے کہا..
 کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر صاحب آگے اور ضرب علی شاہ نے اپنا چیک اپ کروایا.. اور وہ دونوں
 وہاں سے نکل آئے...

*

ہاں یار ضرب مجھے یاد آیا تمہیں بتنا ہی بھول گیا تھا.. ہسپتال میں مس رائے آئی تھی..
 احد رضا نے ضرب علی شاہ کو کہا.. جو گاڑی کی سیٹ پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا..
 کیا کہا.. ضرب علی شاہ ایک دم سے چونک گیا.. تم نے وہاں کیوں نہیں بتایا مجھے کیوں آئی
 تھی وہ ہسپتال...

آرام سے میرے بھائی پریشان کیوں ہو رہے ہو... احد رضا نے ضرب علی شاہ کی حالت دیکھی
 تو بولا..

نہیں تو پریشان تو نہیں ہوں ویسے ہی کہا.. ضرب علی شاہ جو چونک گیا تھا اب دھیمے لہجے میں
 بولا...

اسکی امی کی طبیعت خراب تھی ان کو لے کر آئی تھی.. بس گیٹ پر تھوڑی بات ہوئی اور
 بس...

اوکے... اللہ ان کو صحت دے.. ضرب علی شاہ نے مختصر سا جواب دیا اور پھر آنکھیں بند کر
 لی...

لو جناب آپ کا گھر آگیا.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو اٹھایا جو انجکشن کے اثر سے سو رہا تھا..

آجاؤ اندر احد رضا ضراب علی شاہ کو گھر کے اندر لے گیا...
 سلام علیکم دادا جان کیسے ہیں احد رضا نے آتے ہی دادا جان کو سلام کیا..
 وعلیکم السلام بیٹا میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو..
 میں تو ٹھیک ہوا دادا جان پر آپ کے اس پوتے کو بخار ہو گیا تھا تو میڈیسن لے کر آئیں ہیں..
 دادا جان احد کی اس بات پر پریشان ہو گئے..
 کچھ نہیں ہوا دادا جان آپ کو احد کا تو پتہ ہے نہ چھوٹی بات کو بھی زیادہ سیریز لے لیتا ہے
 ضراب علی شاہ نے دادا جان کو پریشان دیکھا تو بولا..
 بیٹا تم اپنا زرا بھی اپنا خیال نہیں رکھتے کتنی بار کہا ہے تمہیں.. دادا جان جو پریشانی میں ضراب
 علی شاہ کو دیکھ رہے تھے..
 آپ فکر نہ کریں دادا جان آج میں یہاں ہی ہوں آپ کے پوتے کو ٹھیک کر دوں گا.. احد رضا
 نے دادا جان کی طرف مسکرا کر کہا..
 احد رضا ضراب علی شاہ کے ساتھ اس کے کمرے میں چلا گیا.

*

رائہ کو پتہ نہیں ضراب علی شاہ کی فکر ہو رہی تھی...
 آپی کیا ہوا ہے کن سوچوں میں گم ہیں.. رائہ کی چھوٹی بہن نے کہا..

نہیں کچھ نہیں امی کو میں دیکھ کر آئی.. یہ کہہ کر رائے وہاں سے اٹھ گئی...

*

سر کیا میں اندر آسکتی ہوں.. لگے دن رائے نے آفس اتے ہی ضرباب علی شاہ کے پاس چلی گئی...

جی آجائیں...

رائے کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں ایک کپ تھا اس نے روم میں آتے ہی وہ کپ ضرباب علی شاہ کے سامنے رکھ دیا...

یہ کیا ہے؟؟ ضرباب علی شاہ نے کپ کی طرف دیکھتے ہوئے رائے سے پوچھا...

سر ضرباب یہ ایک خاص قسم کا قہوہ ہے.. اس سے بخار جلدی اتر جاتا ہے... رائے نے سر ضرباب کو کہا..

میں نے آپ کو یہ لانے کے لیے کہا تھا کیا... اور آپ کو کس نے بتایا کہ مجھے بخار ہے...

ضراب علی شاہ نے غصہ میں رائے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا...

وہ سر ضرباب میں.....

رائے کی تو جان نکل گئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اسکے جسم میں جان ہی نہیں ہے اسے اپنی اس حرکت پر افسوس ہو رہا تھا..

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زور زور سے روئے پر اپنے آپ پر قابو رکھا ہوا تھا...

رائے کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہے...

اب آپ یہاں میری شکل کیوں دیکھ رہی ہیں جائیں یہاں سے...
 ضراب علی شاہ نے رائے کو دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا..
 اوکے سر ضراب میں یہ لے جاتی ہوں...

رائے نے ٹیبل سے کپ اٹھایا اور جانے کے لیے مڑی....
 روکیں مس رائے...

ضراب علی شاہ کی آواز سے رائے روک گئی...
 یہ کپ یہاں رکھ دیں اور جائیں اپنا کام مکمل کریں اور آئندہ یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں
 ہے سمجھ گئی آپ...

جی سر ضراب...
 رائے بغیر کچھ کہے وہاں سے نکل آئی...

ضراب علی شاہ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پن کو زور سے ٹیبل پر مارا...
 کیا ہے یہ سب ایک چائے کا کپ ہی لے کر آئی تھی کیوں بول پڑا اس پر...
 اسکا معصوم چہرہ ضراب علی شاہ کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا..

ضراب علی شاہ اپنے رویے پر شرمندہ تھا... اس کو آج پہلی بار اپنے غلط رویے کا احساس ہوا
 تھا...

*

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے...

میں نے سوچا کہ گھر میں اکیلے ہوں گے پتہ نہیں کسی نے دھیان رکھا بھی ہو گا کہ نہیں..
اس لیے قہوہ لے گی..

تو بھی پاگل ہے رائہ ایسے انسان کے بارے میں سوچ رہی ہو جو ایک نمبر کا گھمنڈی ہے....
بدتمیز ہے...

انا پرست....

غرور تو جیسے کوٹ کوٹ کے بھارا ہوا ہے...
رائہ مسلسل بولی جا رہی تھی کی اچانک کسی نے آواز دی...
کس کو اتنا سنایا جا رہا ہے ہے....

رائہ نے اپنی آنکھیں ایک دم بند کر لی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو...
سر احد آپ...

رائہ نے آنکھیں کھولتے ہی اپنے سامنے احد رضا کو کھڑے ہوئے دیکھا...
کیا بات ہے مس رائہ آپ اتنا ناراض کیوں ہیں کسی نے کچھ کہا کیا..

احد رضا نے ہمدردی سے رائہ کو پوچھا...

نہیں سر احد ایسی کوئی بات نہیں وہ بس....

رائہ کہتے کہتے روک گی...

او اچھا میں سمجھ گیا.. ضرب علی شاہ نے کچھ کہا ہے..

رائہ اس بات پر چپ رہی...

او کے چل گیا پتہ... پر تم پریشان نہ ہو ضراب کی عادت ایسی ہے اور اس کا غصہ بھی وقتی طور پر ہوتا ہے...

جی سر احد...

رائہ بس اتنا ہی جواب دے سکی..

احد رضایہ کہہ کر رائہ کے روم سے چلا گیا...

تو جناب کی طبیعت کیسی ہے اب...

احد رضا نے روم میں آتے ہی ضراب علی شاہ کو کہا...

ٹھیک ہوں اب... ضراب علی شاہ جو گہری سوچ میں گم تھا...

اچھا تم نے رائہ سے اسکی امی کی طبیعت پوچھی کیا؟؟

کیوں کہ کل میں نے اسے بتایا تھا کہ تم میرے ساتھ ہو تمہیں بخار ہے چیک اپ کے لیے آئے ہیں...

احد رضا کے منہ سے جب ضراب علی شاہ نے یہ بات سنی کہ احد رضا نے کل رائہ کو بتایا تھا.. تو وہ ایک دم چونک گیا...

کیا کہا تم نے... کیا تم نے رائہ کو بتایا تھا میرا...

ہاں میں نے بتایا تھا کیوں نہیں بتانا چاہے تھا کیا..

احد رضا نے حیرت سے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں یار... یہ کیا ہو گیا مجھ سے..

میں بلا وجہ اس پر بول پڑا۔۔۔ ضرباب علی شاہ نے کمر سی پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔
اچھا اچھا اس لیے وہ۔۔۔۔۔ احد رضا کہتے کہتے روک گیا۔۔۔

ویسے ضرباب تم بھی کمال کرتے ہو۔۔ اتنی سی بات پر بول گئے اسے۔۔ کیوں اسکو بھی یہاں
سے بھاگنے کا ارادہ ہے۔۔

احد رضا نے ضرباب علی شاہ کو غور سے دیکھا جو کچھ
اپ سیٹ لگ رہا تھا۔۔۔

نہیں احد ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ تمہیں تو پتہ ہے کی مجھے ان سب باتوں کی عادت نہیں
ہے۔۔ بس ہو گیا۔۔۔

اس بیچاری کی تو امی کی طبیعت بھی نہیں ٹھیک تو اوپر سے تم نے اسے سنا بھی دی۔۔۔ احد
رضا نے ضرباب علی شاہ کو اس کی غلطی کا احساس دلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چلو اب چلتے ہیں پہلے کافی دیر ہو گئی ہے احد رضا نے ضرباب علی شاہ کو کہا ان کی آج ایک
جگہ میٹنگ تھی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔

ضراباب علی شاہ نے احد رضا کو کہا۔۔۔

اور احد رضا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

روم سے نکلتے ہوئے ضرباب علی شاہ نے رائے کے روم کی طرف دیکھا۔۔۔

نے ego کچھ قدم ہی اگے گیا پر پھر وہی روک گیا اس کے اندر ہمت نہیں تھی یا اس کی اسے اگے نہیں جانے دیا

_____*

سارے رستے ضراب علی شاہ میھی سوچتا رہا...

وہ چپ تھا پر اس کے اندر کا انسان اسے ملامت کر رہا تھا...

کیا ہو گیا ہے ضراب علی شاہ تجھے کیوں اتنا کیسی کے بارے میں سوچ رہے ہو.... یہ بھی ویسی ہی ہے دھوکہ دینے والی عورت کی ذات جو صرف اپنا فائدہ سوچتی ہے...

اب اور نہیں.... میری زندگی میں کیسی کی کوئی گنجائش نہیں ہے...

ضراب علی شاہ کبھی بھی کیسی کے اگے جھک نہیں سکتا...

اور آخر کار ضراب کی انا اس کی سوچ ہر حاوی ہو گی...

آج پھر کیسی انسانیت کا خون کر کے ضراب علی شاہ بہت مطمئن ہو گیا تھا...

کیسی ہو... ریحان شاہ نے افس کے اندر انٹر ہوتے ہوئے beautiful ہیلو

والی لڑکی کو کہا... reception

میں ٹھیک ہوں سر ریحان...

ویلکم ٹو آفس....

اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے ریحان شاہ کو کہا...

سر ریحان سب باہر وزٹ پر گئے ہیں...

لڑکی نے ریحان کے ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ دیکھا تو بولی...

وہ آج آفس میں ہو... hope so میں کیسی اور سے ملنے آیا ہوں beautiful اڑس اوکے
ریحان شاہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا....

مس رائے کا روم کس سائیڈ پر ہے...

پر پہلا روم ان کا ہے left side سر وہ اگے جا کر
تھینکس ڈیئر.....

ہو گی... busy لڑکی نے ایک مسکراہٹ دی اور اپنے کام میں
کیا آپ کی اجازت ہو تو میں اندر اسکتا ہو..

ریحان شاہ نے رائے کے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا...

ریحان شاہ کو دیکھ کر رائے ایک دم چونک گئی....

آپ ڈرے مت میں کوئی جن نہیں ہوں..

ریحان شاہ نے رائے کی طرف مسکراتے ہوئے کہا...

رائے کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے ایک لحاظ سے وہ اسکے باس بھی تھے
نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے..

آپ آجائیں اندر یہ کہہ کر رائے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی...

تھینکس مس رائے...

اسکے ساتھ ریحان شاہ اندر آگیا..

یہ آپ کے لیے...

رتخان شاہ نے پھولوں کا گلدستہ رائے کی طرف کیا..

یہ کس لیے سررتخان..

رائے نے حیرت سے رتخان شاہ کو دیکھا..

دراصل اس دن ہماری ملاقات کچھ ٹھیک نہیں ہوئی تھی مجھے لگا کہ اسکو تھوڑا ٹھیک کر لیا جائے...

رتخان مسلسل رائے کی طرف دیکھ رہا تھا

رائے کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے..

دیکھنے میں تو سررتخان اچھی نیچر کے لگ رہے ہیں.. ان سے یہ لویا نہ لو...

رائے جو رتخان شاہ کے اس رویے کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی..

تھینکس سررتخان..

رائے نے رتخان شاہ سے پھولوں کا گلدستہ لیتے ہوئے کہا...

شکریہ مس رائے آپ نے یہ تحفہ قبول کر کے میری اس دن کی غلطی کو معاف کر دیا ہے نا..

جی سررتخان.. رائے یہ کہہ کر مسکرا دی...

*

ارے یہ تو رتخان شاہ ہے.....

ضراب علی شاہ اور احد رضا وزٹ سے واپس آگے تھے اور اپنے روم کی طرف جاتے ہوئے ان کی نظر رائے کے روم میں پڑی...

ضراب علی شاہ نے جب ریحان شاہ کو اندر بیٹھے دیکھا تو بغیر اجازت کے کمرے میں داخل ہو گیا...

سر ضراب آپ..

رائے ایک دم سے اپنی سیٹ سے اٹھ گئی..

کیوں میں نہیں اسکتا یہاں پر..

ضراب علی شاہ نے ٹیبل پر پڑے پھولوں کے گلدستے کو دیکھتے ہوئے کہا...

یا یہاں کوئی پرائیویٹ میڈنگ چل رہی ہے...

ضراب علی شاہ کی اس بات پر احد رضا کو بڑی حیرت ہوئی..

ضراب... یہ کیا کہہ رہے ہو..

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو اشارہ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا...

نہیں سر ضراب وہ سر ریحان آپ کا انتظار کر رہے تھے اس لیے...

رائے نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھیں...

آؤ ریحان آفس میں چل کر بات کرتے ہیں..

احد رضا نے ریحان شاہ کو آفس آنے کا کہا..

اوکے چلو..

رتحان شاہ یہ کہہ کر ضرباب علی شاہ کے روم کی طرف چل پڑا...

سر ضرباب کو کیا ہوا تھا ایسے کیوں بات کر رہے تھے..

رائہ جو ضرباب علی شاہ کے اس رویے سے پریشان ہو گی تھی..

خیر بڑے لوگوں کی یہ ہی باتیں تو سمجھ میں نہیں آتی..

یہ کہہ کر رائہ نے پھولوں کو گلدان میں رکھ دیا...

ضراب بھائی آپ میرا روم کب تک تیار کروا دیں گے... رتحن شاہ نے ضرباب علی شاہ کو کہا...

تم واقعی میں آفس آنے والے ہو...

ضراب علی شاہ نے فوراً جواب دیا...

مطلب کہ ابھی تو آئے ہو باہر سے تھوڑا گھوم پھر لو پھر آجانا افس تب تک تمہارا روم بھی سٹ ہو جائے گا...

ضراب علی شاہ نے رتحن شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا..

کیونکہ ضرباب علی شاہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ افس جوائن کرے..

چلو کوئی بات نہیں میں تب تک آپ کے روم میں بیٹھ جاؤنگا...

رتحن شاہ نے اپنی طرف سے مسئلے کا حل نکالتے ہوئے کہا...

میرے روم میں...

ضراب علی شاہ نے چونک کر رتحن شاہ کی طرف دیکھا..

رتحان تم میرے ساتھ اجاؤ میں ویسے بھی اکثر وزٹ پر ہوتا ہوں... تو تم میرا روم استعمال کر سکتے ہو.. جب تک تمہارا روم تیار نہیں ہو جاتا... احد رضا نے رتحن شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یہ بھی ٹھیک ہے..

رتحن شاہ احد رضا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا...

اچھا ضراب بھائی آج امی جان نے آپ سب کو رات کے کھانے پر بلوایا ہے... رتحن شاہ نے ضراب علی شاہ کو کھانے کی دعوت دی جو اس کی امی نے کہا تھا..

ضراب علی شاہ جو فیملی والوں سے کم ہی ملتا تھا اس بار رتحن شاہ کی دعوت کو فوری قبول کر لیا...

اوکے ٹھیک ہے میں گھر جا کر دادا جان کو بتا دوں گا... ضراب علی شاہ نے رتحن شاہ کو جواب دیا

اچھا میں اب چلتا ہوں رات کو ملاقات ہوتی ہے.. یہ کہہ کر رتحن شاہ وہاں سے چلا گیا...

ضراب تم ٹھیک تو ہو نہ... احد رضا نے ضراب علی شاہ کو پانی کا گلاس دیتے ہوئے کہا... ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے...

آج تم عجیب عجیب سی باتیں کر رہے ہو.. اور ہاں یہ تمہیں رتحن شاہ سے کیا مسئلہ ہے تمہاری باتوں سے صاف لگ رہا ہے کہ تم اسے آفس آنے سے روک رہے ہو یہ چل کیا رہا ہے کچھ بتائیں گے آپ ضراب علی شاہ صاحب...

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا...

easy میں کیوں روکو گا اسے اس کا بھی افس ہے اسکتا ہے.. میں تو بس یہ چاہ رہا تھا کہ وہ ہو جائے اتنی بھی کیا جلدی ہے افس آنے کی کون سا اس کے نا آنے سے کام روک جائے گا...

ضراب علی شاہ نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا...

پر ضراب علی شاہ اس جلن کو کیسے چھپا پاتا جو ٹیبل پر رکھے ہوئے ان پھولوں سے ضراب علی شاہ کو ہوئی تھی..

امید کرتا ہوں کہ یہ ہی بات ہو.. پر مجھے نہیں لگتا احد رضا لمبی سانس لیتے ہوئے کہا نے....

*

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آؤ رائے....

نمرہ نے رائے کو اپنے روم کی طرف آتے ہوئے دیکھا..

ہاں میں نے کام مکمل کر لیا تھا فارغ بیٹھی تھی تو سوچا کہ تمہارے ساتھ چائے پی لو...

رائے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا...

اچھا کیا میں ابھی منگواتی ہو چاہے نمرہ نے چائے منگوانے کے لیے فون اٹھایا....

*

ضراب علی شاہ اپنے روم سے باہر کی جانب نکلتے ہوئے اس کی نظر رائے کے روم پر پڑی..

جس کی ٹیبل پر گلدان میں رکھے پھول ضرب علی شاہ کو کسی کانٹے کی طرح چھب رہے تھے....

ضرب علی شاہ نے جب دیکھا کہ رائے اپنے روم میں نہیں ہے تو وہ روم میں آگیا...
دل تو کرتا ہے کہ اس پھولوں کو آگ لگا دوں.. کوئی کسی کو جانے بغیر پھول کیسے لے سکتا ہے..

ضرب علی شاہ پھولوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا جا رہا تھا....
مدثر... مدثر مدثر..... ضرب علی شاہ نے آفس بوائے کو غصے میں آوازیں دی...
جی سر... مدثر گھبرا کر آیا...

یہ پھول اٹھاو یہاں سے اور باہر ڈسٹ بین میں پھینک کر آؤ...
ضرب علی شاہ نے غصے سے پھولوں کا گلدستہ مدثر کی طرف کیا...
پر سر یہ تو ابھی تازہ ہیں..

میں نے تم سے پوچھا کیا کہ یہ تازہ ہیں کہ نہیں...
ضرب علی شاہ نے غصے میں مدثر کو ڈانٹ دیا...
جاؤ جو کہا ہے وہ کرو جا کر... یہ کہہ کر ضرب علی شاہ آفس سے باہر نکل گیا...
آفس کا آف ٹائم ہو گیا تھا..

رائے نمرہ کے روم سے باہر آتے ہوئے..
چلو میں اب چلتی ہوں کل ملاقات ہوتی ہے...

رائہ نے جاتے ہوئے نمرہ کو کہا...

اوکے میرے لیے روکو میں بھی آتی ہوں ساتھ میں نکلتے ہیں..

ٹھیک ہے رائہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی..

یہ کیا..

پھول کہاں گئے...

رائہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا..

ابھی تو یہاں رکھ کر گئی تھی میں...

رائہ نے ٹیبل کے نیچے دروازے کے پیچھے ہر جگہ دیکھ لیا پر پھول کہیں بھی نہیں ملے...

ابھی وہ یہ بات سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ پھول کہاں گئے اتنے میں نمرہ کی آواز آئی..

چلو رائہ....

ہاں ٹھیک ہے آرہی ہوں.. رائہ نے بیگ اٹھایا اور اسی سوچ میں آفس سے باہر آگئی کہ پھول

کہاں جا سکتے ہیں...

*

کیا میں آپ کو لفٹ دے سکتا ہوں... ladies ہیلو

احد رضا نے نمرہ اور رائہ کو جب ایک ساتھ آفس سے نکلتے ہوئے دیکھا تو بولا...

نہیں مسٹر احد رضا ہمارے پاس اپنی گاڑی ہے ہم چلے جائیں گے...

نمرہ نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

کیا زمانہ آگیا ہے اتنی اچھی آفر کو کوئی ٹھکرا سکتا ہے کیا..

احد رضا نے شرابی انداز میں کہا...

چلو ایک کپ چائے کا ہو جائے.. احد رضا نے نمرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

میں دیکھا تو وہ سمجھ گئی اور بولی.. situation رائے نے جب دونوں کو اس

نہیں آپ لوگ جائیں میں گھر جاؤں گی...

نہیں مس رائے شیراز یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ بھی آئے چائے کے ختم ہونے کے بعد میں آپ

دونوں کو آفس چھوڑ دوں گا... پھر آپ اپنی اپنی گاڑی میں چلے جانا زیادہ ٹائم نہیں لگے گا یقین

کریں...

نمرہ نے رائے کی طرف دیکھا...

<https://www.classicurdumaterial.com/>

مہم ٹھیک ہے.. رائے نے جواب دیا..

Support@classicurdumaterial.com

کی طرف چلے گئے... Caffè اور وہ تینوں ایک

<https://www.facebook.com/ClassicUduMaterial/>

نمرہ نے جب سے جوائن کیا تھا آفس وہ احد رضا کو پسند کرتی تھی.. ایک سلجھا ہوا انسان...

تھوڑا مزاح والا...

serious.. تھوڑا

اس لئے نمرہ نے یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا...

مس رائے کیا سوچ ہی ہیں آپ...

احد رضا نے رائے کو خاموش دیکھا تو بولا...

نہیں ویسے ہی وہ بس میں یہ سوچ رہی تھی کہ میرے کمرے میں جو پھولوں کا گلدستہ پڑا تھا وہ اچانک پتہ نہیں کہاں چلا گیا....

سے رائے کو دیکھا جو اسی کشمکش میں تھی.. mirror احد رضا نے نے بیک پر احد رضا کو کچھ کچھ بات سمجھ میں آگئی تھی..

میں جو سوچ رہا ہوں ہو اللہ نہ کرے ویسا ہی ہو احد رضا نے رائے کی بات سن کر دل ہی دل میں سوچا....

چائے کے دوران رائے کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ نمرہ احد رضا کو پسند کرتی ہے اور شاید احد رضا بھی..

پر وہ یہ بات نمرہ کے منہ سے سنا چاہتی تھی....

اس چائے کا یہ فائدہ ہوا کہ رائے کی نمرہ اور احد رضا سے اچھی دوستی ہو گئی تھی....

چائے سے فارغ ہو کر احد رضا نے دونوں کو آفس چھوڑا اور خود گھر کے لیے روانہ ہو گیا....

تو مس نمرہ آپ مجھے بتائیں گی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے....

گاڑی سے اترنے کے بعد رائے نے نمرہ سے پوچھا..

نمرہ پہلے بتا نہیں پا رہی تھی پھر رائے کے اسرار پر اس نے رائے کو بتا دیا کہ وہ احد رضا کو پسند کرتی ہے اور اسے بھی یہ لگتا ہے کہ وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں....

ارے واہ یہ تو کمال ہو گیا.... رائے نے بڑی خوشی سے کہا....

ویسے تم دونوں لگتے بھی کیوٹ ہو ساتھ میں.. اب رائے نمرہ کو تنگ کرنے کے انداز میں بولی....

اچھا اب باقی باتیں کل آفس میں ہوں گی بہت دیر ہوگئی ہے تم بھی نکلو گھر کے لیے...
نمرہ یہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئی اور دونوں اپنے اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئیں....

_____*

کے لیے اپنی پھپھو کے گھر کے لیے dinner ضربا علی شاہ اپنے دادا جان کے ساتھ
روانہ ہو گیا..

آؤ بیٹا...

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی ضربا علی شاہ کی پھپھو نے
ان کا ویلکم کیا...

شکریہ پھپھو جان...

ضربا علی شاہ کی پھپھو کے دو ہی بچے ہیں ایک ریحان شاہ اور دوسری مشعل جو ابھی میڈیکل
میں پڑھ رہی تھی...

بیٹا آج میں بہت خوش ہوں کہ تم میرے گھر آئے ہو..

پھپھو نے ضربا علی شاہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا...

کھانے کی ٹیبل پر سارے موجود تھے....

آج کافی ٹائم کے بعد ہم ایسے ایک ساتھ ہوئے ہیں اللہ ہم سب کو خوش رکھے...

پھپھو نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

جو آج بہت خوش تھیں ان کے بھائی نے جو کیا تھا وہ اس بات کو کبھی بھلا نہیں پائی تھی..
اس لئے وہ ضراب علی شاہ کو خاص توجہ دیتی تھی ان کو اس بات کا اندازہ تھا کہ ضراب علی
شاہ نے اپنا بچپن کن حالات میں گزرا ہے...

کھانا اچھا بنا ہے پھپھو جان...

ضراب علی شاہ نے کھانا کھاتے ہوئے کہا...

بیٹا تمہیں پسند آیا ہے یہ لو یہ کباب لو..

پھپھو نے کباب کی پلیٹ اگے کرتے ہوئے کہا...

واہ جی آج تو ضراب بھائی ہی ہر طرف ہیں آج تو اپنے بیٹے کو کوئی پوچھ نہیں رہا...

ریحان شاہ نے اپنی امی کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا...

تم تو روزانہ میرے پاس ہوتے ہو ضراب تو کبھی کبھی آتا ہے..

پھپھو نے مسکراتے ہوئے کہا...

چھوٹی کیسی جا رہی ہے تمہاری پڑھائی...

ضراب علی شاہ نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

میں چھوٹی نہیں ہو...

اور پڑھائی میری ٹھیک جا رہی ہے..

مشعل کو ضراب علی شاہ کا اسے چھوٹی کہنا بہت برا لگا تھا..

مشعل یہ کیسے بات کر رہی ہو بڑے بھائی ہیں آپ کے..

پھپھو نے ڈانٹتے ہوئے کہا...

کیا ہے.... mind کوئی بات نہیں پھپھو جان میں نے کون سا مشعل یہ بات سن کر غصے سے کھانے کی ٹیبل سے اٹھ گئی... اسے کیا ہوا ہے آج...

ریحان شاہ نے اسے اٹھتے دیکھا تو بولا..

جانے دوپتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے اسے...

پھپھو نے سب کی توجہ مشعل سے یہ کہہ کر ہٹا دی...

*

چھوٹی چھوٹی....

میں تنگ آگئی ہو یہ الفاظ سن سن کر...

ان کے لیے تیار ہوئی...

یہ سب بنایا...

یہ نظر نہیں آتا....

بس چھوٹی کہہ کر دل تھوڑ دیتے ہیں...

مشعل روم میں آتے غصے میں بولتی جا رہی تھی..

میں بھی دیکھتی ہوں کب تک میری محبت سے بھاگے گے...

مشعل شروع سے ضراب علی شاہ کے خواب سجائے بیٹھی تھی..

پر ضراب علی شاہ اسکو چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھتا تھا..
تو بیٹا اب تم اگے ہو تو اگے کیا کرنے کا ارادہ ہے...

دادا جان نے ریحان شاہ سے پوچھا.. جو ریحان شاہ کے نانا جان بھی ہیں...
کچھ نہیں نانا جان بس ابھی ضراب بھائی کے ساتھ آفس جوائن کرنے کا سوچا ہے...
ریحان شاہ نے اپنے نانا جان کو اپنے مستقبل کے پلان بتاتے ہوئے کہا...
یہ تو بہت اچھی بات ہے دونوں بھائی ساتھ ساتھ میں کام کرے گے کیوں ضراب بیٹا...
دادا جان نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ریحان شاہ کی یہ بات سن کر اپنا ہاتھ
کھانے سے اٹھا چکا تھا..

ہممم.. ٹھیک کہا دادا جان..

وہ بس یہ ہی کہہ پایا تھا..

ویسے بھی ضراب بھائی نے آفس کافی خوبصورت بنایا ہے وہاں سے تو جانے کو دل ہی نہیں
کرتا...

کیوں ضراب بھائی..

ریحان شاہ نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا..

ضراب علی شاہ کو اس بات پر کھانسی آگئی...

کیا ہوا بیٹا یہ لو پانی پیو.. پھپھو نے پانی کا گلاس اگے کرتے ہوئے کہا....

میں ٹھیک ہوں پھپھو جان...

مجھے اب اجازت دیں ایک بہت ضروری کام یاد آگیا ہے
 ضراب علی شاہ جس مقصد کے لیے پھپھو کے گھر آیا تھا وہ اسے پتہ چل گیا تھا کہ ریحان شاہ
 کا اگے کا کیا پلان ہے..

اس لئے اب اس کا وہاں بھٹنا بے کار تھا..

ارے بیٹا ایسے کیسے جانے دوں چائے تو پیتے جاؤ..
 پھپھو کو ضراب علی شاہ کا یوں جانے کا کہنا عجیب لگا..

پھر سی پھپھو جان ابھی تھوڑا جلدی میں ہوں...

یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے سب سے اجازت لی..

دادا جان آپ ساتھ میں چلے گئے یا بعد میں آجائے گے..

ضراب علی شاہ نے دادا جان سے جانے کا پوچھا جو ضراب کے یوں جانے سے حیرت میں
 تھے...

نہیں بیٹا میں رات یہی روکو گا صبح ریحان مجھے آفس جانے سے پہلے گھر چھوڑ دے گا..

ٹھیک ہے دادا جان آپ اپنا خیال رکھیے گا..

یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے سب کو خدا حافظ کہا اور گھر سے باہر نکل آیا...

آفس خوبصورت بنایا ہے..

پتہ ہے اسکو جو خوبصورتی نظر آئی ہے اب جناب روزانہ آفس آیا کریں گے...

یہ سب بولتے ہوئے ضراب علی شاہ نے گاڑی کا دروازہ کھلا... کہ اسے نیچھے سے آواز آئی..

ضراب....

ضراب علی شاہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مشعل کھڑی تھی...
آواز تم نے دی تھی کیا..

ضراب علی شاہ حیرت سے مشعل کو دیکھا..
جی...

مشعل نے منہ نیچے کرتے ہوئے کہا..

ضراب بھائی کہتے ہیں اوکے... میری چھوٹی...

ضراب علی شاہ نے مشعل کو تنگ کرنے کے انداز سے کہا..

مشعل کو تو برا لگا پر وہ خاموش رہی.. کیونکہ وہ کیسی مقصد سے آئی تھی..

ایم سوری... وہ میں نے آپ کو کہنا تھا کہ کل آپ مجھے کالج سے لے سکتے ہیں کیا کیونکہ کہ
ریحان بھائی نے کل اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ لپچ کرنا ہے وہ نہیں آئے گے..

مشعل اپنے مقصد کو بیان کرتے ہوئے بولی...

اچھا.. ٹھیک ہے میں اجاؤں گا پر مجھے ایک بار یاد کروا دینا..

مشعل کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا..

جی ٹھیک ہے میں آپ کو یاد کروا دوں گی..

مشعل یہ کہہ کر اندر چلی گئی...

ضراب علی شاہ کی کوئی بہن نہیں تھی اس لیے وہ مشعل کی کوئی بات نہیں ٹالتے تھے..

ابو جان آپ نے ضراب کو بتایا کہ اسکے والد کی کالز آتی ہیں..
 پھپھو جان نے اپنے ابو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..
 نہیں.. میں نے نہیں بتایا..

مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے اور تم تو اسکی ناراضگی اور غصے کو جانتی ہو.. کب
 اسے کسی بات کا برا لگ جائے کچھ پتہ نہیں... اب آج ابھی ہی دیکھ لو پتہ نہیں کیا ہوا اسے
 کہ اچانک اٹھ کر چلا گیا تھا..
 دادا جان جو ضراب کے لیے پریشان تھے بولے..

لیکن یہ ایسے کب تک چلے گا ایک نہ ایک دن تو اسے یہ پتہ چلنا ہی ہے.. پھپھو نے کہا..
 میں کوئی مناسب وقت دیکھ کر اس سے بات کرو گا.. دادا جان نے گہری سانس لیتے ہوئے
 کہا...

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>*

سی گرین کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے ہاتھ میں بلیک کلر کی گھڑی لگائے آنکھوں پر براؤن کلر
 لگے اور پرفیوم کی خوشبو ایسی کہ دور سے ہر کوئی کھنچا چلا آئے.. sunglasses کی
 ضراب علی شاہ اپنی گاڑی سے اترے...

good morning.. سر ضراب

والی لڑکی نے کہا.. reception آفس میں انٹر ہوتے

تھینکس مس نادوہ...

مس رائہ آگئی ہیں کیا..

ضراب علی شاہ نے آتے ہی رائہ کا پوچھا..

نہیں سر وہ ابھی نہیں آئی..

اوکے تھینکس...

ضراب علی شاہ یہ کہہ کر اپنے روم کی طرف چلے گئے..

محترمہ کو ٹائم کی اہمیت کا اندازہ ہی نہیں ہے آفس نہ ہو گیا کوئی تفریح گاہ ہو گی جب چاہے
آفس آگے جب چاہا چلے گئے..

ضراب علی شاہ کو اپنے غصے کی خود وجہ پتہ نہیں تھی کہ وہ رائہ کے لیٹ آنے پر کیوں غصہ
ہیں...

Support@classicurdu material.com *

میں اندر آسکتی ہوں کیا...

رائہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی...

اسے پہلے سے ہی بتا دیا گیا تھا کہ سر ضراب اسکا انتظار کر رہے ہیں..

رائہ کی آواز سے ضراب علی شاہ چونک گئے...

جی آجائیں..

رائہ نے روم میں داخل ہوتے ہوئے ضراب علی شاہ کو دیکھا جو کسی فائل پر نظریں جمائے بیٹھے تھے رائہ کی نظر ضراب علی شاہ پر پڑتے ہی روک گئی وہ اپنی نظریں ضراب علی شاہ سے ہٹا نہیں پا رہی تھی رائہ کو ایسا لگا جیسے کسی نے اسکو اپنی گرفت میں لے لیا ہے ایسا حصار جس سے وہ خود بھی نہیں نکلنا چاہتی ہو...

مس رائہ..

ضراب علی شاہ کی آواز نے رائہ کو اس احساس سے باہر نکلا جس کو وہ کچھ دیر پہلے محسوس کر رہی تھی..

جی جی سر ضراب.. وہ ایک دم اپنے ہوش میں آئی..

سر آپ نے مجھے بلوایا تھا کیا...

رائہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے سر ضراب سے پوچھا..

میں نے آپ کو..

نہیں تو...

ضراب علی شاہ جو اس بات کی توقع نہیں کر رہے تھے کہ رائہ ان سے یہ اکر پوچھے گی...

پر سر ضراب وہ مس نادیہ نے بتایا تھا کہ آپ کئی بار پوچھ چکے ہیں...

ضراب علی شاہ کو کچھ سمجھ نہیں ا رہا تھا کہ وہ کیا بولے..

بلکل یاد آگیا کہ میں نے کیا کہنا تھا..

ضراب علی شاہ کو وجہ مل گئی رائہ کو جواب دینے کے لیے..

جہاں اپ کھڑی ہیں یہ کیا ہے... ضرباب علی شاہ نے اپنی نظریں رائے پر جماتے ہوئے کہا..

سر ضرباب یہ آپ کا روم ہے... رائے نے روم پر نظر ڈالتے ہوئے کہا..

وہ مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ میرا روم ہے.. ضرباب علی شاہ رائے کے اس معصوم جواب پر دل میں مسکرا دیے..

تو کیا سر ضرباب مجھے اس روم کی صفائی کرنی ہو گی کیا.. پر یہ میری جاب میں شامل نہیں ہے

اس لیے میں آپ کو پہلے بتا دوں... رائے بولتی جا رہی تھی..

چپ ہو جائیں.. ضرباب علی شاہ نے زور سے بولا..

میرا کہنے کا مطلب ہے کہ آپ آج لیٹ کیوں آئی ہیں..؟؟

یہ آفس ہے یہاں ٹائم کی اہمیت ہے ہر کام ٹائم پر ہوتا ہے اور ٹائم کی پابندی کی جاتی

ہے...

ضراباب علی شاہ نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا..

اچھا سر ضرباب تو آپ یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ میں لیٹ کیوں ہوئی ہوں..

تو یہ بات آپ آسان الفاظ میں اور سیدھی طرح بھی پوچھ سکتے تھے.. رائے نے جیسے اپنی طرف

سے سمجھداری کی بات کی..

میری گاڑی رستے میں خراب ہو گئی تھی اس لیے مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرو و رکشاپ

بھی دور تھی تووووو...

ضراباب علی شاہ نے اسے بات کرتے ہوئے روک دیا..

بس بس.. میں سمجھ گیا آپ کام مکمل کریں جا کر آج فائل رپورٹ تیار کرنی ہے...
 پر سر ضراب آپ نے پوری بات تو سنی نہیں میری تو آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ میں لیٹ
 کیوں ہوئی...

مس رائے اپنے جتنا بتا دیا ہے اسی سے میں اندازہ لگا سکتا ہوں آپ جائیں...
 اوکے سر ضراب...

یہ کہہ کر رائے ضراب علی شاہ کے روم سے نکل آئی...
 بات کو پوری سنے بغیر اندازہ کیسے لگ سکتا ہے رائے نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے
 کہا..

عجیب لڑکی ہے پوچھو کچھ اور اور جواب کچھ اور دیتی ہے...
 ویسے کہا تو اس نے ٹھیک تھا کہ میں سیدھی طرح بھی پوچھ سکتا تھا...
 ضراب علی شاہ نے سوچتے ہوئے کہا...

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>*

ہیلو... دوسری جانب مشعل تھی..

آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کو یاد کروا دوں تو اس لیے کال کی..
 اچھا کیا یاد کروا دیا.. میں بس تھوڑی دیر میں نکلتا ہوں..
 ضراب علی شاہ نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا....

مس نادیدہ میں تھوڑی دیر کے لیے آفس سے جا رہا ہوں اگر کو امپورٹن کام ہوا تو کال کر لینا۔
ضراب علی شاہ یہ کہہ کر مشعل کو لینے چلے گئے۔۔۔

مشعل کے کالج کے باہر ضراب علی شاہ گاڑی میں اسکا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک سامنے
آتی مشعل کو دیکھ کر وہ حیران ہو گئے

ضراب علی شاہ کو مشعل پر غصے کے ساتھ حیرت بھی ہو رہی تھی۔۔ اور کیوں نہ ہوتی وہ جس
حلیے میں تھی۔۔۔

دیکھنے میں ایسا لگ رہا تھا کی وہ کالج میں نہیں کیسی فنکشن ہر آئی ہو۔۔۔
یہ سب کیا ہے۔۔

ضراب علی شاہ نے نے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا میں سمجھی نہیں آپ کی بات۔۔۔

مشعل جیسے انجان بنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

تم ایسے ہی ڈریسنگ میں کالج جاتی ہو کیا۔۔۔

ضراب علی شاہ نے اسکی ڈریسنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہر لحاظ سے قابلِ قبول
نہیں تھی۔۔۔

کیوں کیا ہوا میری ڈریسنگ کو آپ کو پسند نہیں آئی کیا اچھی خاصی تو ہے۔۔۔

مشعل جو مسلسل ضراب علی شاہ کی بات کو انکور کر رہی تھی۔۔

ٹھیک کہا تم نے یہ میں تمہیں گھر جا کر بتاتا ہوں.. ضرباب علی شاہ نے غصے سے گاڑی کی اور پھپھو کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا... reverse

پر میں تو سوچ رہی تھی کہ آپ مجھے لچ کروائیں گے مشعل نے جب ضرباب علی شاہ کو گھر کی طرف گاڑی مڑتے دیکھا تو بولی....

مشعل کا سارا پلان مٹی میں مل گیا تھا جب اس نے اپنے گھر کے سامنے گاڑی کو روکتے دیکھا... وہ پریشان ہو گئی تھی کہ ابھی سب گھر ہوں گے پتہ نہیں کیا ہو گا....

اترو گاڑی سے...

ضراباب علی شاہ نے غصے سے مشعل کو گاڑی میں سے اترنے کا کہا...

مشعل کی نظریں ضرباب علی شاہ پر تھی اور دل اسکا تیزی سے ڈھڑک رہا تھا اسے ایسے لگ رہا تھا کہ آج قیامت آجائے گی...

اسے نہیں پتہ تھا کہ اسکی اس حرکت سے اتنا بڑا ایشو بنے جا رہا ہے

میں کیا کہہ رہا ہوں گاڑی سے باہر آؤ...

اس دفعہ ضرباب علی شاہ کی آواز میں غصے کے ساتھ افسوس بھی تھا....

جب مشعل باہر نہیں آئی تو ضرباب علی شاہ نے اسے بازو سے پکڑا اور گھر کے اندر لے گیا...

پھپھو جان..... پھپھو جان کہاں ہیں آپ...

ضراباب نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی پھپھو کو آواز دی...

ضراباب علی شاہ کی ایسی بات پر گھر کے سارے لوگ باہر آگے...

ضراب علی شاہ نے جب ریحان شاہ کو بھی باہر آتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے مشعل کی طرف دیکھا.. جس نے ضراب علی شاہ کو بتایا تھا کہ وہ گھر میں نہیں ہو گا...

ضراب بیٹا کیا ہوا ہے... پھپھو نے آتے ہی ضراب کی طرف دیکھا..

پھپھو کی نظر اپنی بیٹی پر تو پڑی نہیں.. وہ ضراب علی شاہ کے غصے سے پریشان ہو گئی تھی..

پھپھو جان مجھے کوئی حق نہیں کہ آپ کی فیملی کے معاملات میں بولو...

پر یہ ہمارے خاندان کی بات ہے... ضراب علی شاہ جو اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بات کر رہا تھا...

پر بیٹا ہوا کیا ہے کیوں ایسی بات کر رہے ہو...

پھپھو جو

معاملے کو سمجھ نہیں پا رہی تھی اچانک کہ مشعل کے سامنے آتے ہی وہ حیران رہ گئی...

یہ بات ہے پھپھو جان... ضراب علی شاہ نے مشعل کو اگے کرتے ہوئے کہا...

بلیو کلر کی جینس پہنے اوپر سرخ کلر کی شورٹ شرٹ جو ہاف پینٹ میں اور ہاف پینٹ سے

باہر تھی.. اور دوپٹہ تو پتہ نہیں کہاں تھا...

کیا مشعل ایسی ڈریسنگ کر کے روزانہ کالج جاتی ہے؟ کب سے ہم اپنے خاندانی اقدار بھول چکے ہیں؟؟

ضراب علی شاہ نے پھپھو جان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا..

سب گھر والے مشعل کو دیکھ رہے تھے اتنے میں دادا جان بھی آگے جب انہوں نے یہ سب ماجرا دیکھا تو مشعل کو اندر جانے کا کہا...

ضراب بیٹا آرام سے بیٹھ جاؤ وہ ابھی بچی ہے..

دادا جان نے ضراب علی شاہ کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی..

جی بھائی ضراب آپ بیٹھ جائیں.. ریحان شاہ کو بھی اپنی بہن کی یہ حرکت اچھی نہیں لگی تھی پر وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ بات مزید آگے بڑھے...

ضراب بیٹا آپ پریشان نہ ہوں میں اسے سمجھاتی ہوں بچی ہے۔ پھپھو نے بات کو ختم کرتے ہوئے کہا...

ضراب علی شاہ کے دماغ میں مشعل کی بات چل رہی تھی جو کل رات اس نے کہی تھی... ریحان آج تمہارا دوستوں کے ساتھ پلان نہیں تھا لچ کا...

ضراب علی شاہ نے ریحان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں... میرا تو کوئی پلان نہیں تھا میں تو کچھ دیر میں نانا جان کو لے کر آفس آنے والا تھا...

ریحان شاہ جو اس معاملے سے بالکل واقف نہیں تھا لا علمی میں بولا...

اچھا... تو تم پھر مشعل کو لینے کیوں نہیں گے...؟ ضراب علی شاہ نے ریحان سے وجہ پوچھی..

وہ میں... ہاں یاد آیا میرے سر میں درد تھا اس لیے..

ریحان شاہ کو بھی عجیب لگا یہ سن کر کہ ضرب اس سے یہ پوچھ رہا ہے۔ کیونکہ مشعل نے بتایا تھا کہ ضرب علی شاہ اسے کالج لینے آئے گئے ان کا اس طرف کام ہے۔۔

گھر والوں کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ سب کیا ہو رہا ہے

آج سے پہلے مشعل نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی تو آج کیا ہو گیا تھا اسے...

کیا کر رہی ہو تم مشعل کیا کر رہی ہو.... ضرب علی شاہ دل ہی دل میں مشعل کی اس حرکت پر پریشان ہو رہا تھا۔ اتنے میں آفس سے کال آئی۔۔

اب مجھے اجازت دیں۔۔ مجھے ضروری کام کے لیے جانا پڑ رہا ہے۔۔ پر پھپھو جان آپ مشعل کو سمجھے گا آج تک ہمارے خاندان میں ایسا کچھ نہیں ہوا جس سے دادا جان کو شرمندہ ہونا پڑے۔۔

مشعل کو ہم نے ہر طرح کی آزادی دی ہے پر ایسے ڈریسنگ کرنا مناسب نہیں ہے۔۔ میں اس کے بڑے بھائی ہونے کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں۔۔

ضرب علی شاہ نے پھپھو کو کہا اور وہاں سے نکل پڑا۔۔

پھپھو نے خاموشی سے ضرب علی شاہ کی ساری باف سنی کیونکہ وہ اپنی جگہ ٹھیک بھی تھا۔۔

مشعل کھڑکی کے پاس کھڑی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔

اس لڑکی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے میں بات کرتی ہوں اسے۔۔ پھپھو نے اٹھنا چاہا پر دادا جان نے روک دیا

آج رہنے دو کل بات کر لے گئے... آج اگر مشعل سے بات کی تو بات بڑھ جائے گی وہ ابھی
بچی ہے آرام سے پیار سے سمجھنا ہوگا اسے.. دادا جان نے سمجھ داری سے کہا..

جی امی جان نانا جان ٹھیک کہہ رہے ہیں میں خود بات کرو گا اس سے...
ریحان شاہ اسی مسئلے کی وجہ سے آج آفس بھی نہیں جاسکا

..

*

ہر آزادی ہماری فیملی میں صرف مرد حضرات کو ہی ہے... مشعل جس کو اپنے کئے پر
شرمندگی نہیں تھی الٹا وہ دوسروں کو قصور وار قرار دے رہی تھی...

اور آج جو ضرباب نے کیا وہ میں نہیں بھولوں گی آپ کو اس کا جواب دینا ہو گا ضرباب...
اپ کو اسکا جواب دینا ہوگا...

اتارتے ہوئے کہا.. earrings مشعل نے غصے سے کانوں سے

*

سر ضرباب وہ لوگ میٹنگ روم میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں.

آفس میں داخل ہوتے ہی مس نادیہ نے ضرباب علی شاہ کو بتایا..
اوکے تھینکس..

ضراب علی شاہ میٹنگ روم کی طرف چلے گئے...

مہمانوں کے جانے کے بعد ضرباب علی شاہ اپنے روم کی طرف جاتے ہوئے رائے کی طرف دیکھا جو اپنے کام مصروف تھی۔

جس کو احساس نہیں ہوا کہ ضرباب علی شاہ کب سے اسے دیکھ رہے ہیں۔
پینک کلر کی فراک میں کندھوں پر شال اوڑھے وہ کیسی گڑیا کی طرح لگ رہی تھی۔
مسٹر ضرباب کہا گم ہیں آپ۔

احد رضا کی آواز سے ضرباب علی شاہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

جہاں احد رضا کب سے ضرباب علی شاہ کو دیکھ رہا تھا۔

تم کب آئے ہو۔ ضرباب علی شاہ ایسے گھبرا گیا جیسے اسکی چوری پکڑی گئی ہو۔

میں تب سے آیا ہو جب سے تم یہاں کھڑے مس رائے کو دیکھ رہے ہو۔۔۔ ویسے یہ ماجرا کیا ہے۔۔۔؟؟

احد رضا نے ضرباب علی شاہ کو چھڑنے کے انداز سے کہا۔

کچھ بھی نہیں احد تم بھی بات کا مطلب کیا سے کیا نکال لیتے ہو۔۔ چلو روم میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔

جیسے باس کا حکم۔۔۔ احد رضا یہ کہہ کر ضرباب علی شاہ کے ساتھ چل پڑا۔

*

ضراب علی شاہ نے ساری بات احد رضا کو بتائی جو آج ہوا تھا۔

لیکن ضرباب مشعل نے تم سے جھوٹ کیوں بولا وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔

میں بھی یہی سوچ رہا ہو.. احد رضا کی بات پر ضراب علی شاہ نے بھی اپنی رائے دی.. وہ ابھی چھوٹی ہے اسے کوئی مسئلہ نہ ہو کیسی دن اس سے آرام سے بات کرنا ہو سکتا ہے وہ تمہیں بتا دے... احد رضا نے ضراب علی شاہ کو مشورہ دیا..

ٹھیک کہا تم نے کیسی دن بات کرتا ہوں اس سے اور یہ ہے بھی ضروری...

ضراب علی شاہ نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

*

یہ تو رائے ہے... آفس سے نکلتے ہوئے ضراب علی شاہ نے بس سٹاپ پر رائے کو کھڑے دیکھا تو گاڑی روک لی.

گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے ضراب علی شاہ نے رائے کو اپنی طرف متوجہ کیا... مس رائے شیراز آپ یہاں کیا کر رہی ہیں...

رائے نے جب گاڑی میں ضراب علی کو دیکھا تو گاڑی کے قریب آئی..

سر ضراب میری گاڑی خراب ہو گئی تھی صبح آپ کو بتانے کی کوشش کی تھی پر آپ کسی کی سنتے نہیں ہیں.. اس لئے اب بس کا انتظار کر رہی ہو...

رائے نے ضراب علی شاہ کو صبح کی بات یاد کرواتے ہوئے کہا...

ضراب علی شاہ نے رائے کی اس بات پر اسے غور سے دیکھا پھر بولے..

مس رائے آپ کبھی میری بات کا سیدھا سا جواب دے سکتی ہیں کیا؟

ضراب علی شاہ کی اس بات پر رائے خاموش رہی..

آئے میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں..

نہیں سر ضراب میں چلی جاؤں گی.. رائے نے اس آفر سے انکار کرتے ہوئے کہا..
 ضراب علی شاہ نے اردگرد نظر ڈالی تو بس سٹاپ پر کافی لوگ کھڑے تھے جو رائے کو مسلسل
 دیکھ رہے تھے ایسی حالت میں ضراب علی شاہ کو کیسے گوارا ہوتا کہ وہ رائے کو یہاں چھوڑ کر
 چلے جاتے...

دیکھے مس رائے میں آپ کو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا آپ اپنے اردگرد خود دیکھ لیں... اور کون
 سا آپ میرے ساتھ پہلی بار سفر کر رہی ہیں..
 ضراب علی شاہ نے رائے کو حالات سے آگاہ کیا..

رائے کو بھی بس نہیں مل رہے تھے اور سردی بڑھتی جا رہی تھی اور پھر لوگوں کا ہجوم بھی..
 رائے نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر آکر بیٹھ گئی...

شکر ہے آپ نے کوئی تو سمجھ داری کا مظاہرہ کیا.. یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے گاڑی
 سٹارٹ کی...

کیا مطلب ہے سر ضراب آپ کا میں آپ کو سمجھ دار نہیں لگتی کیا؟؟؟ رائے کو اس بات پر
 غصہ آگیا..

نہیں ایسا تو میں نے نہیں کہا بس آج کے دن کا کہا.. باقی دن آپ سمجھ دار ہیں.. کیونکہ اگر
 آپ آج سمجھ داری سے کام لیتی تو آفس سے ہی گاڑی منگوا سکتی تھیں..
 ضراب علی شاہ نے اپنا موقف پیش کیا..

جی سمجھ گی.. رائہ نے مختصر سا جواب دے کر بات کو ختم کیا...

ضراب علی شاہ کی نظر رائہ کے ہاتھوں پر پڑی جو سردی کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کو گرم کر رہی تھی..

ضراب علی شاہ نے رائہ کو دیکھا اور پھر اسکے ہاتھوں کو.. اور ساتھ میں گاڑی کا ہیڈ تیز کر دیا...

رائہ نے یکدم ضراب علی شاہ کو دیکھا...

ضراب علی شاہ نے اپنا منہ دوسری جانب کیا جیسے وہ سمجھے آتی گاڑی کو دیکھ رہا ہو... رائہ تھوڑا مسکرای اور پھر سامنے کی طرف دیکھنے لگی..

ضراب علی شاہ نے گاڑی رائہ کے گھر کی طرف لے جانے کی بجائے ایک ٹی سٹال پر روک دی..

یہ کیا.. رائہ نے حیران ہوتے ہوئے ضراب علی شاہ سے کہا..

میں اکثر یہاں چائے پینے آتا ہوں جب مجھے زیادہ سردی لگتی ہے بہت مزے کی ہے پی کر دیکھے گا..

ضراب علی شاہ نے یہ کہہ کر دو چائے منگوائی...

رائہ جو ضراب علی شاہ کو ایک گھمنڈی اور انا پرست انسان سمجھتی تھی آج اسکو ضراب علی شاہ کے اندر ایک ایسا انسان نظر ا رہا تھا جو خود سے زیادہ دوسروں کی سوچتا ہے...

یہ لے چائے... ضراب علی شاہ نے چائے کا کپ رائہ کی طرف کرتے ہوئے کہا...

تھینکس سر ضراب..

آپ کی سڈی کیسی جا رہی ہے... ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...
 بھی ہیں.. exam جی سر ضراب اچھی جا رہی ہے کچھ دن تک
 او اچھا یہ تو اچھی بات ہے... کیسی لگی آپ کو چائے ضراب علی شاہ نے رائے سے چائے کا
 پوچھا..

جی سر ضراب اچھی ہے سردی بھی کم ہو گئی ہے..
 آپ کی امی کی طبیعت کیسی ہے اب.. ضراب علی شاہ نے اس دن کی Good.. ہمممم..
 غلطی کو سدھرنے کی کوشش کی...

اب ٹھیک ہیں وہ.. جب سے ابو کی وفات ہوئی ہے تو امی کی تھوڑی سی بھی طبیعت خراب
 ہوتی ہے تو میں ڈر جاتی ہوں...

ٹھیک کہا آپ نے ماں باپ کے بغیر زندگی گزارنا بہت مشکل ہوتا ہے.. ضراب علی شاہ نے
 چائے کا ایک سیپ لیا اور خاموش ہو گئے..

رائے نے آج سے پہلے ضراب علی شاہ کو اتنا خاموش اور اداس نہیں دیکھا تھا... ضراب علی شاہ
 کی آنکھوں میں ایک کمی کا احساس تھا وہ شاید ماں باپ کی کمی تھی...

چائے ختم ہونے پر ضراب علی شاہ نے رائے کو گھر چھوڑا رائے نے گاڑی سے اترتے ہوئے
 ضراب علی شاہ کو خدا حافظ بولا اور چائے کے لیے تھینکس بھی...

ضراب علی شاہ گھر کے لیے روانہ ہو گئے..

رائہ جیسے ہی اپنے گھر کے گیٹ کی طرف مڑی تو سامنے اپنی چچی کو کھڑا دیکھا.....
یہ کون تھا... اور تمہاری گاڑی کہاں ہے.... چچی کا رائہ کو دیکھتے ہی سوالوں کی بارش کر
دی...

چچی میری گاڑی خراب ہے تو آفس کی گاڑی چھوڑنے آئی تھی...
صحیح ہے اچھا میں چلتی ہو...
آپ اندر نہیں آئے گی...

رائہ نے شکر کیا کہ چچی جان نے ضرباب علی شاہ کہ ساتھ نہیں دیکھا ورنہ قیامت سے پہلے ہی
قیامت اجاتی...

نہیں میں اب جا رہی ہوں کل آؤ گی تمہارے چچا کے ساتھ...
کل آئیں گی چچا کے ساتھ یہ کیسے بات کر کے گی ہیں.. رائہ سوچ میں پڑ گئی...
پر رائہ کو زیادہ سکون اس بات سے ہو رہا تھا کہ چچی نے اسے ضرباب علی شاہ کے ساتھ نہیں
دیکھا...

اسلام علیکم امی جان کیسی ہیں....

ارے یہ کیا آپ چھوڑے میں سبزی بنا دیتی ہوں..

نہیں بیٹا ابھی تو تم آئی ہو آرام کر لو پھر گھر کے کام بھی کر لینا...

امی میں نے آپ کو منع کیا تھا نا کہ آپ نے گھر کے کام نہیں کرنے میں آکر کر لیا کرو گی
تو چلیں بستر پر لیٹ جائیں میں سب کر لو گی...

جب سے رائہ کی امی کی طبیعت خراب ہوئی تھی رائہ گھر کا سارا کام خود کرتی تھی صبح سارے کام کر کے جاتی تھی آفس اور باقی گھر آکر....

رائہ تم بھی کسی کی بات نہیں سنتی اچھا جا رہی ہو میں اندر اور حائہ کو بھیجتی ہوں وہ آکر تمہاری مدد کر دے...

یہ کہہ کر رائہ کی امی اندر چلی گئی اور رائہ کپڑے تبدیل کر کے کچن میں آگئیں...
رائہ آپ کو پتہ ہے کہ آج چچی امی کو کچھ کہہ رہی تھی جس سے امی پریشان ہوگی تھی مجھے تو امی جان نے کچھ نہیں بتایا آپ پوچھ لینا...

حائہ سارا دن کی باتیں رائہ کے آتے ہی اسے بتا دیتی تھی...

کھانا کھانے کے بعد رائہ نے اپنی امی کو میڈیسن دی..

اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ امی سے کیسے بات کرے..
امی جان آپ کچھ پریشان لگے رہی ہیں کوئی بات ہوئی ہے کیا..؟

رائہ جو اپنی امی کو کچھ سوچتے ہوئے دیکھا.. تو بولی

نہیں رائہ ایسی کوئی بات نہیں ہے بس کچھ تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی ہے..

آپ کو میں نے کہا تھا نہ کے آرام کیا کرے آپ بھی کام کرتی ہیں اللہ آپ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے پلیر امی جان آپ خیال رکھا کریں اپنا..

رائہ اپنی امی کی حالت دیکھ کر دکھی ہوگی ساتھ ہی عشاء کی اذان ہوگی

رائہ نے وضو کیا اور نماز کے لیے چلی گئی...

اے میرے اللہ تو بہت رحیم ہے تو رحمان ہے...

تیرے ہاتھ میں ساری کائنات ہے..

اس دنیا میں تیرے سوا ہم ماں اور بہن بھائی کا کوئی نہیں ہے..

میری امی جان کو ہمارے سروں پر سلامت رکھنا ان کو ہر پریشانی سے دور رکھنا..

اے میرے اللہ آج تک میں نے تجھ سے کچھ نہیں مانگا آج اپنی امی کی صحت اور لمبی زندگی مانگتی ہو...

بے شک تو اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا...

آمین...

رائہ نے دعا ختم کی اور جائے نماز اٹھا کر امی جان کو دیکھنے ان کے روم میں گئی پر وہ میڈیسن کھا کر سو گئی تھیں..

رائہ نے اپنی امی کا ماتھا چوما اور اپنے روم میں سونے چلی گئی...

پر نیند اس کی آنکھوں میں دور دور تک نہیں تھی...

وہ کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں آسمان صاف نظر آ رہا تھا..

سردیوں کی رات کتنی خاموش اور اداس ہوتی ہے...

جیسے ہر ایک چیز نے اپنے غم اپنے اندر چھپائے ہوں اور کتنے راز کے موتی جو کسی کی زرا سی آہٹ سے بکھر نے کا ڈر ہو...

اسے اپنے والد کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔

باپ کے بغیر زندگی ایسے ہی ہے جیسے سائے کے بغیر درخت...

آج رائے اپنے والد کو بہت یاد کر رہی تھی...

میں ضرباب علی شاہ کی بات اگی.. mind کہ اچانک اس کے

کہ ماں باپ کہ بغیر زندگی گزارنا کتنا مشکل ہوتا ہے..

وہ بھی ایک انسان ہے پتہ نہیں کیوں وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ کیوں نہیں رہتے.. ایسی کیا

مجبوری ہے جو انسان کو اپنے ماں باپ جیسی ہستی سے دو کر دیتی ہے...

یہ سب سوچتے سوچتے رائے کی کب آنکھ لگ گئی اسے پتہ نہ چلا...

فون کی گھنٹی بجی....

رائے کی ایک دم سے آنکھ کھولی...

سر ضرباب...

فون پر آتے نام کو دیکھ کر رائے حیران ہو گئی کہ سر ضرباب کی اتنی صبح صبح کال کیوں اگی...

ہیلو...

گڈ مارنگ... مس رائے شیراز..

سر ضرباب آپ... وہ ابھی اسی بات پر حیرت میں تھی کہ کیا کہے

مس رائے آپ تیار ہیں تو میں آپ کا باہر انتظار کر رہا ہوں..

پر سر میں آفس میں نہیں ہوں میں تو ابھی گھر ہی ہوں.. رائے کو لگا کہ شاید اسے آفس سے دیر ہو گئی ہے..

جی مس رائے مجھے پتہ ہے آپ گھر ہیں..

میں آپ کہ گھر کہ باہر ہوں..

رائے کی یہ بات سن کر تو جیسے جان نکل گئی..

سر ضراب آپ کیا کر رہے ہیں میرے گھر کہ باہر.. رائے ایک دم سے بول پڑی... ساتھ ہی

وہ اپنی انگلی کو دانتوں میں دبا دی

اسے احساس ہوا کہ ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا..

میرا کہنے کا مطلب تھا کہ سب ٹھیک ہیں نہ سر ضراب آپ میرے گھر کے باہر ہیں آپ اندر آجائیں..

نہیں مس رائے شکریہ پر آپ کی گاڑی خراب تھی تو میں نے سوچا کہ آپ کو جاتے ہوئے پک کر لو...
<https://www.classicurdumaterial.com/>
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

او اچھا... پر سر ضراب آپ کو تو اندر آنا پڑے گا کیونکہ میں ابھی تیار نہیں ہوئی...

میں گیٹ کھولتی ہوں آپ اندر آجائیں...

یہ کہہ کے رائے نے فون بند کر دیا...

ضراب علی شاہ اندر آنا نہیں چاہتا تھا پر وہ رائے کو بس سٹاپ پر بھی نہیں جانے دے سکتا تھا

اس لئے اسے مجبور اندر آنا پڑا...

رائہ نے گیٹ کھولا اور ضراب علی شاہ کو اندر آنے کا کہا..

ضراب علی شاہ جیسے گھر میں داخل ہوئے اس کی نظر رائہ پر پڑی...

سرمئی رنگ کی ریشمی لونگ شرٹ اور ٹروزر پہنے کھڑی تھی..

جیسے صبح کی پہلی کرن نے کلی کو پھول بنا دیا ہو..

آپ یہاں بیٹھے میں 5 منٹ میں تیار ہو کر آئی..

اوکے..

ضراب علی شاہ ڈینگ روم میں بیٹھے رائہ کا انتظار کر رہا تھا کہ رائہ کی امی چائے لے کر آگی..

اسلام علیکم.. آنٹی جی.. رائہ کی امی کو دیکھتے ہی ضراب علی شاہ اٹھ کھڑا ہوا..

بیٹھ جاؤ بیٹا...

شکریہ آنٹی... آپ نے یہ زحمت کیوں کی.. میں بس رائہ کو لینے آیا تھا اسکی گاڑی خراب تھی

تو سوچا جاتے ہوئے راستے میں پک کر لو...

نہیں بیٹا زحمت کی کوئی بات نہیں میں بھی تو اپکی ماں جیسی ہوں اپنا گھر سمجھ کر آرام سے

چائے پیو رائہ اتنی جلدی تیار ہونے والی. نہیں ہے..

ضراب علی شاہ نے جب رائہ کی امی کہ منہ سے ماں کا لفظ سنا تو اسے رائہ کی قسمت پر

رشک آیا کہ اللہ نے اسے کتنی اچھی ماں دی ہے...

چلیے سر ضراب...

رائہ آج اپنے ٹائم کے مطابق جلدی تیار ہو گی تھی...

اوکے...

اچھا آئی اب اجازت دیں اچھا لگا آپ سے مل کر..

رائہ کی امی نے دعاؤں کے ساتھ دونوں کو روانہ کیا...

رائہ کو کچھ سمجھ نہیں ابا تھا کہ سر ضرب اس کہ گھر کیسے آگے وہ یہ ہی سوچ رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں کو گرم کر رہی تھی جو صبح کی سردی کی وجہ سے ٹھنڈے ہو رہے تھے..

ضراب علی شاہ نے رائہ کے ہاتھوں کی طرف ایک بار پھر دیکھا اور ساتھ میں گاڑی کا ہیڈ تیز کر دیا..

رائہ نے جب دوسری بار ہیڈ کو تیز کرتے دیکھا تو پوچھے بنا رہ نہیں سکی..

سر ضرب آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ مجھے سردی لگ رہی ہے...

اتارتے ہوئے رائہ کی اس بات پر اس کی طرف glasses ضرب علی شاہ نے آنکھوں سے دیکھا

اور مسکرا کر بغیر جواب دیے گاڑی سٹارٹ کر دی..

عجیب آدمی ہے.. پہلے میرے گھر بغیر بتائے آجاتے ہیں پھر بات کا جواب نہیں دیتے...

رائہ یہ ہی سوچتے ہوئے اپنا منہ گاڑی کی دوسری جانب کر لیتی ہے...

ریحان شاہ آفس پہنچ چکا تھا...

اس کی آج ایک کلائنٹ کے ساتھ میٹنگ تھی...

اور وہ ضرباب علی شاہ کا انتظار کر رہا تھا...

آفس پہنچ کر رائے جلدی سے ضرباب علی شاہ کی گاڑی سے اتر کر آفس کے اندر چلی گئی.. تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے..

اف شکر ہے آفس آگیا ہے رائے کہ لیے آج ضرباب علی شاہ کے ساتھ گزرا ہوا ایک ایک منٹ ایک ایک گھنٹہ لگ رہا تھا...

گڈ مارنگ سر ضرباب... مس نادیہ نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے ضرباب علی شاہ کو کہا... تھینکس مس نادیہ..

سر ضرباب آپ کا ریحان سر انتظار کر رہے ہیں..

اوکے ریحان کب آیا آفس..؟

ضراباب علی شاہ جو ریحان شاہ کہ صبح آفس آنے پر حیران تھا...

سر آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے...

بہمہم.. صحیح ہے...

ارے ضرباب بھائی آج کتنی دیر کر دی آپ نے آنے میں..

میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا..

ریحان شاہ نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے ضرباب علی شاہ کو دیکھ لیا تھا..

ہاں کچھ ٹریفک جام تھی اس لیے..

تم بتاؤ میرا انتظار کیوں کر رہے تھے..

ضراب علی شاہ اپنے کمرے کی طرف چلتے ہوئے ریحان شاہ سے پوچھ رہے تھے..
 ہے.. اور وہ event ضراب بھائی ایک پارٹی ہے آپ سے ملنا چاہ رہا تھا ان کی شادی کا
 چاہتے ہیں کہ پاکستان میں پاکستانی کی رسم و روایات کے مطابق کریں..
 آپ سمجھ رہے ہیں نہ میری بات...؟؟؟
 ہاں سمجھ گیا کب آرہے ہیں وہ کلائینٹ...
 بس تھوڑی دیر تک.. تب تک ہم اپنی ورکنگ کر لیتے ہیں..
 ٹھیک ہے آجاؤ تم میرے روم میں وہی بات کرتے ہیں احد رضا کو بھی بلا لو..
 اوکے ضراب بھائی...

ریحان شاہ احد رضا کے پاس چلا گیا..
<https://www.classicurdumaterial.com/>
 کیا میں اندر آسکتی ہوں رائے نے اندر آنے کی اجازت مانگی...
 جی آجائیں..
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سر ضراب یہ تمام تفصیلات ہیں جو آپ نے منگوائی تھی...
 اوکے ٹیبل پر رکھ دو..

وہ سر ضراب صبح کے لیے تھینکس...
 اڑس اوکے..

اسکے بعد ضراب علی شاہ خاموش ہو گیا..

رائہ اس انتظار میں تھی کہ وہ آگے کوئی بات کریں گے پر ایسا نہ ہوا.. اور رائہ کو ہی بات کرنی پڑی..

اور کچھ چاہیے سر ضراب.. رائہ نے ضراب علی شاہ سے پوچھا جو سر اٹھائے بغیر رائہ سے بات کر رہے تھے..

نہیں اب آپ جا سکتی ہیں...

اوکے سر ضراب...

پتہ نہیں کیا ہوا ہے انہیں صبح تک تو ٹھیک تھے اب پتہ نہیں کس بات کا غصہ آیا ہوا ہے.. یہ سوچتے ہوئے وہ دروازے کی طرف مڑی...

ضراب علی شاہ نے سر اٹھا کر رائہ کو جاتے دیکھا..

میں کیوں نہیں دیکھ پا رہا اسے کیا صبح اس کے گھر جانا ٹھیک تھا..

ضراب علی شاہ اپنے ہاتھوں میں پن کو گھومتے ہوئے اور رائہ کو جاتا دیکھ کر سوچ رہا تھا..

رائہ نے ابھی دروازے کے پاس پہنچی تھی کہ آگے سے دروازہ کھول گیا...

اوہ ایم سوری....

رتخان کے دروازہ کھولنے سے رائہ کا سر دروازے سے لگتے ہوئے بچ گیا..

آپ کو لگا تو نہیں..

رتخان شاہ رائہ کے قریب آتے ہوئے اسکے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں سر رتخان میں ٹھیک ہوں..

نہیں نہیں مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کو دروازہ لگا ہے پر آپ بتا نہیں رہی آپ کو درد تو نہیں ہو رہا کیا..

رتحان شاہ مسلسل رائے کو کہے جا رہا تھا..

ضراب علی شاہ نے جب رتحن شاہ اور رائے کو اس طرح دیکھا تو وہ غصے میں آگیا اور اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پن کو غصے سے دباتے ہوئے رتحن شاہ کو بولا..

رتحن اب بس کرو اور آکر بیٹھ جاؤ وہ کہہ تو رہی ہے کہ ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا... رتحن شاہ نے ضراب علی شاہ کی آواز سن کر رائے سے اپنی توجہ ہٹا کر ضراب علی شاہ کو دیکھا..

پر ضراب بھائی..

مس رائے آپ جائیں..

ضراب علی شاہ نے رائے کو جانے کا کہا..

رائے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی..

ضراب بھائی آپ نے مس رائے سے پوچھنے بھی نہیں دیا بیچاری کو دروازہ لگا تھا اور وہ بتا نہیں رہی تھی..

کر لیتے ہیں... discuss رتحن مجھے لگتا ہے کہ ہم میٹنگ کی تیاری چھوڑ کر مس رائے کو

leave this topic کے اوکے

آرام سے relax.. ضراب تھوڑا

احد رضا نے ضراب کے اونچا بولنے پر ضراب علی شاہ کو کہا..
فون کی گھنٹی بجی..

ہیلو..

سر ضراب وہ سر ریحان کہ کلائینٹ آگے ہیں.. مس نادیہ نے اطلاع دی
اوکے ان کو میٹنگ روم میں بیٹھاؤ ہم آرہے ہیں...

چلو تمہارے کلائینٹ آگے ہیں..

اور تینوں میٹنگ روم کی طرف چلے گئے

*

کلائینٹس پہلے سے وہاں موجود تھے..

میٹنگ روم میں انٹر ہونے سے پہلے ریحان شاہ نے ضراب علی شاہ اور احد رضا کو روکنے کا
کہا...

ایک منٹ آپ روکے میں ابھی آتا ہوں...

تھوڑی دیر بعد ریحان شاہ رائے کے ساتھ اربا تھا..

دونوں کو آتے دیکھ کر ضراب علی شاہ کو حیرت ہوئی وہ ابھی کچھ پوچھتا ریحان شاہ بول پڑا..
میں نے مس رائے کے ساتھ مل کر کچھ ورکنگ کی ہے تو سوچا کہ وہ بھی میٹنگ میں شامل
ہو جائیں گی تو میرے لیے زیادہ آسان ہو گا...

کیوں نہیں مس رائہ آسکتی ہیں ان کو بھی تو پتہ چلے کہ ہمارا کام کیسا ہے اور ہم کس طرح کام کرتے ہیں کیوں میں نے ٹھیک کہا نا ضراب..

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو دیکھ کر کہا جو مسلسل رائہ کی طرف دیکھتے جا رہا تھا..
ضراب میں تم سے بات کر رہا ہوں..

ہاں ٹھیک کہا چلو چلیں.. ضراب علی شاہ نے مختصر سا جواب دیا اور میٹنگ روم کی طرف چلا گیا..

آخر یہ منع بھی تو کر سکتی تھی اور اگر اتنا ہی مشکل تھا تو کم از کم مجھ سے پوچھ تو سکتی تھی نہ پر نہیں اس کو تو ریحان سر کی ہی بات مانی ہے..

ضراب علی شاہ میٹنگ میں بیٹھے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا اسی وجہ سے ضراب علی شاہ کی توجہ میٹنگ پر کم اور رائہ کی طرف زیادہ ہو رہی تھی..

آپ لوگوں کا پروپوزل اچھا ہے کلائنٹس نے ریحان شاہ کی اور احد رضا کی پریزنٹیشن دیکھ کر کہا...

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو ٹیبل کے نیچے سے ٹانگ ماری جو مسلسل رائہ کی طرف دیکھ رہا تھا..

ضراب کیا ہو گیا ہے تمہیں ہم میٹنگ میں ہے کہاں دھیان ہے تمہارا..

ایم سوری احد..

چاہیے.. event تو اب آپ کو مزید کیسا

ضراب علی شاہ نے کلائٹس کی طرف دیکھتے ہوئے

ضراب صاحب آپکی کمپنی کا بہت سنا ہے اس لیے ہم نے سوچا کہ ہم اپنی بیٹی کی شادی کے تمام پروگرام آپ سے کروائیں..

آپ نے جو پروپوزل دیا ہے اس میں کوئی کمی سی لگ رہی ہے..

میری بیٹی چاہتی ہے کہ ہر چیز پاکستانی کلچر کی طرح ہو تو اس بارے میں آپ کیا رائے دیتے ہیں ضراب صاحب..

ابھی ضراب علی شاہ کچھ کہتے کہ ساتھ میں رائے بول پڑی..

کیوں نا ہم آپکی بیٹی کی شادی میں لوک ورثہ کو شامل کریں مطلب ہمارے سارے پروگرام ماڈرن ہوں گے پر ہم ان کو لوک ورثہ میں تبدیل کریں گے اس طرح آپکی بیٹی کی خواہش بھی پوری ہو جائی گی اور آج کے دور کے حساب سے شادی بھی..

نے بتا دیا employe وری گڈ کیا آئیڈیا دیا ہے جو ہمیں سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ آپکی اس ہے..

کلائنٹ نے رائے کہ آئیڈیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا...

اگر آپ کو یہ پسند آیا ہے تو ہمیں کو حرج نہیں ہم آپ کے سارے پروگرام اسی طرح رینج کر لے گئے..

ضراب علی شاہ رائے سے اس قسم کے آئیڈیاز کی توقع نہیں تھی وہ بھی حیران تھا..

تو پھر یہ پروجیکٹ اوکے ہوا...

واہ ضراب بھائی آپکی اسسٹنٹ کی تو داد دینی چاہیے کیا بات کر دی اس نے مجھے تو لگا کہ یہ کلائنٹ اب ہاتھ سے نکل گئے..

رتخان شاہ روم کی طرف جاتے ہوئے ضراب علی شاہ کو کہا رہا تھا..
 صحیح کہا مجھے بھی اس بات کی توقع نہیں تھی..
 اچھا بھائی میں اب مشعل کو لینے جانا ہے تو شام کو ملاقات ہوتی ہے..
 یہ کہہ کر رتخان شاہ آفس سے نکل گیا..

احد رضا اور ضراب علی شاہ دونوں روم میں بیٹھ کر نئے پروجیکٹ کی فائل دیکھ رہے تھے..
 ضراب یہ آج کل چل کیا رہا ہے..
 احد رضا نے فائل کو بند کرتے ہوئے ضراب علی شاہ سے پوچھا..
 کیا چل رہا ہے کام اور کیا.. تم بھی تو کام ہی کر رہے ہو..
 میں کام کی بات نہیں کر رہا ضراب تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کس کی بات کر رہا ہوں..
 احد مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تم کہنا کیا چاہتے ہو کھول کر بات کرو..
 اوکے ٹھیک ہے تو یہ تم میں اور رائے میں کیا چل رہا ہے..؟
 کیا مطلب کیا چل رہا ہے کچھ بھی تو نہیں...
 ضراب علی شاہ کی تو جیسے چوری پکڑی گئی ہو وہ انجان بننے کی کوشش کر رہا تھا..

ضراب تم جب بھی رائہ کو کسی کے ساتھ دیکھتے ہو تو تمہیں غصہ کیوں آتا ہے آج سے پہلے میں نے تم کو ایسے نہیں دیکھا..

اتنی لڑکیاں آئی اور چلی گئی پر رائہ کو دیکھ کر جو تمہاری آنکھوں میں. میں نے دیکھا ہے وہ آج سے پہلے نہیں دیکھا...

تمہاری آنکھوں میں اسکے لئے ایک الگ سی چمک ہے کیا میں اس سب کو پیار کا نام دے سکتا ہوں؟؟؟

احدیار تم بھی یہ کیسی باتیں کر رہے ہو....
میں اور محبت کبھی بھی نہیں..

تمہیں تو پتہ ہے کہ مجھے ان سب باتوں پر یقین نہیں ہے اور عورت ذات پر یقین کرنا...!!!
میرے میرے بس کی بات نہیں ہے...

ضراب علی شاہ یہ سب باتیں کر کہ خود کو دھوکہ دے رہا تھا اسکی زبان اور دل ایک بات نہیں کر رہے تھے وہ زبان سے تو رائہ کی محبت کا انکار کر رہا تھا پر اسکا وجود رائہ کے سحر میں گرفتار ہو چکا تھا...

بات کو ختم کرتے ہی ضراب علی شاہ نے پانی کا گلاس اٹھایا اور پینے کے لیے ہونٹوں پر لگایا
ہی تھا کہ احد رضا بول پڑا..

تو پھر مسرُ اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے اور یہ دیکھو سردی میں تمہیں پسینہ آ رہا ہے..

احد رضا نے ضراب علی شاہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اسکو اس بات کا احساس دلایا کہ وہ جس بات سے بھاگ رہا ہے وہی اس کے وجود میں سما چکی ہے...

احد رضا نے مزید بات کرنا مناسب نہیں سمجھا وہ ضراب علی کو بچپن سے جانتا تھا اور اس سے کسی بات پر بحث کرنا وقت کا ضیاع تھا...

_____*

رتحان بھائی کیا میں آج آپ کہ آفس جاسکتی ہوں...

مشعل اپنی اس دن کی غلطی کو ضراب علی شاہ کہ دماغ سے نکلنا چاہتی تھی اور ضراب کہ قریب آنے کے لیے وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے رہی تھی...

وہ کیوں مشعل تمہارا آفس میں کیا کام ہے...

بس ایسے ہی میں نے سوچا کہ آپکے ضراب بھائی سے سوری بھی بول دو گی سب کو تو بول دی ہے بس اب وہ ہی رہ گئے ہیں....

وہ تو تم گھر جا کر بھی کہہ سکتی ہو..

نہیں رتحان بھائی پلیز لے چلیے نہ...

اوکے ٹھیک ہے پر تھوڑی دیر کہ لیے پھر گھر کہ لیے نکل آنا...

سو سویٹ رتحان بھائی...

کبھی زندگی میں کسی خود غرض انسان پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے جو صرف اپنی ذات کے بارے میں سوچتا ہو اور نہ ایسی سوچ رکھنے والے انسان پر یقین نہیں کرنا چاہیے وہ یا تو آپ کو نقصان پہنچائے گا یا اپنا فائدہ سوچے گا..

مشعل بھی کچھ ایسا ہی کرنے جا رہی تھی اپنی ضد اور اپنی خواہش کہ اگے وہ اندھی ہو گی تھی اسے صحیح اور غلط کی پہچان بھول گی تھی...

*

ضراب علی شاہ نئے پروجیکٹ کی فائل لے کر رائے کے روم میں چلا جاتا ہے ضراب علی شاہ کو دیکھتے ہی رائے اپنی سیٹ سے اٹھ جاتی ہے..

ضراب علی شاہ رائے کے پاس جا کر اسے نئے پروجیکٹ کی تفصیل بتاتا ہے..

مس رائے یہ ساری ڈیٹیلز ہیں نئے پروجیکٹ کی اس میں آپ نے سارے ڈیٹائن آپ نے بنائے ہیں..

اور کچھ اس میں لگے ہوئے بھی ہیں میں آپ کو دیکھتا ہوں ضراب علی شاہ رائے کہ پاس کھڑے ہو کر ڈیٹائن دیکھا رہا ہوتا ہے..

کہ اسکے دماغ میں احد رضا کی باتیں چل رہی ہوتی ہیں..

کیا واقعی مجھے اس سے پیار ہو گیا ہے....!!!

نہیں ضراب علی شاہ تم ایسا نہیں کر سکتے..

میں کسی کو اپنی زندگی میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتا...

اگرچہ میں یہ معصوم چہرہ میرے دل میں بس گیا تو....

سر ضرب آپ کچھ بتا رہے تھے...

ضرب علی شاہ کہ اچانک خاموش ہونے پر رائے ضرب علی شاہ کو فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا..

ہاں میں کچھ بتا رہا تھا...

ضرب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ہی تھا کہ ضرب علی شاہ کی نظر رائے کہ بالوں پر پڑی...

جس میں کچھ اٹھکا ہوا تھا..

ضرب علی شاہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور رائے کے بالوں کی طرف لے گیا..

جو رائے کہ گالوں کو چھو رہے تھے..

رائے یک دم پیچھے کو ہٹ گئی جس سے ضرب علی شاہ کی انگلیوں کو ایک نرم روئی جیسا احساس

ہوا جو رائے کہ گالوں کو چھو کر آیا تھا..

رائے نے ضرب علی شاہ کی انگلیوں کہ لمس کو محسوس کیا اور وہ بے سد وہاں کھڑی رہی..

ضرب علی شاہ اور رائے ایک دوسرے کو کچھ ٹائم کہ لیے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے..

اور پھر ضرب علی شاہ بغیر کچھ کہے وہاں سے چلا گیا اور رائے وہاں اپنے گالوں پر ہاتھ رکھے

کھڑی رہی...

ہیلو...

ضراب علی شاہ کا روم کہاں ہے..

مشعل نے آتے ہی آفس میں مس نادیہ سے پوچھا..

وہ اگے جا کر دائیں طرف..

تھینکس ڈئیر..

مشعل جب روم میں گی تو وہاں ضراب علی شاہ نے تھے..

یہ کہاں چلے گئے...

ضراب علی شاہ رائے کے کمرے سے نکلتے ہوئے اپنے ہاتھوں پر اس احساس کو محسوس کر رہا

تھا جو آج سے پہلے اس نے کبھی نہیں کیا تھا..

ایسا احساس جو انسان کہ وجود کو اپنی گرفت میں لے لیے..

ضراب علی شاہ اپنے خیالات میں گم روم کی طرف جا رہا تھا..

کہ اچانک مشعل کی آواز نے اسے خیالات کے صحرا سے نکلا جہاں وہ اپنے آپ کو قید کر چکا

تھا..

تم... تم یہاں کیا کرنے آئی ہو...

وہ میں نے آپ سے بات کرنی تھی..

کیا بات کرنی تھی آجاؤ روم میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں..

ضراب علی شاہ مشعل کے ساتھ اپنے آفس چلا جاتا ہے

مس رائے.... مس رائے کہاں گم ہیں آپ...
 ریحان شاہ نے رائے کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا..
 ہاں میں.. میں یہاں ہی ہوں..
 رائے کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ کب سے ہاتھ میں فائل لیے اسی حالت میں
 کھڑی تھی..

مس رائے ٹھیک تو ہیں نہ آپ...
 جی... جی میں ٹھیک ہوں..

کیا کسی نے کچھ کہا ہے..؟؟

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے..

چلیں میں آپ کو کیسی سے ملاوات ہوں..

کون.. کس سے..؟؟؟

رائے ابھی تک اپنے آپ کو سنبھال نہیں پا رہی تھی..

چلے تو آپ دیکھ بھی لینا....

ریحان شاہ رائے کو ساتھ لے کر ضرب علی شاہ کے کمرے کی طرف چلا گیا..

ہاں تو مشعل بتاؤ کہ کیا بات کرنی تھی؟؟؟

ضراب علی شاہ اپنے کمرے میں رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھتے مشعل سے پوچھ رہا تھا..
وہ میں دن کے لیے سوری کا کہنا تھا وہ مجھے اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ میں نے غلط
کیا تھا..

چلو کوئی بات نہیں ہے..
تمہیں احساس ہو گیا ہے یہ ہی کافی ہے اور ویسے بھی چھوٹے غلطی کرتے ہیں اور بڑے
معاف کر دیتے ہیں...

مشعل کو چھوٹا کہنا پھر برا لگا.. وہ اپنے ہونٹوں کو پیچتے ہوئے اس بات کو وہ ضبط کر گی..
تو کیا مجھے آپ نے معاف کیا؟؟؟

ہاں چھوٹی معاف کیا...

مشعل نے آگے بڑھ کر ضراب علی شاہ کا ہاتھ پکڑا..

much.. او تھنک یو سو سو...

اور ساتھ میں روم کا دروازہ کھولا اور رائے اور ریحان اندر داخل ہوئے...

ضراب علی شاہ مشعل سے ہاتھ چھوڑا کر کھڑا ہو گیا...

آپ لوگ...

ہاں ضراب بھائی میں رائے کو مشعل سے ملوانا چاہتا تھا..

رائے کھڑی ضراب علی شاہ کو اور مشعل کو دیکھ رہی تھی جو ابھی کچھ دیر پہلے ہاتھوں میں ہاتھ
ڈال کر بیٹھے تھے..

رائہ کو ایسے حیرت سے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے ضرباب علی شاہ سوچ میں پڑ گئے کہ یہ ایسے مشعل کو کیوں دیکھ رہی ہے..

مس رائہ یہ مشعل ہے میری بہن... مطلب ہم دونوں کی بہن..

رتخان شاہ نے رائہ سے مشعل کا تعارف کروایا..

ہیلو.. میں مشعل امیر شاہ.. رتخان کی بہن

اور ضرباب کی کزن..

مشعل کی اس بات پر رتخان اور ضرباب دونوں مشعل کی طرف دیکھنے لگ گئے..

کیا... کیا ہوا.. یہ سچ نہیں ہے کیا..؟؟؟

مشعل نے بڑی ڈھٹائی سے بات کی..

اوکے اوکے....

رتخان شاہ نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا..

اور مشعل یہ ہماری نئی اسسٹنٹ ہے..

او اچھا تو جاب کرتی ہیں آپ..

آج کل کہ حالات ہی ایسے ہیں کہ ہر کسی کو جاب کرنی پڑتی ہے..

مشعل کی اس بات پر رائہ کو بہت دکھ ہوا..

ضراب علی شاہ نے مشعل کو اس انداز میں بات کرتے دیکھا تو رتخان سے کہا کہ وہ مشعل کو

یہاں سے لے جائے اور گھر چھوڑ آئے..

ریحان مشعل کو لے کر وہاں سے چلا جاتا ہے..

رائہ بھی جانے لگتی ہے تو ضراب علی شاہ اسے روک لیتا ہے..

مس رائہ آپ روکے.. وہ مشعل کی باتوں کا برا!....

کوئی بات نہیں سر ضراب..

ضراب علی شاہ کی ابھی بات ہو رہی نہیں ہوئی تھی کہ رائہ

یہ کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے...

یہ مشعل کو ہو کیا گیا ہے کیا ضرورت تھی ایسی بات کرنے کی حد ہوتی ہے.. پتہ نہیں کیا

سوچ رہی ہو گی رائہ...

ضراب علی شاہ کو رائہ کی فکر ہو رہی تھی..

جب انسان کیسی سے سچی محبت کرتا ہے تو اسے اس کیہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی فکر رہتی

ہے..

اور یہ ہی حاضراب علی شاہ کا تھا جس سے وہ خود بے خبر تھا

*

یہ تم کس انداز سے بات کر رہی تھی..

ریحان شاہ نے آفس سے نکلتے ہوئے مشعل کو کہا جو بڑے مزے سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی..

میں نے ایسا کیا کہا جو آپ کو برا لگا ہو...؟؟؟

مشعل تم جانتی ہو کہ میں کس کی بات کر رہا ہوں...

یہ تم بدتمیز کب سے ہو گی ہو میں جب سے باہر سے آیا ہوں تم عجیب عجیب سی حرکتیں کر رہی ہو میں بابا جان کو کال کر کے بتاتا ہوں وہ ہی تمہیں ٹھیک کرے گے...

رتحان ارو مشعل کے والد جرمنی میں ہوتے ہیں وہ ہر سال کہ سال پاکستان چکر لگا لیا کرتے ہیں یا جب کوئی خاندان میں شادی غمی ہو...

رتحان بھائی میں نے ایسا کیا کہہ دیا ہے جو آپ اس طرح غصہ ہو رہے ہیں... اور مجھے اتنی جلدی بھی گھر لے کر جا رہے ہیں..

مشعل نے بورا سامنے بنا لیا...

شکر کرو کہ گھر لے کر جا رہا ہوں اور ضراب نے کچھ نہیں کہا تمہیں وہ بچاری کی شکل دیکھنے والی تھی۔ جب تم نے یہ بات کی۔

او ہو آپ کو بڑا پیار آ رہا ہے اس بچاری پر...

سب ٹھیک تو ہے نہ کہیں کچھ گرٹو تو نہیں ہے رتحن بھائی.....

مشعل میں کہہ رہا ہوں چپ کر جاؤ ورنہ میں کچھ کہہ دو گا اور تمہارا رونا پھر بند نہیں ہو گا..

اب اگر تم بولی تو مجھ سے بورا کوئی نہیں ہو گا...

او کے او کے.. یہ لیں میں نے زپ لگالی ہونٹوں کو...

رتحن شاہ کو رائے پر کی گی اس بات کا بہت ہی دکھ تھا...

*

میڈم رائے آپ تیار ہیں جانے کے لیے...

آفس کے ٹائم ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے آفس کے ڈرائیور نے آکر رائے سے پوچھا جانے کا کیوں کہ ضرب علی شاہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ بس سٹاپ پر جائے اور جب تک اسکی گاڑی ٹھیک نہیں ہو جاتی وہ آفس کی گاڑی اسے چھوڑ آئے کرے گی ...

کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ..

میڈم وہ سر ضرب نے کہا ہے کہ میں آپ کو گھر چھوڑ آؤں ..

کوئی ضرورت نہیں ہے کہہ دو اپنے سر ضرب کو مجھے راستہ آتا ہے میں چلی جاؤ گی ..

اوکے میڈم .. جیسے آپ کہیں ..

*

سر کیا میں اندر اسکتا ہو ..

جی آجائیں ..

سر وہ مس رائے نے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا ہے وہ کہہ رہی ہیں کہ میں آپ کو بتا دوں کہ وہ خود جاسکتی ہیں ..

اوکے ٹھیک ہے تم جاؤ اب ..

اوکے سر ..

پکا وہ مشعل کی بات کا غصہ کر گئی ہے ..

اب ضرب علی شاہ کو اس بات کی بھی پریشانی ہو رہی تھی کہ وہ کیسے اس سے معلوم کرے کہ اسے واقعی اسی بات کا غصہ ہے یا جو آج انجانے میں ہوا وہ ...

ضراب علی شاہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اپنی سیٹ سے اٹھا اور آفس کے گیٹ کی طرف چلا گیا..

اب وہ کار میں بیٹھے رائے کا آفس سے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا...
 اجاؤ کہاں رہ گئی ہو... ضراب بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا...
 کیا وقت آگیا ہے ضراب علی شاہ کیسی لڑکی کا انتظار کر رہا ہے واہ..
 کیا ہو گیا ہے مجھے میں کیوں انتظار کر رہا ہوں...
 نہیں مجھے گھر چلے جانا چاہیے یہ ٹھیک رہے گا..
 پر اسے بھی تو ایسے نہیں چھوڑ سکتا نہ..

اف کیا کرو..

کیا کرو..

ضراب علی شاہ گاڑی کہ سیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے..
<https://www.classicurdumaterial.com/>
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اتنے میں رائے آفس سے باہر نکل آئی...

شکر ہے اگی....

رائے چلتے ہوئے بس سٹاپ کی طرف جانا شروع کر دیا..

ضراب علی شاہ نے اپنی گاڑی کا رخ بس سٹاپ کی طرف کیا اور گاڑی رائے کے پاس لا کر

کر دی... slow

گاڑی کے شیشے نیچے کرتے ہوئے ضرباب علی شاہ نے رائے کو کہا..

مس رائے. آئے میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں..

رائے بغیر دیکھے چلتی رہی..

مس رائے آپ کو میری آواز نہیں آرہی کیا...

سر ضرباب آپ چلے جائیں میں خود چلی جاؤ گی..

میں جانتا ہوں آپ چلی جائیں گی پر آپ میرے ساتھ جائیں گی..

ضراب علی شاہ گاڑی ساتھ ساتھ چلتے ہوئے رائے کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہہ رہا تھا..

پر جب ضرباب علی شاہ نے دیکھا کہ وہ نہیں مان رہی تو ضرباب علی شاہ نے گاڑی رائے کے

سامنے لا کر روک دی اور خود گاڑی سے باہر آکر رائے کے سامنے کھڑے ہو گئے..

دیکھے مس رائے میں آپ کو ایسے نہیں جانے دوں گا آپ میری ایک بار بات تو سن لیں... اور

اس طرح کر کے آپ مجھے اور غصہ نہ دیلا رہی ہیں...

کیا مطلب کہ میں آپ کو غصہ چڑھا رہی ہو.. میں نے کیا کہا ہے آپ کو جو آپ کو غصہ

آجائے گا...

سر ضرباب میں آپ کی ذمہ داری نہیں ہو جو آپ مجھے اس طرح پک اینڈ ڈراپ دیں رہے ہیں

اور ویسے بھی کیا کہ لے گے آپ جو منہ میں آئے گا وہی بول دیں گے نا آپ... لگتا ہے آپ

کی ساری فیملی میں ہی یہ ہے کہ جو منہ میں آیا وہ بول دیا...

رائہ کو خود پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا بولتی جا رہی ہے اور وہ ضراب علی شاہ پر ہی کیوں غصہ نکال رہی ہے..

ضراب علی شاہ خاموش کھڑے رائہ کی ساری باتیں سن رہے تھے.. جب رائہ بول کر چپ ہو گئی تو پھر ضراب علی شاہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اشارہ کیا کہ وہ گاڑی میں بیٹھ جائے... رائہ نے وہاں کھڑی حیرت سے ضراب علی شاہ کو دیکھا یہ وہی ہے جس کو وہ کچھ دیر پہلے باتیں سن رہی تھی اور وہ سب سن کر کچھ کہے بغیر گاڑی کا دروازہ کھول رہا ہے... اب آپ گاڑی میں بیٹھ گئی یا میں.....

ضراب علی شاہ نے رائہ کو حکم دینے کے انداز میں کہا..

رائہ نے اپنے ارد گرد دیکھا تو آتے جاتے لوگ دیکھ رہے تھے..

رائہ نے اب گاڑی میں بیٹھنا ہی مناسب سمجھا..

ضراب علی شاہ آکر گاڑی میں بیٹھ گئے..

سیٹ بیلٹ بندھ لیں..

رائہ نے ایک نظر ضراب علی شاہ پر ڈالی جو رائہ کی طرف دیکھے بغیر بات کر رہا تھا.. اور پھر

سیٹ بیلٹ لگالی..

تھوڑی دور جا کر ضراب علی شاہ نے گاڑی روک لی..

یہ آپ نے گاڑی کیوں روک دی ہے...

رائہ نے گھبراتے ہوئے کہا..

آپ سے بات کرنی تھی تو اس لیے..

رائہ کی جان میں جان آئی..

جی سر ضراب میں سن رہی ہوں..

میں آج کے لیے بہت شرمندہ ہوں.. مشعل نے جو کہا وہ ابھی چھوٹی ہے اور گھر والوں کی لاڈلی بھی بس اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے اس لیے آپ اسکی بات کا برانا منائے گا..

لاڈلی ہے تو اپنے گھر ہوگی تمیز نام کی تو کوئی چیز ہوتی ہے میری بھی تو چھوٹی بہن ہے مجال ہے کبھی کیسی کو بات کی ہو بدتمیزی کی ہو.. پتہ نہیں لوگ تمیز کیوں نہیں سکھاتے.. رائہ دل ہی دل میں سوچی جا رہی تھی کہ کاش میں یہ سب ضراب علی شاہ کہ منہ پر کہہ سکتی... آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا.. جی میں نے سن لیا ہے اڑس اوکے... ہممم... تھینکس...

ضراب علی شاہ کو توقع نہیں تھی کہ وہ اسکی بات کا جواب دو لفظوں میں دے گی... اریو شیور... کہ آپ نے مشعل کی بات کا غصہ نہیں کیا اور میری بات کی سمجھ آگئی ہے...؟؟؟

جی سر ضراب... اب کیا میں آپ کو لکھ کر دوں.. اوکے اوکے اب پتہ چل گیا کہ آپ سمجھ گئی ہیں...

عجیب بندہ ہے ایسے سلوک کرتا ہے جیسے میں اسکی پراپرٹی ہوں...
اف میرے اللہ مجھے اس مشکل سے نکال..

رائہ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ سے فریاد کی..

گاڑی سڑک کے اشارے پر اکر روک گی ساتھ میں ایک عورت نے گاڑی کا دروازہ نوک کیا
ضراب علی شاہ نے شیشہ نیچے کیا تو وہ عورت پھول بیچنے والی تھی...

صاحب اللہ تمہاری جوڑی سلامت رکھے.. کتنے پیارے ہو آپ دونوں اللہ بری نظر سے بچا کر رکھے
یہ پھول اپنی بیگم کو دو وہ خوش ہو جائے گی وہ پھولوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہے...

وہ عورت بولی جا رہی تھی اور ضراب علی شاہ چپ کر کے اسکی دعائیں سن رہا تھا رائہ کا دل
کیا کہ وہ بولے کہ میں ان کی بیگم نہیں ہوں پر وہ پھر کون تھی کیا کہتی بس پھر وہ چپ
رہی..

یہ لو اور وہ اچھا سا پھول دینا آج بیگم جی ناراض ہیں بس پھول کو دیکھ کر راضی ہو جائیں..
ضراب علی شاہ کی اس بات ہر رائہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی کہ سر ضراب نے کیا کہا
ابھی اسکو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا

اس عورت نے ایک گلاب کا پھول نکال کر ضراب علی شاہ کو دیا..
لو صاحب یہ بیگم صاحبہ کو دے دو.. وہ راضی ہو جائیں گی.. اللہ نے آپ کو بہت اچھا صاحب
دیا ہے ان سے ناراض نہ ہوا کرو..

عورت نے رائہ کو نصیحت کرنے کے انداز میں کہا..

رائہ نے ہلکی سی مسکراہٹ دی اور منہ دوسری طرف کر لیا اتنے میں اشارہ کھول گیا...
 کبھی کبھی کچھ لوگوں کی کوئی چھوٹی سی غلط فہمی دوسروں کے لیے مسکراہٹ کا باعث بنتی
 ہے۔ تو ہمیں ان کو مسکرتے ہی رکھنا چاہیے.. میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں
 کیوں کہ حقیقت تو ہمیں معلوم ہوتی ہے..
 ضراب علی شاہ نے یہ کہہ کر گاڑی رائہ کہ دروازے پر لا کر کھڑی کر دی.. رائہ کو احساس
 ہی نہیں ہوا کہ کب اسکا گھر آگیا ہے..
 تھینکس سر ضراب..

رائہ گاڑی سے اتر کر اندر جانے لگی تو ضراب علی شاہ نے آواز دی..
 رائہ نے مڑ کر دیکھا تو ضراب علی شاہ کہ ہاتھ میں گلاب کا پھول تھا..
 یہ آپ بھول رہی ہیں..

پر سر ضراب یہ میرا نہیں ہے اور نہ میرے لیے ہے..
 رکھ لیں آپ.. کبھی کبھی غلط فہمی بھی خوش فہمی میں بدل جاتی ہے..
 ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف پھول کیا..

رائہ نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا پھر پھول کو آج نجانے ضراب علی شاہ کی باتوں میں
 عیب سا احساس تھا.. جیسے کوئی ہے جو اسکی بہت پروا کرتا ہے..
 رائہ نے وہ پھول پکڑ کر بغیر کچھ کہے اندر چلی گئی..

اسلام علیکم امی جان..

رائہ نے گھر داخل ہوتے اپنی امی کو سلام کیا جو مغرب کی نماز کی تیاری کر رہی تھیں۔
وعلیکم السلام..

آج تمہیں دیر ہوگئی ہے سفر تو ٹھیک تھا نہ..

جی امی بس کام زیادہ تھا پھر سر ضرب چھوڑنے آگے تھے..

آپ بتائیں آج چچی نے آنا تھا چچا جان کہ ساتھ آئی تھیں وہ کیا..

نہیں ابھی تک تو نہیں آئی... اتنے میں گھر کی بیل ہوئی رائہ نے جاکر دروازہ کھولا تو سامنے حرا کھڑی تھی جس کا رو کر بورا حال تھا....

سب ہسپتال میں موجود تھے رائہ کی چچی سیڑھیوں سے گرنے سے کافی چوٹیں آئی تھی ڈاکٹر نے آرام کا کہا اور ایک ٹانگ میں فلچر ہو گیا تھا..

اب سب چچی کو گھر لے آئے تھے...

پتہ نہیں چچی جان نے چچا جان کہ ساتھ آکر کیا کہنا تھا کہ اللہ نے انہیں آنے ہی نہیں دیا...
حائمہ نے گھر آتے اپنی آپی سے کہا..

بوری بات ہے حائمہ ایسے نہیں کہتے دیکھا تم نے کیا حالت تھی ان کی اور حرا بھی تو کافی پریشان تھی...

جو دوسروں کو پریشان کرتا ہے تو اللہ بھی اسکو سبق سیکھا ہی دیتا ہے..

یہ کہہ کر حائمہ کمرے سے باہر چلی گی..

رائہ نے جب الماری کھولی تو اسکو ایک خوشبو کا احساس ہوا یہ وہی گلاب کی خوشبو تھی جو
ضراب علی شاہ نے اسے دیا تھا..

وہ گلاب لے کر بیڈ پر بیٹھ گی...

رائہ گلاب کو دیکھ رہی تھی..

جسکی ایک ایک پتی کچھ کہنا چاہ رہی تھی..

میں نے کبھی ایسے احساس کو محسوس نہیں کیا جو مجھے سر ضراب کہ پاس جانے سے محسوس
ہوتا ہے..

انکی آنکھیں جن میں ایک سحر ہے جادو ہے جو بھی دیکھے وہ اس میں ڈوب جائے...

وہ غصہ کرنے پر آئیں تو کسی کو نہیں دیکھتے اور ضد کرنے پر آئے تو ایک چھوٹے بچے کی
طرح...

آج جو ہوا کاش میں اس وقت کو وہاں روک دیتی ان کا میری طرف دیکھنا میرا خیال رکھنا اور یہ
سب کیا ہے...

مجھے شاید ان کی عادت ہو گئی ہے..

رائہ نے پھول کی خوشبو سونگھتے ہوئے اک گرمی سانس لی..

وہ شاید اپنی کزن کو پسند کرتے ہیں اس لیے تو آج وہ اس کے اتنے قریب تھے...

پر میں کیوں سوچ رہی ہو..

ویسے وہ لڑکی اتنی بھی اچھی نہیں ہے کہ سر ضراب کی پسند ہو..

میرے خیال میں سر ضرباب کی پسند اتنی بھی عام نہیں ہو سکتی...
 کچھ لمحے کہ لیے رائے کو مشعل سے جلن سی محسوس ہوئی...
 اففف رائے بس کر سوچنا پاگل ہو جائے گی... وہ پتہ نہیں کب سے ان سب سوچوں میں گم
 تھی..

رائے نے گلاب کا پھول سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی کہ گلاس میں رکھ دیا..
 بانہوں میں لیا اور نیند کی وادی Teddy bear اور خود کسی معصوم سی گرہیا کی طرح اپنا
 میں کھو گئی..

*

ضراب علی شاہ کو ساری رات نیند نہیں آرہی تھی اسکو عورت کی آواز سنائی دی جا رہی تھی..
 جس نے اسے گلاب کا پھول دیا تھا..
 بیٹا اس لڑکی کو خوش رکھنا یہ تمہارے لیے اللہ کی طرف سے زندگی کا ایک انمول تحفہ ہے.. اللہ کا
 دیا ہوا تحفہ کبھی رد نہ کرنا...

اس عورت کے الفاظ ضرباب علی شاہ کے کانوں میں گونج رہے تھے..
 وہ کبھی سائیڈ تبدیل کرتا تو کبھی اٹھ کر بیٹھ جاتا...
 کیا واقعی میں ایسا ہو سکتا ہے کہ میں کیسی کہ پیار کی گرفت میں اسکتا ہوں..
 یہ لڑکی میرے دل و دماغ پر حاوی ہو رہی ہے کیوں مجھے اسکا کسی سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا
 کیوں میں اسکا اتنا خیال رکھ رہا ہوں...

سارے سوالات سوچتے سوچتے ضرباب علی شاہ کو پتہ ہی نہیں چلا کب صبح ہو گی.. اور ضرباب علی شاہ کی آنکھوں کہ سامنے ایک ہی چہرہ گھوم رہا تھا اور وہ رائے کا تھا..
الارم کی آواز سے ضرباب علی شاہ کو احساس ہوا کہ صبح ہو چکی ہے..
وہ الارم بند کر کے فریش ہونے چلا گیا...

گڈ مارنگ دادا جان...

ناشتے کی ٹیبل ہر ضرباب علی شاہ نے اپنی ایک نئی صبح کا آغاز کیا..
آگے ہو بیٹا آو ناشتہ تیار ہے...

نہیں دادا جان آج میں یہ نہیں کھاؤں گا آج میرا دل کچھ نیا الگ سے کھانے کو کر رہا ہے..
دادا جان نے حیرت سے ضرباب علی شاہ کو دیکھا جس نے آج تک کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کی جو بنا وہ کھا لیا...

دادا جان کو آج ضرباب علی شاہ میں کچھ الگ سا نظر آ رہا تھا..

جی بیٹا کیوں نہیں..

دادا جان نے سرونٹ کو آواز دی اور ضرباب کی پسند کے آلو پراٹھے بنانے کا کہا..

سب ٹھیک ہے نہ ضرباب..

جی دادا جان سب ٹھیک ہے اور ہو بھی جائے گا.. ضرباب علی شاہ نے ایک مسکراہٹ سے

دادا جان کو جواب دیا..

دادا جان کو اس تبدیلی کی وجہ معلوم کرنی تھی پر وہ ہر طرح سے ضراب علی شاہ سے پوچھ چکے تھے پر کوئی بھی بات ان کو سمجھ میں نہیں آئی...

دادا جان نے بھی پکا ارادہ کر لیا کہ وہ جان کر ہی سانس لے گے اس لیے دادا جان نے ناشتہ ختم ہونے کے بعد احد رضا سے بات کرنے کا سوچا..

اوکے دادا جان اب میں چلتا ہوں شام کو ملاقات ہوتی ہے..

ضراب علی شاہ نے کرسی سے اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے کہا..

جی بیٹا اللہ تمہاری حفاظت کرے...

*

آج کی صبح میں ایک الگ سا رنگ تھا ہر چیز کھلی کھلی لگ رہی تھی ہوا میں جیسے پرندوں کے گانے کی آواز ہو اور پھول جھوم رہے ہوں شاید یہ رائے کے دماغ کی تخلیق تھی یا سچ میں ایسا تھا..

وہ گنگناتے ہوئے اپنے بالوں کو سنوار رہی تھی جو بار بار اسکے چہرے کو چھپا رہے تھے جیسے وہ بھی اس حسین چہرے کو کیسی کو دیکھنا نہیں چاہتے ہوں..

رائے نے سائیڈ بالوں پر دو پن لگاتے ہوئے باقی بالوں کو شانے پر کھولا چھوڑ دیا..

سفید کلر کی فراک پہنے کندھے پر شال اوڑھے وہ اس پری کی طرح لگ رہی تھی کہ کوئی بھی

اس پر فدا ہوے بغیر رہ نہ سکے...

امی جان میں آفس کے لیے نکل رہی ہو اگر چچی جان کو کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے کال کر دیجئے گا..

ٹھیک ہے بیٹا تم دھیان سے جانا...

اوکے امی جان خدا حافظ....

رائہ نے گھر کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی....

باہر آتے ہی رائہ کی نظریک دم ٹھہر گئی...

ضراب علی شاہ گاڑی سے باہر نکل رہے تھے..

لگائے کان کے ساتھ فون لگائے glasses وہی صحرا سے بھی گہری آنکھیں اور ان آنکھوں پر

بلیک کلر کے ڈیس میں آج ان میں کوئی خاص بات تھی جو رائہ کی نظر ضراب علی شاہ سے

ہٹ نہیں رہی تھی اور کیسے نہ ہٹی وہ کسی مووی کے ہیرو سے کم نہیں لگ رہے تھے...

یہ کیا کر رہے ہیں یہاں...

رائہ جو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی.. ضراب کو دیکھتے ہی اس کے منہ سے الفاظ نکلے..

ضراب علی شاہ نے فون بند کیا اور رائہ کو دیکھا جو گیٹ پر ایک مجسمہ کی طرح کھڑی تھی...

ضراب علی شاہ جو رائہ کی خوبصورتی کہ پہلے ہی آسیر ہو چکے تھے سفید لباس میں ضراب کو رائہ

ایک حور سے کم نہیں لگ رہی تھی...

ضراب علی شاہ اسکے قریب آئے...

اللہ نے دنیا میں ہی حور بھیج دی ہے.. بے اختیار ضربا علی شاہ کہ منہ سے یہ الفاظ نکل گئے...

ضربا علی شاہ کی آواز سے رائہ ہوش میں آگئی...

سر ضربا آپ...

آپ یہاں کیسے اور کیوں؟؟

میرا مطلب آپ بتا دیتے ویسے میں جانے والی تھی آپ کو زحمت ہوتی اگر میں چلی جاتی...
آپ کو کہا تھا نہ کہ میں آپکی ذمہ داری نہیں ہوں پر آپ پیپ...
شیشیشیش... چپ بس... ضربا علی شاہ نے رائہ کو بولتے بولتے چپ کروایا...

آپ کتنا بولتی ہیں کبھی آپ تھکتی نہیں ہیں اتنا بول کر..

پر جانا ہے وہاں visit چلیں گاڑی میں بیٹھے پہلے آفس سے دیر ہو گئی ہے آج ہم نے ساری اربن منٹ دیکھنی ہے...

ضربا علی شاہ نے رائہ کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہہ کر خود گاڑی کی طرف چلا گیا...

اففف رائہ کیا کرتی ہو ریلیکس.. رائہ نے اپنے فیس پر ہاتھوں سے ہوا دیتے ہوئے کہا...

ویسے مس رائہ کبھی آپ نے ایک بات سوچی ہے؟؟

رائہ کو گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ضربا علی شاہ نے کہا..

کیا سر ضربا..؟؟

آپ جو اتنا بولتی ہیں تو کہیں ایک دن آپ کہ پاس الفاظ ختم ہو گئے تو کیا کریں گی؟؟

الفاظ ختم ہوتے ہیں کیا سر ضراب...؟؟؟

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا..

ویسے یہ الفاظ کیسے ختم ہوتے ہیں یہ تو ہم خود بولتے ہیں اس لیے یہ تو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتے آپ نے کہاں سے سنا میہیے ےےےے...

ضراب علی شاہ نے اپنا رخ رائے کی طرف کرتے ہوئے رائے کہ ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ دی.. چپ....

رائے یک دم چپ ہوگی اس کی آنکھیں ایسے کھول گی جیسے کیسی نے رائے کی گردن دبا دی ہو سانس تو وہی کی وہی رہ گئی..

اگر تھوڑی دیر اور ضراب علی شاہ اپنا ہاتھ رائے کے ہونٹوں سے نا ہٹاتے تو شاید رائے لگے جہاں جا چکی ہوتی...

ایسے الفاظ ختم ہوتے ہیں اور دوسرا چپ کر جاتا ہے...

ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف مسکراتے ہوئے کہا جو برف کی طرح ایک ہی جگہ پر جم سی گی تمھی...

ضراب علی شاہ کا ہاتھ ہٹانے کہ ساتھ ہی رائے نے گہری سانس لی اور خود کو سیدھا کر کے ایسے بیٹھ گی جیسے گاڑی میں اور کوئی ہے نہیں...

ضراب علی شاہ نے ایک بار پھر رائے کو دیکھا..

اور مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور آفس کے لیے نکل پڑے..

سارے رستے رائے نے ایک مجسمہ جیسا رول ادا کیا جہاں وہ بیٹھی تھی.. وہی بیٹھی رہی مجال ہے کہ ایک انچ بھی جگہ سے حرکت کی ہو...
محترمہ آفس آگیا ہے..

ضراب علی شاہ کی آواز سے رائے نے جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور آفس کہ اندر چلی گئی..

*

گڈ مارنگ مس رائے...

رتحان شاہ نے رائے کو آتے دیکھ کر کہا..

ماشاء اللہ.. آج تو لگتا ہے کہ حوریں زمین پر آگئیں ہیں..

سر رتھان آپ کی مزاح کرنے کی عادت کب ختم ہو گئی..

رائے نے رتھان شاہ کی بات کو ٹالتے ہوئے کہا..

مس رائے اگر آپ کو برا لگا ہے تو سوری نہیں بولوں گا.. کیونکہ میں نے کچھ غلط نہیں کہا..

سر رتھان...

رائے نے رتھان شاہ کی طرف التجائی نظروں سے دیکھا..

اوکے اوکے.. چلیں میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا آج مہندی کے فنکشن کی تیاری کرنی

ہے اور سارے ڈیزائن فائل کرنے ہیں..

اوکے سر رتھان..

یہ کہہ کر دونوں رائے کی روم کی طرف چلے گئے..

ضراب علی شاہ اپنے روم کی طرف جاتے ہوئے رائے کے روم میں دیکھا جہاں ریحان شاہ رائے کے ساتھ بیٹھے کام ڈیسکس کر رہا تھا۔

دونوں کو ایسے بیٹھا دیکھ کر ضراب علی شاہ رائے کے روم کی طرف جانے کے لیے بڑھا.... کیا ہو رہا ہے..

ضراب علی شاہ جس سے یہ برداشت ہی نہیں ہوسکا کہ وہ رائے کو ریحان شاہ کے ساتھ بیٹھا دیکھ سکے فوراً روم کے اندر آگیا۔

ارے ضراب بھائی آپ آئے ہم آج کے ڈیزائن دیکھ رہے تھے۔ ریحان شاہ نے ضراب علی شاہ کو فائل دکھاتے ہوئے کہا۔

بہت خوب لگتا ہے کافی دل لگا کر کام ہو رہا ہے کیوں مس رائے شیراز۔

رائے ضراب علی شاہ کے اس طنز کو سمجھ گئی تھی وہ بس یہ چاہ رہی تھی کہ کسی بھی طرح دونوں میں سے کوئی ایک یہاں سے چلا جائے۔ اگر سر ضراب نے غصے میں کوئی بات کہہ دی تو کیا ہو گا۔

آجائو تم دونوں میرے روم میں وہاں اور بھی چیزیں دیکھ لیں گے۔ ضراب علی شاہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

رائے اور ریحان شاہ دونوں ضراب علی شاہ کے کمرے میں موجود تھے۔

ضراب علی شاہ نے جان بوجھ کر ریحان شاہ کو کلائنٹ کہ پاس بھیج دیا تاکہ وہ رائے کہ ساتھ وقت نہ گزار سکے۔۔

ریحان تمہیں کلائنٹ کہ پاس جانا ہے وہاں سے کچھ پیپرز لے کر آنے ہیں جو بہت زیادہ خاص ہیں اس لیے میں تمہیں بھیج رہا ہوں۔۔

پر visit place آپ بے فکر رہے ضراب بھائی میں چلا جاتا ہوں اور واپسی پر میں آپ سے ملتا ہوں۔۔

ریحان شاہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

رائے کو اب کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے اتنے میں ضراب علی شاہ کی کال آگئی وہ کال سنتے ہوئے باہر چلے گئے رائے نے اب وہاں سے اٹھنا بہتر سمجھا۔۔۔

*

جی محترمہ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔

رائے کہ روم سے باہر جاتے ہوئے ضراب علی شاہ نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر رائے کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔۔۔

رائے ضراب علی شاہ کو اپنے اتنا قریب کھڑا دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

کیا ہوا محترمہ آپ سے کچھ پوچھا ہے آپ چپ کیوں ہو گئی تھوڑی دیر پہلے تو آپ ریحان سے بڑا ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھیں۔۔۔ اور میری بات پر چپ ہیں۔۔۔

رائہ نے اپنی جھکی ہوئی آنکھوں کو اوپر اٹھانا چاہا پروہ ضرب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کوئی بات کہہ نہیں پاتی تھی..

اس لیے اب رائہ کہ لیے آنکھ اٹھا کر دیکھنا کسی چوٹی کو پار کرنے کہ برابر تھا..
آپ مجھے محترمہ نہ کہا کرے میرا بھی کوئی نام ہے..

وہ بمشکل کچھ لمحے کہ لیے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھ کر کہہ پائی تھی..
اچھا تو آپ کو برا لگا..

ضرب علی شاہ نے رائہ کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا جو گھبراہٹ سے سرخ ہو رہا تھا..

اوکے ٹھیک ہے.. پر ایک شرط ہے میری...

ضرب علی شاہ پورے موڈ میں تھا کہ رائہ یہاں سے جانہ پائے..
وہ کیا.. رائہ نے نظر جھکے ہی جواب دیا..

آپ نے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے کہا وہ دوبارہ کہے گی وہ بھی میری طرف دیکھتے ہوئے...

بولیں منظور ہے تو یہ ہاتھ دروازے سے بھی اٹھا لو گا اور محترمہ بھی نہیں کہوں گا...

ویسے تو رائہ کے پاس ہر بات کا حل موجود ہوتا ہے پر اس بار وہ ایسے پنجرے میں بند تھی
جہاں وہ ساری زندگی بھی اگر بند رہے تو اسے کو افسوس نہ ہوتا..

پر اب بات ضرب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے بات کرنے کی تھی جو سب سے مشکل کام تھا...

ضراب علی شاہ اسی انتظار میں رائے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ ابھی اپنی بڑی بڑی آنکھیں اٹھا کر دیکھے گی۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھا اور پھر دروازے کی طرف...

اور اپنی آئیبرو کو اوپر کرتے ہوئے اپنا ہاتھ دروازے سے ہٹا لیا۔

تو محترمہ آج کی بات یہاں ہی ادھوری رہی۔ اور ساتھ ساتھ سے اشارہ کیا رائے کو جانے کا۔

ساتھ ہی دروازہ کھولا اور احد رضا اندر روم میں آگیا۔

دونوں کو ایسے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ شاید غلط وقت پر آگیا ہے۔

آؤ احد... ضراب علی شاہ نے احد رضا کو بیٹھنے کا کہہ کر خود بھی اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

اتنے میں رائے کمرے سے جا چکی تھی۔

یہ سب کیا ہے بی۔ احد رضا نے ضراب علی شاہ کو مسکراتے دیکھا تو بولا۔

اس کا مطلب میں سچ کہہ رہا تھا میرے بھائی کو محبت ہو گئی ہے واہ بھی واہ گلے لگنا تو بنتا

ہے۔

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو کو زور سے گلے لگایا احد رضا کی خوشی دیکھ کر یہ لگ رہا تھا جیسے

محبت ضراب علی شاہ کو نہیں اسے ہوئی ہے۔

اچھا اچھا یار احد اب چھوڑ بھی دو مجھے۔

ضراب علی شاہ نے اپنے آپ کو احد کے شکنجے سے چھوڑاتے ہوئے کہا۔

یار تم یقین نہیں کر پاؤ گے کہ کب سے اس وقت کہ انتظار میں تھا کہ کب میرے یار کی دل کی بند کھڑکی کو کوئی کھولے اور وہاں محبت کا پھول اگائے...

ہاں احد تم ٹھیک تھے مجھے واقعی میں اس سے محبت ہو گئی ہے میں اس کے علاوہ کسی کا سوچ نہیں سکتا وہ کب اور کیسے میری روح میں اتر گی مجھے اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا...

پر ایک مسئلہ ہے... ضرباب علی شاہ نے ہاتھ میں پکڑے پن کو گھومتے ہوئے احد رضا سے کہا...

اب کیا ہے ضرباب.. کچھ ایسا نہ بول دی میرے بھائی...

نہیں احد ایسا بھی نہیں کچھ.. بس اب مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے کہ نہیں؟؟؟

بس اتنی سی بات... یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو.. احد نے اپنا شرٹ کا کلر ٹھیک کرتے ہوئے کہا..

پر تم کیسے پتہ کرواؤ گے.. ضرباب علی شاہ نے حیرت سے پوچھا..

مس نمرہ ہے نا... رائے کی اس سے اچھی بنتی ہے تو یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے فوراً پتہ چل جائے گا...

ایک منٹ یہ تمہاری اور نمرہ کی بات سمجھ میں نہیں آئی یہ کب سے شروع ہوا تم تو بڑے چھپے رستم نکلے ہو..

ضراب علی شاہ کو اس بات کا یقین ہی نہیں ہو رہا تھا اسکا دوست جگری یار اس کے آفس میں ہی سیٹ ہے..

یار ضراب اب میں تمہاری طرح تھوڑی ہو جو اپنے دل پر تالے لگا کر بیٹھا رہو..
میرا دل ایک اوپن گارڈن ہے جہاں ہر طرح کی تیتلیوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے...
یار تو بڑا کمینہ ہے یہ کام کب سے شروع کیا تم نے ایسا تو نہیں تھا تو..
ضراب علی شاہ احد رضا کی باتوں سے حیران تھا..
او ہیلو جناب.. غلط نہ سمجھنا.. بس بات کی ہے.. نمرہ کہ معاملے میں زرا سنجیدہ ہوں..
خیر اس وقت تمہارا مسئلہ حل کرنا ہے میرا نہیں..

میں نمرہ سے بات کرتا ہوں..
احد رضا کی اس بات پر ضراب علی شاہ نے کرسی سے ٹیک لگائی اور رائے کے خیالوں میں کھو گیا..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>*

اففففف... رائے یہ کیا تھا..

کیوں سر ضراب کہ سامنے کچھ بول نہیں پاتی..
اب میں نے ان کے سامنے نہیں جانا...
پر کیا کرو جانا تو ہے کام ہی ان سے پڑتا ہے..

ہونا شروع ہو گی ہوں.. رائہ اپنے روم میں چکر confuse اور میں کب سے ان کے سامنے لگاتے ہوئے بولتی جا رہی تھی...

پر کیا کرو سر ضراب کی چھوٹی سی مسکراہٹ ہی میرے ہوش گنوا دیتی ہے... جب وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو خود کو اس کے سامنے پگھلتا ہوا محسوس کرتی ہو... ان کا ایک بار کا دیکھنا ہی میرے وجود کو سرد کر دیتا ہے..

اففففف اففففف.. رائہ ہوش میں آؤ وہ اپنی کزن کو پسند کرتے ہیں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے..

پر تم بھی تو ضراب سے محبت کرنے لگ گئی ہو.. رائہ نے اپنے اندر کی اس رائہ کی بات سنی جو ضراب کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی..

نہیں نہیں.. ایسا نہیں ہے ابھی میں نے اپنے خواب بھی تو پورے کرنے ہیں..
تو کیا رائہ شیراز تم ضراب علی شاہ کو نہیں پسند کرتی؟؟

پسند کرنے میں اور محبت کرنے میں فرق ہے یا یہ واقعی محبت ہے..

رائہ خود سے باتیں کرتی جا رہی تھی کہ ضراب علی شاہ اسکے کمرے کی طرف آگے..

ارے واہ یہ تو خود سے بھی باتیں کرتی ہے ضراب نے کمرے سے باہر کھڑے رائہ کو خود سے باتیں کرتے دیکھا جس کا احساس رائہ کو بالکل بھی نہیں تھا..

ضراب علی شاہ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر رائہ

یک دم چونک گی...

مس رائہ آپ خود سے بھی باتیں کرتی ہیں مجھے اندازہ نہیں تھا..

ویسے آپ مجھ سے بھی باتیں کر سکتی ہے اگر آپ کی باتیں کوئی سنے والا نہیں ہے تو...

رائہ شرم کے مارے کچھ کہہ نہیں سکی کیونکہ کہ اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ سر ضراب اسے کب سے دیکھ رہے ہو گے.. وہ شاید رائہ کو پاگل یا ابنارمل لڑکی سمجھ رہے ہوں گے..

تو کیا آپ مجھے ابنارمل سمجھ رہے ہیں... خود سے باتیں کرنا کوئی بری بات تو نہیں ہے آپ نے بھی تو کبھی کی ہوں گی نہ خود سے باتیں سر ضراب...
رائہ نے اپنی بیوقوفی کو چھپاتے ہوئے کہا...

پہلی بات محترمہ... میں نے آپ کو پاگل نہیں کہا.. اور دوسری بات.. میں ایسے اونچی اونچی آواز میں خود سے باتیں نہیں کرتا...

اب چلیں ہمیں دیر ہو رہی ہے.. یہ کہہ کر ضراب علی شاہ گیٹ کی طرف چلا گیا..
پھر محترمہ..

اففف...

رائہ اس نام سے چڑ سی گئی..

تو کیا میں واقعی میں اونچی آواز میں بات کر رہی تھی کیا انہوں نے سب سن لیا کیا...؟؟
رائہ یہ ہی سوچتے ہوئے ضراب علی شاہ کے پیچھے گیٹ کی طرف چلی گئی...

*:_____

یہ مہندی کا فنکشن تھا جس کے لیے ایک قلعہ کو سیلیکٹ کیا گیا تھا وہ زیادہ پرنا نہیں تھا پر دیکھنے میں صدیوں پرانا لگ رہا تھا ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف تھا ایک لوک ورثہ کی طرح جگہ جگہ پر پرانے مجسمے رکھے گئے تھے جو اک گاؤں کی شادی میں مہندی کی رسومات کی عکاسی کر رہے تھے۔

دوسری جگہوں کو پھولوں سے سجایا جانا تھا....

جب لوک ورثہ اور گیندوں کے پھولوں سے اسے سجایا جائے گا تو یہ قلعہ اپنی خوبصورتی کو اور دوبلا کر دے گا۔

رائہ نے قلعے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ سب آئیڈیاز رائہ کے تھے۔

اس میں کو شک نہیں.. ایک پرانی چیز ہو اور اس پر خوبصورت بھی ہو تو آنکھیں ہٹی ہی نہیں اس پر۔

ضراب علی شاہ نے رائہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

رائہ یک دم چونک گی اور ضراب کی بات کو اگنور کرتے ہوئے قلعے کے اندر چلی گئی۔

ارے آپ لوگ یہ کیا کر رہے ہیں۔

اسکو ایسے نہیں لگانا۔ رائہ نے ایک وکر کو قلعہ کی دیوار پر لگے مختلف رنگ کے کپڑے کو دیکھ کر کہا۔

جو وہ بہت اونچا لگا رہے تھے۔

ادھر دو مجھے میں لگا کر بتاتی ہو پھر ایسے لگانا..

رائہ نے وہ کپڑے کا ایک پیس پکڑا اور سٹول پر چڑگی..

ضراب علی شاہ باقی کی تیاریاں دیکھ رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر رائہ پر پڑی جو سٹول پر چڑ کر کپڑا لگانے کی کوشش کر رہی تھی..

یہ لڑکی اب کیا کر رہی ہے..

ضراب علی شاہ رائہ کی طرف بڑھے..

اتنی دیر میں رائہ کا پاؤں کپڑا لگاتے ہو سٹول سے پھسل گیا.. اور وہ آنکھیں بند کیے ضراب علی شاہ کی بانہوں میں تھی..

کیا میں گر گی ہو رائہ نے آنکھیں بند کرتے ہی خود سے پوچھا..

ضراب علی شاہ جو رائہ کو اپنی بانہوں میں لیے دیکھیے جا رہا تھا بولا..

نہیں محترمہ آپ بچ گی ہیں.. پر آپ نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی..

رائہ نے یک دم اپنی آنکھیں کھولی تو اپنے آپ کو ضراب علی شاہ کی بانہوں میں پایا..

ایک لمحے کے لئے رائہ کو لگا جیسے فلموں میں ہوتا ہے تیز ہوا چلنے لگ گی اور ارد گرد میوزک..

مس رائہ آپ ٹھیک تو ہیں نہ رائہ کو چپ دیکھتے ضراب علی شاہ نے رائہ کو جھنجھوڑا..

رائہ اس خواب سے واپس آگئی تھی جو وہ تھوڑی دیر پہلے دیکھ رہی تھی....

جی جی میں ٹھیک ہو... .

رائہ نے جلدی سے اپنے آپ کو ضراب علی شاہ کی بانہوں کے شکنجے سے آزاد کیا..

جو کام آپ کا نہیں ہے وہ آپ کیوں کرتی ہیں۔

ضراب علی شاہ پھر رائے کو طنز انداز میں کہا۔

سر ضراب میں تو بس ان کو بتا رہی تھی کہ کیا کیسے کرنا ہے۔

وہ محترمہ آپ ویسے بھی بتا سکتی ہیں پریکٹیکل کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر کچھ ہو جاتا تو آپ کہ گھر والوں کو میں کیا جواب دیتا۔ بتائیں زرا۔

اس بار ضراب علی شاہ اپنی جگہ ٹھیک تھا رائے کی غلطی تھی وہ اس بات پر چپ رہی۔

*

میں بیٹھا ہوا تھا۔ cafe احمد رضا نمرہ کے ساتھ چائے کے لیے

احمد رضا نے نمرہ سے باتوں باتوں میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ رائے کسی کو پسند تو نہیں کرتی پر احمد رضا اس کوشش میں ناکام ہو گیا اسکو پتہ ہی نہیں چل سکا کہ رائے کی زندگی میں کوئی دوسرا ہے بھی یا نہیں۔

احمد ہم جب سے آئے ہیں آپ رائے کی ہی باتیں کر رہے ہو کیا بات ہے کھول کر بتائیں مجھے۔

احمد رضا نے کبھی کسی لڑکی کا ذکر نمرہ سے ایسے نہیں کیا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ لازمی کوئی نا کوئی بات ہے اس لیے احمد کی مشکل آسان ہو جائے نمرہ نے خود ہی کہہ دیا۔

او میرے اللہ یہ کتنا مشکل ہوتا ہے میں تو اسے آسان سمجھ رہا تھا۔

احمد رضا نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

کیا مشکل ہے آپ ایسے کیوں بات کر رہے ہیں؟
نمرہ اس بار پریشان ہو گئی۔

احد رضا کو محسوس ہو گیا تھا کہ بات غلط سائیڈ پر جا رہی ہے۔
اس لیے احد رضا نے نمرہ کو سب بتانا مناسب سمجھا۔

وہ دراصل میرے ایک دوست کو آپکی دوست رائے شیراز پسند آگئیں ہیں بس میں نے یہ پوچھنا تھا
کہ مس رائے کی زندگی میں کوئی ہے یا نہیں۔
احد رضا نے ساری بات کر کے گہرا سانس لیا۔
اچھا تو یہ دوست کون ہے آپ کا؟

نمرہ کو بھی اس بات کا شک ہو گیا تھا کہ وہ ضراب علی شاہ ہی ہے کیونکہ ایک دن نمرہ نے
ان دونوں کو ایک ساتھ کار میں دیکھا تھا۔
بس ہے کوئی۔ تم بس یہ معلوم کر کہ بتا دو۔

احد رضا نے ہلکا سا جواب دے کر بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

آپ جس دوست کی بات کر رہے ہیں وہ سر ضراب علی شاہ ہیں نا؟؟؟
نمرہ کی اس بات پر احد رضا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔
تمہیں کیسے پتہ چلا نمرہ۔

احد رضا کہ منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔

میں ہوں مجھے سب باتوں کی خبر HR مسٹر احد رضا میں بھی اسی آفس میں کام کرتی ہوں اور ہوتی ہے آپ شاید بھول رہے ہیں..

اور مجھے تو اس دن ہی شک ہو گیا تھا جب آپ نے بتایا تھا کہ سر ضرب نے کلائنٹس سے کام کرنے سے انکار کر دیا تھا.. جس میٹنگ میں رائے تھی..

اور اب آپ مجھے شروع سے لے کر اب تک ساری بات بتائیں..

احد رضا کہ پاس اب سب کچھ بتانے کہ علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا..

اس لیے جو بھی اب تک ہوا وہ سب نمبرہ کو معلوم ہو چکا تھا اور یہ بھی کہ اب یہ معلوم کرنا تھا کہ رائے بھی ضرب علی شاہ کو پسند کرتی ہے کہ نہیں...

ہممم اچھا..

<https://www.classicurdumaterial.com/>

تو یہ بات ہے..

Support@classicurdumaterial.com

نمرہ نے سب سنے کہ بات جواب دیا..

ویسے یہ تھوڑا مشکل کام ہے کیونکہ وہ اتنی پرسنل باتیں کرتی نہیں ہے پر میں کوشش کرو گی جیسے مجھے کچھ پتہ چلے گا تو میں بتا دوں گی..

اور اگر رائے کو سر ضرب سے محبت نہیں بھی ہو گی تو ہم دونوں کروا دیں گے کیوں ٹھیک کہا نا..

نمرہ نے شرارتی انداز میں احد رضا کو کہا..

اور دونوں ہنس پڑے..

سردیوں کے موسم میں شامیں جلدی ہو جاتی ہیں اور ڈوبتا سورج ہر کسی کو اپنی آغوش میں لے جاتا ہے... ڈھلتے سورج کی طرح کسی کی محبت کسی شام میں ڈھل جاتی ہے اور کسی کی محبت صبح کی روشنی بن کر آ جاتی ہے..

رائہ شیراز اور ضراب علی شاہ کے ساتھ ہی کچھ ایسا تھا کہ ان کی محبت چڑھتے سورج کی طرح تھی جس کو کوئی نکلنے سے نہیں روک سکتا تھا....

مس رائہ چلو شام ہو رہی ہے اور موسم بھی بارش والا ہو رہا ہے باقی سب کل آکر دیکھ لیں گے..

ضراب علی شاہ یہ کہہ کر گاڑی کی طرف چلا گیا رائہ بھی ضراب علی شاہ کے پیچھے گاڑی کی طرف چل پڑی..

لگتا ہے آج بارش ہو گی..

ضراب علی شاہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا...

مجھے تو بارش بہت پسند ہے چاہے وہ سردیوں کی ہو یا گرمیوں کی... کیوں سر ضراب آپ کو بارش اچھی نہیں لگتی کیا...؟

رائہ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو برسے کے لیے تیار تھے..

بلکل بھی نہیں اچھا بھلا انسان گیلا ہو جاتا ہے...

ضراب علی شاہ کی اس بات پر رائہ نے زور سا قہقہہ لگایا جیسے وہ گھر میں ہو...

ضراب علی شاہ نے بلیٹ لگاتے رائے کہ قہقہہ پر اسکی طرف مڑ کر دیکھا..

سنایا ہے جو آپ اس قدر ہنسی ہیں.. joke کیا میں نے کوئی

رائے نے اپنے منہ پر فوراً ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روک لی..

اور اسکے ساتھ ہی بادل زور سے گرجے شاید وہ بھی رائے کی ہنسی سے اتفاق کر رہے تھے..

ابھی کچھ دور ہی گئے تھے کہ بارش شروع ہو گئی وہ بھی ایسی کہ گاڑی چلانا مشکل ہو گیا تھا..

ضراب علی شاہ نے گاڑی کو سائیڈ پر لگایا اور بارش کم ہونے کا انتظار کرنے لگا...

بارش کم ہوتی ہے تو چلتے ہیں اتنی تیز بارش میں گاڑی چلانا خطرے سے خالی نہیں...

ضراب علی شاہ رائے سے بات کر رہا تھا پر رائے گاڑی کا شیشہ نیچے کیے ہاتھ باہر نکلے بارش کی

بوندوں کو محسوس کر رہی تھی..

ضراب علی شاہ نے ریڈیو آن کیا تو اس پر موسم کی مناسبت سے گانے لگے تھے.. ایک گانا

ختم ہونے کہ بعد محمد رفیع کا گانا لگ گیا....

آج موسم بڑا بے مان ہے بڑا بے مان ہے آج موسم

آنے والا کوئی طوفان ہے آج موسم...

بارش کی بوندیں اور محمد رفیع کا گانا.. اور ساتھ میں وہ ساتھی ہو جو آپ کا ہر موسم ہو تو وقت

روک جانے کی خواہش دل میں آٹھ جاتی ہے..

رائے نے مڑ کر ضراب علی شاہ کو دیکھا جو نجانے کب سے رائے کی طرف دیکھ رہا تھا..

رائہ جیسے خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی پر وہ اس بار ضراب علی شاہ کی نظروں سے بچ نہیں پارہی تھی..

بارش کی ہر ایک بوند رائہ اور ضراب علی شاہ کی محبت کہ پھول پر گر کر موتی بن رہی تھی... کاش وقت یہ ہی روک جائے تو مجھے کوئی افسوس نہیں ہوگا.. ضراب علی شاہ نے رائہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا.. اور مجھے بھی کوئی افسوس نہیں ہوگا.. رائہ کہ منہ سے بھی بے خستہ نکل گیا.. وقت کہ صحرا میں وہ دونوں کب سے کھوئے ہوئے تھے ان کو اس بات کا احساس نہیں ہوا.. جب ایک گاڑی نے گزرتے ہوئے بارن دیا تو وہ دونوں اپنی محبت کی حسین وادیوں سے باہر آگے...

ضراب علی شاہ کو رائہ کے ساتھ وقت گزار کر اچھا لگ رہا تھا... آج پہلی بار مجھے بارش اچھی لگی...

ضراب علی شاہ نے یہ کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کی اور رائہ کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے.. رائہ نے آج اس محبت کے احساس کو محسوس کیا جیسے وہ کچھ دیر پہلے سمجھ نہیں پارہی تھی.. پر اب اسے پتہ چل گیا تھا کہ اسکی زندگی کا اصل حاصل ہی ضراب علی شاہ ہے وہ ضراب کے بغیر ادھوری ہے..

رائہ شیراز نے کب اور کیسے خود کو ضراب علی شاہ کی زندگی کہ ساتھ جوڑ لیا اسے خود بھی پتہ نہیں چلا اب وہ محبت کے اس رنگ میں ڈوب چکی تھی جو کبھی اتر نہیں سکتا.....

بارش کی وجہ سے سردی بڑھ گئی تھی...

ضراب علی شاہ نے گاڑی کا ہیڑ تیز کر دیا..

گانے کی آواز نے دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا ہوا تھا..

وقت کا اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کب سے سفر میں تھے..

پر سفر زندگی کا ہوا محبت کا ایک نہ ایک دن تو ختم ہونا ہی ہے..

رائہ کا گھر اچکا تھا اور اور وہ گاڑی سے اترتے ہوئے ضراب علی شاہ کو ایسے دیکھ رہی تھی

جیسے یہ اس کی آخری ملاقات ہو..

جس کو محبت ہو جاتی ہے تو سکون اسکی زندگی سے چلا جاتا ہے اسکا دل کرتا ہے کہ بس اسکی

محبت اس کے سامنے رہے یہ ہی حال رائہ اور ضراب علی شاہ کا تھا..

دونوں ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو چکے تھے پر اظہار کی ہمت نہیں تھی..

لیکن محبت تو اظہار مانگتی ہے اظہار کہ بغیر محبت نامکمل ہے....

رائہ کو ڈراپ کرنے کے بعد ضراب علی شاہ گھر کی طرف روانہ ہو گئے..

ضراب علی شاہ کی فون کی گھنٹی بجی..

فون اٹھاتے ضراب علی شاہ نے دادا جان کو سلام کیا..

بیٹا ضراب میں آپ کی پھپھو کی طرف ہوں بارش کی وجہ سے گھر آ نہیں سکا اب بارش روک گی

ہے تو مجھے آفس سے واپسی پر آکر پک کر لینا..

جی دادا جان میں رستے میں ہی ہوں بس کچھ دیر میں پہنچ جاؤں گا..

یہ کہہ کر ضرباب علی شاہ نے فون بند کر دیا..

*

آؤ ضرباب بیٹا...

گاڑی باہر کھڑی کر کے ضرباب علی شاہ نے پھپھو کہ گھر کی بیل دی تو پھپھو نے آکر دروازہ کھولا..

نہیں پھپھو جان میں تھوڑا جلدی میں ہوں آپ دادا جان کو بولا دیں..

ضراباب علی شاہ جس کا کوئی موڈ نہیں تھا کہ وہ پھپھو کی طرف روکے دروازے پر ہی کھڑا رہا.. ایسے نہیں ضرباب اندر تو آنا ہو گا ایک کپ چائے کا تو پیتے جاؤ..

پھپھو جان کہ بے حد اصرار پر ضرباب علی شاہ کو گھر کہ اندر جانا پڑا..

گھر میں سب موجود تھے مشعل کو پہلے سے پتہ چل چکا تھا کہ ضرباب علی شاہ آنے والے ہیں... وہ چائے کے ساتھ پکوڑے بنا رہی تھی..

پر آنے لگا تھا پر بارش کی وجہ سے نہیں اسکا اس لیے visit place ضرباب بھائی میں سیدھا آفس چلا گیا تھا..

ریحان شاہ نے ضرباب علی شاہ کو آج کی تفصیل بتائی..

کوئی بات نہیں ہم صبح دیکھ لیں گے..

اتنے میں مشعل چائے اور پکوڑے لے آئی..

یہ لیں گرما گرم چائے اور ساتھ میں پکوڑے..

مشعل نے ٹرے رکھتے ہوئے کہا..

ہمممم... ارے ارے واہ آج سورج کہاں سے نکل آیا ہے مشعل نے پکوڑے بنائے ہیں..

ریحان شاہ نے اپنی بہن کو تنگ کرنے کے انداز میں کہا..

یہ آپ کے لیے نہیں ہیں..

مشعل کہ منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی سب اسکی طرف دیکھنا شروع ہو گئے..

میرا مطلب ہے کہ یہ سب کہ لیے ہیں آپ سارے ناکھا جانا

مشعل نے بڑی ہوشیاری سے بات کو بدل دیا..

ان سب باتوں میں ضرب علی شاہ موجود نہیں تھا اسکا وجود تو وہاں تھا پر دماغ دل کہیں اور

تھا..

ضراب بیٹا یہ لو چائے پھپھو نے چائے کا کپ ضرب علی شاہ کی طرف کرتے ہوئے کہا..

شکریہ پھپھو جان..

ضراب علی شاہ نے چائے کا کپ پھپھو سے لے کر ٹیبل ہر رکھ دیا..

ریحان شاہ اپنے نانا جان کو نئے پروجیکٹ کے بارے میں بتا رہا تھا کہ درمیان میں مشعل بول

پڑی..

واؤ شادی کا فنکشن ہے تو میں بھی جاؤں گی..

مشعل نے اپنے نانا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں بیٹا وہاں تمہارا کیا کام ہے وہ ہماری فیملی کی شادی تھوڑی ہے..

پلیز نانا جان جانے دیں نا بس ایک دن وہ بھی مہندی کا وہاں تو ویسے بھی ساری لڑکیاں ہو گی...

مشعل کو ضراب علی شاہ کے ساتھ رہنے کا ایک اور موقع مل رہا تھا اس لیے وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی کہ سب مان جائیں۔

ضراب بیٹا تم کیا کہتے ہو مناسب رہے گا کیا..؟
دادا جان نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھا.. جی دادا جان..

کر لو گا manage کوئی مسئلہ نہیں مہندی پر آجائے ویسے بھی لڑکیوں کا فنکشن ہے میں اور ویسے بھی ریحان بھی وہاں ہی ہو گا...

ضراب علی شاہ کی اس بات پر مشعل کو تو جیسے شر مل گئی اور اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی.. پر اسکی خوشی اسی وقت ختم ہوگی جب ضراب علی شاہ نے جانے کی بات کی..

اچھا پھپھو اب مجھے اجازت دیں... دادا جان میں گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں..
ضراب علی شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا..

چائے کا کپ وہی پڑا تھا اور مشعل کے بنائے ہوئے پکوڑے بھی
ضراب علی شاہ یہ کہہ کر باہر نکل آیا..

مشعل نے غصے میں وہ کپ پکڑا اور پکوڑوں کی پیٹ اور جاکر کچن میں پھنک دی..

ضراب کو کیا ہوا ہے میں نے ان کے لیے آج پہلی دفعہ کوکنگ کی اور وہ بغیر چائے پیے چلے گئے میں بھی یہ پتہ لگا کر رہوں گی..

مشعل کی تمام امیدوں ہر پانی پھر چکا تھا جو وہ آج سوچ کر بیٹھیں تھی...

زحان یہ ضراب کو کیا ہوا ہے آج.. پھپھو نے زحان شاہ سے پوچھا..

کچھ نہیں امی جان کام زیادہ ہے شاید اس لیے تھک گئے ہیں..

اچھا بیٹا اب میں چلتا ہوں ضراب گاڑی میں میرا انتظار کر رہا ہو گا..

دادا جان نے سب کو خدا حافظ کہا اور وہاں سے نکل پڑے..

ضراب علی شاہ گاڑی میں بیٹھا دادا جان کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی دادا جان کو آتے دیکھا تو

ضراب علی شاہ نے گاڑی سٹارٹ کی دی..

سارے رستے ضراب علی شاہ خاموش تھا آخر کار دادا جان نے ضراب علی سے پوچھ لیا..

بیٹا کیا ہوا ہے کوئی پریشانی ہے اتنے خاموش کیوں ہو صبح تو اچھے بھلے تھے..

نہیں دادا جان کچھ نہیں ہوا بس تھوڑا تھک گیا ہوں اس لیے..

ضراب علی شاہ کہ اس مختصر سے جواب پر دادا جان خاموش رہے..

دادا جان کو ایسے خاموش دیکھ کر آخر ضراب علی شاہ نے بات شروع کر دی.. جو اس کے دل

میں چل رہی تھی..

دادا جان اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو کیا آپ بغیر کوئی سوال کیے میری بات مان جائیں گے

کیا؟؟؟

ضراب علی شاہ نے آج تک کبھی اپنے دادا جان سے کچھ نہیں مانگا تھا اس نے خود کو اپنے آپ تک محدود کیا ہوا تھا..

دادا جان کو پہلے سے شک ہو رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے ضراب علی شاہ کی اس بات ہو گیا تھا.. confirm پر ان کو

جی بیٹا کیوں نہیں.. اس میں اجازت والی کیا بات ہے مجھے پتہ ہے کہ تم جو بھی کہو گے یا کرو گے وہ غلط نہیں ہو گا..

دادا جان کے اس جواب نے ضراب علی شاہ کو کافی مطمئن کر دیا کرتھا..

پر بیٹا بات کیا ہے.. دادا جان نے ضراب علی شاہ کی بے چینی دیکھتے ہوئے کہا..

دادا جان وہ وقت آنے پر آپ کو بتا دو گا پر ابھی نہیں ابھی کچھ وقت ہے اس لیے...

دادا جان نے مزید بات کرنا مناسب نہیں سمجھا... اور وہ خاموش ہو گئے..

گھر پہنچ کر ضراب علی شاہ کپڑے تبدیل کرنے اپنے روم کی طرف چلا گیا..

دادا جان نے ضراب علی شاہ کے جاتے ہی احد رضا کو کال ملا دی.. جو کام دادا جان نے صبح کرنا تھا وہ ضراب علی شاہ کو دیکھتے ہوئے ابھی کر دیا..

اسلام علیکم دادا جان.. احد رضا نے دادا جان کی کال اٹھاتے سلام کیا..

وعلیکم السلام احد بیٹا.. کیسے ہو..

میں ٹھیک ہوں دادا جان آپ نے اس وقت یاد کیا سب ٹھیک ہے نہ؟؟؟

دادا جان کی یوں کال کرنے پر احد رضا کچھ پریشان ہو گیا تھا..

ہاں ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے.. بس ایک بات پوچھنا چاہتا تھا تم سے..
جی دادا جان پوچھے...

دادا جان نے ضراب علی شاہ کی صبح سے لے کر اب تک کی تمام حالت احد رضا کو بتائی...
اب احد بیٹا تم مجھے بتاؤ گے کہ آخر بات کیا ہے.. دادا جان نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے
احد رضا سے پوچھا..

دادا جان میں آپ کی بات کا صرف یہ ہی جواب دوں گا کہ آپ کل آفس آجائیں آپ کو آپکی
ساری باتوں کا جواب مل جائے گا..

احد رضا کی اس بات پر دادا جان کو تھوڑی حیرت ہوئی..

آفس وہ کس لئے.. دادا جان نے احد رضا سے پوچھا..

دادا جان پلیز آپ آجائے کل آفس آپ دیکھ بھی لیجیے گا اور میں بتا بھی دوں گا..

ہممم.. اوکے ٹھیک ہے اب تم سو جاو صبح بات ہوتی ہے..

اللہ حافظ..

یہ کہہ کر دادا جان نے فون بند کر دیا..

*

رائہ ساری رات سو نہیں سکی کبھی وہ کروٹیں لیے کبھی اٹھ کر بیٹھ جائے.. ایک عجیب سی
بے چینی تھی اس میں..

بلا آخر وہ بیڈ سے اٹھی اور وضو کیا.. جائے نماز لی اور اللہ کے اگے سجدہ ریز ہو گئی...

دو نفل ادا کئے اور اللہ سے دعا کی..

اے میرے رب تو دلوں کے حال جانتا ہے تو اپنے بندوں کی شہ رگ سے بھی قریب ہے..

میری بے چینی کا سبب تو جانتا ہے مجھے سکون اور راحت عطا فرما..

اے میرے اللہ مجھ سے ایسا کوئی کام نہ کروانا جو میرے اور میرے گھر والوں کے لیے ٹھیک

نہ ہو...

اے میرے اللہ تو جانتا ہے کہ میری محبت پاکیزہ ہے اور تو اسکو پاکیزہ رکھنا اور ضراب کو میری

قسمت میں محرم بنادے بشک تو ہر چیز پر قادر ہے

آمین....

اسکے بعد رائے نے یسین پڑھی اور جائے نماز سے اٹھ کر بیڈ پر لیٹتے ہوئے رائے نے ایک سکون

سا محسوس کیا..

جیسے اللہ نے اسکی ہر بات کو سن لیا ہو..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>*

ضراب علی شاہ اپنے روم کی کھڑکی کہ پاس کھڑا چاند کی طرف دیکھ رہا تھا..

آسمان پر چاند اکیلا ہے پر وہ سب کو روشنی دیتا ہے کیا رائے میری زندگی میں روشنی لے کر آئیں

گی اور وہ خلا پورہ کر پائی گی جو میرے والدین نے کیا میرے ساتھ..

میں تو کسی پر یقین نہیں کر پاتا تھا خاص کر عورت ذات پر..

پھر یہ اچانک کیا ہو گیا کیوں اگی وہ میری زندگی میں...

ضراب علی شاہ نے ایک گہرا سانس لیا اور ساتھ میں اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو سردی سے ٹھنڈے پڑ رہے تھے...

اے میرے اللہ مجھے کوئی رستہ دیکھا وہ میری محبت ہے..

اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے اسکو کوئی بات کرے.

ہمیں ایک جائز رشتے میں باندھ دے

تری طرف سے ملے ہوئے اس زندگی کے تحفے کو میں کسی صورت کھونا نہیں چاہتا بس ہمارے رشتے کو ایک پاکیزہ رشتے میں باندھ دے..

ساتھ ہی ضراب علی شاہ نے اپنے سرد ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھرا.. اور شانوں پر چادر اوڑھے دادا جان کہ پاس چلا گیا...

<https://www.classicurdumaterial.com/>

*

ضراب علی شاہ صبح صبح جلدی گھر سے نکل گیا تھا فنکشن کی تاریخ قریب آ رہی تھی اور بہت سی تیاریاں بھی کرنی تھی...

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

گاڑی میں بیٹھتے ہی ضراب علی شاہ نے رائے کو کال کر دی تھی کہ وہ تیار رہے...

ضراب علی شاہ اپنے گھر سے سیدھا رائے کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا..

دادا جان جب اٹھے تو پتہ چلا کہ ضراب علی شاہ آج جلدی آفس کے لیے نکل گیا ہے تو دادا

جان نے احد رضا کو کال ملا دی وہ اگر دادا جان کو پک کر لے تاکہ وہ دونوں ساتھ میں آفس

کے لیے روانہ ہوں...

ضراب علی شاہ رائے کے گھر کہ گیٹ پر گاڑی میں بیٹھے رائے کا انتظار کر رہا تھا..
 کہ گھر کا دروازہ کھلا رائے گلابی رنگ کہ فراک میں ایک گلاب کی طرح لگ رہی تھی..
 جب وہ ضراب علی شاہ کی گاڑی کہ پاس آئی تو ضراب علی شاہ نے اسے روک لیا...
 روکو محترمہ رائے!!!

وہ یک دم روک گی کہ شاید کل کی کوئی بات ضراب علی شاہ کہنے لگا ہے..
 کچھ ایسا کہہ دیا تو میں کیا جواب دوں گی میں نے تو ابھی کچھ سوچا بھی نہیں ہے..
 وہ اپنی سوچ سے باہر آئی اور ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..
 جی سر ضراب کیا ہوا ہے؟؟؟..

رائے کی آواز سے اسکی گھبراہٹ صاف محسوس ہو رہی تھی...

ضراب علی شاہ نے رائے کو ایسے دیکھا تو اپنے کوٹ کو ٹھیک کرتے بولا..
 پریشان نہ ہوں کوئی ایسی بات نہیں ہے..

اپ شاید شال لینا بھول گی ہیں سردی بہت ہے اپ اندر جائیں اور شال لے کر آجائیں بس
 اتنی سی بات تھی.

رائے نے حیرت سے ضراب علی شاہ کو دیکھا اور پھر خود کو.. آج تو رائے نے دو دو جرسی پہنی تھی
 پھر شال کیوں...

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ضراب علی شاہ نے رائے کو ہاتھ سے اشارہ کیا اندر جانے کا..
 رائے بغیر کچھ کہے اندر شال لینے چلی گئی تھی..

سردی کا تو ایک بہانہ تھا لیکن ضرباب علی شاہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ شال کے بغیر آفس آئے۔۔ ضرباب علی شاہ کہ مطابق شال میں آدھی عورت چھپ جاتی ہے۔۔

اور رائے تو پھر ضرباب علی شاہ کی محبت تھی وہ کیسے برداشت کرتا کہ کوئی اور اسے گلے میں دوپٹہ ڈالے دیکھتا۔۔

رائے اندر سے ایک جرسی اتار کر شال اوڑھ کر آگئی۔۔

ضراباب علی شاہ نے رائے کو آتے دیکھ کر گاڑی اسٹارٹ کی اور وہ دونوں آفس کے لیے روانہ ہو گئے۔۔

*

آج آفس میں کام بہت تھا اس لیے ضرباب علی شاہ اور رائے کو اندازہ نہیں ہوا کہ 12 بج گئے ہیں اور ابھی نہ احد رضا آیا اور نہ ریحان شاہ۔۔

یہ دونوں کہاں رہ گئے ہیں اب اتنا کام ہے اور ان دونوں کا کچھ پتہ نہیں ہے۔۔۔

رائے نے ضرباب علی شاہ کو پہلے اتنا پریشان نہیں دیکھا تھا اور وہ پریشان کیوں نہ ہوتے پرسوں مہندی کا فنکشن تھا اور بہت سارا کام بھی۔۔

اتنے میں دروازہ کھولا اور احد رضا کے ساتھ دادا جان ضرباب علی شاہ کے روم میں داخل ہوئے۔۔ دادا جان کو دیکھ کر ضرباب علی شاہ حیران رہ گیا۔۔

آپ دادا جان وہ بھی اتنی صبح سب ٹھیک تو ہے نا۔۔

ضراباب علی شاہ نے دادا جان کو سلام کیا اور ساتھ بیٹھنے کا کہا۔۔

بس بیٹا تم صبح ملے بغیر نکل آئے تو میں نے سوچا کہ میں جا کر دیکھ آؤ کوئی مسئلہ تو نہیں..
 ضرباب علی شاہ کو دادا جان کی باتیں عجیب لگ رہی تھی کیونکہ یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا کہ وہ
 آفس کے لیے جلدی نکل آئے...

اچھا اب مجھ سے سوال ہی پوچھتے رہو گے یا اس پیاری سی بچی کا تعارف بھی کروا گے..
 دادا جان رائے کو دیکھتے ہی سمجھ گئے تھے کہ ضرباب علی شاہ کی بے چینی کی کیا وجہ تھی آخر
 انہوں نے بھی ایک عمر گزری ہے..
 جی دادا جان یہ ہماری اسسٹنٹ ہے مس رائے شیراز..
 اسلام علیکم دادا جان..

کیا میں آپ کو دادا جان کہہ سکتی ہوں
 رائے نے بڑے پیار سے کہا
 کیوں نہیں بیٹا کہہ سکتی ہو میں جیسے ضرباب کا دادا جان ہو ویسے ہی تمہارا..
 شکریہ دادا جان..

ضراب علی شاہ دونوں کو ایسے بات کرتے دیکھ کر حیران ہو رہا تھا جیسے یہ بہت پہلے سے ایک
 دوسرے کو جانتے ہوں..

ضراب علی شاہ نے احد رضا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ سب کیا ہے
 پر احد رضا نے انجان بنتے ہوئے صاف انکار کر دیا کہ اسے کچھ پتا نہیں....

ماہی_نور_راجپوت

دادا جان میں ایک منٹ آیا آپ باتیں کر لے تب تک...

ضراب علی شاہ نے دادا جان کو کہا اور احد رضا کو روم سے لے کر باہر آگیا..

یار یہ سب کچھ کیا ہے؟؟

دادا جان ایسے اچانک آفس کیوں آگے اور آتے ہی رائے سے باتیں شروع کریں..

ضراب علی شاہ نے احد رضا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

ضراب میرے بھائی مجھے کچھ نہیں پتہ بس دادا جان کی کال آئی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ ضراب جلدی نکل گیا ہے تو تم مجھے آفس لے جاؤ.. تو میں لے آیا اب میں انکار تو نہیں کر سکتا تھا..

احد رضا نے اپنے طرف سے ضراب علی شاہ کو پورا یقین دلایا تھا کہ اسے کچھ نہیں پتہ کیوں کہ دادا جان نے اس سے وعدہ لیا تھا..

یار احد میں رائے کو ایسے نہیں ملوانا چاہتا تھا دادا جان سے اور پھر مجھے یہ بھی تو نہیں پتہ کہ وہ مجھے پسند بھی کرتی ہے کہ نہیں...

ضراب علی شاہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس صورت حال کو کیسے سنبھالے...

تو فکر نہ کر سب ٹھیک ہو جائے گا اور رہی بات رائے کی تو مجھے لگتا ہے کہ وہ تجھے پسند کرتی ہے میں نے اسکی آنکھوں میں تمہارے لیے کچھ دیکھا ہے...

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو حوصلہ دینے کے انداز میں کہا..

جی جی احد صاحب اپ آفس چھوڑ کر یہ ہی کام کوئی نہیں کر لیتے لوگوں کی آنکھوں میں دیکھنے کا....

اف اللہ اتنی جلن وہ بھی ابھی سے...

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو چھڑنے کہ انداز سے کہا..

باز آجا تو احد مجھ سے پیٹے گا.. اب چلو اندر دادا جان پتہ نہیں کیا کیا کہہ رہے ہوں گے...
ادھر دادا جان نے رائے شیراز کی ساری ہسٹری معلوم کر لی تھی کہ وہ کہاں سے ہے کیا فیملی ہے وغیرہ وغیرہ...

جب ضراب علی شاہ اور احد رضا روم میں داخل ہوئے تو دادا جان اور رائے ہنس رہے تھے کسی بات پر...

لو ضراب دیکھ لو دادا جان کی اپنی بہو کہ ساتھ بن گئی ہے اب تیری چھٹی.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو سرگوشی میں کہا..
چپ رہو تم..

ضراب علی شاہ نے احد رضا کو دے الفاظ میں کہا..

کہاں چلے گئے تھے ضراب بیٹا.. دادا جان نے ضراب علی شاہ کو آتے دیکھا تو بولے..

یہاں ہی تھا دادا جان اور آپ کیا لے گئے چائے یا کافی..

میں چائے لو گا وہ بھی اپنی بیٹی رائے کے ہاتھ کی بنی ہوئی..

دادا جان کہ یہ کہنے کی دیر تھی کہ ضراب علی شاہ کو کھانسی آگئی...

کیا ہوا بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے نہ..

جی جی دادا جان ٹھیک ہوں..

ویسے میں آپ کو بتا دوں کہ مس رائے کسی کہ لیے چائے نہیں بناتی انہوں نے جاب شروع کرنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا..

ضراب علی شاہ نے رائے کی طرح دیکھتے ہوئے کہا..

اچھی بات ہے پر میں تو اس کا دادا جان ہوں کیوں رائے بیٹا..

دادا جان نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

جی دادا جان میں ابھی آپ کہ لیے چائے بنا کر لاتی ہوں..

یہ کہہ کر رائے وہاں سے چلی گئی..

ضراب علی شاہ نے دھیمے الفاظ میں کہا.. understanding واہ آدھے گھنٹے میں اتنی کچھ کہا ضراب تم نے..

نہیں دادا جان میں بھلہ کیا کہہ سکتا ہوں..

اچھا... ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے مجھے تو بہت اچھی لگی... کیا سلیقہ ہے اس میں

ماشاء اللہ..

دادا جان نے رائے کی تعریف کے پل باندھ دیے...

جی دادا جان اچھی لڑکی ہے احد رضا بھی دادا جان کا برابر ساتھ دے رہا تھا..

ضراب علی شاہ دونوں کو اس طرح بات کرتے دیکھ کر حیران بیٹھا تھا..

دادا جان نے چائے پی اور احد رضا کو کہا کہ وہ اسے گھر چھوڑ دیے.. احد رضا دادا جان کو لے کر آفس سے باہر نکل آیا..

کیوں دادا جان اب آپ نے مجھ سے کچھ پوچھنا ہے کیا دیکھ تو آپ چکے ہیں اور مل بھی لیا ہے..

احد رضا نے آفس سے باہر آتے دادا جان کو کہا..

ہاں احد بیٹا ٹھیک کہا تم نے...

مجھے ضرباب علی شاہ کی پسند اچھی لگی ہے اور مجھے یقین تھا کہ وہ کوئی غلط رستے کی طرف نہیں جائے گا اور یہ ہی وہی لڑکی ہے جو ضرباب کو اس کی زندگی کی خوشیاں دے سکتی ہے اب میں بہت سکون میں ہوں بس انتظار ہے کہ کب ضرباب مجھ سے بات کرے...

دادا جان نے گھر جاتے ہوئے راستے میں احد رضا کو کہا..

آپ بے فکر رہے دادا جان انشاء اللہ وہ دن بھی جلد آجائے گا..

انشاء اللہ.. یہ کہہ کر دادا جان نے گہری سانس لی..

*

رائہ اپنے روم کی طرف جا رہی تھی کہ رستے میں اسے نمرہ نظر آگئی..

ارے رائہ کہاں گم ہو تم تو آفس میں نظر ہی نہیں آتی اب..

نمرہ نے رائہ کو دیکھا تو ساتھ میں بول پڑی..

آج کل ایک نئے پروجیکٹ میں سب مصروف ہیں اس لیے..

چلو اجاؤ ایک کپ چائے کا ہو جائے..

نمرہ رائے کو لے کر کینٹین کی طرف چلی گئی..

میں نے سنا ہے کہ آج سر ضراب کہ دادا جان آئے تھے تم ملی کیا؟

نمرہ نے رائے سے چائے پیتے ہوئے پوچھا..

ہاں میں ملی تھی وہ بہت اچھے انسان ہیں.. میں نے جب ان کو دیکھا تو مجھے میرے دادا جی یاد

اگے آج وہ زندہ ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا..

ٹھیک کہا تم نے میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ وہ ایک اچھے انسان ہیں سر ضراب بھی

اپنے دادا جان پر گئے ہیں..

نمرہ نے جان بوجھ کر ضراب علی شاہ کی بات کر دی تاکہ رائے کے دل کی کوئی نہ کوئی بات

زبان پر تو آئے..

نہیں کرتی سر ضراب کی عادت الگ ہے بہت.. agree نہیں میں اس بات پر

اور پسند بھی..

رائے نے چائے کے کپ میں چمچ پھرتے ہوئے اداس سی آواز میں کہا..

پسند بھی الگ ہے مطلب میں سمجھی نہیں..

نہیں کچھ نہیں.. رائے نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا..

ارے رائے تم مجھے اپنی بڑی بہن کی طرح سمجھ سکتی ہو اور یقین رکھو مجھ پر..

نمرہ نے رائے کو تھوڑا اداس دیکھا تو اس سے رہا نہیں گیا اور بڑی بہن کی طرح پوچھنے لگ گئی..

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس نارمل سی بات ہے..

رائہ نے چائے کا سپ لیا..

ارے جو بھی ہے بتاؤ تو سہی.. اب نمہ کو بے چینی ہو رہی تھی..

ایسا کچھ نہیں ہے بس اس دن سر ضراب کی کزن آئی تھی تو وہ دونوں کمرے میں تھے تو میں اور سر ریحان اچانک اندر چلے گئے تو وہاں مجھے لگا کہ سر ضراب اپنی کزن کو پسند کرتے ہیں... دراصل وہ سر ریحان کی بہن ہے.. پر مجھے اتنی خاص نہیں لگی اس لیے کہا میں نے کہ سر ضراب کی پسند الگ ہے دادا جان سے..

او تو مس رائہ شیراز آپ کو جلن ہوئی سر ضراب کو اسکی کزن کے ساتھ دیکھ کر.. نمہ نے موقع دیکھتے ہی رائہ کو تنگ کرنے کے انداز میں کہا..

کیوں مجھے کیوں جلن ہو گی..

لگ تو ایسا رہا ہے.. کیوں کہ مجھے تو ان کی کزن ٹھیک لگی تھی... پر تمہیں ایسا کیوں لگا کہ وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں..

میں نے ان دونوں کو ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر باتیں کرتے دیکھا تھا..

او اچھا یہ بات ہے.. نمہ یک دم چونک گئی.. اسے اندازہ نہیں تھا کہ بات یہ نکلے گی...

اگر سر ضراب اپنی کزن کو پسند کرتے ہیں تو پھر اس بیچاری رائہ کی زندگی کیوں خراب کر رہے ہیں.. نمہ گہری سوچ میں چلی گئی..

مس نمہ کیا ہوا.. رائہ نے نمہ کو ایسے خاموش دیکھا تو بولی..

نہیں کچھ نہیں.. چلو چائے پیو.. اس بات پر آفس ٹائم کہ بعد بات کرے گے..

*

احد رضا دادا جان کو چھوڑ کر آیا تو آتے ہی نمرہ کے روم میں چلا گیا..
کیا حال ہیں مائی سویٹ ہارٹ...

ہمممم.. ٹھیک ہوں.. آپ سنائیں کہاں سے آرہے ہیں..

کہیں بھی نہیں بس دادا جان کو گھر چھوڑ کر آیا ہوں..

احد رضا نے کرسی ہر بیٹھتے ہوئے کہا..

نمرہ کچھ پریشان لگ رہی ہو کیا بات ہے سب ٹھیک تو ہے نا..

احد رضا نمرہ کو ایسے چپ دیکھا تو پوچھا..

کچھ خاص.. نہیں..

پر آپ مجھے یہ بتائیں کہ سر ضربا اگر کسی اور کو پسند کرتے ہیں تو پھر رائے کے پیچھے کیوں

پڑے ہیں...

کیا کہا ضربا کسی اور کو پسند کرتا ہے یہ تم کیا کہہ رہی ہو مجھے اسکی ہر بات کا پتہ ہے وہ

کسی کو پسند نہیں کرتا سوائے رائے کے..

پر آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہو سکتا ہے کہ سر ضربا نے آپ کو بھی نا بتا ہو..

نمرہ کو جو پتہ چلا تھا وہ اسی وجہ سے سب کہہ رہی تھی..

نمرہ بات کیا ہے تم مجھے کھول کر بتاؤ..

نمرہ نے آج رائے سے ہونے والی ساری بات احد رضا کو بتا دی۔۔

احد رضا سب سن کر چپ کر گیا۔۔ اسے بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ ضراب علی شاہ کیا کر رہا ہے اگر وہ رائے کو پسند کرتا ہے تو پھر ریحان شاہ کی بہن کہ ساتھ کیوں ہے۔۔ ہو گئے ناپ بھی پریشان۔۔

نمرہ نے احد رضا کو خاموش بیٹھے ہوئے دیکھا تو بولی۔۔

اگر سر ضراب نے رائے کو کوئی تکلیف دی تو یہ اچھا نہیں ہو گا وہ ایک معصوم سی لڑکی ہے اگر اس کہ دل میں سر ضراب کے لیے محبت جاگ گی اور پھر اسے دکھ ملا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔۔ سمجھ رہے ہیں نہ آپ۔۔

نمرہ نے احد رضا کو سمجھنے کے انداز میں کہا۔۔

ٹھیک کہا تم نے پر میں پہلے خود معلوم کرو گا پھر ان باتوں پر یقین کروں گا۔۔ کیوں کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو کچھ دیکھا گیا ہو وہ ویسا نا ہو۔۔

تم ابھی رائے سے کوئی بات نہ کرنا میں ضراب سے بات کر لو پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔۔ احد رضا نے پریشانی میں نمرہ کو کہا جو وہ خود ساری بات سن کر سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔ اوکے ٹھیک ہے۔۔ نمرہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

*

رائے کے پیپرز کی تاریخ اچکی تھی اس سلسلے میں رائے کو یونیورسٹی جانا تھا وہ آفس سے چھٹی لے کر یونیورسٹی کے لیے نکل گی۔۔

ضراب علی شاہ کسی میٹنگ میں تھے اس لیے وہ احد رضا کو بتا کر چلی گئی تھی۔۔
 میٹنگ سے فارغ ہو کر ضراب علی شاہ رائے کے روم کی طرف گئے تو وہاں رائے موجود نہیں تھی۔۔
 سامنے سے آتے ہوئے احد رضا نے ضراب علی شاہ کو دیکھ لیا تھا کہ وہ رائے کو ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔
 رائے چلی گئی ہے۔۔ احد رضا نے ضراب علی شاہ کو بتایا۔۔

پر کہاں گی ہے اور کس کو بتا کر گی ہے۔۔
 آرام سے میرے بھائی۔۔ تم میٹنگ میں تھے تو اسے یونیورسٹی جانا تھا تو وہ مجھے بتا کر چلی گئی تھی۔۔

او اچھا۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ضراب علی شاہ احد رضا کی بات سن کر خاموش ہو گیا۔۔
 پر اسکے پاس تو گاڑی نہیں ہے اسکی گاڑی خراب ہے وہ کس طرح گئی ہوگی۔۔ ضراب علی شاہ کو رائے کی فکر ہو رہی تھی۔۔

ضراب اتنی فکر نہ کرو وہ سمجھ دار ہے اور ویسے بھی مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی۔۔ آو روم میں جا کر بات کرتے ہیں۔۔

نہیں احد ابھی نہیں مجھے ایک ضروری کام ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔
 ضراب علی شاہ یہ کہہ کر آفس سے نکل گیا۔۔

عجیب بندہ ہے یہ کیا کرتا پھر رہا ہے۔۔ ضراب علی شاہ کو ایسے جاتے ہوئے دیکھ کر احد رضا نے کہا جو نمبرہ کی بات سے ہی پریشان تھا۔۔

رائہ یونیورسٹی سے فارغ ہو کر جب باہر آئی تو سڑک کراس کرتے ہوئے اس نے سڑک کی دوسری جانب ضراب علی شاہ کو گاڑی کے باہر کھڑے دیکھا۔

رائہ نے ضراب علی شاہ کو سامنے کھڑے ہوئے دیکھا تو اسے یقین نہیں ا رہا تھا کہ سر ضراب اسکی یونیورسٹی کے باہر ہیں

یہ میرے انتظار میں کھڑے ہیں یا اپنے کسی کام سے آئے ہیں۔

رائہ ابھی سڑک کراس کرتے یہ ہی سوچ رہی تھی کہ ایک تیز رفتار گاڑی کی بریک لگنے کی آواز آئی۔ اور ساتھ ہی ضراب علی شاہ کی آواز آئی رائہ.....

آپ کو کچھ ہوا تو نہیں۔

گاڑی سے ایک درمیانی عمر کے لڑکے نے باہر نکل کر رائہ کو پوچھا جو اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھے کھڑی تھی۔

ضراب علی شاہ تیزی سے رائہ کی طرف آیا۔

یونیورسٹی کے سارے پیپرز سڑک پر بکھرے پڑے تھے۔

رائہ نے ضراب علی شاہ کی آواز سن کر اپنے ہاتھ ہٹائے تو اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا۔

سر ضراب۔

اسکے منہ سے بس یہ ہی الفاظ نکلے تھے۔

کچھ نہیں ہوا آپ ٹھیک ہو۔

ضراب علی شاہ نے رائہ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا

کہیں کوئی لگی تو نہیں گاڑی..

ضراب علی شاہ نے رائے کا سارا جائزہ لیا پر وہ محفوظ تھی..

ضراب علی شاہ رائے کو لے کر گاڑی کی طرف چلے گئے..

آپ یہاں بیٹھے میں آپ کے پیپرز لے کر آتا ہوں..

رائے چپ ایک بت کی طرح گاڑی میں بیٹھ گی پر اسکے آنسو نہیں روک رہے تھے.. ضراب علی

شاہ نے سڑک پر گرے سارے پیپرز اٹھائے اور گاڑی میں آکر بیٹھ گیا..

اب چپ کر جائیں مس رائے..

شکر کریں کہ آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوا بچت ہوگی.. ورنہ گاڑی بہت تیزی سے آرہی تھی..

یہ لے لٹو اور اپنا فیس صاف کریں..

ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف لٹو کرتے ہوئے کہا..

یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے.. رائے جو ابھی صدمے میں تھی بول پڑی..

کیا مطلب میری وجہ سے میں نے آپکو کہا تھا کہ ادھر ادھر دیکھے بغیر سڑک کراس کریں...

اور تیز ہوگی.. speed ضراب علی شاہ کے اس طرح بولنے پر رائے کی رونے کی

اوکے اوکے... میں کچھ نہیں کہتا اب آپ چپ کر جائیں..

ضراب علی شاہ کو رائے کا رونا اچھا نہیں لگ رہا تھا اور اسے سمجھ بھی نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا

کرے..

اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو میرے گھر والوں کا کیا حال ہوتا میری امی جان حائے دانیال..

وہ یہ کہہ کر اور رونا شروع ہو گئی..

پر آپ کو کچھ ہوا تو نہیں اور ویسے بھی اپ اتنی جلدی تو جانے والی نہیں ہیں آپ نے تو ابھی بہت سے کام کرنے ہیں..

ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف ایک اور لٹو کرتے ہو کہا..

کیا مطلب.. رائے ایک دم سے چونک گئی اسے پتہ چل گیا تھا کہ سر ضراب نے اس دن رائے کی ساری باتیں سن لی تھی..

کوئی مطلب نہیں... اچھا آپ آسکریم کھائیں گی کیا.. ضراب علی شاہ کہ پاس رائے کو چپ کروانے کا یہ ایک آخری رستہ تھا..

رائے جو رو رہی تھی اسنے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا جیسے وہ اسکو ایک بچی سمجھ رہے ہو جو آسکریم سے چپ کر جاتے ہیں..

حیران نا ہوں.. میں جب چھوٹا ہوتا تھا تو دادا جان بھی مجھے آسکریم کھلا کر چپ کرواتے تھے اس لئے آپ کو کہا..

ضراب علی شاہ کی اس بات پر رائے کو ہنسی آگئی..

اوف اللہ تیرا شکر ہے.. کم از کم آپ ہنسی تو... ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو لٹو بکس کے سارے لٹوز ختم کر چکی تھی...

ایسی بات نہیں ہے میں ڈر گئی تھی اس لئے.. رائے نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا..

اچھا آپ ڈرتی بھی ہیں میں تو سمجھا آپ صرف ڈراتی ہیں.. آج کی ہی مثال لے لیں..

ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جو رو رو کر سرخ ہو گی تھی...
ضراب علی شاہ آج خود اس حادثے کی وجہ سے ڈر گیا تھا اسے ایک لمحے کے لئے لگا تھا کہ اس
نے رائے کو کھو دیا ہے..

چلیں آپ کو چائے پلاتے ہیں کچھ بہتر محسوس کرے گی آپ.. یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے
گاڑی سٹارٹ کی اور ٹی سٹال کی طرف روانہ ہو گئے..
***_

ٹی سٹال پر بیٹھے رائے کو سردی لگ رہی تھی وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے بازوؤں میں چھپا رہی
تھی اور ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں کو گرم کر رہی تھی.. رائے کی نظریں ساتھ اونچی اونچی پہاڑیوں
کو دیکھ رہی جو آسمان کو چھو رہی تھی..

ضراب علی شاہ یہ سب دیکھ رہا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنا کوٹ اتار کر رائے کے کندھوں پر
رکھ دیا...
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

رائے نے اپنے اوپر کسی گرمائش کا احساس محسوس کیا تو مڑ کر ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا جو
اس کے کندھوں پر اپنا کوٹ رکھ رہا تھا..

یہ پہن لیں آپکو سردی نہیں لگے گی..

یہ کہہ کر ضراب دوبارہ کرسی ہر جا کر بیٹھ گیا..

ضراب علی شاہ کہ کوٹ سے دھیمی دھیمی خوشبو آرہی تھی جو رائے کو اپنے قابو میں کر رہی تھی
کچھ ہی دیر کہ بعد رائے کو جو اتنی سردی لگ رہی تھی وہ ختم ہو چکی تھی..

بغیر کوٹ پہنے ضرباب علی شاہ باہر بیٹھا تھا اسکو سردی کی کوئی پرواہ نہیں تھی بس ایک انسان کی پرواہ تھی اور وہ رائے شیراز تھی..

اب کچھ بہتر محسوس کر رہی ہیں کیا..

ضراب علی شاہ نے چائے پیتے ہوئے رائے سے پوچھا..
ہممممممم... جی....

سردی تو زیادہ نہیں لگ رہی کیا آپ کو ضرباب علی شاہ نے رائے کی سرخ آنکھوں کو دیکھا اور ساتھ میں سردی سے لال ہوئی ناک کو بھی.. اس کے ساتھ ہی ضرباب علی شاہ ہلکی سی مسکراہٹ دی..

آپ مسکرا کیوں رہے ہیں..

رائے کو ضرباب علی شاہ کا اس طرح مسکرانا سمجھ میں نہیں آیا..
کچھ نہیں بس یاد آگیا کہ آپ کس طرح روتی ہیں.. اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید وہ آپ کو چپ کرواتا کرواتا خود رو دیتا..

اور ساتھ ہی ضرباب علی شاہ نے قہقہہ لگایا..

آپ میرا مزاح اڑا رہے ہیں..

رائے نے برا سامنہ بنا کر کہا.

نہیں تو مزاح نہیں ہے یہ تو حقیقت ہے..

رائے خود اپنے رونے کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی..

اتنے میں ضرباب علی شاہ کو کال آگئی۔

ہاں احد کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا۔ اوکے میں آتا ہوں۔

احد رضا کی کال پر ضرباب علی شاہ کچھ پریشان ہو گیا تھا

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا۔ رائے نے ایسے ضرباب علی شاہ کو پریشان دیکھا تو بولی۔

ہاں سب ٹھیک ہے ایک ضروری کام ہے میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔

دونوں نے چائے ختم کی اور ضرباب علی شاہ رائے کو گھر چھوڑا۔

رائے نے گاڑی سے اتر کر ضرباب علی شاہ کو خدا حافظ کہا اور گھر کہ گیٹ کی طرف چلی گئی

اتنے میں گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو رائے نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ضرباب علی شاہ ہارن دے

رہے تھے۔

اب کیا ہوا یہ کیوں ہارن دے رہے ہیں۔ رائے مڑ کر ضرباب علی شاہ کی گاڑی کے پاس آئی۔

محترمہ اپ کچھ بھول رہی ہیں۔

ضراباب علی شاہ نے رائے کو کہا۔

رائے نے کافی سوچا پر اسے نہیں پتہ چلا کہ وہ کیا بھول رہی ہے۔

کیا سر ضرباب میں کیا بھول رہی ہوں؟؟

ضراباب علی شاہ نے آنکھوں سے رائے کو اسکے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

رائے نے گھبراتے ہوئے اپنے آپ چیک کرنے کے لئے دیکھا تو ضرباب علی شاہ کا کوٹ اسکے

کندھوں پر تھا۔

ویسے یہ کوٹ آپ کو بڑا ہے پھر بھی آپ رکھنا چاہیے تو گھر جا کر بتا دیں کہ سر ضرب کا کوٹ ہے۔۔

گاڑی کے دروازے پر کہنی رکھے وہ رائے کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔
نہیں نہیں سر ضرب۔۔ ایم سوری مجھے بھول گیا تھا۔۔ رائے نے جلدی سے کوٹ اتار کر گاڑی کی سیٹ ہر رکھ دیا اور خود کو ضرب علی شاہ کی نظروں سے بچاتے ہوئے جلدی سے گھر کہ اند داخل ہو گئی۔۔

ضرب علی شاہ احد رضا کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا

رستے میں وہ سوچتا جا رہا تھا کہ آخر ایسی کیا بات ہے جو احد نے اتنی ایرجنسی میں بلوایا ہے۔۔

شام کو وہ کہہ رہا تھا پر میں سن نہیں سکا۔۔ اب جا کر ہی پتہ چلے گا۔۔

کچھ دیر میں ضرب علی شاہ احد رضا کے گھر کہ باہر تھا۔۔ گاڑی سے اتر کر اس نے گھر کی بیل دی۔۔ احد رضا نے اکر دروازہ کھولا۔۔

اؤ سرکار فرصت مل گئی اپکو۔۔

احد رضا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔

یار احد کیا ہو گیا ہے کیوں ایسے بات کر رہے ہو آفس میں بھی تمہارا عجیب رویہ تھا۔۔

ضرب علی شاہ نے آج سے پہلے احد رضا کو ایسے نہیں دیکھا تھا۔۔

او اچھا اب آپ ضرب علی شاہ کو ہمارا رویہ ٹھیک نہیں لگ رہا اور وہ خود جو مرضی کرتے

پھرے کسی کو پتہ نہیں اپنے جگری دوست کو بھی پتہ نہیں۔۔

احد کیا سب باتیں گیٹ پر کرے گا یا اندر آنے بھی دے گا ضرب علی شاہ نے احد رضا کو احساس دلایا کہ وہ کب سے گیٹ پر کھڑا ہے۔

اوہاں۔ ٹھیک ہے اجاؤ اندر۔۔ یہ کہہ کر احد رضا اندر چلا گیا۔۔
یار احد مجھے بتاؤ تو سہی میں نے کیا نہیں بتایا تمہیں آج تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔
ضرب علی شاہ نے اندر ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

پر رکھتے ہوئے بڑے غور سے ضرب علی شاہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ chin احد رضا اپنا ہاتھ اپنی بس احد بہت ہو گیا میں جا رہا ہوں کچھ بتا نہیں رہے اور الٹا عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہو۔۔

ضرب علی شاہ احد رضا کے اس رویے سے گھبرا گیا تھا۔۔
اوکے۔۔ بتاتا ہوں۔۔ احد رضا نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔
تم رائے کو بھول جاؤ۔۔

احد رضا کی اس بات پر ضرب علی شاہ چونک گیا۔۔
کیا مطلب ہے تمہارا کہنے کا کوئی بات ہوئی ہے رائے نے کچھ کہا ہے نہ کہ کو۔۔ ضرب علی شاہ کی تو جیسے سانس روک گی۔۔

کسی نے کچھ نہیں کہا بس میں کہہ رہا ہو کہ رائے کو بھول جاؤ۔۔
احد یہ بات ناممکن ہے میری جان تو جا سکتی ہے پر میں رائے کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔ ضرب علی شاہ اس بار سنجیدہ ہو کر بات کی۔۔

اوک ٹھیک ہے تو پھر کسی ایک کہ ساتھ رہو دو دو کے ساتھ رہنا کہاں کی مردانگی ہے مانا کہ تمہیں عورت ذات ہر یقین نہیں ہے پر ایسے تم کب سے ہو گے کہ معصوم سی لڑکیوں کی زندگی خراب کرو گے اگر تم باز نہ آئے تو میں دادا جان کو بتا دوں گا پھر تم جانو اورrrrrrr....

ضراب علی شاہ نے احد رضا کو بات کرتے ہوئے ٹوک دیا..

ایک منٹ.. احد ابھی تم نے کیا کہا کہ دو دو لڑکیاں.. یہ دو کہاں سے آگئی تم کہنا کیا چاہتے ہو کھول کر بات کرو میں سن رہا ہوں..

ٹھیک ہے ضراب اگر تم سن رہے ہو تو مجھے بتاؤ اگر تمہیں اپنی کزن پسند ہے تو پھر رائے کے ساتھ یہ سب کیا چل رہا ہے؟؟

احد رضا نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

کون سی کزن کی بات کر رہے ہو تم احد..

ضراب علی شاہ احد رضا کی باتوں سے پریشان ہو گیا تھا..

کیوں تمہیں نہیں پتہ کون سی کزن جس کہ ساتھ تم آفس میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر باتیں کر رہے تھے ریحان شاہ کی بہن مشعل اور کون..

احد رضا کی اس بات پر ضراب علی شاہ چکرا گیا اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ احد رضا کو کیسے سمجھائے..

یہ تمہیں کس نے بتایا.. ضراب علی شاہ نے الٹا احد رضا سے ہی سوال کر دیا..

او تو جناب کو دکھ ہو رہا ہے کہ مجھے یہ کس نے بتایا..

نہیں ادا یہ بات نہیں ہے تم غلط سمجھ رہے ہو مشعل تو میری چھوٹی بہنوں کی طرح ہے اور آج تک کبھی میں نے اسے اس نظر سے دیکھا ہی نہیں ہے تو سوچنا تو درو کی بات ہے پر یہ تمہیں کہا کس نے یہ ہی تو پوچھ رہا ہوں جب کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے.. ضربا علی شاہ ادا رضا کی اس بات پر حیران تھا۔

پکی بات ہے کہ تو مشعل کو اپنی چھوٹی بہن کی طرح سمجھتا ہے؟؟

ہاں بھی ایسا ہی ہے.. اور میں رائے کے علاوہ کسی کا سوچ بھی نہیں سکتا.. اور اب تم مجھے ساری بات بتاؤ گے کہ یہ کس نے کہا اور کیا ہوا تھا..

ادا رضا نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات ضربا علی شاہ کو بتائی جو نمہ نے کہا اور جو رائے نے نمہ سے کہا..

ہمممم... تو یہ بات ہے.. ضربا علی شاہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا..

جی ضربا علی شاہ اور مس رائے یہ سمجھتی ہیں کہ آپ مشعل میڈم کو پسند کرتے ہو.. تو اب آپ بھول جاؤ کہ وہ آپ کے لیے اپنے دل میں کچھ سوچے گی کہ نہیں.. ادا رضا نے بڑی

سمجھداری سے کہا

نہیں میں ایسا نہیں ہونے دو گا ایک غلط فہمی کی بنا پر میں رائے کو ایسے اپنی زندگی سے نہیں جانے دو گا..

مجھے اس سے بات کرنی ہو گی.. ضربا علی شاہ اب پریشان ہو گیا تھا کہ وہ رائے کہ دل سے یہ غلط فہمی کو کیسے دور کرے..

یار ضراب تمہیں بھی کیا ضرورت تھی ایسے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر بات کرنے کی حد ہوتی ہے ویسے.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو طنزیہ لہجے میں کہا..

ہمممممم... سہی کہا... اگر میں نے یہ سب بگڑا ہے تو میں ہی سب ٹھیک کرو گا..

ضراب علی شاہ جو اس سوچ میں پڑ گیا تھا کہ یہ سب کیسے ہو گا کیسے وہ رائے کو بتا پائے گا کہ مشعل کو وہ بہن سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا.. کیسے رائے کو اپنی محبت کا یقین دلا سکے گا.. آپکی نظروں نے سمجھا پیار کہ قابل مجھے..

دل کی اے دھڑکن ٹھہر جا مل گی منزل مجھے..

سردی کی سرد رات میں ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے بالکنی میں کھڑی گانے کی دھیمی دھن میں رائے گانا گنگناتے ہوئے آج کے وہ پل یاد کر رہی تھی جو ضراب علی شاہ کے ساتھ گزارے تھے...

پر اسکی دل کی دھڑکن ٹھہر نہیں رہی تھی ضراب علی شاہ کا خیال سوچتے ہی رائے کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی...

میں جس انسان کو گھمنڈی اور کھاڑوس سمجھتی تھی وہ کتنے دل کہ اچھے ہیں.. ان کا مجھے اپنا کوٹ دینا اتار کر خود کی پرواہ کیے بغیر..

زندگی میں اگر کوئی پرواہ کرنے والا آجائے تو زندگی کے معنی ہی بدل جاتے ہیں...

رائے نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے سوچا...

پر کیا وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ نہیں وہ تو اپنی کزن کو پسند کرتے ہیں شاید۔۔ پر میری محبت تو بس وہی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو وہ مجھے مل جائے گے۔۔ ساتھ ہی رائہ کی فون کی گھنٹی بجی۔۔

فون پر آتے نام کو دیکھ کر رائہ کی سانس روک گی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ جس شخص کو وہ ابھی اپنے خیالوں میں سوچ رہی تھی اسکی ابھی کال آجائے گی۔۔ ہو گی۔۔ confuse ضربا علی شاہ کی کال اتے دیکھ کر وہ اسلام علیکم سر ضربا۔۔

فون اٹھاتے ہی رائہ نے سلام کیا۔۔

تو نہیں کیا۔۔ disturb وعلیکم السلام۔۔ آپ کو اس ٹائم ضربا علی شاہ کی آواز میں ایک بھاری پن تھا جیسے وہ کسی بات کو لے کر پریشان تھے اور کوئی بات کرنا چاہ رہے ہو پر ہمت نا ہو۔۔

نہیں سر ضربا کوئی بات نہیں۔۔ سب ٹھیک ہے نا آپ نے اس وقت کال کی؟

جی سب ٹھیک ہے میں نے معلوم کرنا تھا کہ آپ ٹھیک ہیں اب آج جو ہوا اس کے لیے پوچھ رہا ہو۔۔

جی سر ضربا میں ٹھیک ہوں شکریہ آپ نے میرا حال پوچھنے کے لیے کال کی۔۔

اڑس اوکے۔۔۔

پھر دونوں طرف خاموشی ہو گی دونوں فون کو کان کہ ساتھ لگائے ایک دوسرے کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے پر کچھ کہہ نہیں پا رہے تھے باتوں کا طوفان تھا پر بولنے کی ہمت نہیں تھی..

اور.....

پھر دونوں طرف سے ایک ساتھ بولنے کی آواز آئی... جس کے بعد پھر خاموشی چھا گئی..
 ضراب علی شاہ تھوڑی دیر خاموش رہا پھر بولا..
 اوکے آپ ریسٹ کریں صبح بات ہوتی ہے..
 یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے کال بند کر دی..

انہیں کیا ہوا تھا خود ہی کال کر کے اچانک بند کر دی..
 رائے کو ضراب علی شاہ کے اس رویے پر حیرت ہو رہی تھی..
 کیا مجھے کال بیک کرنی چاہیے.. رائے نے سوچا پر وہ نہیں کر سکی..
 *
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ضراب کیا ہو گیا ہے کیوں نہیں بتایا رائے کو کہاں گی تمہاری ہمت...
 وہ ضراب علی شاہ کہاں ہے جو کسی کہ آگے کمزور نہیں پڑتا اور آج ایک لڑکی کے سامنے کچھ بول نہیں پا رہا..

ضراب علی شاہ نے فون زور سے بیڈ پر پھینک دیا..

اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھرتے ہوئے وہ کسی بے بس پرندے کی طرح لگ رہا تھا جس کو گھر کا رستہ معلوم تو ہو پر آنے والی رکاوٹیں اس کی پروان کو کمزور کر رہی ہوں۔۔
وہ آج خود کو بہت بد قسمت سمجھ رہا تھا۔ خوشیاں اگر اسکی زندگی میں آئی بھی ہیں تو ساتھ میں امتحان بھی لے کر آئی ہیں۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کی زندگی میں ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ اپنی محبت کے اگے بے بس ہو جائے گا۔۔

کھڑکی کے پاس کھڑے وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کیسے رائے کی یہ غلط فہمی دور کی جائے۔۔ پر وہ ہر سوچ میں اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔

سرد موسم کی سرد لہر ضرب علی شاہ کی محبت کو بھی سرد کر رہی تھی وہ رائے کو کھونا نہیں چاہتا تھا پر اسے بتا بھی نہیں پا رہا تھا۔۔

سوچتے سوچتے کب صبح ہوئی ضرب علی شاہ کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> *

امی جان چچی جان کی طبیعت اب کیسی ہے؟

رائے نے ناشتہ کرتے ہوئے اپنی امی سے پوچھا۔۔

میں کل گئی تھی ان کی طرف اب کافی بہتر ہیں تھوڑا بہت چل لیتی ہیں پر ابھی بھی ڈاکٹر نے آرام کرنے کا کہا ہے۔۔

چلیں اللہ انہیں صحت دے آمین۔۔

آمین بیٹا..

اتنے میں گھر کی بیل ہوئی.. دانیال نے گیٹ کھولا تو سامنے آفس کا ڈرائیور تھا..
مس رائے کو بھیج دیں.. ڈرائیور نے دانیال کو کہا..
دانیال واپس اندر آیا..

آپی آپکے آفس سے آئے ہیں لینے..

رائے یہ سن کر اٹھ گی.. سر ضربا ہوں گے ان کو اندر بولا لینا تھا.. رائے گیٹ کی طرف جانے
کے لئے لپکی پر جاتے ہوئے دانیال کی آواز پر روک گی...
نہیں آپی آپ کے باس نہیں ہیں کوئی ڈرائیو ہے..

یہ سن کر رائے کہ قدم وہاں ہی روک گے..

اچھا.. وہ اداسی کہ ساتھ بولی.. جو اس کے لہجے میں آگی تھی.

اسے کہہ دو میں آرہی ہوں.. یہ کہہ کر وہ کمرے میں چلی گئی..

سر ضربا نہیں ہیں.. کیا ہوا ہوگا ان کے ساتھ وہ کیوں نہیں آئے. یہ ہی سوچتے ہوئے وہ
تیار ہو رہی تھی..

کچھ دیر میں وہ افس پہنچ گی تھی..

رائے نے ایک نظر آفس پر ڈالی تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا سب اپنی اپنی سیٹ پر نہیں

تھے رائے یہ سب دیکھ کر اور پریشان ہو گی.. یہ سب کیا ہو رہا ہے

رحمان شاہ نے رائے کو آتے دیکھا..

تو اس کے پاس چلا گیا

کیسی ہیں مس رائے شیراز آج تو بڑی فریش فریش لگ رہی ہیں۔

رتخان شاہ کی مزاح کی عادت سے رائے بہت چڑکھاتی تھی۔

سر رتخان پلیز آپ مجھ سے ایسے مزاح نا کیا کریں مجھے اچھا نہیں لگتا۔

رائے نے بورا سامنے بنا کر کہا۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے اب نہیں کہو گا اوکے۔ اور اب چلے سب انتظار کر رہے ہیں۔

یہ کہہ کر رتخان شاہ وہاں سے میٹنگ روم کی طرف چلا گیا رائے بھی اسکے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

سب انتظار کیوں کر رہے ہیں۔ آخری کیا ہوا ہے سر ضراب بھی نظر نہیں آرہے سب چل

کیا رہا ہے۔

یہ ہی سوچتے سوچتے رتخان شاہ اور رائے میٹنگ روم میں داخل ہوئے۔

رائے نے جب میٹنگ روم دیکھا تو وہ پورے سٹاف سے بھرا پڑا تھا اور ضراب علی شاہ سامنے والی

کرسی ہر بیٹھے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہے تھے۔

رتخان شاہ اور رائے کو ایک ساتھ آتے دیکھا تو ضراب علی شاہ کو حیرت ہوئی۔

میں نے تو ڈرائیور بھیجا تھا تو یہ رتخان شاہ کہ ساتھ کیسے آئی۔؟

دونوں اب کرسی پر بیٹھ چکے تھے پر ضراب علی شاہ کی نظریں رائے پر جمی تھی جس میں بہت

سے سوال تھے۔

ضراب میٹنگ شروع کریں.. احد رضا نے ضراب کی توجہ ہٹاتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ نے اپنے حواس میں آیا اور میٹنگ شروع کر دی.. اس میٹنگ میں تمام مینجمنٹ کو ان کی ذمہ داری کا بتانا تھا جو کل مہندی کے فنکشن میں سب نے اپنے اپنے کام کو سر انجام دینا تھا...

تو آپ سب کو پتہ چل گیا ہے کہ کس کا کیا کام ہے کوئی غلطی کی اور کوئی کوتاہی کی گنجائش نہیں ہے امید کرتا ہوں آپ سب اپنا اپنا کام ٹھیک طرح پورا کر لے گے.. آخر میں ضراب علی شاہ نے یہ کہہ کر میٹنگ ختم کی اور سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے

ضراب علی شاہ اپنے روم میں چلا گیا احد رضا اور ریحان شاہ بھی ساتھ چلے گئے..

روم میں جاتے ضراب علی شاہ سے رہا نہیں گیا اس نے ریحان شاہ سے پوچھ ہی لیا..

ریحان شاہ جو فائل میں گھسے کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا..

ریحان تم صبح کیسے آئے ہو.. ضراب علی شاہ نے سیدھا سیدھا پوچھ لیا..

میں اپنی گاڑی پر.. ریحان شاہ نے حیرت سے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے اور پھر ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

پر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ضراب بھائی کچھ ہوا ہے کیا..؟

ریحان شاہ نے الٹا ضراب علی شاہ سے ہی سوال کر دیا..

نہیں نہیں کچھ نہیں ہوا میں ویسے ہی پوچھ رہا تھا تم اپنا کام کرو.. ضرباب علی شاہ کو اپنی اس بات پر شرمندگی سی محسوس ہوئی کہ اسنے سیدھا ہی ریحان شاہ سے پوچھ لیا...
اچھا ضرباب بھائی میں ساری لائٹس اور میوزک سسٹم کو دیکھ لو کوئی کمی نارہ جائے شام کو بات ہوتی ہے..

یہ کہہ کر ریحان شاہ وہاں سے چلا گیا..

یار ضرباب کیا ہو گیا ہے کیوں اتنے عجیب بات کر رہے تھے ریحان شاہ سے..
احد رضا نے ریحان شاہ کہ جاتے ہی ضرباب علی شاہ سے پوچھا جو کرسی کے ہینڈل پر بازو رکھے پن کی ٹک ٹک سے کسی سوچ میں گم تھا..

ضراب میں تم سے بات کر رہا ہوں یہ تمہیں ہوتا کیا جا رہا ہے..

احد رضا نے ضرباب علی شاہ کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا..

ہاں کچھ کہا تم نے.. ضرباب علی شاہ کو کچھ پتہ ہی نہیں تھا کہ احد کب سے اس سے بات کر رہا ہے..

ضراب مجھے بتاؤ مسئلہ کیا ہے..

کچھ نہیں یار بس ایسے ہی ساری رات سو نہیں سکا بس یہ سوچ سوچ کر کہ رائے کو کیسے بتاؤں گا.. اور اوپر سے صبح میں نے رائے کے لیے ڈرائیور بھیجا تھا پر وہ ریحان کہ ساتھ آئی ہے پتہ نہیں کیوں..

ضراب علی شاہ نے اپنی پریشانی احد رضا کو بتاتے ہوئے کہا..

تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ رائے رحمان کہ ساتھ آئی ہے۔ ایک منٹ۔

احد رضا نے فون لگایا اور ڈرائیور کو آفس میں آنے کا کہا۔

جی سر جی آپ نے بلایا تھا۔ ڈرائیور نے اندر آتے ضرب علی شاہ سے پوچھا۔

ہاں صفر میں نے بلایا تھا احد رضا نے جواب دیا۔

تم صبح ٹائم پر پہنچ گئے تھے نامس رائے کو لینے کے لئے اور رستے میں کوئی مسئلہ وغیرہ تو نہیں ہوا۔

نہیں سر جی کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ مس رائے کو آرام سے احتیاط سے لے کر آیا ہوں۔

اوکے ٹھیک ہے بس یہ ہی پوچھنا تھا اب تم جاؤ۔

ڈرائیور کے کمرے سے باہر جاتے ہی احد رضا نے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھا۔

تم سے بڑا پاگل میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ اتنی سی بات کے لیے تم رحمان پر شک کر رہے ہو۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے اگر رائے تمہارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے تو وہ کسی کہ ساتھ بھی بیٹھ جائے گی۔

مسٹر ضرب اپنی محبت پر یقین کرنا سیکھیں۔ وہ لڑکی ایسی نہیں ہے اسکا چہرہ اور آنکھیں سب بتاتی ہیں۔

اور رہی بات مشعل کی رائے کو بتانے کی تو وہ بھی میں کوئی حل نکالتا ہوں۔

ضرب علی شاہ احد رضا کی یہ باتیں سن کر کرسی سے اٹھ کر باہر کھڑکی کی طرف آکر کھڑا ہو گیا۔

ٹھیک کہہ رہے ہو احد مجھے یقین کرنا چاہے یقین اور بھروسہ ہی پیار کو مضبوط بناتا ہے..
ضراب علی شاہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا..

یقین بھروسہ اور عورت یہ تینوں ہی وہ حقیقتیں تھیں جس پر ضراب علی شاہ کو ڈر لگتا تھا کہ
کسی بھی وقت یہ ٹوٹ سکتی ہیں اور دھوکہ دے سکتی ہیں..
پر رائے کے آتے ضراب علی شاہ کی زندگی بدلنا شروع ہو گئی تھی اسکا ڈر ختم ہو رہا تھا پر اندر کے
ضراب علی شاہ کو یہ سمجھنا مشکل تھا کہ وہ کسی پر بھروسہ کر سکے..

*

مشعل مہندی کی تیاریوں میں ایسے مصروف تھی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کیسی مہندی کے فنکشن
پر نہیں جا رہی بلکہ اس کی خود کی مہندی ہے..
امی جی یہ دیکھیں یہ لہنگا کیسا رہے گا کل کے لیے..
گرین کلر کا لہنگا اس کے اوپر اورنج کلر کی شرٹ وہ اپنی امی جی کو دیکھا رہی تھی..
مشعل تمہیں کیا ہو گیا ہے یہ اپنی فیملی کی شادی نہیں ہے کچھ بھی نارمل سا پہن لو جو
مناسب بھی لگے.. یہ بہت زیادہ بھاری ہے..
پھپھو جان نے اپنی بیٹی کو ڈانٹتے ہوئے کہا..

پر مشعل پر کسی کی بات کا اثر کہاں ہونا تھا وہ اپنے ہی خیالوں میں مست تھی..
وہ دن زیادہ دور نہیں ہے جب میں اس طرح کا لہنگا پہن کر ضراب کی دہن بنو گی
مشعل نے لہنگے پر اپنا ہاتھ پھرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا..

کچھ کہا تم نے مشعل.. پھپھو جان نے مشعل کو بڑبڑاتے ہوئے دیکھا تو پوچھا..
نہیں امی جی کچھ نہیں..

مشعل لہنگے کا دوپٹہ سر پر لیے شیشے میں اپنے آپ کو ضرباب علی شاہ کی دلہن بنے دیکھ رہی تھی..

*

ساری اربن منٹ ہو چکی تھی قلعہ کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا.. ہر چیز اپنی مثال آپ لگ رہی تھی کوئی بھی دیکھتا تو تعریف کیے بنا رہ نہیں سکتا تھا...
تازہ پھولوں کی خوشبو نے شام کو اور رنگین بنا دیا تھا.. ساتھ میں چلتا ہو میوزک جو دلہا اور دلہن کے جڑبوں کی عکاسی کر رہا تھا...

فنکشن کا ٹائم سٹارٹ ہو گیا تھا کچھ کچھ لوگوں کی آمد ہو رہی تھی قلعہ کے اندر کے دروازے پر کھڑے ضرباب علی شاہ احد رضا اور ریحان شاہ سب انتظامات کا جائزہ لے رہے تھے..
قلعہ کے گیٹ کے سامنے ایک گاڑی آکر روکی.. اور رائے نے اس گاڑی سے باہر قدم رکھا..

پنک اور آسمانی کلر کی فراک پہنے ہاتھوں میں گیندے کہ پھولوں کا گجرا پہنے پاؤں میں گولڈن کلر کا کھسہ اور ساتھ ایک پاؤں میں پازیب پہنے وہ کسی آسمان سے اتری پری کی طرح لگ رہی تھی..

رائے نے قلعہ کے دروازے کے اندر داخل ہوئی تو احد رضا اور ریحان شاہ کہ منہ سے بے اختیار
ماشاء اللہ نکل گیا..

ضراب علی شاہ کی نظریں رائے سے ہٹ نہیں رہی تھی ضراب علی شاہ کا بس نہ چلتا تو وہ رائے کو سب کی نظر سے چھپا لیتا کہ کوئی اس پری کو اٹھا کر نالے جائے... اسلام علیکم..

رائے کی سلام کی آواز نے ضراب علی شاہ کو اسکے سحر سے باہر نکلا.. وعلیکم السلام..

آپ اگی ہیں تو آئیں فیملیز کی طرف چل کر دیکھ لیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی... جی سر احد میں دیکھ لیتی ہوں.. یہ کہہ کر رائے وہاں سے چلی گئی..

ضراب علی شاہ نے اپنے کوٹ کے کلر کو ٹھیک کرتے ہوئے رائے کو جاتے دیکھ رہا تھا.. رحمان شاہ کے فون کی گھنٹی بجی..

وہ کال مشعل کی تھی جو کب سے رحمان شاہ کا انتظار کر رہی تھی کہ اسے اکر لے جائے.. ضراب بھائی.. مشعل کی کال ہے میں اسے لینے جا رہا ہوں بس تھوڑی دیر تک آتا ہوں.. اوکے ٹھیک ہے جلدی آنا..

رحمان شاہ یہ کہہ کر وہاں سے نکل گیا..

سب مہمان آرہے تھے.. مہمانوں کی ہلچل ہو رہی تھی ابھی دلہا اور دلہن نے آنا تھا.. رائے ان کے لیے پھولوں کا انتظام کر رہی تھی..

ضراب علی شاہ بھی ہر اربن منٹ کو دیکھ رہے تھے..

رائہ ہاتھ میں پھولوں کی ٹرے لیے قلعہ کے دروازے کے پاس جا رہی تھی تاکہ دلہا اور دلہن کے لیے پھول رکھ سکے دوسری جانب ضراب علی شاہ دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا کہ اچانک دونوں کی آپس میں انکر ہو گئی..

پھولوں کی ٹرے سے پھولوں اچھل کر رائہ اور ضراب علی شاہ پر اکر گر گئے..

رائہ اس وقت ضراب علی شاہ کی بانہوں میں تھی اپنے بچاؤ کے لیے رائہ نے اپنے دونوں بازو ضراب علی شاہ کے سینے پر رکھے ہوئے تھے.. اور ضراب علی شاہ کے ہاتھوں نے رائہ کو اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا..

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے رائہ کی تو جیسے سانس روک گئی تھی اسکے دل کی دھڑکن ضراب علی شاہ کو صاف سنائی دے رہی تھی..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

کچھ پھول گر کر رائہ کے بالوں میں اٹک گئے تھے..

ضراب علی شاہ نے اپنے ہاتھ سے رائہ کے بالوں سے وہ پھول کی پتی کو دور کیا جو رائہ کے بالوں میں اٹکی ہوئی تھی..

ضراب علی شاہ کا رائہ کے بالوں کو چھونے سے رائہ سمٹ سی گئی اور خود کو ضراب علی شاہ کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی پر ضراب علی شاہ کی ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہونے سے وہ ناکام ہو رہی تھی..

ضراب علی شاہ رائہ کے بالوں کو ٹھیک کرتے اسکی طرف دیکھے جا رہا تھا...

ضراب علی شاہ کے ایسے دیکھنے سے رائے اپنے آپ کو موم کی طرح پگھلتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

کاش وقت یہاں ہی روک جائے اور تمہیں کوئی بھی مجھ سے الگ نہ کر سکے۔ تم میری زندگی کی وہ کرن ہو جس نے اپنی چمک سے میرے دل کو روشن کیا ہے۔ ضراب علی شاہ رائے کی آنکھوں کے صحرا میں ڈوبے سوچ رہا تھا۔

مجھ سے کبھی الگ نا ہونا۔ اور نہ میں تمہیں ہونے دوں گا۔
رائے جو شرم سے سرخ پڑ رہی تھی بڑی مشکل سے بولی۔
سر ضراب سب دیکھ رہے ہیں۔

رائے نے اپنے ارد گرد دیکھتے لوگوں کو دیکھ کر کہا۔

مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں ہے۔

ضراب علی شاہ کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے۔

کیا۔ میں سمجھی نہیں۔ رائے نے حیرت سے ضراب علی شاہ کو دیکھا۔

ضراب علی شاہ ابھی کچھ کہتا کہ مشعل کی آواز آئی

ضراب یہ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک مشعل کی آواز نے رائے کو ضراب علی شاہ کی گرفت سے الگ کر دیا۔

ضراب یہ سب کیا ہے۔

مشعل ضرباب علی شاہ کو رائے کے ساتھ دیکھ کر اپنے ہوش گنوا بیٹھی تھی۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کبھی ضرباب علی شاہ کو دیکھتی تو کبھی رائے کو۔

مشعل تمیز سے بات کرو۔ ضرباب علی شاہ نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔
میں تمیز سے بات کرو اور جو یہاں ہو رہا ہے وہ کس زمرے میں آتا ہے ضرباب۔
مشعل کی آواز اونچی ہو رہی تھی۔

احد رضا نے جب یہ سب دیکھا تو وہ بھی قلعہ کے دروازے کے پاس آگیا۔
کیا ہو رہا ہے یہاں۔ احد رضا نے مشعل اور ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
آپ ہی ضرباب سے پوچھے کیا ہو رہا ہے شرم نہیں آتی ان کو۔

مشعل کی زبان تھی کہ قابو میں نہیں آرہی تھی وہ بغیر سوچے سمجھے بولتی جا رہی تھی۔
مشعل اپنی آواز آپ نیچی رکھے یہ گھر نہیں ہے اور آپ ضرباب سے کس لہجے میں بات کر رہی ہیں بھائی ہیں آپ کہ بڑے معافی مانگے ان سے۔

احد رضا نے مشعل کو آرام سے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی پر وہ کسی کی بات سننے والی نہیں تھی۔

معافی میں کیوں مانگو۔ میں نے کچھ نہیں کیا جس نے کیا ہے وہ آپ کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور نہ میں نے ایسا کچھ کہا ہے۔

مشعل کی اس بدتمیزی پر ضرباب علی شاہ نے خود کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔ پر وہ جب مسلسل بولے جا رہی تھی تو ضرباب علی شاہ نے غصے سے مشعل کی طرف دیکھا۔

دیکھو مشعل یہاں تماشا نہ بناو.. ضرباب علی شاہ نے اپنے آس پاس کے لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا..

اور ابھی کہ ابھی تم گھر جاؤ گی.. اور ہاں ایک بات یاد رکھو آج کہ بعد میں تمہارے منہ سے اپنا نام نہ سنو سمجھ آگئی.. اور اگر کہو گی تو ضرباب بھائی اسکے علاوہ کچھ نہیں.. مشعل نے رائے کی طرف غصے سے دیکھا جو ضرباب علی شاہ سے دو قدم پیچھے کھڑی تھی.. آپ کو جو آج ہوا ہے اسکا جواب دینا ہو گا..

یہ کہہ کر مشعل غصے سے پلٹی اور تیزی سے چلتے ہوئے گیٹ کی طرف چلی گی.. ضرباب علی شاہ نے رائے کی طرف ایک نظر ڈالی وہ وہاں سہمی کھڑی تھی.. احد تم سب دیکھو میں ابھی آتا ہوں.. ضرباب علی شاہ نے احد رضا کو باقی کے انتظامات دیکھنے کا کہہ کر خود مشعل کے پیچھے چلا گیا..

مشعل ابھی گیٹ پر پہنچی تھی کہ سامنے سے ریحان شاہ گاڑی کو پارکنگ میں لگا کر اربا تھا مشعل کو ایسے آتے دیکھ کر وہ وہی روک گیا..

کیا ہوا مشعل تم ایسے واپس کیوں آرہی ہو؟

ریحان شاہ نے مشعل کو غصے میں دیکھا تو پریشان ہو گیا..

ریحان بھائی مجھے گھر لے جائیں..

مگر ہوا کیا ہے..

ابھی مشعل کچھ کہہ نہیں پائی تھی کہ ضرباب علی شاہ اوپر سے آگیا..

رتحان تم مشعل کو ابھی واپس گھر لے جاؤ اور پھپھو جان کو کہنا کہ اسکو پہلے بڑوں سے بات کرنے کی تمیز سکھائیں باقی بات میں آج گھر آکر کروں گا..

ضراب علی شاہ نے رتحن شاہ کو یہ کہہ کر خود واپس فنکشن کی طرف چلا گیا..
رتحن شاہ کھڑا مشعل اور ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتا رہا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ابھی کچھ دیر میں ایسا کیا ہوا ہے جو ضراب علی شاہ اور مشعل اتنے غصے میں ہیں..

*

مس رائے آپ پریشان نا ہوں مشعل تھوڑی نا سمجھ ہے اسے پتہ نہیں چلتا کہ کہاں کیا بات کرنی ہے.. احد رضا نے رائے کو تسلی دیتے ہوئے کہا..

سب میری وجہ سے ہوا ہے اگر میں آگے دیکھ کر چلتی تو ایسے سر ضراب سے ٹکر نہ ہوتی اور پھر مشعل بھی غصہ نہ کرتی.. رائے نے خو کو قصور وار ٹھہراتے ہوئے کہا..

او اچھا تو آپ دونوں کی ٹکر ہوئی تھی.. میں نے یہ کیسے میں کر دیا.. احد رضا نے شرارتی انداز میں رائے کو کہا..

کیا مطلب سر احد کیا میں کر دیا آپ نے..

کچھ نہیں.. کچھ نہیں.. اور آپ مشعل کی ٹینشن نہ لے وہ ضراب سب سنبھال لے گا..
دراصل ضراب کی کوئی بہن نہیں ہے تو ضراب نے مشعل کو بچپن سے ہی بہنوں کی طرح لاڈلی رکھا ہوا ہے اس لیے وہ تھوڑا بگڑ گئی ہے پر آپ ٹینشن نہ لیں سب ٹھیک ہو جائے گا..

احد رضا نے نے بڑی سمجھ داری سے رائے تک یہ بات بھی پہنچا دی کہ ضراب علی شاہ اور مشعل میں ایسا کچھ نہیں ہے۔

سر احد تو کیا اس کا مطلب ہے کہ سر ضراب اور مشعل.. وہ کہتے کہتے روکی گی۔۔
جی کہیں آپ پوچھ سکتی ہیں۔۔ احد رضا جو پہلے سے اس انتظار میں تھا کہ رائے خود اس بات کو اگے بڑھائے

سر احد مجھے لگا تھا کہ شاید سر ضراب اور مشعل ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔
رائے کی اس بات پر احد رضا نے زور کا قہقہہ لگایا۔

ارے مس رائے آپ واقعی میں اتنی بھولی ہیں۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے ضراب علی شاہ اور مشعل
ایک دوسرے کو پسند کرنا ناممکن ہے وہ تو اُسے اپنی بہن سمجھتا ہے اور ویسے بھی وہ ابھی
بہت چھوٹی ہے۔۔

پر مس رائے یہ سب آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔

احد رضا نے الٹا رائے سے پوچھ لیا۔

رائے کہ پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔

وہ سر احد میں... ابھی وہ کچھ کہتی سامنے ضراب علی شاہ آگیا۔۔

شکر ہی اللہ کا آج بچ گئی نہیں تو سر احد تو بات کی کھال اتارنے لگ گئے تھے رائے نے گہری
سانس لیتے ہوئے سوچا۔۔

احد سب ٹھیک جا رہا ہے نہ ضرباب علی شاہ نے آتے ہی ایک نظر رائے پر ڈالی اور ساتھ ہی کام کا پوچھ لیا تاکہ اسے کسی اور بات کا جواب نہ دینا پڑے۔

جی ضرباب صاحب سب ٹھیک ٹھاک ہے آپ پریشان نہ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے کچھ غلط ہو سکتا ہے کیا۔ احد رضا جو ضرباب علی شاہ کو بات بتانے کے لیے بے چین تھا بولا۔

مس رائے آپ اندر کا ایک جائزہ لے لیں ابھی دلہا اور دلہن آنے والے ہیں۔ احد رضا نے رائے کو کام بتا کر اندر بھیج دیا۔

اوکے سر احد۔

رائے یہ کہہ کر اندر چلی گئی۔

کیا ہوا ہے احد اتنا خوش کیوں ہے ابھی جو ہوا میں ٹینشن میں ہوں اور تم بڑے خوش ہو۔

ضراب علی شاہ نے احد رضا کو ایسے خوش دیکھا تو پوچھا۔

یار ضرباب بات ہی کچھ ایسی ہے خوش نہ ہوں تو کیا کرو۔

اچھا اب بتا بھی دو کیا بات ہے۔ ضرباب علی شاہ نے بے چینی سے کہا۔

احد رضا نے رائے سے ہونے والی ساری بات ضرباب علی شاہ کو بتا دی۔ ساری بات سنتے ہی

ضراب علی شاہ کے چہرے پر سکون اور خوشی کی لہر آگئی۔

ضراب علی شاہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کا یہ مسئلہ ایسے اتنی جلدی حل ہو جائے گا۔

چل پھر ہو جائے ایک جیھی۔ اور ساتھ ہی احد رضا نے ضرباب علی شاہ کو گلے لگا لیا۔

سارے رستے مشعل غصے میں بیٹھی رہی کچھ نہیں بولی..

مشعل تم مجھے بتاؤ گی کہ کیا ہوا ہے یا ایسے خاموش بیٹھی رہو گی گھر بھی آنے والا ہے میں کیا بتاؤں گا امی جی کو کہ تم اتنی جلدی کیوں واپس آگی ہو..

رتحان شاہ نے گاڑی چلاتے ہوئے مشعل کی طرف دیکھا جو غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی..

رتحان شاہ کہ بار بار پوچھنے پر وہ ایک بم کی طرح پھٹ پڑی..

یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے پتہ نہیں کیا سمجھتی ہے خود کو.. مشعل ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھماتے ہوئے بولی..

کون.. کس کی بات کر رہی ہو.. رتحان شاہ نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

وہی دو کوڑی کی لڑکی.. مشعل کی آنکھوں میں رائے کے لیے نفرت برس رہی تھی مشعل کی آنکھوں کہ سامنے ضرب علی شاہ اور رائے کا ایک ساتھ ہونا بار بار اربا تھا..

مشعل ایسے کسی کو نہیں کہتے.. اور تم کس کی بات کر رہی ہو.. کیا مہمانوں میں سے کسی نے کچھ کہا ہے.. رتحان شاہ کو یہ لگ رہا تھا کہ شاید فنکشن میں کسی سے بحث ہو گی ہے مشعل کی..

نہیں.. وہ گھٹیا لڑکی آپ ہی کہ آفس میں کام کرتی ہے مس رائے شیراز..

مشعل نے حقارت سے رائے کا نام لیا..

کیا.. کیا کہا تم نے.. رائے کا نام سنتے ہی رتحان شاہ نے گاڑی روک دی..

ابھی جو تم اتنی باتیں سن رہی تھی وہ مس رائے کو کہہ رہی تھی اسنے ایسا کیا کیا ہے جو تم اتنی گری ہو زبان استعمال کر رہی ہو..

رتخان شاہ کو یقین نہیں اربا تھا کہ یہ اسکی ہی بہن ہے جو کسی لڑکی کے لیے ایسے الفاظ استعمال کر سکتی ہے..

رتخان بھائی آپ نے وہ نہیں دیکھا جو میں دیکھ کر آئی ہوں.. اور آپ میرے معاملات میں مداخلت نہ کریں..

مشعل کو ایسے بولتے دیکھ کر رتخان شاہ کہ پاس بولنے کہ لیے کوئی الفاظ نہیں مل رہے تھے..
ضراب بھائی نے ٹھیک کیا تمہارے ساتھ اب میں گھر میں کوئی بات نہیں کروں گا ضراب بھائی آئیں گے تو تب ہی بات ہوگی..

یہ کہہ کر رتخان شاہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا..

**

فنکشن اچھے سے مکمل ہو چکا تھا مہمان بھی اپنے اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے اور سردی بھی بڑھ رہی تھی..

رائے شال اوڑھے گیٹ سے باہر آئی..

سر ضراب میں اب چلتی ہوں سب کام مکمل ہو گئے ہیں دیر بھی کافی ہوگی ہے امی جان پریشان ہو رہی ہوں گی..

ٹھیک ہے آپ کو احد اور نمرہ گھر ڈراپ کر دیتے ہیں..

ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف بغیر دیکھے کہا..

یہ اچانک سر ضراب کو کیا ہو گیا ہے یہ تو دیکھ کر بھی بات نہیں کر رہے.. رائہ کو ضراب علی شاہ کا رویہ کچھ عجیب سا لگ رہا تھا..
بہمسلم.. ٹھیک ہے..

یہ مختصر سا جواب دے کر رائہ احد رضا اور نمرہ کے ساتھ گھر کے لئے نکل گئی..
آج ضراب علی شاہ اپنی زندگی کا وہ فیصلہ کرنے جا رہا تھا جس کے لیے وہ کئی دونوں سے سوچ رہا تھا.. اور آج محبت نے ضراب علی شاہ کے ہر وہم پر اپنا سحر کر دیا تھا اور ضراب علی شاہ کی انا آج ہار گئی تھی اور محبت جیتنے والی تھی...

ضراب علی شاہ نے گاڑی نکالی اور پھپھو جان کے گھر کا رستہ لیا..
محبت اگر سچی ہو تو انسان بڑی سے بڑی مشکل کو بھی حل کرنے کا حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے..
اور یہ ہی ضراب علی شاہ کے ساتھ ہوا تھا جس مسئلے کی وجہ سے وہ پریشان تھا وہ آج حل ہو چکا تھا اب ضراب علی شاہ کو اسکی محبت سے کوئی الگ نہیں کر سکتا تھا..

*

رستے میں جاتے ہوئے ضراب علی شاہ نے دادا جان کو کال کر دی تھی کہ وہ پھپھو جان کے گھر آجائیں. کوئی ضروری بات کرنی ہے..

دادا جان کا یوں اچانک رات کو پھپھو جان کہ گھر آنے سے پھپھو جان سمیت سب پریشان تھے کہ آخر ضراب علی شاہ نے ایسی کیا بات کرنی ہے.. لیکن دوسری جانب مشعل کی سانسیں روکی ہوئی تھی کہ پتہ نہیں آج کیا ہونے والا ہے..

ضراب علی شاہ کی گاڑی روکنے کی آواز پر مشعل کی بے چینی اور بڑھ گئی..
ضراب علی شاہ نے گھر کی بیل دی..
رتحان شاہ نے اکر دروازہ کھولا..

آئیں ضراب بھائی سب آپ کا ہی انتظار کر رہے ہیں..
ہممممم... دادا جان اگے ہیں کیا.. ضراب علی شاہ نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے رتحنان شاہ سے پوچھا..

ہاں جی وہ کب کہ اچکے ہیں بس آپ کا ہی انتظار کر رہے ہیں.. اچھا ضراب بھائی وہ میں نے آپ سے بات کرنی تھی..

رتحنان شاہ نے ضراب علی شاہ کو ڈرائیونگ روم کی طرف جاتے ہوئے روک کر کہا..

ہاں بولو کیا بات ہے.. ضراب علی شاہ نے حیرت سے رتحنان شاہ کی طرف دیکھا..

ضراب بھائی مجھے یہ نہیں پتہ کہ آج وہاں فنکشن میں کیا ہوا تھا پر مشعل نے جو کیا وہ ٹھیک نہیں تھا وہ ابھی نا سمجھ ہے تو آپ پلیز ایسی کوئی بات نا کرنا جس سے وہ مزید پریشان ہو جائے.. جب سے آئی ہے اپنے آپ کو کمرے میں بند کیا ہوا ہے..

رتحنان شاہ نے پریشان ہو کر ضراب علی شاہ کو کہا..

تم بے فکر ہو جاؤ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی وہ میری بھی ایسے ہی بہن ہے جیسے تمہاری ہے تو اس بات کی ٹینشن نہ لو۔

ضراب علی شاہ نے ریحان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔
اور وہ دونوں اندر چلے گئے جہاں سب ضراب علی شاہ کا انتظار کر رہے تھے۔

اسلام علیکم پھپھو جان۔ کیسی ہیں۔

ضراب علی شاہ آتے ہی پھپھو کو سلام کیا۔

جی بیٹا ٹھیک ہوں تم سناؤ سب ٹھیک ہے نا۔

پھپھو نے ضراب علی شاہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جی پھپھو پہلے چائے تو پلا دیں۔

ضراب علی شاہ بڑے مطمئن سا ہو کر بات کر رہا تھا۔

جب سب چائے پی چکے تھے تب ضراب علی شاہ نے پھپھو کو کہا کہ وہ مشعل کو بھی بلا لیں

جو بات میں کرنے جا رہا ہوں وہ اسکو بھی سنی چاہیے۔ پھپھو نے مشعل کو بھی بلا لیا۔

ضراب علی شاہ کو اپنے سامنے دیکھ کر مشعل کو اپنی ساری باتیں یاد آگئیں جو وہ کچھ دیر پہلے

ضراب علی شاہ کو بول کر آئی تھی۔

مشعل اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے سب کی طرف دیکھ رہی تھی کہ شاید آج اسکی سزا اور جزا

کا فیصلہ ہونے والا ہے۔

سب اسی انتظار میں تھے کہ کب ضراب علی شاہ کچھ بولے۔ مشعل کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔۔۔ ریحان شاہ الگ پریشان تھا کہ کیا ہونے والا ہے دادا جان اور پھپھو جان ضراب علی شاہ کی بات سننے کے لیے الگ بے چین تھے۔۔۔

جی دادا جان اور پھپھو جان آپ کو ایک ساتھ بلانے کا مقصد یہ تھا کہ آج کسی نے مجھ سے میری زندگی پر سوال اٹھایا ہے میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ وہ کون ہے اور نہ یہ بتا سکتا ہوں کہ ہوا کیا تھا بس آپ سب یہ جان لے کہ ان سب کئی ہوئی باتوں کا جواب دینے آیا ہوں۔۔۔ ضراب علی شاہ نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور میں نے ایک فیصلہ لیا ہے امید کرتا ہوں کہ آپ سب کی خوشی بھی اس میں شامل ہو گی۔۔۔

کیوں نہیں ضراب بیٹا تمہاری خوشی میں ہی ہماری خوشی ہے تم بتاؤ کیا فیصلہ لیا ہے دادا جان نے ضراب علی شاہ کی بات کا جواب دیا۔۔۔

دادا جان میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔

ضراب علی شاہ کی بات پر سب ایک دوسرے کو حیرت اور خوشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

مشعل دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ آج کی اس بات سے ضراب میرے ساتھ شادی کرنے کے لیے راضی ہو گئے ہیں۔۔۔

ضراب بیٹا یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ہم سب کے لئے۔۔۔ پھپھو نے ضراب علی شاہ کی طرف خوشی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے واہ اب ضراب بھائی دلہا بنے گے ریحان شاہ بھی ضراب علی شاہ کہ اس فیصلے پر خوش تھا..

پر بیٹا وہ لڑکی کون ہے جس سے تم شادی کرنا چاہتے ہو دادا جان نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.. جو اچھی طرح جانتے تھے کہ ضراب علی شاہ کی پسند کون ہے.

مشعل نے اپنے نانا جان کی اس بات پر ان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا ارے نانا جان آپ کو یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ لڑکی کون ہے وہ آپکی نواسی ہے.. مشعل جو دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہی تھی کہ ابھی ضراب علی شاہ اسکا نام لیں گئے..

دادا جان آپ اور کچھ اور لوگ بھی اسے اچھی طرح جانتے ہیں.. ضراب علی شاہ نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

مشعل کو اس طرح ضراب علی شاہ کے دیکھنے سے پورا یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس کا ہی نام لیں گے..

جی دادا جان وہ میرے آفس میں ہی ہے آپ اس سے مل چکے ہیں.. رائے شیراز نام ہے اسکا.. ضراب علی شاہ کہ منہ سے رائے کا نام سن کر مشعل کہ پاؤں تلے زمین نکل گئی اسے ایسا لگا کہ کسی نے اس پر پہاڑ گرا دیا ہے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی جس میں بس آنسو نکلنے والے تھے.. وہ کچھ دیر ضراب علی شاہ کو دیکھتی رہی پھر خود پر قابو نہ رکھ سکی تو وہاں سے اٹھ کر چلی گئی..

رتخان شاہ نے جب رائے کا نام سنا تو وہ بھی حیران ہوا اس کے دل کو بھی دھچکا لگا کیونکہ وہ رائے کو پسند کرتا تھا۔ بس اپنی محبت کے ٹھکرا جانے سے ڈرتا تھا۔ ضربا علی شاہ کی اس بات پر وہ جیسے سکتے میں آگیا ہو۔۔۔

مشعل کے آنسو روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے ضربا کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا ضربا صرف میرا ہے مشعل نے اپنے کانوں پر رکھ کر ضربا علی شاہ کی آواز کو روکنا چاہا جو مسلسل اس کے کانوں میں آرہی تھی۔۔۔۔ ضربا میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میں بچپن سے ان سے محبت کرتی ہوں وہ اب کسی اور کے نہیں ہو سکتے۔۔

اور نہ میں رائے شیراز کو ایسا کرنے دو گی
میں ایسا نہیں ہونے دو گی رائے شیراز میں ضربا کو کسی صورت تمہارا نہیں ہونے دو گی
وہ سمجھتی کیا ہے خود کو کیا وہ اتنی آسانی سے ضربا کو مجھ سے چھین لے گی میں ایسا نہیں ہونے دو گی ضربا صرف میرا ہے اور میرا ہی رہے گا۔۔

رائے شیراز تم جیسی لڑکیوں کو میں اچھی طرح جانتی ہوں اور تمہیں رستے سے ہٹنا بھی آتا ہے مجھے۔۔

مشعل نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔
اب دیکھو میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔۔۔۔

ضراب علی شاہ کے اس فیصلے پر دادا جان اور پھپھو بہت خوش تھے۔ دادا جان کی تو دل کی مراد پوری ہو گی تھی اور دادا جان کو رائے بھی پسند تھی۔

ضراب علی شاہ نے ریحان شاہ کی طرف دیکھا جس کی خوشی اب اداسی میں بدل چکی تھی۔ ریحان کیا ہوا ہے اچانک یوں خاموش کیوں ہو گے ہو۔

ضراب علی شاہ نے ریحان شاہ کو ایسے خاموش بیٹھے دیکھا تو ضراب علی شاہ کا شک یقین میں بدل گیا کہ ریحان کے دل میں رائے کے لئے کچھ نہ کچھ ہے۔ ضراب علی شاہ کی نظر ریحان شاہ پر تھی کہ وہ کیا بولتا ہے۔

کچھ نہیں ضراب بھائی۔ میں تو بہت خوش ہوں۔ بس سارے دن کی تھکاوٹ ہے اور کچھ نہیں۔

ریحان شاہ نے اپنی حالت کو چھپاتے ہوئے کہا۔

آپ لوگ باتیں کریں میں تھوڑا آرام کر لوں۔

ریحان شاہ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔

ریحان بات سنو میری۔

ضراب علی شاہ نے جاتے ہوئے ریحان کو پیچھے سے آواز دی

ریحان شاہ نے آواز سن کر ضراب علی شاہ کی طرف مڑ کر دیکھا۔

جی ضراب بھائی۔

رتحان ابھی کسی سے بات نہ کرنا اس بارے میں.. سمجھ رہے ہونا..

ضراب علی شاہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ پورے آفس میں بات پھیل جائے اور رائے کی ذات پر کوئی بات کرے..

ہممم.. ٹھیک ہے..

مختصر سا جواب دے کر رتھان شاہ وہاں سے چلا گیا..

دادا جان میں نے ابھی رائے سے بات نہیں کی ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ جب تک میں خود بات نہ کر لوں اس سے تب تک یہ بات کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہئے نہ فیملی میں اور نہ آفس میں...

آج کسی وجہ سے آپ سب کو بتانا پڑا.. نہیں تو میں کسی اچھے وقت میں بتاتا اور ملاتا بھی.. پر ایسا نہیں ہو سکا..

کوئی بات نہیں ضراب بیٹا تم بے فکر ہو جاؤ جب تم رائے بیٹی سے بات کر لو گے تب ہی ہم ایک اچھا سا فیملی میں فنکشن رکھے گئے..

پھپھو جان نے ضراب علی شاہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا..

ٹھیک ہے پھپھو جان اب مجھے اجازت دیں..

اور دادا جان کیا آپ روکے گے یا ساتھ چلیں گے.. ضراب علی شاہ نے اٹھتے ہوئے دادا جان سے پوچھا..

نہیں ضراب بیٹا تم جاؤ میں آج یہاں ہی روکو گا. سردی بہت بڑھ گی ہے..

ٹھیک ہے دادا جان اپنا خیال رکھیے گا
اللہ حافظ..

ضراب علی شاہ یہ کہہ کر گھر کہ دروازے سے باہر نکل آیا..
باہر نکلتے ہی ضراب علی شاہ نے مشعل کو گارڈن میں ٹہلتے دیکھا تو اس کے پاس چلا گیا..
کیا تم مجھے کچھ کہو گی نہیں یا تمہیں خوشی نہیں ہوئی..
ضراب علی شاہ نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..
خوشی... دل تو کر رہا ہے اس رائے کو گلا دبا دوں جا کر مشعل جو سر جھکا کر کھڑی تھی. اور
اپنی نفرت اور غصے کو دبایا ہوا تھا.. بولی

جی مجھے خوشی ہوئی ہے.. پر میں اپنے آج کے رویے کی وجہ سے شرمندہ تھی اور اپکا سامنا
نہیں کر پا رہی تھی اس لیے باہر آگئی میں بہت شرمندہ ہوں جو آج میں نے کیا..
مشعل اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو توڑ موڑ کر بات کر رہی تھی
کوئی بات نہیں مشعل تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے یہ ہی کافی ہے.. ضراب علی شاہ
نے مشعل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا..
ضراب علی شاہ کے ایسے مشعل کے کندھے پر ہاتھ رکھنے پر مشعل نے ضراب علی شاہ کو دیکھا
اور پھر اپنے کندھے پر رکھے ہوئے ہاتھ کو..
شکریہ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوئے..
مشعل نے ضراب علی شاہ کے ہاتھ کو اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہا..

چلو اب تم اندر چلی جاؤ سردی بہت ہے۔۔ ضرب علی شاہ یہ کہہ کر گاڑی کی طرف چلا گیا۔۔
جی ضرب علی شاہ جارہی ہوں اندر لیکن اب یہ محبت کی جنگ شروع ہو گی ہے جس میں مجھے
کوئی ہار نہیں سکتا

رتحان شاہ نے کبھی سوچا نہیں تھا اسکی زندگی میں جو لڑکی آئے گی وہ کسی اور کی محبت ہو
گئی۔۔ وہ تو رائے کو دیکھ کر ہی دل ہار چکا تھا۔۔
اداسی میں وہ گھر سے گاڑی لے کر نکل گیا تھا یہ اسے بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کہاں جا رہا
ہے

واہ رتحان شاہ کیا قسمت پائی ہے محبت بھی اس سے کی جو میرے ہی بڑھے بھائی کی محبت
ہے رتحان شاہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔
اگر اپنی محبت کو حاصل کرتا ہوں تو بھائی کی زندگی تباہ ہو جائے گی اور اگر نہیں حاصل کرتا تو
خود کو اس محبت سے کیسے روک سکتا ہوں۔۔

اے اللہ تو ہی کوئی رستہ دیکھا۔۔

اور آنکھیں چھپتے ہی رتحان شاہ کے آنسو اسکے آنکھوں سے نکل آئے۔۔

رہی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ وہ خوش ہو یا نہیں.. ایک طرف upset گھر پہنچ کر رائہ اسے اس بات کی تسلی ہو گی تھی کہ ضراب علی شاہ اور مشعل کا کو ایسا رشتہ نہیں ہے اور دوسری طرف وہ آج مشعل کہ رویے سے اور باتوں سے پریشان تھی...

پتہ نہیں سر ضراب نے گھر جا کر کیا کہا ہو گا وہ اتنے غصے میں تھے.. کیا مجھے کال کرنی چاہئے یا میسج کر دوں پر اتنی رات کو وہ کیا سوچے گے.. شاید وہ سو رہے ہوں.. رائہ بیڈ پر لیٹے فون ہاتھ میں لئے سوچ رہی تھی.. فون کی سکریں میسج آنے پر آن ہو گی.. یہ کیا سر ضراب کا میسج..

وہ اچھل کر بیٹھ گی.. دل کی دھڑکنیں اچانک سے تیز ہو گئی..

رائہ نے جلدی سے میسج کو کھولا...

سلام علیکم..

کہ بعد کچھ نہیں لکھا تھا.. شاید وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ رائہ سو رہی ہے کہ نہیں..

اب کیا کروں جواب دوں یا نہیں..

رائہ سوچ میں پڑ گئی..

وعلیکم السلام...

لکھ کر رائہ نے جواب دیا..

وہ بھی یہ ہی چاہتی تھی کہ ضرباب علی شاہ سے بات کرے اس لیے سوچنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی اور جواب دے دیا..

ساتھ ہی ضرباب علی شاہ کا میسج آگیا..

آپ ٹھیک سے گھر پہنچ گئی تھی کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا..؟
نہیں سر ضرباب کوئی مسئلہ نہیں ہوا. آپ ٹھیک ہیں؟ میری غلطی کی وجہ سے آج جو ہوا اس
sorry کے لئے..

رائہ کو جو بات تنگ کر رہی تھی اس نے فوراً کہہ دی..

ضراب علی شاہ نے رائہ کا یہ میسج پڑتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی..

اڑس اوکے مس رائہ.. کچھ غلطیاں زندگی میں اچھے کے لئے بھی ہوتی ہیں جو انسان کو دکھ
Good night نہیں بلکہ خوشی دیتی ہیں.. اب آپ سو جائیں صبح ٹائم سے آفس آنا ہے..
چہرے پر مسکراہٹ لیے ضرباب علی شاہ نے رائہ کو جواب دیا.. اور ساتھ ہی فون کو سائیڈ پر
رکھ دیا کیونکہ کہ وہ جانتا تھا کہ اس میسج کے بعد رائہ کا جواب نہیں آئے گا..

یہ کیا بات کہہ دی سر ضرباب نے غلطیوں سے خوشی کیسے مل سکتی ہے.. رائہ نے میسج کو
پڑتے ہوئے سوچا..

جب وہ دو تین بار میسج پڑنے سے بھی رائہ کو سمجھ نہیں آئی تو موبائل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے
ہوئے لیٹ گئی..

اوکے گڈ نائٹ.. سر ضرباب.. اور ساتھ ہی رائہ کا چہرہ ہلکی سی مسکراہٹ سے کھل گیا..

رتحان بھائی اٹھو مجھے کالج چھوڑ کر آو دیر ہو رہی ہے..

مشعل نے رتھان شاہ کو اٹھاتے ہوئے کہا جو ساری رات کی ڈرائیونگ کر کہ تھکا سو رہا تھا..

جاؤ مشعل یہاں سے مجھے سونے دو اور آج چھٹی کر لو کالج سے..

رتھان شاہ نے تکیہ منہ پر رکھے مشعل کو کہا..

نہیں میں چھٹی نہیں کر سکتی میرے پیپرز شروع ہونے والے ہیں اٹھ جائیں جلدی سے میں

آپ کا انتظار کر رہی ہوں..

یہ کہہ کر مشعل رتھان شاہ کے کمرے سے باہر آگئی...

اب بندہ سکون سے سو بھی نہیں سکتا..

رتھان شاہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ مشعل کو کوئی اور کالج نہیں

لے کر جا سکتا اس لئے اسے ہی اٹھنا پڑے گا.. ساری رات جاگنے کی وجہ سے رتھان شاہ کی

آنکھیں سرخ پڑی ہوئی تھیں..

شاہور لینے کہ بعد رتھان شاہ نیچے آیا جہاں مشعل اسکا انتظار کر رہی تھی..

چلو اب جلدی آؤ.. میں نے آفس کے لیے بھی نکلنا ہے..

یہ کہہ کر رتھان شاہ گاڑی کی طرف چلا گیا..

انہیں کیا ہوا ہے ناشتہ بھی نہیں کیا..

مشعل یہ کہتے ہوئے رتھان شاہ کے پیچھے چلی گئی..

رتحان بھائی آپ کیا ساری رات سوئے نہیں آپ کی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں
مشعل نے رتھان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس سر میں درد تھا شاید سردی لگ گئی ہے.. رتھان شاہ نے بلیٹ
باندھتے ہوئے کہا..

سردی لگ گئی ہے یا آپ کو کسی بات کی پریشانی ہے کہیں آپ کا دل تو نہیں ٹوٹا..
مشعل کو رتھان شاہ کی حالت سے کچھ اندازہ ہو رہا تھا..

فضول میں بات نہ کیا کرو ایسی کوئی بات نہیں ہے.. جب کہہ دیا ہے کہ سر میں درد تھا اب
اور مزید بات نہ کرنا نہیں تو یہی اتار دوں گا پھر خود کالج چلی جانا..

رتھان شاہ نے مشعل کو ڈانٹتے ہوئے کہا..

اچھا ٹھیک ہے نہیں کچھ کہتی غصہ کیوں ہو رہے ہیں
مشعل یہ کہہ کر چپ کر گئی..

رائہ کی گاڑی ٹھیک ہو گئی تھی اس لیے وہ آفس خود ہی آگئی تھی.. ضرباب علی شاہ نے جو
ڈرائیور کی ڈیوٹی لگائی تھی رائہ کو پک اینڈ ڈراپ کی رائہ نے اسے کال کر کہہ بتا دیا تھا..

رائہ کے آفس آتے ہی نمبرہ نے اسے فوراً اپنے روم میں بلا لیا..

نمبرہ سب ٹھیک ہے نا تم نے ایسے صبح صبح بلایا ہے.

رائہ نمبرہ کے روم میں داخل ہوتے ہی نمبرہ سے پوچھا..

ہاں جی سب ٹھیک ہے.. بس تم سے کچھ سنا ہے.. آؤ بیٹھو.

نمرہ نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

مجھ سے... کیا سنا ہے. رائے نے حیرت سے کہا..

رائے جو کل ہوا تمہارے اور سر ضراب کے درمیان اب شروع سے ساری سٹوری سناؤ..

نمرہ کی اس بات پر رائے چونک گئی..

اب بتا بھی دو رائے.. نمرہ بے صبری انتظار کر رہی تھی..

رائے کہ پاس اب بتانے کہ علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا.. کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سر احد نے

نمرہ کو سب تو نہیں پر جو دیکھا وہ بتا دیا ہو گا.. اس لئے اب وہ کوئی ٹال موٹل نہیں کر سکتی

تھی..

رائے نے مہندی پر جو ہوا ضراب سے ٹکرانے اور مشعل کے آنے تک سب بتا دیا..

اف اللہ کتنا رومینٹک تھا نا سب.. نمرہ اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

مجھے مشعل کی فکر ہو رہی تھی کہ پتہ نہیں سر ضراب نے کیا کہا ہو گا وہ بہت غصے میں تھے

رائے نے نمرہ کی بات ٹالتے ہوئے کہا..

اے ہو رائے تمہیں مشعل کی پڑی ہے اور میں کچھ اور سوچ رہی ہو. اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ سر

ضراب تمہیں کیسے لگتے ہیں..

نمرہ رائے کی دل کی بات جانا چاہی تھی..

اچھے ہیں سر ضراب.. کبھی کبھی بہت غصے میں آجاتے ہیں تو کبھی ایسا لگتا ہے کہ ان سے بڑھ کر کوئی خیال رکھنے والا نہیں ہے دل کہ صاف اور محبت کرنے والے..
 رائے یہ کہتے ہوئے ضراب علی شاہ کے خیالوں میں کھو گئی ان کا کوٹ اتار کر دینا اور ایکسیڈنٹ سے بچانا.. سب رائے کے خیالوں میں چل رہا تھا..
 رائے.. رائے واپس آجاؤ.. نمرہ نے رائے کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا..
 ہاں تو میں کیا کہہ رہی تھی.. رائے اپنے خیالوں سے واپس آتے ہی نمرہ کو کہا..
 جی میڈم رائے آپ کہہ رہی تھی کہ آپکو سر ضراب سے محبت ہو گی ہے... نمرہ نے شرارتی انداز میں رائے کو کہا..

نمرہ کے روم کے پاس سے گزرتے ہوئے ریحان شاہ نے رائے اور نمرہ کی باتیں سن لیں..
 ریحان شاہ کے یہ بس سنتے ہی پیروں تلے زمین ہی نکل گئی اس نے دیوار کا سہارا لیتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالا.. ساری رات جاگنے سے اس کی آنکھیں پہلے سے سرخ تھی اور اب اسکی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے اور وہ ان آنسو کو ضبط کرتے ہوئے بمشکل اپنے کمرے کی طرف گیا..

کمرے میں جاتے ہی ریحان شاہ خود کو کنٹرول نہ کر سکا اور جو آنسو اسکے وجود کو تکلیف دے رہے تھے وہ اس کی آنکھوں سے نکل پڑے..

نہیں ریحان شاہ نہیں.. کمزور نہ پڑنا نہیں تو یہ محبت تمہیں جلا کر راکھ کر دے گی..
 تم نے رائے سے محبت کی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ بھی تم سے محبت کرے..

پر میں کرتا رہوں گا تم سے محبت رائہ تم جیتی میرے لیے پہلے خاص تھی اب بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہو...

تم میری محبت نہیں بن سکی تو کیا ہوا تم میرا اعتماد بناؤ گی.. میں تمہیں کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور نہ میں یہ چاہوں گا کہ میری وجہ سے تمہیں کوئی دکھ ہو.. وہ اپنے چہرے کو صاف کرتے بولا..

میں چلا جاؤں گا تمہاری زندگی سے پر تم میری زندگی میں رہو گی ہمیشہ..

رائہ کے پیپرز ختم ہو چکے تھے.. ضرباب علی شاہ اسی انتظار میں تھا کہ وہ رائہ کے پیپرز کب ختم ہوں اور وہ رائہ سے بات کر سکے....

یار احد مجھے سمجھ نہیں آرہی کے رائہ سے کیسے بات کرو کیسے اس سے اپنی محبت کا اظہار کرو.. ایک دو بار کال کی پر ایسے فون پر مناسب نہیں لگا کتنا عجیب لگتا کہ میں رائہ کو کال پر کہوں کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں..

احد رضا اور ضرباب علی شاہ لہجہ ساتھ میں کرتے ہوئے بات کر رہے تھے..

ہاں ضرباب کہہ تو ٹھیک رہا ہے ایسے تو مناسب نہیں ہے کچھ سپیشل ہونا چاہئے.. ابھی میں پیٹ میں کچھ ڈال لوں پھر بتاتا ہوں بہت مھوک لگی ہے..

احد رضا نے کھانے کا نوالہ منہ ڈالتے کہا..

کھاؤ کھاؤ دنیا میں آئے ہی کھانے کے لئے.. یہ لو میرا بھی لپچ کھا لو.. یہاں تمہارا دوست پریشان ہے اور تمہیں کھانے کی پڑی ہے..

ضراب علی شاہ نے اپنی پلیٹ احد رضا کی طرف کرتے ہوئے کہا..

اب یار ضراب پیٹ میں کچھ جائے گا تو ہی دماغ چلے گا نا میرے بھائی اب ہر کوئی تم جیسا مجنوں تو ہے نہیں کہ زرا سی بات پر کھانا پینا چھوڑ دے..

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو تنگ کرنے کے انداز میں کہا..

ضراب علی شاہ ٹیبل پر رکھے ٹشو کو کبھی رول کرتا تو کبھی احد رضا کی طرف دیکھتا جو مزے سے کھانا کھانے میں مصروف تھا...

اب بس بھی کر دے احد پچھلے آدھے گھنٹے سے کھائے جا رہے ہو.. ضراب علی شاہ سے رہا نہیں گیا تو احد رضا کو ٹوک دیا...

لے میرے بھائی چھوڑ دیا کھانا..

احد رضا نے ٹشو سے منہ صاف کرتے بولا..

تو اب مسئلہ یہ ہے کہ کیسے محبت کا اظہار کیا جائے.. ہممممم... سوچنے دو..

احد رضا نے اپنا فون اٹھایا اور نمرہ کو کال کر دی..

ہیلو سویٹ ہارٹ کیسی ہو.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کی طرف آنکھ مارتے ہوئے مسکرا رہا تھا..

دیکھ کر بتا سکتی ہو ابھی.. date of birth کیا تم مجھے رائے شیراز کی فائل سے اسکی

اوکے میں انتظار کر رہا ہوں..

یہ کہہ کر احد رضا نے فون بند کر دیا

پر اپنی محبت کا اظہار کرو.. ضراب علی شاہ birthday مطلب تمہارا کہ میں رائے کو اسکی نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

جی ہاں ایسا ہی ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں ہو سکتی اسکی سالگرہ بھی ہو گئی اور وہ تمہاری محبت کا اظہار بھی ہو گا.... اب یہ تمہاری خوش نصیبی پر ہے کہ اسکی سالگرہ گزر نہ گئی ہو.. احد رضا نے اپنی آنکھوں کو گھومتے ہوئے کہا..

آئیڈیا تو اچھا ہے اب دیکھتے ہیں کہ محترمہ کی سالگرہ کب آتی ہے..

اتنے میں نمہ کی کال آگئی احد رضا نے مسکراتے ہوئے کال اٹھائی اور ساتھ ہی اسکی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہو گیا..

اوکے ڈیئر سی یو سون..

یہ کہہ کر احد رضا نے کال بند کر دی..

لے میرے بھائی تیری قسمت کا ستارہ تو چمک گیا ہے رائے کی سالگرہ آنے والی ہے احد رضا نے ضراب علی شاہ کو بتایا..

کب ہے اسکی سالگرہ.. وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا..

اکتیس دسمبر کو.. احد رضا نے چائے کا گھونٹ لیتے کہا..

مطلب کہ نئے سال کی شروعات پر.. ضراب علی شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی..

ارے ہاں کیا بات ہے میرے بھائی سال کی نئی شروعات اور تیری زندگی کی بھی واہ واہ کیا بات ہے..

احد رضا چائے پیتے یہ سن کر چونک گیا..

ابھی کافی دن پڑے ہیں میں کچھ نہ کچھ ایسا اریخ کرو گا کہ تو دیکھ کر دنگ رہ جائے گا باقی سب مجھ پر اور نمرہ پر چھوڑ دو.. اب آرام سے چائے پیو احد رضا نے ضراب علی شاہ کو کہا.. جو ضراب علی شاہ کی بے چینی سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ اسے اس وقت کا کتنی بے صبری سے انتظار ہے..

ہمممم.. ٹھیک ہے بس سب ٹھیک سے ہو جائے... ضراب علی شاہ نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا..

آج کی صبح کچھ الگ ہی لگ رہی تھی بہت خاموشی والی جیسے کسی طوفان کے آنے کی خبر دے رہی ہو..

سردیوں میں جب بارشیں ہوتی ہیں تو پہلے آسمان سب کو خاموش کر دیتا ہے پرندے بھی اپنے اپنے گھروں میں چھپ جاتے ہیں سورج بھی اپنے آپ کو بادلوں میں چھپا لیتا ہے.. ایسے ہی جب انسان کی زندگی میں کو طوفان آنے لگتا ہے تو اسے بے چینی لگ جاتی ہے ہر چیز آس پاس کی الگ ہی دکھائی دیتی ہے...

لیکن نا تو ہم بارش کہ طوفان کو روک سکتے ہیں نہ زندگی میں آنے والے طوفان کو....

رائہ کی جب آنکھ کھولی تو نوج چکے تھے ویسے تو وہ نوجے آفس ہوتی ہے پر آج وہ لیٹ اٹھی تھی..

اففف میرے اللہ.. یہ کیا آج اتنی دیر ہو گئی آج تو بہت ضروری میٹنگ تھی سر ضراب کی اور سارے انتظامات میں نے کرنے تھے..

وہ ہڑبڑاتی ہوئی اٹھی اور جلدی سے فریش ہونے چلی گی..
 بالوں میں ہلکی سی پونی کی جس سے بالوں کی دو لیس باہر نکل آئی.. بیگ پکڑا اور جلدی سے گیٹ کی طرف چلی گی..

امی جان میں جا رہی ہو اللہ حافظ..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
 ارے بیٹا ناشتہ تو کرتی جاؤ..

نہیں امی جان. مجھے پہلے دیر ہو گی ہے آفس میں کچھ کھا لو گی.. وہ یہ کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گی..
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آج تو میری خیر نہیں.. اب چل بھی جا.. گاڑی کو چابی لگاتے ہوئے وہ بولتی جا رہی تھی...

اففف میرے اللہ اتنا رش کیا آج ہی سب کو اس ٹائم پر نکلنا ہے وہ اگے پھنسی ہوئی گاڑی کو نہارن دے کر نکلنے کا کہہ رہی تھی...

وہ کبھی کلائی میں باندھی گھڑی کو دیکھے تو کبھی ٹریفک کو.. پریشانی اسکے معصوم سے چہرے پر صاف دکھائی دے رہی تھی..

ٹریفک کے رش سے بمشکل وہ نکل کر آفس پہنچی...

آفس کے گیٹ کے انداز داخل ہوتے گھڑی پر دوبارہ نظر ڈالی تو ساڑھے دس بج چکے تھے.. وہ جلدی سے اندر آئی

مس نادیہ نے رائے کو آتے دیکھا تو سر ضرب کا میسج دیا..

مس رائے سر ضرب آپ کا کب سے انتظار کر رہے ہیں اور اب تک وہ بیس پچیس بار پوچھ چکے ہیں..

اففف میرے اللہ! بس آج ہی دیر ہونی تھی.. شکریہ مس نادیہ..

وہ یہ کہہ کر ضرب علی شاہ کے روم کی طرف چلی گئی..

سر کیا میں اندر آسکتی ہوں..

رائے نے ضرب علی شاہ کے کمرے کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے پوچھا..

ضرب علی شاہ کمرے کے چکر لگا رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا.. رائے کی

آواز سنتے ہی روک گیا..

جی آجائیں..

کہاں تھی آپ....

آپ کو پتہ بھی ہے کہ آج کتنی اہم میٹنگ ہے اور صرف ایک گھنٹہ رہ گیا ہے ان لوگوں کہ

آنے میں اور سارے پیپرز بھی آپ کے پاس ہیں..

ضراب علی شاہ نے رائے کو دیکھتے ہی اس پر برس پڑا اور یہ بھی معلوم نہیں کیا کہ وہ کس وجہ سے لیٹ آئی ہے۔۔

سر ضراب وہ میں آج ہی تو.... وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی کہ ضراب علی شاہ کی آنکھوں سے جھلکتا غصے اسے چپ کرا گیا۔۔

جی سر ضراب میں سب پیپرز ابھی تیار کر دیتی ہوں۔۔

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکلی تو سامنے سے احد رضا اہا تھا۔۔

کیا ہوا مس رائے ضراب اتنے غصے میں کیوں بول رہا تھا باہر تک آواز آرہی تھی۔۔
 احد رضا نے رائے کو یوں پریشان دیکھا تو پوچھا۔۔

کچھ نہیں سر احد۔۔۔

وہ بس اتنا کہہ کر اپنے روم میں چلی گئی۔۔

مشعل تم بھی اپنی ضد پر اجاؤ تو کسی کی بھی نہیں سنتی بولا تھا نہ کے گھر رہو تمہارا آفس میں کیا کام۔۔

رتحان شاہ نے گاڑی آفس کے سامنے روکتے ہوئے مشعل کو کہا جو وہ ضد کر کے رتحن شاہ کہ ساتھ آفس آگئی تھی۔۔

کیا رتحن بھائی۔۔ پیپرز کے بعد سے گھر پر ہی تو ہوں کہیں بھی نہیں گی اور ابھی اپنے ہی آفس آئی ہوں کسی غیر کا تو نہیں ہے۔۔

وہ یہ کہہ کر گاڑی سے اتر گی.. اور رتخان شاہ گاڑی کو پارکنگ میں لگنے چلا گیا...
گڈ مارنگ مس نادیہ..

ضراب اپنے کمرے میں ہیں کیا..
آفس کے اندر آتے ہی مشعل نے مس نادیہ سے پوچھا..
جی مس مشعل وہ کمرے میں ہیں..
اوکے تھینکس..

مشعل یہ کہہ کر ضراب علی شاہ کے کمرے کی طرف چلی گئی..
مشعل کا ہاتھ ابھی دروازے پر دستک دینے کہ لیے اٹھا ہی تھا کہ اندر سے اسے احد رضا اور
ضراب علی شاہ کے بولنے کی آوازیں سنائی دی..

یار ضراب کیا ہوا ہے اتنی اونچی آواز میں کیوں بات کر رہا تھا رائے سے وہ کتنی گھبرائی ہوئی
تھی.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو احساس دلاتے ہوئے کہا..

احد تو اچھی طرح جانتا ہے کہ کام کے معاملے میں.. لا پرواہی میں برداشت نہیں کرتا اور آج اتنی
اہم میٹنگ ہے اور فائل بھی اسی کہ پاس ہے اور محترمہ اب آرہی ہیں آفس..

ضراب علی شاہ نے اپنا موقف احد رضا کو بتایا..

ہاں شمس انڈسٹری والوں کے ساتھ ہے تو اہم میٹنگ پر انسان کبھی لیٹ ہو جاتا ہے.. چل
اب تھوڑا ریلیکس ہو جا..

احد رضا نے بھی ضراب علی شاہ کی ہاں میں ہاں ملائی..

او تو یہ بات ہے.. مشعے نے اپنا ہاتھ دروازے سے ہٹا لیا..
چل مشعل اب تمہارے جوہر دکھانے کی باری ہے یہ کہہ کر مشعل رائے کے کمرے کی طرف
چلی گئی...

کیا حال ہیں مس رائے شیراز..

مشعل نے رائے کے کمرے میں داخل ہوتے ہی رائے کو کہا..
رائے جو اپنے کام میں مصروف تھی ایسے مشعل کو آتے دیکھ کر حیران ہو گئی..
آپ آئیں بیٹھے.. رائے نے مشعل کو بیٹھنے کا کہا..

نہیں میں بیٹھنے نہیں آئی.. وہ مس نادیہ تمہیں بلا رہی تھی آج کے جو مہمان آنے ہیں ان کے
بارے میں ضروری بات ہے.. بس یہ کہنے آئی تھی..
اوکے میں دیکھ لیتی ہوں رائے یہ کہہ کر اپنی سیٹ سے اٹھ کر مس نادیہ کے پاس چلی گئی...
کہاں ہے وہ فائل.. مشعل نے شمس انڈسٹری کی فائل ڈھونڈنا شروع کر دیا جس کا ذکر احد رضا
نے کیا تھا..

کہاں رکھ دی ہے تم نے فائل رائے... وہ پیپرز کو ادھر سے ادھر کرتے ڈھونڈ رہی تھی..
ہاں یہ رہی.. اور فائل مشعل کی ہاتھ میں تھی..
تو مس رائے اب آپکو کون بچائے گا ضراب بھی نہیں..

وہ فائل لے کر کمرے سے باہر نکل آئی اور جاتے ہوئے مشعل وہی فائل احد رضا کے کمرے میں ٹیبل پر رکھ آئی.. اور خود ضرباب علی شاہ کے کمرے کی طرف چلی گئی....
 مس نادیہ اپنے کیا بتانا تھا آج کے مہمانوں کے بارے میں کیا کوئی تبدیلی آئی ہے میٹنگ میں..

رائہ نے مس نادیہ سے پوچھا..
 مس رائہ نہیں تو کوئی تبدیلی نہیں ہے آپکو غلط فہمی ہوئی ہے شاید وہ یہ کہہ کر کام میں مصروف ہو گئی..

پر مس نادیہ وہ مشعل... اچھا چلے ٹھیک ہے سوری...

رائہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی..

کچھ ہی دیر رہ گئی ہے شمس انڈسٹری والوں کے آنے میں..
 مجھے سارا کام مکمل کرنا ہے ہر فائل نہیں مل رہی کہاں گی ابھی تو یہاں ہی رکھی تھی.. رائہ
 فائل نالنے پر پریشان تھی..

اتنے میں ضرباب علی شاہ رائہ کے روم میں داخل ہوا..

مس رائہ آپ نے ساری ورکنگ مکمل کر لی ہے کیا اور ایک بار دیکھا دیں مجھے..

ضراب علی شاہ نے اپنا ہاتھ رائہ کی طرف کیا فائل لینے کے لئے..

رائہ ایک مجسمہ کی طرح کھڑی ضرباب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی..

کیا ہوا مس رائہ میں کچھ کہہ رہا ہوں آپ سے اور آپ ایسے کھڑی ہیں..

رائہ کو ضراب علی شاہ کی آواز ایسے سنائی دے رہی تھی جیسے وہ کسی بند کمرے میں ہو اور باہر جانے کا رستہ نال رہا ہو۔۔

مس رائہ شیراز آپ سے کچھ کہہ رہا ہو۔۔ اس بار ضراب علی شاہ کی آواز میں کراہت تھی۔۔ وہ سر ضراب می نے فائل یہاں ہی رکھی تھی پر اب نہیں مل رہی۔۔ رائہ نے بڑی مشکل سے گلے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا۔۔ کیا کہا آپ نے فائل نہیں مل رہی۔۔ آپ جانتی ہیں نہ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔۔ ڈھونڈے یہ ہی ہو گی۔۔

ضراب علی شاہ نے اپنے غصے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کی مٹھی بناتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا۔۔

نہیں سر ضراب نہیں ہے وہ پیپرز کو ادھر ادھر دیکھنے کے بعد بولی۔۔ ایک منٹ شاید آپ نے میرے روم میں نہ رکھ دی ہو۔۔ وہاں چل کر دیکھتے ہیں۔۔ ضراب علی شاہ یہ کہہ کر اپنے روم کی طرف چلا گیا اور رائہ بھی ساتھ میں۔۔

ضراب علی شاہ کے کمرے میں پہلے سے احد رضا اور مشعل موجود تھے۔۔

ضراب علی شاہ نے آتے ہی اپنی ٹیبل پر دیکھنا شروع کر دیا۔۔

ضراب کیا ڈھونڈ رہے ہو احد رضا نے ضراب علی شاہ کو ایسے پریشان دیکھا تو پوچھا۔۔

احد وہ فائل نہیں مل رہی۔۔ ضراب علی شاہ نے سارے پیپرز ٹیبل سے اٹھا کر پھینکتے ہوئے کہا۔۔

آرام سے ضرب مل جائے گی۔۔ پر وہ تو رائے کے پاس تھی صبح ہی تو تم نے بتایا تھا۔۔ احد رضا نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

احد رضا کے منہ سے رائے کا نام سن کر ضرب علی شاہ کی توجہ رائے کی طرف گئی وہ ایک جگہ پر بت بن کر کھڑی تھی جو وہ جانتی تھی کہ فائل اس کی ٹیبل سے گم ہوئی ہے۔۔ آپ ایسے کھڑی کیا دیکھ رہی ہیں۔۔ کہاں ہے وہ فائل۔۔ ضرب علی شاہ رائے پر چلایا۔۔ رائے کے ایک دم سے ڈر گئی۔۔ اور اس کا پورا وجود کانپ گیا۔۔ سر ضرب میں نے ٹیبل پر ہی رکھی تھی اس کے بعد مجھے نہیں پتہ کہاں گی۔۔ رائے کہ اس جواب سے ضرب علی شاہ اور غصے میں آگیا۔۔

تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ کوئی آپ کہ روم میں آیا اور فائل لے کر چلا گیا ایک تو آپ نے غلطی کی ہے اور اوپر سے مان بھی نہیں رہی۔۔ ضرب علی شاہ رائے پر چلا رہا تھا۔۔ مشعل ٹانگ پر ٹانگ رکھے چائے پیتے ہوئے یہ سب انجوائے کر رہی تھی۔۔

واہ مشعل کیا کام کیا ہے دل کو سکون مل رہا ہے ضرب اپنی ہی محبت پر شک کر رہا ہے۔۔ مشعل نے ایک مسکراہٹ دی اور ساتھ چائے کا گھونٹ لیا۔۔ نہیں سر ضرب یہ میری غلطی نہیں ہے۔۔ رائے جیسے کانپ رہی تھی تھی۔۔

دیکھو مس رائے شرافت سے بتا دو ورنہ اس کا انجام تم جانتی ہو۔۔

ضراب علی شاہ کی اس بات پر وہ خاموش رہی اس نے آج سے پہلے ضراب علی شاہ کو اُنتے غصے میں نہیں دیکھا تھا اور نا وہ کبھی اس پر اتنا غصہ کیا تھا وہ ایک مجرم کی طرح کھڑی تھی۔ جو اسنے کیا ہی نہیں تھا۔

آواز اس کے گلے میں اٹک گئی تھی بولنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔۔
مس رائے میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔
اتنے میں فون کی گھنٹی بجی۔۔

سر ضراب آپ کے مہمان آگے ہیں وہ میٹنگ روم میں انتظار کر رہے ہیں۔۔
اوکے میں آتا ہوں یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے فون بند کر دیا۔۔

اب کیا کروں احد تم بتاؤ کیا سامنے رکھے گے ان کے کیا بتائیں گے کہ ہم نے ورکنگ نہیں کی یا فائل گم ہوگی ہے حد ہوتی ہے غیر ذمہ داری کی۔۔ ضراب علی شاہ نے ایک نظر رائے پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

اچھا تم جاؤ ان کے پاس میں اپنے کمپیوٹر میں دیکھتا ہوں شاید کچھ مل جائے۔۔ یہ کہہ کر احد رضا وہاں سے چلا گیا رائے اور ضراب علی شاہ بھی روم سے باہر آگے۔۔

ضراب علی شاہ میٹنگ روم کی طرف چلا گیا اور رائے اپنے روم کی طرف۔۔

رائے کمرے میں جاتے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے جو اس نے کب سے روکے ہوئے تھے۔۔ وہ روئی جا رہی تھی آج تک کسی نے اسے اتنا نہیں ڈانٹا تھا نہ بے عزتی کی تھی۔۔

رو رو کر اسکا گلہ خشک ہو رہا تھا یہ سوچ سوچ کر کہ فائل کہاں جا سکتی ہے اس کا سر گھوم رہا تھا..

احد رضا اپنے کمرے میں داخل ہوا اور جلدی سے کمپیوٹر آن کرنے کے لیے بٹن پر ہاتھ رکھا تو اسکی نظر ٹیبل پر رکھی فائل پر پڑی جس کے اوپر شمس انڈسٹری لکھا تھا۔ احد رضا نے جلدی سے فائل اٹھائی اور اسکے اندر دیکھا تو سارے پیپرز موجود تھے..

یہ کس نے میری ٹیبل پر رکھی ہے کون آیا ہو گا کمرے میں..

یہ سب سوالوں کے جواب جانے بغیر وہ جلدی سے میٹنگ روم کی طرف چلا گیا..

احد رضا کے ہاتھ میں فائل دیکھ کر ضرباب علی شاہ کو حیرت کہ ساتھ اطمینان بھی ہوا..

اتنا کچھ سنے کے بعد رائے کو گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی سر بھی اسکا چکرا رہا تھا اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ کسی کھولی جگہ چلی جائے.. اس نے شال اپنے کندھوں ہر رکھی اور روم سے باہر آئی

...

ضراباب علی شاہ اور احد رضا میٹنگ ختم ہونے کے بعد مہمانوں کو گائیڈ تک چھوڑ کر واپس

ارہے تھے..

رائے اپنے روم سے باہر نکلی تو اسے سامنے سے آتے ضرباب علی شاہ دھندلے سے نظر آرہے تھے اس سے پہلے ضرباب علی شاہ اس کے قریب آتے وہ چکر آنے کی وجہ سے وہی پر بہوش ہو کر گر گئی..

رائے... رائے.. ضرباب علی شاہ کی آواز رائے کو کہیں دور سے سنائی دے رہی تھی..

ضراب علی شاہ نے جلدی سے رائے کو اپنی بانہوں میں آٹھا لیا اور اپنے روم کی طرف جلدی سے چلا گیا۔

احد رضا نے دروازہ کھولا تو مشعل ایک دم سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ضراب علی شاہ کی بانہوں میں رائے کو بہوش پڑے دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

ضراب علی شاہ نے رائے کو صوفے پر لیٹا دیا۔ احد رضا پانی لے کر آؤ جلدی سے وہ چلایا۔

اٹھو رائے اٹھو پلینز آنکھیں کھولو تم ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی مجھے... میں کچھ نہیں ہوں تمہارے بغیر مجھے معاف کر دو پلینز مجھے تم پر ایسے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا پلینز ایک بار آنکھیں کھولو۔

رائے کا چہرہ ضراب علی شاہ کے ہاتھوں میں تھا جس پر ضراب علی شاہ کی آنکھوں سے نکلے آنسو گر رہے تھے۔ ضراب علی شاہ کی تو جیسے سانس روک گئی تھی اسکی دنیا اسکی محبت اسکی بانہوں میں بے ہوش پڑی تھی۔

ضراب علی شاہ کی باتیں مشعل کے اندر آگ کی طرح جل رہی تھی۔ جو آگ اس نے رائے کے لیے جلائی تھی اب خود اس میں جل رہی تھی۔

ضراب علی شاہ زمین پر صوفے کے پاس گھٹنے ٹیک کر بیٹھا ہوا تھا جہاں رائے لیٹی ہوئی تھی اور اسنے اپنے دونوں ہاتھوں میں رائے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

نظریں رائے کے چہرے پر ٹیکی ہوئی تھی۔

مشعل سے یہ سب برداشت نہیں ہوا وہ پاؤں پٹخ کر باہر چلی گئی۔

مشعل کہاں جا رہی ہو..

سامنے سے آتے ہوئے ریحان شاہ نے مشعل کو دیکھ کر کہا..
میں گھر جا رہی ہوں ٹیکسی لے لو گی اب یہاں نہیں روکنا مجھے..
وہ یہ کہہ کر چلی گی..

عجیب لڑکی ہے آنے کی ضد بھی کر رہی تھی اور اب چلی بھی گی ہے..
ریحان شاہ یہ کہتے ہوئے ضرب علی شاہ کے کمرے کی طرف چلا گیا..
احد رضا نے ضرب علی شاہ کو پانی لا کر دیا..
اٹھو رائے پلیز اٹھو..

ضرب علی شاہ نے رائے کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے کہا..
پانی چہرے پر پڑنے سے رائے نے اپنی آنکھیں مشکل کھولنے کی کوشش کی..
احد دیکھو ہوش آگیا ہے.. ضرب علی شاہ کی آنسو سی بھگی آنکھوں میں چمک اگی..
اتنے میں ریحان شاہ کمرے میں داخل ہوا اسنے رائے کو ایسے صوفے پر لیٹے دیکھا تو گھبرا گیا..
کیا ہوا مس رائے کو..

رائے کو دیکھتے ہی اسکے وجود میں سرد لہر دوڑ گئی..
ریحان شاہ نے ضرب علی شاہ اور احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..
یہ بہوش ہو گی تھی پر اب ہوش ا رہا ہے انہیں..
احد رضا نے ریحان شاہ کو بتایا..

اور ساتھ ہی مس نمرہ کو کال کر کے ضراب علی شاہ کے روم میں آنے کا کہا۔
 رائے نے جیسے آنکھیں کھولی تو اسکو اپنے سامنے ضراب علی شاہ کا چہرہ نظر آیا۔
 اسکے منہ سے بمشکل لفظ ضراب نکلا۔

میں یہاں ہی ہوں رائے۔۔ کچھ نہیں ہو گا تمہیں میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔
 ضراب علی شاہ نے رائے کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہو کہا۔
 احد اسے تو بہت تیز بخار ہو گیا ہے۔

چہرے پر ہاتھ رکھنے سے ضراب علی شاہ کو رائے کے وجود سے نکلنے والی تپش کا اندازہ ہوا۔
 ہمیں فوراً ہسپتال جانا ہو گا۔

ضراب علی شاہ نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
 ساتھ ہی ریحان شاہ بول پڑا میں گاڑی نکلتا ہوں آپ مس رائے کو لے کر آئیں۔۔ وہ یہ کہہ کر
 باہر کی طرف تیزی سے چلا گیا۔

اتنے میں مس نمرہ اندر آگئیں تھیں۔

ضراب علی شاہ نے نمرہ کی مدد سے رائے کو گاڑی تک لے گئے۔

ڈاکٹر نے رائے کا چیک اپ کیا۔ اور میڈیسن دی۔

اب رائے کیسی ہے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر کے روم سے باہر آتے ہی ضراب علی شاہ نے ہو چھا۔

اب وہ بہتر ہیں ہم نے انجکشن لگا دیا ہے اور میڈیسن بھی دے دی ہے کچھ دیر تک آپ انہیں گھر لے کر جاسکتے ہیں۔

کم ہو گیا تھا۔ BP شاید انہوں نے کوئی ٹینشن لی ہے جس کی وجہ سے ان کا کیا ہم مل سکتے ہیں۔۔ ضربا علی شاہ نے بے چینی سے پوچھا۔۔
جی بالکل۔۔

یہ کہہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔

ضربا علی شاہ رائے کو دیکھنے اندر چلا گیا۔

کیا ہوا تھا مس رائے کو۔۔ ریحان شاہ نے ضربا علی شاہ کے جاتے ہی احد رضا سے پوچھا۔

پتہ نہیں مجھے بھی۔۔ احد رضا نے سرسری طور پر کہا۔

ضربا علی شاہ رائے کے بیڈ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

رائے انجکشن کے اثر میں تھی۔

ضربا علی شاہ نے رائے کا ہاتھ پکڑا جس کی درمیانی انگلی پر ایک چھوٹے سے سفید رنگ کے

موتی والی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔

روئی کی طرح نرم ہاتھ ضربا علی شاہ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔

رائے تم نے آج مجھے ڈرا دیا تھا۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔

میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ تم میری زندگی میں ایسے اجاؤ گی اور میری روح میں اتر جاؤ گی۔

تم مجھے ڈانٹ دیتی چپ کروا دیتی پر کچھ تو بولتی۔

کاش میں تمہیں بتا سکتا میں تمہیں کتنی محبت کرتا ہوں..

میرے دل کی جگہ تم ہو رائے جو بس تمہارا نام لینے سے ہی دھڑکتا ہے.. آئی لو یو رائے اور ساتھ ہی

ضراب علی شاہ نے رائے کے نازک ہاتھ کو اپنے ہونٹ سے چوم لیا..
بس تم اب جلدی سے ٹھیک ہو جاو...

ضراب علی شاہ رائے کے چہرے پر پڑے بالوں کو سنوارتے ہوئے کہہ رہا تھا..
رائے ان سب باتوں کو سن نہیں پا رہی تھی وہ باتیں جو ضراب علی شاہ کے دل کی آواز تھی..
ضراب...

احد رضا نے دروازہ نوک کرتے ہوئے انداز آگیا ساتھ ساتھ شاہ بھی تھا..
ضراب علی شاہ نے مڑ کر دونوں کو دیکھا اور ساتھ ہی کھڑا ہو گیا..
ہاں احد بولو..

ضراب میں سوچ رہا تھا کہ ہم آفس چلے جاتے ہیں ابھی بہت کام ہے تو تم کیا کہتے ہو..
ہاں ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ میں یہی روکو گا رائے کو گھر چھوڑ کر پھر آتا ہوں.. ضراب علی شاہ
نے رائے کی طرف ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا..

ضراب بھائی میں بھی روک جاتا ہوں آپ کے ساتھ.. ریحان شاہ سے رہا نہیں گیا وہ نہیں چاہتا
تھا کہ رائے کو ایسے چھوڑ کر جائے..

محبت نہ بھی ملے پر اپنی محبت کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی وہ رائے کو مسلسل دیکھ رہا تھا..

نہیں ریحان تم احد کے ساتھ جاو میں یہاں پر ہوں۔۔
 ضراب علی شاہ نے ریحان شاہ کو ایسے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو اسے مناسب نہیں لگا
 کہ وہ یہاں روکے۔۔
 ہممم۔۔ ٹھیک ہے۔۔

یہ کہہ کر ریحان شاہ کمرے سے باہر نکل آیا۔۔
 ضراب تم رائے کو گھر چھوڑ کر جلدی آنا میں نے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔
 احد رضا کو یہ پریشانی کھائی جا رہی تھی کہ وہ فائل اس کے کمرے تک کیسے آئی اس لیے وہ
 ضراب علی شاہ سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں جیسے فارغ ہوتا ہوں تو اجاؤ گا۔۔

ضراب علی شاہ کرسی پر بیٹھے رائے کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد رائے
 کو ہوش آگیا۔۔

ضراب علی شاہ نے رائے کو آنکھیں کھولتے دیکھا تو فوراً اٹھ کر اس کے پاس آگیا۔۔

کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ اب۔۔

ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں یہاں کیسے آئی۔۔

رائے نے خود کو ہسپتال میں دیکھ کر پریشان ہو گی اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

آرام سے میں آپکی در کرتا ہوں.. ساتھ میں ضراب علی شاہ نے تکیہ کو رائے کی کمر کے پیچھے رکھتے ہوئے کہا..

رائے بڑے غور سے ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی کہ یہ وہی شخص ہے جو صبح اسے ڈانٹ رہا تھا اسکی تزلزل کر رہا تھیں اور غصہ اتنا تھا کہ جیسے ابھی جان سے مار دے گا اور اب وہ اسکی اتنی دیکھ بھال کر رہا ہے..

کم ہو گیا تھا اس لیے آپکو یہاں لانا پڑا... تکیہ ٹھیک BP آپ آفس میں بہوش ہو گی تھی اپکا کرتے ہوئے ضراب علی شاہ نے رائے کو کہا..

شاید میں نے صبح کا ناشتہ نہیں کیا تھا اس لیے.. رائے نے اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا.. آپ کو بھوک لگی ہے تو کچھ لے آؤ.. ضراب علی شاہ نے رائے کی بات سنی تو پوچھا..

رائے نے ایک نظر ضراب علی شاہ پر ڈالی اور منہ نیچے کر لیا.. جیسے اس نے ہاں بولی ہو.. اوکے میں کچھ لے آتا ہوں.. یہ کہہ کر ضراب علی شاہ کمرے سے باہر چلا گیا..

کچھ دیر میں ضراب علی شاہ رائے کے لیے سوپ لے کر آگیا..

یہ لیں.. یہ پی لیں آپکو بہتر محسوس ہو گا..

ضراب علی شاہ نے سوپ رائے کے پاس رکھ دیا....

اجکل ہسپتال میں مریض کو کھانا کھانے کے لئے بیڈ پر ایک چھوٹی ٹیبل دی جاتی ہے جہاں وہ کھانا رکھ کر کھا سکے..

ضراب علی شاہ نے سوپ وہاں رکھ دیا.. اور خود دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا..

رائہ نے چچ اٹھا کر سوپ پینا چاہا پر اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے اور سوپ گرم ہونے کی وجہ سے وہ بمشکل پی رہی تھی۔۔

ضراب علی شاہ سے یہ سب دیکھا نہیں گیا وہ رائہ کے پاس آیا اور بیڈ کی سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے رائہ سے سوپ کا چچ لے لیا۔۔

مجھے دے میں آپ کی مدد کر دیتا ہوں۔۔

رائہ کا ہاتھ وہی روک گیا وہ حیرت سے ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

ضراب علی شاہ نے چچ میں سوپ لیا اور اسے پہلے پھونک مار کر ٹھنڈا کیا اور پھر رائہ کو وہ سوپ پیلا دیا۔۔ رائہ نے سوپ پیتے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی جو سوپ کو ایسے ٹھنڈا کر رہے تھے جیسے کسی بچے کو دے رہے ہوں۔۔ وہ اس تمام صورتحال کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ وہی ضراب علی شاہ ہے جو صبح اس پر برس پڑے تھے۔۔

کچھ ٹائم گزرنے کے بعد ڈاکٹر نے رائہ کو جانے کا کہہ دیا۔۔

چلیے میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں آپکی گاڑی آفس میں ہے وہ آپ کے گھر آجائے گی۔۔

یہ کہہ کر ضراب علی شاہ رائہ کے ساتھ اسکے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

میں صبح کے لیے شرمندہ ہوں۔۔ رستے میں جاتے ہوئے ضراب علی شاہ نے رائہ کو اپنے رویے کے لیے کہا۔۔

رائہ نے ایک نظر ضراب علی شاہ پر ڈالی اور بغیر کچھ کہے منہ نیچے کر لیا۔۔

ضراب علی شاہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ رائہ اس کے رویے سے خفا ہو گی ہے۔۔۔

اتنے میں رائے کا گھر آگیا..

آپ اندر سے کسی کو بولا لیں.. ضراب علی شاہ نے گاڑی روکتے ہوئے کہا..

آپ اندر نہیں آئیں گے.. رائے نے رسمی طور پر ضراب علی شاہ کو کہا..

نہیں مجھے ضروری کام ہے.. اس لئے جانا ہو گا..

ہممممم..

رائے نے یہ کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل کر گھر کے گیٹ کی طرف چلی گی...

ضراب علی شاہ نے اپنا ہاتھ زور سے گاڑی کے سٹیرنگ پر مارا..

یہ کیا کر دیا ضراب تم نے سب خراب کر دیا

اس نے معاف نہیں کیا تمہیں...

رائے گھر کے اندر جا چکی تھی پر ضراب علی شاہ وہی کھڑا گاڑی میں اپنے آپ کو کوس رہا تھا...

رائے تم جلدی اگی ہو..

رائے کے اندر آتے ہی رائے کی امی نے پوچھا..

یہ کیا ہوا ہے یہ انجکشن کیوں لگا ہے تمہیں آویہاں بیٹھو.. رائے کی امی رائے کے ہاتھ پر لگے

انجکشن کے نشان کو دیکھ کر پریشان ہو گی تھی..

بتاؤ بیٹا کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نہ میرا دل گھبرا رہا ہے..

کم ہو گیا تھا تو ڈاکٹر کے پاس چلی گئی تھی پر اب BP امی جان میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا
ٹھیک ہو آپ پریشان نا ہوں..

رائہ نے اپنی امی کو تسلی دیتے ہوئے کہا..

میں کیوں نا پریشان ہوں میری بیٹی وہاں ہسپتال میں تھی اور مجھے کچھ پتا نہیں تھا..
امی جان اب آپکی بیٹی آپ کے پاس ہے نا تو اب پریشان نہ ہوں.. اور ویسے بھی جس کے پیچھے
ماں کی دعائیں ہوتیں ہیں نہ تو اسے کچھ نہیں ہوتا..

رائہ نے اپنی امی کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا..

اچھا چلو زیادہ باتیں نہ کرو اور اندر جا کر آرام کرو میں تمہارے لیے کچھ بنا کر لے کر آتی ہوں..

ارے رائہ آپی یہ کیا ہوا ہے اپکو حائہ نے باہر اتے ہی رائہ کو دیکھ کر کہا..

کچھ نہیں ہوا.. میں انداز جا رہی ہوں تھوڑا آرام کرو گی.. پھر اٹھ کر بتاتی ہوں..

یہ کہہ کر رائہ کمرے میں آرام کرنے چلی گئی..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہاں احد کہاں پر ہو.. ضرباب علی شاہ نے رائہ کو چھوڑنے کہ بعد احد رضا کو کال ملا دی...

میں آفس میں ہی ہوں تم یہاں ہی اجاؤ...

اوکے..

اور ضرباب علی شاہ نے فون بند کر دیا...

کچھ دیر بعد وہ آفس میں موجود تھا..

اب بتاؤ بات کیا ہے..

ضراب علی شاہ آفس پہنچتے ہی احد رضا کو اپنے کمرے میں بولا لیا تھا..

یار ضراب سمجھ میں نہیں ا رہا کہ یہ سب کیسے ہوا ہے.. احد رضا نے سوچتے ہوئے کہا..

اب احد بتا دو ایک تو تم پھیلیوں کی طرح بات کرتے ہو.. ضراب علی شاہ جو احد رضا کی اس عادت سے تنگ تھا بولا..

ضراب دیکھو جیسے تم نے بتایا کہ رائے لیٹ آئی تھی اور اسکے بعد پتہ چلا کہ فائل گم ہو گئی ہے آفس آنے کے بعد رائے تمہارے ساتھ ہی تھی.. تو وہ فائل پھر میرے ٹیبل پر کس نے رکھی تھی.. اسکا مطلب یہ ہے کہ مس رائے ٹھیک کہہ رہی تھی کہ اسکی غلطی نہیں ہے.. آج سے پہلے کبھی ہمارے آفس میں ایسا نہیں ہوا..

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا..

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو معلوم کرنا پڑے گا.. ضراب علی شاہ بھی احد رضا کی بات سے متفق تھا کہ یہ سب ہوا کیسے کون ہو سکتا ہے جس نے یہ کیا ہے..

تو تم رائے سے پوچھ لینا.. اور میں باقی سب سے پوچھتا ہوں کہ کون کون میرے کمرے میں گیا تھا.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو کہا..

میں اور رائے سے پوچھوں.. وہ تو مجھ سے بات بھی نہیں کر رہی.. ضراب علی شاہ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پن کو ٹیبل پر زور سے رکھتے ہوئے کہا..

ویسے ضراب تم نے تو حد ہی کر دی تھی تھوڑا سا تو خیال کر لیتے.. ایک طرف تم اسے پروپوز کرنے کا سوچ رہے ہو اور دوسری طرف یہ سب.. تو تمہاری محبت کی فلم چلانے سے پہلے ہی فلاپ ہو جائے گی.. اگر تم ایسا ہی کرتے گے..

ٹھیک کہا رہے ہو احد.. اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا وہ کچھ تو بولے... مسئلہ یہ ہے کہ وہ کوئی بات بھی نہیں کر رہی میں نے کافی کوشش کی پر رائے نے ایک لفظ بھی نہیں بولا.. ضراب علی شاہ نے پریشان ہو کر کہا

چل اب یہ تمہاری ٹینشن ہے اور رہی بات رائے سے معلوم کرنے کی تو وہ میں نمبر سے کہہ دوں گا کہ وہ رائے سے بات کر لے آج سارا دن کیا ہوا تھا تو بس یہ سوچ کہ اب رائے کو کیسے منائے گا.. میں اب چلاتا ہوں..

یہ کہہ کر احد رضا وہاں سے چلا گیا..

گھر کی بیل بھی...

حائے نے آکر دروازہ کھولا تو سامنے ضراب علی شاہ پھولوں کے گلدستے کے ساتھ کھڑا تھا..

اسلام علیکم.. رائے سے ملنا تھا میں ضراب علی شاہ اسکا باس..

وعلیکم السلام..

حائے نے سر سے لے کر پاؤں تک ضراب علی شاہ کو دیکھا.. جس سے ضراب علی شاہ تھوڑا کنفیوز ہو گیا..

کیا میں اندر اجاؤں.. ضرباب علی شاہ نے حائے کی توجہ ہٹانے کے لئے کہا جو وہ بڑے غور سے
ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی..

جی آجائیں..

حائے ضرباب علی شاہ کو اپنے ساتھ اندر لے گی.. اور ڈرائنگ روم میں بیٹھا دیا...
آپ یہاں بیٹھے میں آپ کی بلا کر لاتی ہوں حائے کے دیکھنے کا انداز تبدیل نہیں ہوا تھا.. وہ
مسلل ضرباب علی شاہ کو ویسے ہی دیکھتی جا رہی تھی..

اففف... یہ تو اپنی بڑی بہن سے بھی زیادہ خطرناک ہے...
ضراب علی شاہ نے اپنے آپ کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا..

رائے ہائی پونی کیے بلیک کلر کا سوٹ پہنے اور اپنے ارد گرد شال لپیٹے وہ ڈرائنگ روم میں داخل
ہوئی..

اسلام علیکم سر ضرباب..

رائے کی آواز پر ضرباب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھا.. جو گھر کے کپڑوں میں الگ انداز میں
دکھائی دے رہی تھی..
وعلیکم السلام..

کیسی ہیں آپ اب میں نے سوچا کہ آپ کی طبیعت پوچھ لو.. اور ساتھ میں ضرباب علی شاہ نے
پھولوں کا گلدستہ رائے کی طرف کیا..

شکریہ سر ضرباب.. رائے نے پھولوں کا گلدستہ لیتے ہوئے کہا..

اور دونوں طرف خاموشی ہو گی۔۔

تھوڑی دیر بعد رائے بولی

آپ کو پتہ ہے سر ضراب ان پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی لگے ہوتے ہیں جو انسان کو کبھی کبھی زخمی بھی کر دیتے ہیں۔ اور اسی طرح کسی کے کہے گئے الفاظ بھی دوسرے کے دل کو زخمی کر دیتے ہیں۔۔

ضراب علی شاہ کو پتہ چل گیا تھا کہ رائے کیا کہنا چاہ رہی ہے۔۔
کیا ہم تھوڑی دیر کے لیے بات کر سکتے ہیں۔۔
ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بات ہی تو کر رہے ہیں سر ضراب بولے میں سن رہی ہوں۔۔
رائے نے گلاب کے گلدستے کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔
میرا مطلب ہے کہ کہیں باہر چل کر بات کرتے ہیں۔۔ ضراب علی شاہ نے دبی دبی آواز میں
کہا۔۔

مجھے یہاں پر کوئی پرابلم نہیں ہے آپ بات کر سکتے ہیں۔۔
رائے کو ضراب علی شاہ پر بہت غصہ تھا۔ اس لیے وہ ضراب علی شاہ کی کوئی بات مانے پر
تیار نہیں تھی

رائے آپ بات کو سمجھ نہیں رہی میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یہاں مناسب نہیں ہے۔۔
ضراب علی شاہ نے اپنی بات کو سمجھنے کے انداز میں کہا۔۔

تو پھر آپ کے لیے کیا مناسب ہے سر ضراب.. آپ تو وہی کرے گے نا جو آپ کے لیے مناسب ہو گا چاہے وہ دوسروں کے لیے مناسب ہو یا نہ ہو اس سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے.. رائے مسلسل بولے جا رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنی ساری انسلٹ کا بدلہ لے لیے ابھی..

مس رائے.. اب آپ کچھ زیادہ ہی نہیں کر رہی.. ضراب علی شاہ نے رائے کے اس بات پر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

اچھا تو آپکو بھی پتہ ہے کہ کیا زیادہ ہے اور کیا نہیں...

مس رائے اب چلے میرے ساتھ مجھے کچھ بات کرنی ہے.. ضراب علی شاہ کے اس بار لہجے میں دباؤ تھا..

دیکھے سر ضراب اس وقت آپ میرے پاس نہیں ہے اور نہ یہ آپ کا آفس ہے کہ آپ کچھ بھی کہے تو میں مان لو.. اور حکم دیں گے تو سر جھکا کر مان لو گی.. رائے نے پھولوں کا گلدستہ سائیڈ پر رکھتے کہا.

جی مجھے پتہ ہے کہ ہے کہ یہ میرا آفس نہیں ہے پر یہ آخر میں جو آپ نے بات کی وہ مانے میں نہیں آتی.. کہ آپ سر جھکا کر بات مانتی ہیں اس پر میں اتفاق نہیں کرتا... آج تک رائے نے کبھی سر جھکا کر ضراب علی شاہ کی بات نہیں مانی بلکہ الٹا اپنی ہی بات کر دیتی ہے..

تو مجھے آپ بتائیں گی کہ آپ سے بات کرنے کے لیے مجھے کیا کرنا پڑے گا..

ضراب علی شاہ مکمل طور پر کنفیوز ہو چکا تھا..

ہممممم.. اب یہ سوال آپ نے ٹھیک کیا.. تو آپ کو پہلے بڑے آرام سے نرم لہجے میں مسکرا کر مجھ سے ریکوسٹ کرنی ہو گی اور پھر اسکے بعد آپکی ریکوسٹ پر سوچا جائے گا..
رائہ نے اپنا مدعا بیان کیا..

او اچھا.. تو کیا اس علاوہ کو اور آپشن نہیں ہے.. ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

کیونکہ ضراب علی شاہ کہ لیے یہ سب کرنا اپنے مشکل ترین کاموں میں سے تھا۔ اور وہ بھی مسکرا کر ریکوسٹ کرنا..

بکل بھی نہیں.. رائہ نے سر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا..

اوکے.. ضراب علی شاہ نے اپنے کوٹ کو ٹھیک کیا اور سیدھے ہو کر گلدستے سے ایک گلاب کا پھول نکال کر رائہ کی طرف کیا..

مس رائہ کیا آپ میرے ساتھ باہر چل سکتی ہیں ایک کپ چائے کے لیے.. ضراب علی شاہ نے رائہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..

یہ کیا بات ہوئی چائے کا تو آپ نے کہا ہی نہیں تھا پہلے.. رائہ فل موڈ میں تھی کہ ضراب علی شاہ سے بدلہ لے سکے.

اففف میرے اللہ.. اب باہر جائیں گے تو چائے تو بنتی ہے.. اب آپ کیا میری یہ ریکوسٹ قبول کریں گی وہ اسکی طرف دیکھ رہا تھا..

ہمممم... اچھا تو یہ بات ہے.. رائے نے سوچنے کے انداز سے کہا..

اوکے آپکی ریکوسٹ قبول کی جاتی ہے.. رائے نے ضراب علی شاہ کے ہاتھوں سے پھول لیتے ہوئے کہا..

او تھنک یو سوچ مس رائے..

ضراب علی شاہ کی تو جیسے سانس میں سانس آئی..

آپ انتظار کریں میں پانچ منٹ میں تیار ہو کر آئی..

وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی...

میں موجود تھے جسکی ٹوپ پر ضراب علی شاہ رائے کو لے کر آیا تھا cafe کچھ دیر بعد وہ ایک

جہاں سے پورا شہر دکھائی دے رہا تھا..

ضراب علی شاہ نے بیٹھتے ہی ویٹر کو بلایا..

جی سر...

یہ سب یہاں سے اٹھا کر لے جائیں..

ضراب علی شاہ نے ٹیبل پر پڑے شوگر پوٹ گلدان اور لکڑی کے بنے ٹشو بکس کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا..

اور ساتھ ہی چائے کا آرڈر دے دیا

ویٹر کے ساتھ ساتھ رائے بھی ضراب علی شاہ کو بڑی حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔

ویٹر یہ سب اٹھا کر چلا گیا۔۔

یہ سب کیا تھا سر ضراب۔۔ آپ نے یہ سب کیوں کیا۔۔ رائے نے حیرت سے کہا۔۔ آپ جتنی غصے میں ہیں محترمہ تو یہاں سے کوئی بھی چیز اٹھا کر مار سکتی ہیں وہ تو آپ کا گھر تھا یہاں تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا تو اپنا بچاؤ تو کرنا ہے نا ضراب علی شاہ نے ٹیبل صاف دیکھ کر سانس لیا۔۔

ضراب علی شاہ کی اس بات پر رائے کی ہنسی نکل گئی وہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنس پڑی۔۔ تو کیا آپ نے مجھے اتنا خطرناک سمجھ رکھا ہے۔۔

بی آپ سے کسی بھی بات کی امید کی جاسکتی ہے۔۔ ضراب علی شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ کو کوٹ میں چھپاتے ہوئے کہا۔۔

رائے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے جو کاجل ڈالنے سے اور بڑی لگ رہی تھی ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔ اپنی اور ہنسی کو چھپانے کے لئے رائے نے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جس سے اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آگئی تھی۔۔ وہ پھر اپنا گلہ صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

تو سر ضراب آپ نے کیا بات کرنی تھی وہ بتا دیں۔۔

وہ ایک جج کی طرح سے بات کر رہی تھی جس نے ضراب علی شاہ کی غلطی کا فیصلہ سننا تھا۔۔۔

او کے بتاتا ہوں.. ضرب علی شاہ نے اس بار تھوڑا سنجیدہ ہو کر کہا..

ہممم.. وہ بات یہ تھی.. کہ آج صبح جو کچھ ہوا میں اس کے لیے شرمندہ ہو اور مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ میں آپ پر کچھ زیادہ ہی بول گیا.. وہ سب ایک غلطی فہمی کی وجہ سے ہوا تھا جس کا پتہ احد لگا رہا ہے کہ یہ سب کیسے ہوا..

وہ آنکھیں نیچے کیے اپنی بات بتا رہا تھا..

میں نے آج تک کبھی اپنے سٹاف کو ایسے نہیں ڈانٹا.. لیکن میں کام اور ورکنگ کے معاملے میں کسی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کر پاتا شاید اسی وجہ سے صبح یہ سب ہو گیا.. وہ اپنے داہنی ہاتھ کی آخر والی انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھومتے ہوئے کہہ رہا تھا..

اچھا تو میں ان کے لیے سٹاف میں سے ہوں.. رائے نے اپنی کاجل سے لبریز آنکھوں کو سکڑتے ہوئے سوچا ساتھ ہی وہ ضرب علی شاہ کے جھکے ہوئے چہرے کو دیکھ رہی تھی..

یہ تو کوئی بات نہ ہوئی سر ضرب.. وہ ضرب علی شاہ کی بات پر اتفاق نا کرتے ہوئے بولی.. اسکی آواز پر ضرب علی شاہ نے سر اٹھا کر رائے کی طرف دیکھا..

مطلب.. میں سمجھا نہیں..

مطلب یہ کہ یہ کوئی بات نہیں ہوئی آپ اپنے سٹاف پر ایسے ہی بولتے ہیں اور پھر اس کے بعد ایسے ہی چائے پر بولا کر سوری کر لیتے ہیں.. رائے نے بات کرتے ہوئے سٹاف کہ لفظ پر خاصا زور دیا..

ضراب علی شاہ رائہ کی طرف حیرت سے دیکھ رہا تھا کہ اسکی اتنی وضاحت پر رائہ نے کیا مطلب نکال لیا ہے..

دیکھے مس رائہ آپ پھر غلط سمجھ رہی ہیں نا میں نے آج تک کسی کو نہ تو سوری بولا ہے اور نا ہی کسی کو اتنی امپورٹنٹ دی ہے کہ اس طرح چائے پر لے کر آؤ.. اس دفعہ ضراب علی شاہ کے لہجے میں وضاحت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا....

ضراب علی شاہ کی اس بات پر رائہ پر کو ایسا لگا کہ اب ضراب علی شاہ نے نہیں اس نے غلطی کر دی وہ جو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی ایک دم سے چپ کر گئی.. اب اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ وہ ضراب علی شاہ کو کیا جواب دے.. اتنے میں ویٹر چائے لے آیا..

رائہ چپ رہی.. ضراب علی شاہ نے چائے کا کپ رائہ کی طرف کرتے ہوئے دیکھا جو اپنی کی ہوئی بات سے اب تک خاموش بیٹھی تھی...

بچپن سے میں سب سے الگ رہا ہوں کبھی کوئی ساتھ نہیں رہا نہ دوست نہ رشتہ دار.. بس ایک احد اور دادا جان کے سوائے کوئی بھی نہیں ہے میری زندگی میں.. شاید اس لیے مجھے کبھی دوسروں کے ساتھ رہنے اور سمجھنے کا موقع نہیں ملا رشتے کیا ہوتے ہیں نہ میں سمجھ سکا نہ کسی نے سمجھایا..

وہ چائے میں چینی کو مکس کرتے بول رہا تھا اب کی بار اسکی آواز میں اداسی تھی ایسی اداسی جو صدیوں سے ہو جس کو کسی نے سمجھنے کی کوشش ہی نا کی ہو..

رائہ ضراب علی شاہ کو باتیں کرتے بڑے حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ اس انسان کے اندر کتنی اداسی اور بے بسی ہے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ضراب علی شاہ کے ہاتھ پکڑ کر کہہ دے کہ

میں ہوں نا آپ کے ساتھ آپ کی زندگی کی ساری اداسی کو ختم کر دوں گی زندگی کیا ہے اسکی خوشی کیا ہے وہ آپکو بتاؤ گی اپنے پیار سے آپ کی زندگی خوشیوں سے بھر دوں گی۔ وہ اپنے سوچوں کے صحرا میں کھو گی تھی جب اسے ضراب علی شاہ کی آواز سنائی دی... آپ کچھ کیسے گی نہیں..

ضراب علی شاہ کی آواز نے اسے چونکا دیا تھا وہ اپنے سوچوں کے صحرا سے واپس اچکی تھی.. جی..

وہ بس اتنا ہی بول پائی..

میں نے آپ سے کہا کہ آپ کچھ کہے گی نہیں.. کیا میں یہ سمجھ لو کہ آپ نے مجھے معاف کیا..

وہ اسکے جواب کا منتظر تھا..

سر ضراب آپ مجھے یہ کہہ کر شرمندہ کر رہے ہیں صبح جو ہوا جیسے آپ نے بتایا ایک غلط فہمی سے ہوا ہے تو غلط فہمی کسی سے بھی ہو سکتی ہے پر اس کو دور کرنے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے آپ نے بھی ویسا ہی کیا.. مجھے آپ سے کوئی شکوہ یا شکایت نہیں ہے... وہ کہہ رہی

تھی اور ضراب علی شاہ جو پہلے ہی اس پر دل ہار چکا تھا اب اس کے صاف دل کا اور قائل ہو گیا۔۔

ضراب علی شاہ نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے رائے کی طرف پیار بھری نظر سے دیکھا جو اسے معاف کر چکی تھی

رائے آج اپنے فیورٹ کلر کے سوٹ پہنے آئینہ کے سامنے کھڑی تھی۔۔
رائل بلیو کلر کی لونگ فراک پہنے جو پاؤں تک جارہی تھی جس سے بمشکل پاجامہ کی لائن صرف نظر ارہی تھی۔۔ پاؤں میں ہاف انچ کی ہیل والی جوتی پہنی ہوئی تھی۔۔ بالوں کو اپنے شانوں پر کھولا چھوڑے وہ اپنی آنکھوں کو کاجل لگا کر مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔۔
رائے آپنی سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔ حائے نے کمرے میں آتے رائے کو دیکھا جس پر نظر نہیں ٹھہر رہی تھی۔۔

کیا مطلب حائے۔۔

رائے نے کاجل لگاتے پوچھا۔۔

آج آپ کچھ الگ سی لگ رہی ہیں حائے نے سر سے لے کر پاؤں تک رائے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیسی بات کر رہی ہوں روزانہ کی طرح ہی تو تیار ہو رہی ہوں۔۔ وہ اپنے پنک ہونٹوں کو گلوں لگا کر مزید پنک کر رہی تھی۔۔

اچھا آپی ایک بات تو بتائیں یہ آپکے باس کچھ زیادہ نہیں گھر آرہے ..
 حائمہ نے ایسے بات کی جیسے اس نے رائے کی چوری پکڑ لی ہو..
 حائمہ اور تم زیادہ بڑوں والی باتیں نہیں کرنا شروع ہوگی..
 رائے نے بات ٹالتے ہوئے کہا..

کوئی بات نہیں پتہ تو چل ہی جائے گا رائے آپی..
 چلو اب اجاؤ ناشتہ کرتے ہیں..
 رائے یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گی..

آج آفس آتے ہی اسکی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی وہ اپنے کمرے میں جانے سے پہلے سارا
 آفس دیکھ آئی تھی پر اسے کہیں بھی نہیں نظر ا رہا تھا جو وہ ڈھونڈنا چاہ رہی تھی...
 رائے کیسی ہوا اب...

نمرہ کی آواز سے رائے نے پیچھے مڑ کر دیکھا..
 ہاں اب بہتر ہوں کافی..

رائے نے نمرہ کی بات کا سرسری سا جواب دیا اور ادرادھر دیکھنے لگ گی..
 کسی کو ڈھونڈ رہی ہو یا کسی نے آنا ہے..
 نمرہ نے رائے کو ایسے دیکھ تو پوچھا..

نہیں تو میں نے کس کو ڈھونڈنا ہے.. تم سناؤ کیا ہو رہا ہے آج کل..

رائہ نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا..

کچھ خاص نہیں او تم میرے روم میں تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے..

نمرہ رائہ کو لے کر اپنے روم میں آئی..

ہاں بولو کیا بات ہے؟ رائہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا..

رائہ کل کیا ہوا تھا مجھے احد نے بتایا ہے پر میں سب جانا چاہتی ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا کہیں تم نے غلطی سے تو وہ فائل احد کے روم میں تو نہیں رکھ دی تھی..

نمرہ نے رائہ سے سوالیہ انداز سے پوچھا..

کیا نمرہ کیا کہا تم نے وہ فائل سر احد کے روم میں تھی کیا پر وہ وہاں کیسے جا سکتی ہے وہ تو میری ٹیبل پر تھی..

رائہ نے حیرت سے کہا..

ہاں وہی تو میں پوچھ رہی ہو کہ کل کیا کیا ہوا تھا تم مجھے شروع سے بتاؤ..

نمرہ میں کیا بتاؤں کچھ ہے نہیں بتانے کے لیے بس میں آفس لیٹ آئی تھی تو روم میں بیٹھے اپنی ورکنگ مکمل کر رہی تھی کیونکہ کہ گیسٹ بھی آنے والے تھے پھر مشعل آئی اسنے کہا کہ مجھے مس نادیہ بولا رہی ہیں میں ان کی بات سننے کے لیے چلی گئی تھی پر مس نادیہ نے تو مجھے بلایا ہی تھی شاید اسے کوئی غلطی ہو گئی تھی اور جب واپس آئی تو ٹیبل پر فائل موجود نہیں تھی اتنے میں سر ضراب آگے.. اور

ایک منٹ.. نمرہ نے رائہ کو بات کرتے ہوئے لوک دیا..

تم نے کہا کہ مشعل تمہارے روم میں یہ کہنے آئی تھی کہ مس نادیدہ تمہیں بولا رہی ہیں ایسا ہی ہے۔۔

نمرہ نے رائہ سے بات کی تصدیق کرنے کے لئے دوبارہ پوچھا۔۔

ہاں ایسا ہی ہے کیوں کیا ہوا۔۔؟

نہیں کچھ نہیں۔۔ نمرہ رائہ کی بات پر سب سمجھ گئی تھی۔۔ اس لئے اس نے زیادہ بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔

چلو اب تم چائے پیو پھر لچ میں بات کرتے ہیں۔۔

رائہ نمرہ کی بات کو آگنور کرتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

رائہ نے نمرہ کے روم سے نکل کر ضراب علی شاہ کی روم کی طرف چلی گئی۔۔
 شیشے کے دروازے میں سامنے پڑی ضراب علی شاہ کی کرسی خالی نظر آرہی تھی مطلب وہ ابھی تک نہیں آئے تھے۔۔

کیا ہوا ہو گا وہ ابھی تک کیوں نہیں آئے۔۔ رائہ یہ سوچتے ہوئے اپنے روم کی طرف چلی گئی۔۔
 ٹائم گزرنے کہ ساتھ ساتھ رائہ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی وہ کبھی دروازے کی طرف دیکھتی تو کبھی اپنے ہاتھ پر باندھی گھڑی کی طرف۔۔

کل شام تک تو وہ ٹھیک تھے گھر جا کر بھی بات ہوئی تھی تب بھی ٹھیک تھے وہ کبھی آفس لیٹ آتے نہیں ہیں پر آج کیا ہوا ہو گا کیا مجھے کال کرنی چاہئے.. نہیں نہیں میں نے کبھی ایسے کال نہیں کی..

پر کیا کرو..

وہ بے چینی سے اسی سوچ میں گم تھی..

سر احد کو کال کرتی ہوں یہ ٹھیک رہے گا.. ان سے پتہ چل جائے گا.. رائے کو جیسے امید کی کرن نظر آئی ہو..

رائے نے فون پر احد رضا کا نمبر ڈائل کیا..

اسلام علیکم سر احد..

وعلیکم السلام مس رائے.. احد رضا گاڑی ڈرائیو کر کے آفس ا رہا تھا..

وہ سر احد مجھے نئے پروجیکٹ کے پیپرز نہیں مل رہے کیا آپ کو پتہ ہے... رائے کو کوئی وجہ

چاہی تھی بات کرنے کی..

مس رائے وہ میرے پاس ہے میں کچھ دیر میں آفس ا رہا ہوں آکر آپ کو بتا دیتا ہوں..

یہ کہہ کر احد رضا نے فون بند کر دیا..

اففففف... رائے کیا کرتی ہو جب پتہ ہے کہ ہر نئے پروجیکٹ کے پیپرز سر احد کہ پاس ہی

ہوتے ہیں تو کیوں بونگی مار دی ہے.. وہ سر پکڑ کر بیٹھ گی..

احد رضا آفس اچکا تھا اور آتے ہی وہ نمہ کے پاس چلا گیا جو وہ احد رضا کو بتا چکی تھی کہ رائے سے بات ہوگی ہے۔۔ نمہ نے ساری بات احد رضا کو بتا دی نمہ کی ساری بات سن کر احد رضا سوچ میں پڑ گیا۔۔

کیا ہوا احد کیا آپ وہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہی ہوں۔۔ احد رضا کو ایسے سوچتے ہوئے دیکھا تو بولی۔۔

کیونکہ کہ آپ مشعل کی عادت سے واقف ہو وہ تو خود آٹھ کر گلاس میں پانی نہیں ڈال سکتی وہ رائے کو یہ کیوں کہنے جائے گی کہ اسے مس نادیہ نے بولیا ہے جب کہ مس نادیہ نے تو ایسا کچھ کہا ہی نہیں۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو نمہ تم۔۔ مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے اور جو میں سوچ رہا ہوں اگر وہی ہوا تو یہ نہ رائے کہ لیے اچھا ہو گا نا ضراب کے لیے۔۔

احد رضا نے پریشان ہوتے ہوئے نمہ سے کہا۔۔

کیا سوچ رہے ہیں آپ۔۔ نمہ نے احد رضا پوچھا

چلو میں یہ پیپرز مس رائے کو دے کر آیا اگر تفصیل سے بات کرتا ہوں۔

یہ کہہ کر احد رضا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔

احد رضا کو اکیلے آتا دیکھ کر رائے کو مایوسی ہوئی وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ شاید ضراب علی شاہ احد رضا کے ساتھ ہیں۔۔

مس رائے کیا میں اندر اجاؤ۔۔ احد رضا یہ کہہ کر اندر آگیا۔۔

یہ لیں مس رائے نئے سال کی پارٹی پروجیکٹ کے پیپرز اگر کوئی بات پوچھنا ہو تو بتا دینا.. احد رضایہ کہہ کر واپس جانے کے لیے مڑا.. رائے پیپرز ہاتھ میں پکڑے احد رضا کو دیکھ رہی تھی.. سر احد.. اس نے جاتے ہوئے احد رضا کو آواز دی.. جی مس رائے..

سر احد وہ میں نے پوچھنا تھا کہ سر ضراب نہیں آئے اب تک.. وہ کہتے کہتے روک گی... جیسے ادھی بات اس کے اندر ہی رہ گئی ہو..

ہاں میں آپ کو بتانا بھول گیا تھا کہ ضراب کو اچانک جرمنی جانا پڑ گیا ہے کسی کام کے لیے وہ کچھ دن تک نہیں آئے گا.. اور ہو سکتا ہے ضراب اس پروجیکٹ میں شامل نہ ہو تو

اب سارا کام آپ پر ہے کوئی گرہڑ نہ ہو آپ کہ پاس دو دن ہیں نئے سال کے پروجیکٹ کے لیے سب اچھا سا ہو شکایت نہیں ملنی چاہیے ضراب کی غیر موجودگی میں.. جی سر احد..

احد رضایہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا.. اور رائے وہی کھڑی رہ گئی..

جرمنی چلے گئے بغیر بتائے.. کم از کم ایک میسج ہی چھوڑ دیتے.. ویسے تو انہیں لا پرواہی پسند نہیں ہے اور خود کا پتہ نہیں کہ بتا دیتے.. اگر وہ اس پروجیکٹ میں شامل نہیں ہیں تو اسکا مطلب وہ نئے سال میں یہاں نہیں ہو گئے.. یہ سوچ کر رائے کے کھلتے ہوئے چہرے پر اداسی چھا گئی..

مشعل اپنے گھر کے گارڈن میں بیٹھی کل کے واقعہ کے بارے میں سوچ رہی تھی.. اسکی آنکھوں کے سامنے ضرباب علی شاہ کا رائہ کو پکڑنا اور رائہ کا ضرباب علی شاہ کی بانہوں ہونا اسکے لئے کسی عذاب سے کم نہیں تھا وہ اپنے ہاتھ کے ناخن کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے اپنی اندر کی لگی آگ کو ختم کر رہی تھی..

رائہ میں تمہیں برباد کر دو گی میں تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑوں گی کب تک تم بھاگو گی مجھ سے.. تم ضرباب کو مجھ سے نہیں چھن سکتی.. مشعل کو اسکی محبت نے اندھا کر دیا تھا وہ ضرباب کی اس محبت کے پیچھے تھی جو وہ اس سے کرتا ہی نہیں تھا..

کس کو نہیں چھوڑو گی..

رتحان شاہ نے مشعل کے پاس آتے ہوئے کہا..

رتحان شاہ کی آواز پر مشعل چونک گی..

کچھ نہیں رتھان بھائی وہ میں اپنی دوست کے بارے میں کہہ رہی تھی آپ کو تو پتہ ہے نا کہ دوستوں میں یہ سب چلتا رہتا ہے..

مشعل نے گھبراتے ہوئے کہا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے رتھان شاہ نے اس کی ساری باتیں سن لی ہے..

آپ ابھی آفس نہیں گے کیا..

مشعل نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا..

ہاں بس جا رہا ہوں.. اچھا آج شام کو کھانا باہر کھائے گئے امی جان کو میں نے کہہ دیا ہے تم بھی تیار رہنا..

رتحان شاہ نے مشعل کے گال کو پیار سے کھینچے ہوئے کہا..

ٹھیک ہے رتحان بھائی.. مشعل نے اطمینان کا سانس لیا کہ رتحان شاہ نے کچھ نہیں سنا.. اوکے میں اب چلتا ہوں.. وہ یہ کہہ کر مڑا ہی تھا کہ اسے ایک بات یاد آگئی.. اس نے دوبارہ مڑ کر مشعل کی طرف دیکھا اور کہا..

مشعل کل آفس میں کیا ہوا تھا.. کچھ پتہ ہے تمہیں.. رتحان شاہ نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں.. نہیں.. مجھے کیا پتہ ہونا ہے وہ رتحان شاہ کہ اچانک پوچھنے پر گھبرا گئی.. اوکے اوکے ریلیکس.. تم کیا ہو رہا ہے میں تو ویسے ہی ہو چھ رہا ہوں کیونکہ کہ تم بھی جلدی نکل آئی تھی..

رتحان شاہ نے مشعل کی گھبراہٹ دیکھتے ہوئے کہا..

تو آپ آفس جا کر پوچھیں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں وہ یہ کہتے ہوئے اندر چلی گئی رتحان شاہ مشعل کہ اس رویہ کو دیکھتے ہوئے سوچ میں پڑ گیا..

یہ کیا ہوتا جا رہا ہے مشعل کو عجیب عجیب سی باتیں کر رہی ہے رتحان شاہ مشعل کو ایسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا..

آفس پہنچ کر ریحان شاہ سیدھا رائے کے کمرے کی طرف چلا گیا..

رائے منہ جھکائے ٹیبل پر پڑے پیپرز پر پن سے لائنز لگا رہی تھی..

ادھے بالوں نے رائے کے چہرے کو چھپایا ہوا تھا وہ اپنی انگلی سے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی
پو وہ پھر پھسل کر اسکے چہرے پر آجاتے

ضراب علی شاہ کہ آفس نہ ہونے سے اسے آفس کی ہر چیز اجنبی سی لگ رہی تھی اسے آج
اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ ضراب علی شاہ کا موجود ہونا اسکا وجود رائے کے لیے کتنا ضروری
ہے..

ریحان شاہ دروازے کے باہر کھڑا رائے کو دیکھ رہا تھا..

کاش میں تم سے اپنی محبت کا اظہار کر سکتا جو مقام تمہاری زندگی میں ضراب کا ہے وہ میں
لے سکتا..

یہ کہہ کر ریحان شاہ نے گہری سانس لی..

مس رائے وہ بغیر دستک دے اندر اچکا تھا.. رائے نے ریحان شاہ کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا اسے
ایسا لگا کہ ضراب علی شاہ نے رائے کو آواز دی ہے..

رائے کے منہ سے فوراً یہ الفاظ نکلے..

جی سر ضراب...

پر سامنے دیکھنے پر اسے احساس ہوا کہ وہ غلط بول گئی ہے..

مس رائہ میں ضرب نہیں رتخان ہوں۔۔ رائہ کہ منہ سے ایسے ضرب علی شاہ کا نام سن کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

ایم سوری سر رتخان وہ میں سمجھی کہ سر ضرب آئے ہیں۔۔
اڑس اوکے۔۔ اب اکی طبیعت کسی ہے۔۔ رتخان شاہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔
کم ہونے سے ہوا تھا سب۔۔ BP جی سر رتخان اب ٹھیک ہوں بس
وہ اداس آواز سے بات کر رہی تھی اور اداسی اسکی آنکھوں سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔
کوئی بات ہے کیا یا کوئی پریشانی۔۔ آپ کچھ اپ سیٹ سی لگ رہی ہے۔۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو
آپ شیئر کر سکتی ہیں۔۔

رتخان شاہ سے رائہ کی اداسی دیکھی نہیں گی اور پوچھ لیا۔۔
نہیں سر رتخان ایسی کوئی بات نہیں ہے میں ٹھیک ہو کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے بس شاید
کل کی میڈیسن کا اثر ہے۔۔ رائہ نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔۔
ہمممم سہی۔۔ آپ اپنا خیال رکھیں۔۔ میں آفس ہی ہوں کوئی کام ہو تو بتائیے گا۔۔

رتخان شاہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

اففف۔۔ رائہ ٹھیک کر اپنے آپ کو سب تجھے بیمار سمجھ رہے ہیں۔۔ پر ان سب کیا پتہ کہ
میری اداسی کی وجہ کیا ہے۔۔

ڈھیر سارا کام پڑا تھا پر رائہ کا دل اور دماغ ضرب علی شاہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا
کہاں ہیں ضرب آپ وہ کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کہ بولی۔۔

دیکھو نمرہ جو تم سوچ رہی ہو اور جو میں سوچ رہا ہوں ایسا ہو نہیں سکتا.. مشعل ایسا کیوں کرے گی وہ ابھی چھوٹی ہے

اور اگر میں یہ بات ضراب کو بھی بتاتا ہوں تو وہ کبھی بھی نہیں مانے گا تمہیں تو پتہ ہے کہ وہ مشعل کے معاملے میں کسی کی نہیں سنتا..

احد رضا نے نمرہ کو کہا جو لنچ ٹائم ساتھ بیٹھے اس بات پر ڈیسکس کر رہے تھے..

اور اگر احد یہ بات سچ ہوئی تو

اگر مشعل ضراب علی شاہ کو پسند کرتی ہوئی تو..

آپ کو اندازہ بھی ہے کہ وہ کیا کر سکتی ہے وہ جس عادت کی کی وہ کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے اور آپ مانو یا نہ مانو.. پر مجھے یہ ہی لگتا ہے اور کنفرم بھی ہے.. نمرہ نے احد رضا کی بات سے اتفاق نہیں کیا..

پر میں ضراب سے اس بارے میں بات نہیں کر سکتا میں اسکی زندگی کو مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتا ابھی تو اسے اپنی زندگی میں خوشیاں ملی ہیں اور ساتھ یہ بات کر کے میں سب خراب نہیں کرو گا..

احد رضا نے نمرہ کو صاف انکار کر دیا تھا کہ وہ مشعل کی اس بات کو ضراب علی شاہ تک نہیں لے کر جائے گا..

ضراب علی شاہ کی زندگی میں خوشیاں کم اور مشکلات بہت آئی تھیں اس لیے وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ زندگی کہ اس موڑ پر وہ ضراب علی شاہ کو کسی اور مشکل میں ڈالے۔

اسلام علیکم امی جان۔۔

رائہ بوجھل قدموں کہ ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔۔ آج کا دن اسکے لیے سودن جیسا تھا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔

وہ گھر آتے امی کو سلام کر کے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔۔

کیا ہوا رائہ طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی کیا۔۔ میں نے کہا تھا نہ کہ آج آفس نہ جاو آرام کر لو پر تم نے میری بات نہیں مانی۔۔

رائہ کی امی نے رائہ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

ارے امی رائہ آپ کیسے چھٹی کر لیتی سارا آفس تو یہ سنبھالتی ہیں اور اگر یہ نہ جاتی تو ان کے سر ضراب گھر آجاتے۔۔

کیوں آپ کی ٹھیک کھانا حائہ نے اپنی آپ کی اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

حائہ کی بچی تم نے باز نہیں آنا نہ۔۔ رائہ نے تکیہ اٹھا کر حائہ کو مارا۔۔

واہ بھی کیسا زمانہ آگیا ہے سچ بولنے پر بھی مار پڑتی ہے

اور وہ دونوں ہنس پڑی کچھ لمحے کے لیے پر وہ ضراب کے سحر سے واپس آگئی تھی۔۔

چلو اب لڑنا نہ میں تمہارے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔

رائہ کی امی یہ کہہ کر کچن میں چلی گئی...

اچھا رائہ آپ اب یہ بتائیں آج سر ضرب سے ڈانٹ پڑی ہے یا وہ آفس نہیں آئے جو آپ اتنی اداس ہیں..

حائمہ نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

تمہیں کیسے پتہ کہ میں اس وجہ سے پریشان ہوں.. رائہ اپنی چھوٹی بہن کو غور سے دیکھ رہی تھی...

بس دیکھ لیں آپ... آپ نے مجھے بہت ایزی لیا ہوا ہے پر پتہ سب ہے مجھے..

حائمہ نے اپنے آپ کو داد دیتے ہوئے کہا..

اچھا.. تو اب میں کیا کرو.. وہ بغیر بتائے جرمی چلے گئے ہیں کوئی بات بھی نہیں کی اور نہ کوئی میسج کیا..

رائہ نے ساتھ ہی سب بول دیا جیسے وہ پہلے سے کسی سہارے کی تلاش میں تھی کہ اس کو اپنا غم بتا سکے...

تو آپ اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے وہ آجائیں گے پریشان کیوں ہو رہی ہیں..

نہیں حائمہ وہ نئے سال میں یہاں پر نہیں ہو گے.. رائہ اپنے دوپٹہ کو ہاتھ کی انگلیوں سے گھومتے ہوئے بات کر رہی تھی..

وہ آجائیں گے آپ پریشان نہ ہوں.. آپ یہ پریشانی لیں کہ آپ امی کو کیا بتائیں گی کہ ان کی بیٹی کو اپنے ہی باس سے محبت ہو گئی ہے..

حائمہ نے اپنی آپي کو تنگ کرنے کے انداز ميں کہا..

حائمہ کی نچي آہستہ بولوامي نے سن ليا تو اس ليے ميں تمہيں بتا نہيں رہي تھی.. رائہ نے حائمہ کا بازو مڑتے ہوئے کہا..

اففف آپي چھوڑ ديں درد ہو رہا ہے اب نہيں اونچا بولوں گی..

جاو اب ميں کپڑے تبديل کر کے آتي ہوں.. رائہ نے حائمہ کا بازو چھوڑتے ہوئے کہا..
اففف.. ٹوٹ ہی جانا تھا ابھی بازو حائمہ اپنا بازو ملتے ہوئے کمرے سے باہر چلي گی....

چائے تيار تھی..

حائمہ صوفے پر بيٹھے ٹي وي کا ريوٹ ہاتھ ميں ليے بغير روکے چينل تبديل کرتی جا رہي تھی..
آپي آجائیں چائے ٹھنڈي ہو رہي ہے حائمہ نے رائہ کو آواز دي جو کچن ميں اپني امي کی مدد کروا رہي تھی...

اگي ہوں.. چلا کيوں رہي ہو.. رائہ آکر صوفے پر بيٹھ گی

کوئي اچھا سا ڈرامہ لگاو کيا تم لگا کر بيٹھی ہو.. رائہ نے چائے کا کپ پکڑتے ہوئے کہا..
کچھ بھی نہيں اربا کہیں ليکشن تو کہیں لڑائي جھگڑے لگے ہيں حائمہ يہ کہتے ہوئے چينل کو تبديل کر رہي تھی کہ اچانک اسکا ہاتھ ايک جگہ روک گیا.. ايک چينل پر خبر چل رہي تھی.
بریکنگ نيوز..

آج پاکستان سے جرمنی جانے والی ایئر لائن رستے میں حادثے کا شکار ہو گئی ہے.. ابھی تک کوئی معلومات نہیں ملی سنے میں آیا ہے کہ بہت سے لوگ اس حادثے میں جاں بحق ہو گئے ہیں پر ابھی تعداد کو کچھ پتہ نہیں مزید اپ ڈیٹ کہ لیے ہمارے ساتھ رہیں..

خبر کہ چلتے ہی حائمہ نے رائے کی طرف دیکھا جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹی وی کی طرف دیکھ رہی تھی اور اسکی آنکھوں میں آنسو کا سمندر ابل پڑا تھا...

حائمہ.. سر ضرباب بھی صبح گے ہیں جرمنی یہ ان کی فلائٹ تھی حائمہ سر ضرباب کو کچھ ہوا تو نہیں ہو گا اللہ کرے ان کی فلائٹ میں ہو گی ہو..

رائے کہ اوپر تو جیسے پہاڑ گر گیا ہوا سے کچھ ہوش نہیں رہی آنسو تھے کہ روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے...

وہ پوری طرح کانپ رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکے جسم سے کسی نے روح نکال لی ہو...

حائمہ میں کیا کرو کیسے پتہ کرو.. اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے موبائل فون پکڑا...

حائمہ آپنی آپ بیٹھ جائیں کچھ نہیں ہو گا سر ضرباب کو آپ آفس کسی کو کال کریں.. حائمہ بھی یہ نیوز سن کر گھبراگی تھی پر ساتھ ہی وہ اپنی آپنی کی حالت دیکھ کر ان کو حوصلہ دے رہی تھی...

پر ایک منٹ پہلے تو رائے کو اپنی دنیا ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی. اس کے دل میں سو سو سے ارہے تھے

رائہ نے کانپتے ہاتھوں سے احد رضا کا نمبر ڈائل کیا پر وہ مسلسل بیزی جا رہا تھا..
 دیکھا حائمہ وہ بھی ٹرائی کر رہے ہوں گے سر ضراب کو ان کا نمبر بھی بیزی جا رہا ہے..
 کیا کرو میں کیا کرو.. وہ روتے ہوئے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی..
 اچانک اس کے دماغ میں دادا جان کا خیال آیا..

ہاں دادا جان.. دادا جان..

حائمہ میں کچھ دیر میں اجاؤں گی تم امی کو سنبھال لینا... میں ضراب کہ دادا جان کہ پاس جا
 رہی ہوں وہ یہ کہتے ہوئے گاڑی کی چابی لے کر باہر نکل آئی..
 کانپتے ہاتھوں کہ ساتھ وہ گاڑی کی چابی لگا رہی تھی جو اس سے نہیں لگ رہی تھی بڑی مشکل
 سے خود پر قابو رکھتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی...

سارے رستے اسے ضراب علی شاہ کی باتیں یاد آتی رہی تھی ساتھ گزرا ہوا وقف ایک ریل کی
 طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا.. رو رو کر اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں...

ضراب علی شاہ کے گھر کہ باہر اکر رائہ نے گاڑی روکی..
 یا اللہ ایسا کچھ نہ ہو.. اس نے آنسو صاف کیے اور گاڑی سے اتر کر گھر کی بیل دی..
 سرونٹ نے اکر دروازہ کھولا وہ بغیر کچھ بتائیے گھر کہ انداز چلی گئی..

وہ ڈرائنگ روم میں اگی تھی جہاں

دادا جان ڈرائنگ روم میں کھڑے کسی سے فون پر بات کر رہے تھے..

اب کیا ہو سکتا ہے جو اللہ کی مرضی..

اللہ کی مرضی کہ اگے کسی کی کیا چلتی ہے..

رائہ نے جب یہ سب سنا تو اسکے پاؤں تلے زمین نکل گئی.. اور اسکے منہ سے دادا جان کا لفظ نکلا..

دادا جان نے مڑ کر دیکھا تو رائہ سامنے کھڑی تھی جس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے.. وہ اپنی محبت کو کچھ ہی پل میں گنوا چکی تھی.. اسے احساس ہو رہا تھا کہ ضربا علی شاہ جو اسکی روح کا سکون تھا وہ ہی اس سے دور جا چکا ہے وہ بے جان ایک بت کی طرح کھڑی دادا جان کی طرف دیکھ رہی تھی

رائہ بیٹا تم وہ جلدی سے رائہ کی طرف بڑھے جو اپنے ہوش میں نہیں تھی..

رائہ بیٹا کیا ہوا ہے دادا جان نے رائہ کو صوفے پر بیٹھاتے

ہوئے کہا..

دادا جان وہ ضربا.. اسکی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے اور رونے کی وجہ سے رائہ کی آواز

ٹھیک سے نہیں نکل رہی تھی..

کیا ہوا ضربا کو رائہ بیٹا تم رو کیوں رہی ہو. دادا جان نے پریشانی سے رائہ کی طرف دیکھا..

وہ دادا جان نیوز میں بتا رہے تھے کہ صبح جرمنی جانے والی ایئر لائن حادثے کا شکار ہو گئی ہے..

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دادا جان کو بتا رہی تھی..

جی بیٹا پھر.. دادا جان رائہ کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہے تھے..

اتنے میں ضرباب علی شاہ اپنے روم سے نکل کر ڈرائنگ روم کی طرف اہا تھا..

ضراب علی شاہ نے جیسے ہی رائے کو دیکھا وہ وہاں ہی روک گیا رائے کی پشت ضراب علی شاہ کی طرف تھی پر دادا جان واضح طور پر ضرباب علی شاہ کو دیکھ سکتے تھے..

دادا جان کی نظر ضرباب علی شاہ پر پڑی تو ضرباب علی شاہ نے دادا جان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا وہ اشارے سے بتانے کی کوشش کی کہ رائے کو یہ نہ پتہ چلے کہ میں یہاں ہو ضرباب کبھی ہاتھ سے اشارہ کرتا تو کبھی بتانے کے لیے دے الفاظ کا..

دادا جان کچھ سمجھ چکے تھے.. دادا جان نے ضرباب سے نظریں ہٹا کر رائے کی طرف دیکھا جو وہ گم سم ہو کر بیٹھی تھی..

جی بیٹا رائے تو آپ کیا کہہ رہی تھی دادا جان رائے کی طرف مخاطب ہوئے..

وہ دادا جان ابھی نیوز میں بتا رہے تھے کہ صبح جرمنی جانے والی ایئر لائن حادثے کا شکار ہو گئی تو سر ضرباب بھی صبح ہی گئے تھے یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں سے پھر آنسو نکلنے لگ گئے..

اچھا بیٹا رائے پہلے آپ چپ ہو جائیں.. دادا جان نے رائے کو سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

اور رہی بات ضرباب کی تو ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ یہاں تھا..

دادا جان کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی رائے نے فوراً سر اٹھا کر دادا جان کو دیکھا اور ضرباب علی شاہ نے دادا جان کی اس بات پر اپنے سر پر ہاتھ مارتے دادا جان کو التجائی نظروں سے دیکھا...

کیا مطلب دادا جان.. وہ چونک گئی..

اوہو میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ابھی تو میری کال پر بات ہوئی ہے ضرب سے .. وہ بیٹا میں بوڑھا ہو گیا ہوں نہ اس لیے بات کرتے پتہ نہیں چلتا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ دادا جان نے بات کو گول مول کر کے جواب دیا

پر دادا جان ابھی تو آپ کسی سے فون پر بات کر رہے تھے کہ .. وہ کہتے کہتے روک گئی۔ وہ اچھا وہ تو گاؤں میں کسی عزیز کی موت ہو گئی تھی میں اسکا افسوس کر رہا تھا..

لیکن دادا جان سر ضرب تو صبح کی فلائٹ سے گئے ہیں .. رائے کہ دماغ میں سوالوں کے لائن لگی تھی جو وہ پوچھنا چاہی تھی..

دادا جان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے.. کیوں کہ ضرب علی شاہ نے دادا جان کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا..

وہ بیٹا وہ دراصل وہ سوچ میں پڑ گئے.. کہ اب کیا کہیں۔

ہاں وہ ضرب تو رات کے فلائٹ سے گیا ہے اسے لے وہ بالکل ٹھیک ہے وہ.. اور اب تم پریشان نہ ہوں... حادثہ تو صبح والی میں ہوا ہے..

دادا جان کہ یہ سب کہنے سے رائے کی جان میں جان آئی۔ اس نے گہری لی اور ساتھ میں اپنے چہرے پر گرے آنسو کو صاف کیا..

اور رائے بیٹا تم ایسے اتنی سردی میں اگی ہو کچھ شال اور جرسی بھی نہیں پہنی۔ تمہیں سردی لگ جائے گی میں کچھ لے کر آتا ہوں تم یہاں ہی بیٹھو اور چائے پی کر جانا..

دادا جان یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئے..

ضراب علی شاہ دروازے کہ پاس کھڑا سب سن رہا تھا دادا جان کو آتے دیکھ لے وہ پیچھے ہو گیا...
ضراب یہ کیا حرکت کی ہے تم نے دادا جان نے ضراب علی شاہ کو کان سے پکڑتے ہوئے
کہا

ارے دادا جان چھوڑ دیں درد ہو رہی ہے میں آپکو سب کچھ بتا دوں گا ابھی میری آواز باہر چلی
جائے گی وہ دبی دبی آواز میں بول رہا تھا..

میں بعد میں پوچھتا ہوں تمہیں رائے کو جانے دو..

یہ کہہ کر دادا جان اپنے کمرے کی طرف شال لینے چلے گئے..

ضراب علی شاہ کھڑے ہو کر رائے کی طرف دیکھ رہا تھا.. اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جا کر
رائے کو اپنی بانہوں میں لے لیں اور کہے دیکھو رائے میں آگیا ہو میری زندگی میں تمہارے پاس ہی
ہوں تم سے الگ کیسے ہو سکتا ہوں..

دادا جان نے رائے کو شال لا کر دی.. یہ لو بیٹا یہ اورھ لو سردی کم ہو جائے گی..

اور اب رونا نہیں ہے ضراب بالکل ٹھیک ہے اور مجھے اس بات کا احساس ہے کہ تم پر کیا
سے ہوا ہے.. misunderstanding گزر رہی ہے پر یہ سب ایک

تم یہ چائے پیو بہتر محسوس کرو گی.. اور مجھے خوشی ہے کہ اب ضراب کی زندگی میں ایسا کوئی
ہے جو اسکی اتنی پروا کرتا ہے..

رائے نے چائے کا گھونٹ لیا اور وہ دادا جان کی بات کو سن کر خاموش رہی کیونکہ وہ اب
سکون سا محسوس کر رہی تھی کہ ضراب علی شاہ کو کچھ نہیں ہوا....

آج سال کا آخری دن تھا ہر جگہ گما گما تھی.. کوئی نئے سال کے آنے پر خوش تھا تو کوئی افسردہ تھا..

گزرتے سال نے کسی کو خوشیاں دی تھی تو کوئی غم میں مبتلا تھا.. کوئی گزرتے سال میں اپنوں کو کھو چکا تھا تو کوئی نئے سال میں ساتھ پانے سے خوش تھا..
لوگ کہتے ہیں کہ دینا بہت چھوٹی ہے پر یہ کہنا غلط ہو گا کیونکہ دنیا بہت بڑی ہے اور زندگی بہت چھوٹی ہے سال تو ہر بار آتے ہیں پر جو بچھڑ جاتے ہیں وہ کبھی نہیں آتے.....

آفس میں سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے ضرباب علی شاہ کی کمپنی کو نئے سال کا پروجیکٹ ملا تھا تو سب اسی کی تیاری میں مصروف تھے..
پرائمہ کی حالت کچھ الگ تھی وہ چاہتی تھی کہ نئے سال پر ضرباب اس کے ساتھ ہو وہ کام میں تو مصروف تھی ہر دل و دماغ میں وہ ضرباب علی شاہ کے پاس تھی..
محبت کی بے چینی بھی کسی جان لیوا بیماری سے کم نہیں ہوتی.. وہ بار بار یہ ہی سوچتی کہ شاید ابھی ضرباب علی شاہ آجائے اور کہیے کہ لو رائے میں آگیا مجھ سے تمہاری جدائی برداشت نہیں ہوئی اور میں فوراً واپس آگیا..

محبت کا رشتہ بھی کتنا عجیب ہے جو دل میں ہوتا ہے وہی نظروں سے دور رہتا ہے
مس رائے شیراز.. احد رضا نے فائلوں میں گھسی ہوئی رائے کو آواز دے کر بلایا..

احد رضا کی آواز پر رائہ نے سر اٹھا کر احد رضا کو دیکھا..
جی سر احد..

مس رائہ سب تیاری ٹھیک چل رہی ہے نہ..
جی سر احد سب ٹھیک ہے.. آپ فکر نہ کریں.. رائہ نے سرسری سا جواب دیا..
کیا بات ہے مس رائہ آپ سوئی نہیں کیا آپکی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں..
احد رضا کو ضراب علی شاہ سب بتا چکا تھا۔ وہ بس رائہ کو تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا..
نہیں نہیں سر احد ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ گھبراگی بس تھوڑا فلو ہے اور کوئی بات نہیں
ہے..

اوکے ٹھیک ہے.. احد رضا نے اپنی ہنسی کو چھپاتے ہوئے کہا..
اچھا مس رائہ آپ جانتی ہیں نہ آج کا ایونٹ نئے سال کا ہے تو آپ کو دیر ہو جائے گی تو آپ
گھر میں بتا دیں..
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

احد رضا کی اس بات پر رائہ کی ساری اداسی کہیں دور رہ گئی وہ چونک گئی..
کیا مطلب سر احد کتنی دیر ہو جائے گی.. وہ پریشانی سے بولی..
شاید بارہ ایک بج جائیں گے..

کیا بارہ ایک بج جائے گے.. نہیں سر احد میں اتنی دیر نہیں روک سکتی
وہ کبھی گھر سے باہر اتنی دیر نہیں روکی تھی..

مس رائہ آپ پریشان نہ ہوں وہاں سب سٹاف موجود ہو گا اور ویسے بھی آپ اس پروجیکٹ کو دیکھ رہی ہیں تو ضرب کی غیر موجودگی میں آپ کو ہی سنبھالنا ہے تو آپ کا موجود ہونا ضروری ہے اس لیے آپ گھر میں بتادیں..

احد رضا کی اس بات کے بعد رائہ کہ پاس کوئی جواز نہیں رہا انکار کرنے کا..
یہ کہہ کر احد رضا وہاں سے چلا گیا..

اففف کیا کرو میں اب اتنی دیر تو میں نہیں روک سکتی.. یہ سر ضرب کو بھی ابھی جانا تھا جرمی وہ ہوتے تو سب سنبھال لیتے اب کیا کرو رائہ نے فون اٹھایا اور گھر کال ملا دی..
اور گھر میں سب بتا دیا کہ وہ لیٹ ہو جائے گی پر یہ نہیں کہ بتایا کہ کتنا لیٹ ہو جائے گی بس حائہ کو پتہ تھا..

فون کو رکھتے ہوئے وہ اپنے موبائل سکرین سے اپنی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی جو واقعی میں سرخ تھی..

رائہ تم بھی کتنی بے وقوف ہو اس انسان کہ لیے اتنے آنسو بہا دیے جو اس وقت تمہارے ساتھ ہی نہیں ہے اسے تو پروا ہی نہیں ہے کہ میں کتنی مشکل سے سب ہینڈل کر رہی ہوں..
خود بڑے مزے سے جرمی بیٹھے نئے سال کو انجوائے کریں گے..

ارے وہاں تو گوریاں بھی ہوں گی تو کیا سر ضرب.. اسکے دماغ میں جو خیال آیا تو رائہ نے فوراً اپنا سر جھٹک دیا توبہ توبہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ضرب ایسے نہیں ہیں..
اور اگر ایسا ہوا تو.. وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی..

مجھے سر احد سے پوچھنا ہو گا.. وہ جلدی سے اٹھی اور احد رضا کے روم کی طرف چلی گی...

سر احد وہ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولی..

احد رضا کسی کہ ساتھ کال پر مصروف تھا..

وہ کھڑی کال بند ہونے کا انتظار کر رہی تھی احد رضا نے جیسے کال بند کی تو رائے بول پڑی

سر احد وہ میں نے آپ سے پوچھنا تھا کہ سر.....

احد رضا نے رائے کو بات کرتے ہوئے ٹوک دیا..

مس رائے بہت کام ہیں آپ پلیز بعد میں آجائیں احد فائلز اٹھا کر باہر چلا گیا..

رائے وہاں کھڑی احد رضا کا منہ دیکھتی رہ گئی..

عجیب ہی ہیں سب کوئی بات ہی سن رہا سب کو آج ہی کام کرنا ہے وہ باہر جاتے بڑبڑا رہی تھی..

کیا ہو رائے کون نہیں تمہاری بات سن رہا میں ہو نہ سنے کہ لیے..

رائے نے مڑ کر دیکھا تو نمہ کھڑی تھی..

او مس نمہ آپ شکر ہے کہ کوئی تو ملا.. نہیں تو آج سب ایسے مصروف ہیں جیسے پورے سال

کا کام آج ہی کر لینا ہے.. رائے نے نمہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..

رائے کو کوئی تو مل گیا تھا جو اسکی پریشانی کو دور کر سکتا تھا

مس نمہ وہ میں نے پوچھنا تھا کہ سر ضراب نئے سال وہاں اکیلے ہی منائے گے کیا یہ ان

کے ساتھ کوئی اور بھی ہو گا..

ارے رائے تمہیں تو پتہ ہے کہ باہر کے ممالک میں نئے سال پر لوگ کیا کیا نہیں کرتے اب یہ کہنا کہ سر ضربا وہاں اکیلے ہوں گے یہ تھوڑا مشکل ہے.. نمرہ نے رائے کو ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا.. جس کا منہ ایک دم مدھم پڑ گیا تھا..

کیوں رائے تمہیں جلن ہو رہی ہے یا فکر ہو رہی..
نہیں نہیں مجھے کیا ہونا ہے میں ویسے ہی پوچھا تھا وہ گھبرا کر بولی..
ادھر دیکھو میری طرف..

رائے نے بات کر کے منہ نیچے کر لیا تھا..

نمرہ نے اپنے ہاتھ سے رائے کا منہ اوپر کرتے ہوئے کہا..

اب تم مجھ سے چھپاؤ گی کیا.. مجھے پتہ ہے کہ تمہیں فکر ہو رہی ہے.. پر اتنی بھی ٹینشن نہ لو سر ضربا ایسے نہیں ہے وہ اچھے انسان ہیں اور ان کاموں سے دور ہی بھاگتے ہیں..
نمرہ نے رائے کو تسلی دیتے ہوئے کہا...

سچ میں مس نمرہ ایسا ہی ہے.. رائے کہ چہرے پر خوشی آگئی..

جی میری جان ایسا ہی ہے اب جاؤ اور جاکر ورکنگ مکمل کرو شام کو پروجیکٹ والی جگہ بھی جانا ہے.. نمرہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی..

رائے کی ایک ٹینشن تو ختم ہو گئی تھی پر ضربا علی شاہ کا موجود نہ ہونا اس کو اداس کر رہا تھا..
دنیا جہاں کی خوشیاں انسان کے پاس ہو پر جس سے وہ محبت کرتا ہے وہ پاس نے ہو تو ساری خوشیاں پکھی لگتی ہیں...

سب پارٹی والی جگہ پر پہنچ چکے تھے۔ رائے بھی اپنے پروجیکٹ کو مکمل کر چکی تھی۔ وہ ایک ویلا کا باغ تھا جسکو رائے نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا تھا۔ سفید اور گولڈن کلر کے لٹکتے ہوئے پردے تھے جس کے اوپر گولڈن کلر کے لائٹس تھے۔ وہ ایک کنڈل لائٹ ڈنر کا ماحول لگ رہا تھا مس رائے یہ آپ کا آج کا ڈریس ہے جو آپ نے پہنا ہے۔ آفس کی مارکیٹنگ کی لڑکی نے آکر رائے کو کور کے اندر رکھا سوٹ دیا۔

پر میں نے نہیں منگوایا رائے نے حیرت سے کہا۔ جی مس رائے اپنے نہیں منگوایا پر ہماری کمپنی ہر نئے سال کی پارٹی پر اپنے ورکر کو ڈریس دیتی ہے جو انہوں نے پہنا ہوتا ہے لازمی آپ کا یہ ڈریس ہے آپ تیار ہو کر آجائیں سب انتظار کر رہے ہیں۔ وہ لڑکی یہ کہہ کر چلی گئی۔

رائے نے وہ ڈریس کھول کر دیکھا تو دنگ رہ گئی سفید ریشمی لانگ فرائڈ جس کے اوپر ڈبل سلک کا کپڑا لگے ہوا تھا سائیڈ پر گولڈن کلر کی لائن۔ وہ کسی شہزادی کا ڈریس لگ رہا تھا۔

میں چلی changing room ماشاء اللہ ڈریس تو بہت پیارا ہے۔ رائے یہ کہتے ہوئے گی۔۔۔ جو ویلا میں موجود تھا۔

آنکھوں میں کاجل لگائے بالوں کو کھلا چھوڑے سوٹ پہن کر وہ شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔ ہر طرف روشنیاں ہی تھیں۔ وہ اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھ رہی تھی۔

کاش سر ضراب بھی یہاں ہوتے تو یہ سب کتنا اچھا لگتا ہر خوشی دوبالا ہو جاتی وہ بھی میرے ساتھ نئے سال کی پارٹی میں شامل ہوتے۔

وہ اپنے لمبے بالوں میں برش کرتے سوچ رہی تھی...

رائہ تیار ہو کر باہر گارڈن میں اگی جیسے وہ گارڈن میں داخل ہوئی سب اسکی طرف دیکھتے ہی رہ گئے۔

وہ کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

سب اس کی تعریف کر رہے تھے پر رائہ کا دل اداس تھا اسکی نظر جس کو تلاش کر رہی تھی وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ رائہ اپنے ہاتھ میں پہنے کنگن کو گھماتے ہوئے ضراب علی شاہ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ ابھی پانچ منٹ رہ گئے ہیں نئے سال کر شروعات میں اور ضراب علی شاہ یہاں موجود نہیں ہے۔ کاش وہ یہاں ہوتے۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک لائٹ بند ہو گئی۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا جو گارڈن ابھی کچھ دیر پہلے روشنیوں سے جگمگا رہا تھا خاموش ہو گیا۔

رائہ نے اپنے چاروں طرف دیکھا تو اسے ہر طرف اندھیرا ہی نظر آیا۔ وہ گھبرا گئی۔

مس نمرہ۔ مس نمرہ کہاں ہیں آپ۔

سر احد۔ کوئی ہے۔ وہ آوازیں دے رہی تھی پر آگے سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

رائہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا جب کہیں سے کوئی نہیں بولا تو وہ ڈر گی اور اندازہ لگا کر باہر کی جانب چلنے لگی۔

اچانک اسے کسی کی آہٹ سنائی دی جو اسکے قریب ا رہا تھا۔ رائہ نے گھبرا کر آنکھیں بند کر لی پر وہ چلنے کی آہٹ قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ جس کو رائہ آسانی سے محسوس کر سکتی تھی۔

رائہ کو پھر ایک خوشبو کا احساس ہوا وہی خوشبو جسے وہ نہیں بھول سکتی تھی رائہ نے اپنی آنکھیں کھول لی پر سامنے کوئی نہیں تھا پر وہی پرفیوم کی خوشبو آ رہی تھی یہ خوشبو کہاں سے آ رہی ہے وہ یہ کہتے ہوئے ادھر ادھر کچھ دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی پر اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آیا۔

وہ مزید دیکھنے کے لیے پیچھے مڑی تو اسکو اپنے پیچھے کسی کے وجود کا احساس ہوا جس کے ساتھ رائہ کی ٹکڑ ہو چکی تھی۔

رائہ کے ہاتھ اب اسکے سینے پر تھے اور وہ کسی کے ہاتھوں کی گرفت میں تھی۔ وہی خوشبو وہی ہاتھوں کا لمس وہی چھونے کا انداز۔

رائہ کے منہ سے اچانک نکلا۔

سر ضرب آپ ... وہ اندھیرے میں بھی ضرب علی شاہ کو پہچان گی تھی۔

اسکے ساتھ ہی گولڈن لائٹس جل گی۔

بلیو کلر کی جینز پہنے اور ساتھ وائٹ کلر کی شرٹ اگے کہ دو بٹن کھولے اوپر کوٹ پہنے وہ رائے کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا..

ضراب علی شاہ کو سامنے دیکھ کر رائے کو ایسے لگا جیسے اللہ نے اسکی دعا پوری کر دی ہو اور وہ بھی اتنی جلدی..

سر ضراب آپ کب آآآ.....

ضراب علی شاہ نے اپنا ہاتھ رائے کے پنک ہونٹوں پر رکھ دیا رائے بولتے بولتے چپ ہو گئی.. شیشیشیش.. آؤ میرے ساتھ.. ضراب علی شاہ نے رائے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گارڈن کے درمیان میں آگیا جہاں ہر طرف ریشم کے پردے ہوا سے لہرا رہے تھے...

ضراب علی شاہ نے رائے کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا..

میں کہیں نہیں گیا تھا رائے.. میں تو آپ کے پاس ہی تھا آپکی دل کی دھڑکن کی طرح اور آپ بھی میرے یہاں تھی..

ضراب علی شاہ نے رائے کا ہاتھ اپنے دل پر رکھتے ہوئے کہا..

رائے نے شرماتے ہوئے اپنا سر نیچے کر لیا..

ضراب علی شاہ نے اپنے ہاتھ سے رائے کا چہرہ اوپر کیا..

یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ میں نئے سال کی شروعات اور اپنی زندگی کی شروعات آپ کے بغیر کر لیتا...

رائہ چپ کھڑے ضرباب علی شاہ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جس میں اسے محبت اور سچائی کے علاوہ اور کچھ نہیں نظر آ رہا تھا۔

رائہ اس سال کی شروعات سے پہلے میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اجازت ہے۔

رائہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ضراباب علی شاہ نے اپنے کوٹ کی جیب سے انگوٹھی کا بکس نکالا۔

رائہ میں آج سے پہلے کبھی بھی محبت کے احساس سے نہیں گزرا محبت کیا ہوتی ہے یہ مجھے آپ سے ملنے سے پہلے نہیں پتہ تھا۔

پر آپکی محبت کے آگے میری انا میرا غصہ سب ختم ہو چکا ہے۔

میں خوش رہنا چاہتا ہوں اکیلے نہیں آپ کے ساتھ زندگی کہ ہر ایک ایک لمحہ کو آپ کے ساتھ

گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔

میں تمہارا غرور بنا چاہتا ہوں۔۔ تمہاری زندگی بنا چاہتا ہوں۔۔ تمہی اپنی عزت اور وقار بنانا چاہتا ہوں۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں رائہ اپنی ساری زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔

کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔؟

ضراباب علی شاہ نے انگوٹھی رائہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

رائہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ آنکھوں سے دو آنسو نکل کر اسکے رخسار پر گر گئے۔۔۔ اسے آج وہ محبت مل چکی تھی جس کو وہ اپنے خوابوں میں دیکھتی تھی۔۔

آ... آہاں نہیں.. نہیں میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں خوشیاں دیکھنا چاہتا ہوں.. ضربا علی شاہ نے رائے کہ رخسار سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..

اب بولو رائے کیا کرو گی مجھ سے شادی..

رائے نے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا اور ضربا علی شاہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا..

ضربا علی شاہ کا چہرہ خوشی سے دھمک رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتا دے کہ اب رائے اسکی ہے.. صرف ضربا علی شاہ کی ہے.. ضربا علی شاہ نے مسکراتے ہوئے رائے کو انگوٹھی پہنا دی..

اور رائے کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اسکے ماتھے کو پیار سے چوم لیا..

سالگرہ مبارک ہو رائے شیراز.. ضربا علی شاہ نے رائے کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا...

آپ کو میری سالگرہ کیسے معلوم ہوئی. رائے نے خوشی اور حیرت سے ضربا علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

بس پتہ تھی.. میری زندگی

ضربا علی شاہ نے رائے کو دیکھتے ہوئے کہا..

اسکے ساتھ ہی بہت سے گلاب کے پھول ضربا علی شاہ اور رائے پر گرنا شروع ہو گئے..

اور ساتھ ہی ساری لائٹس بھی بھی جل گئی..

ہی برتھ ڈے ٹو یو مس رائے.. اور سب آگے..

سب نے اگر رائے کو سالگرہ کی اور نئی زندگی کی شروعات کی مبارک باد دی..
 نیا سال شروع ہو گیا تھا اور ساتھ ہی ضراب علی شاہ اور رائے کی زندگی کا بھی نیا سال شروع ہو گیا تھا.. اب یہ نیا سال رائے اور ضراب علی شاہ کے لیے خوشیوں لے کر آتا ہے یا کچھ اور..
 آج نئے سال کی پہلی صبح تھی ہر کسی نے خوشی اور مسرت کے ساتھ آنکھ کھولی پر کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کی آنکھوں میں نمی اور دل میں اداسی تھی اور ان کی نئے سال کی صبح کسی بوجھ سے کم نہیں تھی..

گڈ مارنگ دادا جان...

ضراب علی شاہ نے ناشتہ کی ٹیبل پر آتے دادا جان کو کہا..

اٹھ گیا میرا بیٹا..

دادا جان نے خوشی سے دیکتے ہوئے ضراب علی شاہ کو دیکھا.. جس کی صبح آج خوشیوں سے بھری تھی نئی امیدیں نئے خواب اور اپنی محبت کا ساتھ..

چلو ضراب بیٹا اب مجھے بتاؤ کہ میں کب جاؤں رائے بیٹی کے گھر..؟

دادا جان نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

دادا جان میں آپ کو بتا دوں گا آج میں رائے سے بات کروں گا.. بلکہ آج میں ہی اسے گھر سے پک کرنے جا رہا ہوں تو رستے میں بات کر لوں گا..

ٹھیک ہے ضراب بیٹا اللہ تمہیں ایسے ہی خوش رکھے کسی کی نظر نہ لگے..

ضراب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اپنے ہونٹوں سے لگایا..

ضراب علی شاہ کے لیے نیا سال اسکی زندگی میں خوشیوں والا سال تھا بچپن سے لے کر اب تک وہ جس چیز سے محروم رہا وہ محبت تھی.. اسکی زندگی میں ہمیشہ محبت کی کمی رہی پر آج وہ رائے کی محبت پا کر خود کو مکمل محسوس کر رہا تھا..

جہاں بہت سی لوگوں اپنی زندگی کو مکمل پاتے ہیں وہاں ہی بہت سے لوگوں کی زندگی میں طوفان آنے کے خدشات بھی ہوتے ہیں..

رائے کہ ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہونے والا تھا جس سال کی رات وہ ضراب علی شاہ کی محبت میں ہر غم کو بھول گئی تھی اسی سال کی صبح اس کے لیے کیا لے آئے گی اسے کچھ خبر نہیں تھی..

رائے کی آنکھ اسکی چچی کی آواز سے کھلی جو اتنا اونچا بول رہی تھی کہ دوسرے کمرے میں آسانی کہ ساتھ بات سنی جا سکتی ہے..

رائے چونک کر اٹھی..

وہ جلدی سے ڈرائنگ روم کی طرف گئی..

چچی کی بات سن کر تو اس کے پاؤں تلے زمین نکل گئی..

بھابی یا تو آپ گھریج دیں یا آپ دوکانیں.. آپ کہ شوہر نے قرض لیا تھا ہم سے اب واپس بھی

تو کرنا ہے میں چپ تھی تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں بھول گئی ہوں قرض قرض ہوتا ہے اور

ویسے بھی حرا کے ابو اسکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں رقم کی ضرورت ہے

چچی نے بڑی طنزیہ انداز میں رائے کی امی کو کہہ رہی تھی۔

رائے دروازے کے پاس کھڑی سب سن رہی تھی۔ چچی کہ چپ ہونے پر وہ اندر آگئی۔
تو چچی اسکا کیا مطلب ہوا۔ کہ ہم اپنا گھر بیچ دیں ہم جائے گے کہاں۔ رائے نے چچی کو جواب
دیتے ہوئے کہا۔

ہاں تو نہ بیچو گھر دوکانیں بیچ دو قرض بھی تو تمہارے والد نے ہی لیا تھا اور ویسے بھی تم اب
جواب کرتی ہو گھر کا خرچ تو چل ہی جائے گا۔ چچی نے جواب کہ لفظ پر خاصا زور دے کر بات
کی۔

چچی کی اس بات پر رائے کی امی نے رائے کو چپ کرنے کا کہا۔

ٹھیک ہے شہناز مجھے کچھ وقت دیں میں آپ کو بتا دوں گی۔

رائے کی امی نے ساری باتیں سن کر بڑے تحمل کے ساتھ جواب دیا۔

ٹھیک ہے جیسے انتظام ہو جائے تو مجھے بتا دینا چچی یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی

رائے اندر اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی۔

یہ کیا ہو گیا ہے ابو نے اتنا قرض کیوں لیا تھا چچا جان سے۔

اب کیا ہو گا۔

یہ ساری باتیں اسکو کسی سانپ کی طرح ڈس رہی تھی۔

وہ پل بھر میں بھول چکی تھی کہ وہ رات کو کتنا خوش تھی اور اپنی خوشی کو وہ صبح سب کو
بتانے والی تھی۔

فون کی بجتی گھنٹی نے رائے کو اس دردناک سوچوں سے باہر نکلا۔

فون پر آتے نام کو وہ بڑے غور سے دیکھ رہی تھی اتنے میں کال بند ہو گئی۔

رائے نے فون کو سائیڈ پر رکھ دیا اور گرمی سانس لیتے ہوئے کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھا اسکا دماغ بند ہو چکا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔

فون کی دوبارہ بیل بجی۔

رائے نے اس بار فون اٹھایا۔

اسلام علیکم سر ضراب۔

وہ بہت بے جان سی ہو کر بات کر رہی تھی جیسے کسی کا سب کچھ چھن رہا ہو اور وہ بے بس

ہو۔

وعلیکم السلام رائے آپ تیار ہو جائے میں آپ کا باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔

ضراب علی شاہ کی اس بات پر جیسے رائے کہ دماغ پر کسی نے ہتھوڑا مارا ہو۔ پچی۔ پچی نے

دیکھ تو نہیں لیا سر ضراب کو۔ وہ سوچتے ہوئے گھبراگی

سر ضراب آپ باہر کیوں ہیں۔ میرا مطلب میری گاڑی ٹھیک ہے۔ اور اگر کسی نے اپکو ایسے

دیکھ لیا تو۔

جی محترمہ مجھے پتہ ہے کہ آپ کی گاڑی ٹھیک ہے پر آج میں نے آپ کہ ساتھ وقت گزرنا

ہے اس لیے آپ تیار ہو جائیں میں انتظار کر رہا ہوں اور ہاں رہی بات کسی کہ دیکھنے کی تو آپ کہ

گھر سے نکلنے والی خاتون نے نہیں دیکھا مجھے اب آپ پریشان نہ ہو.. اور جلدی سے آجائیں مجھے انتظار کی عادت نہیں ہے

یہ کہہ کر ضرب علی شاہ نے کال بند کر دی..

رائہ نے اداسی کہ ساتھ فون بند کر دیا..

وہ اٹھ کر امی جان کہ پاس چلی گی..

امی جان.. رائہ نے پریشان بیٹھے امی کو دیکھ کر کہا..

امی جان اب کیا ہو گا اتنی بڑی رقم کہاں سے لیکر آئیں گے..

گھر بیچ دیا تو یہاں ابو کی یادیں ہیں اور اگر دوکانیں بیچ دی تو حائمہ اور دانیال کی پڑھائی چھوٹ جائے گی

رائہ نے اپنی امی کا ہاتھ تھامے بے بسی سے دیکھ رہی تھی..

رائہ بیٹی آپ فکر نہ کرو جس اللہ نے پیدا کیا ہے وہ اس مشکل سے نکال بھی دے گا مشکلیں

اور پریشانیوں سے گھبرانا نہیں چاہے بلکہ اللہ سے مدد مانگی چاہیے وہ رستہ نکال دے گا.. اب

تمہیں دیر ہو جائے گی آفس سے جاو تیار ہو جاو..

رائہ کی امی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا.

آفس... اففففف

رائہ کو پریشانی میں بھول گیا تھا کہ ضرب علی شاہ اسکا باہر انتظار کر رہے ہیں پر وہ اپنی امی

کو بھی ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی..

امی آپ کو پریشانی میں چھوڑ کر میں کیسے آفس چلی جاؤ..

رائہ میں آپ کو کہہ رہی ہوں نہ آپ جاؤ تیار ہو جاؤ اب کوئی دوسری بات نہ کرنا.. رائہ کی امی یہ نہیں چاہتی تھی کہ رائہ سارا دن گھر رہ کر اسی بات کی ٹینشن لے..

اچھا امی جان آپ بھی پریشان نہ ہونا میں جلدی اجاؤ گی.. وہ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گی..
ضراب علی شاہ رائہ کا انتظار کرتے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا..

گھر کا گیٹ کھولا رائہ گھر سے باہر آئیں.. ضراب علی شاہ آنکھوں پر گلاسٹیں لگائے گاڑی کی سیٹ پر ٹیک لگائے رائہ کا انتظار کر رہا تھا..
رائہ نے گاڑی کے پاس آکر بولی.

سر ضراب..

ضراب علی شاہ نے سیدھا ہو کر رائہ کی طرف دیکھا..

سوری سر ضراب وہ مجھے تھوڑی دیر ہو گی..

ضراب علی شاہ نے رائہ کو بڑے غور سے دیکھا جو بڑی معصومیت سے کہہ رہی تھی..

نہیں نہیں سوری کس بات کی رائہ.. ویسے مجھے اب یہ عادت ڈال لینی چاہیے کیونکہ ساری زندگی ہی ایسے انتظار کرنا ہے..

ضراب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے رائہ کی طرف دیکھا جو شرمندہ بھی تھی اور ضراب علی شاہ کی بات سے شرما بھی رہی تھی..

اب آپ اگر بیٹھ جائیں یا آپ کو اٹھا کر گاڑی میں بیٹھا دو.. پھر آپ نے کہنا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے..

رائہ کچھ کہے بغیر اگر گاڑی میں بیٹھ گئی..

ضراب علی شاہ نے جانے کہ لیے گاڑی سٹارٹ کر دی
کیا بات ہے آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں..

ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم کہاں جا رہے ہیں.. رائہ نے رستے کی طرف دیکھا جو آفس کی طرف نہیں تھا..

آپ کو بتایا تو تھا کہ آج ہم دونوں کا دن ہے آج آفس سے میں آپ کو چھٹی دیتا ہوں..
پر آفس کا کام وہ..

وہ سب ہو جائے گا احد اور نمرہ سب کر لے گئے اور ریحان بھی تو ہے نا وہ بھی ہینڈل کر لے گا..

ضراب علی شاہ نے گاڑی کو سائیڈ پر لگاتے ہوئے کہا..

یہ ایک جھیل تھی جہاں سردیوں میں بھی پانی کی ٹھنڈک زیادہ نہیں ہوتی.. اردگرد کے پھول بہت خوبصورت منظر دے رہے تھے اور ساتھ ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ تھا..

آجائیں پہلے ناشتہ کرتے ہیں.. آپ ناشتہ کر کے نہیں آئی ہیں تو پہلے ناشتہ کر لیتے ہیں..
ضراب علی شاہ یہ کہہ کر گاڑی سے اتر گیا..

رائہ ضراب علی شاہ کو دیکھتے رہ گئی کہ اسکو کیسے پتہ چلا کہ میں نے ناشتہ نہیں کیا.. وہ ابھی سوچ رہی تھی کہ ضراب علی شاہ نے اگر گاڑی کا دروازہ کھول دیا..

آجائیں رائہ اتنا نہ سوچیں..

رائہ نے چونک کر ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا اور گاڑی سے اتر گئی..
بھوکا رہنا ہر پریشانی کا حل نہیں ہوتا..

ضراب علی شاہ نے ریسٹورنٹ میں بیٹھتے ہوئے رائہ سے کہا.

کیا مطلب سر ضراب آپ کا.. رائہ ضراب علی شاہ کی ہر بات پر کنفیوز ہو رہی تھی..
پہلی بات.. یہ آپ مجھے سر ضراب کہنا بند کریں آپ اب مجھے ضراب کہہ کر مخاطب کر سکتی ہیں..

اور دوسری بات مجھے یہ سمجھ نہیں ارہی کہ میں اب اپکو آپ کہوں یا تم کہوں..
ضراب علی شاہ کی اس بات پر ہنس پڑی..

چلو شکر ہے آپ ہنسی تو سہی.. ضراب جو کب سے رائہ کے مسکرانے کا انتظار کر رہا تھا..

اب بتا دیں کہ کیا کہوں اپکو.. ضراب علی شاہ نے رائہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..

آپ کچھ بھی کہہ لیں میری طرف سے کوئی نہیں ہے آپ کچھ بھی کہہ سکتے ہیں..

ضراب علی شاہ رائہ کہ اس جواب پر مسکرا دیا..

پتہ ہے رائہ میں آج سے پہلے کبھی اتنا خوش نہیں ہوا نہ مجھے کسی کے ساتھ رہنا اتنا سکون دیا ہے مجھے لگتا ہے کہ میں دنیا کا خوش قسمت انسان ہو کہ میرے پاس میری رائہ ہے.. جو میری ہر سانس کی طرح میرے ساتھ ہے..

اور میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں کہ میں بھی تمہاری خوشی اور غم میں شامل ہو جاؤں..
تو اب رائہ آپ مجھے چچی کا بتاؤ گی یا میں آپ کو بتاؤں؟
ضراب علی شاہ نے رائہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ کے منہ سے چچی کا نام سن رائہ چونک گی اور ضراب علی شاہ کو حیرت سے دیکھتے ہوئے بولی.

آپ کو کیسے پتہ میری چچی کا.. حیرانگی رائہ کہ چہرے پر صاف دکھائی دے رہی تھی..
وہ مجھے کیسے پتہ.. ضراب علی شاہ نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا..

دیکھو رائہ میں جانتا ہوں کہ یہ حرکت تمہذیب کہ خلاف ہے پر میری ایسی کو توجہ نہیں تھی میں نے گھر کی بیل دینے کے لیے گیا تو دیکھا دروازہ کھلا ہوا تھا تو بس اچانک میں اندر آگیا سمجھ نہیں آئی کہ کیوں پر جیسے آپ کی چچی کی آواز آئی تو میں وہاں سے واپس آگیا بس جو اتنے وقت میں سن سکا مطلب کانوں میں آواز پڑی وہی پتہ چلا اور کچھ نہیں..

ضراب علی شاہ نے اپنے موقف بیان کیا..

رائہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہے وہ پہلے سے

اپ سیٹ تھی.. اور ضراب علی شاہ سے بڑھ کر اس کے لیے کو ع سہارا نہیں تھا اور وہ تھا بھی اسکی محبت..

رائہ کہ کچھ کہے اسکی آنکھوں میں آنسو اگے رائہ نے فوراً آنکھیں جھکا لیں..

میری طرف دیکھیں رائہ.. ضراب علی شاہ نے رائہ کہ چہرے کو اوپر کرتے ہوئے کہا..

میں آپکی ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا.. اور نہ میں ان مردوں میں سے ہوں جو ساتھ

نبھانے کا کہہ تو دیتے ہیں پر ساتھ چلتے نہیں ہیں.. آپ میری محبت کے ساتھ ساتھ میری

ذمہ داری بھی ہوں.. آپ مجھے اپنے سے الگ نہیں پاؤ گی..

اب آپ رائہ شیراز سے رائہ ضراب بنے جا رہی ہو آپکی فیملی میری فیملی ہے آپ خود کو کبھی

بھی اکیلے نہ سمجھنا..

ضراب علی شاہ کا کہا ہوا ایک ایک لفظ رائہ کہ لیے فرشتے کی طرح تھا رائہ کے ہاتھ کی گرفت

ضراب علی شاہ کے ہاتھ پر مضبوط ہو گی اسے اپنی محبت پر رشک ابا تھا کہ زندگی نے اسے

ضراب علی شاہ جیسے انسان کا ساتھ دیا ہے..

تھینکس سر ضراب.. آپ نے ساری بات تو سن لی ہے اب میں کیا کہوں آپ کو..

پھر آپ نے سر کہا.. اور میں زیادہ نہیں سن سکا تھا آپ مجھے شروع سے بتا دیں..

رائہ نے تمام صورتحال ضراب علی شاہ کو بتا دی..

ہممممم.. تو یہ بات ہے.. بلکہ اتنی سی بات ہے آپ پریشان نہ ہوں اور ناشتہ کریں... میں آپ

کے ساتھ ہی آج گھر جاؤ گا اور اسکا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا..

رائہ کہ لیے ضراب علی شاہ کا اتنا کہنا ہی بہت تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر ضراب علی شاہ نے کہا ہے تو وہ اس کا حل بھی نکال دیں گے۔ اور وہ کبھی بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑے گئے۔

ضراب علی شاہ رائہ کو لے کر پہاڑوں کے درمیان واقع ایک ایک چھوٹا سا پر بہت خوبصورت گھر پر لے کر گیا۔

((اس پورے ناول میں جو جو بھی مقامات آئے ہیں وہ سب اسلام آباد میں ہیں))

یہ گھر بھی کلرکھاڑ سے زیادہ دور نہیں تھا پُر سکون ماحول میں جہاں چاند اپنی روشنی سے ہر چیز کی خوبصورتی کو دوگنا کر رہا تھا۔۔۔

ماشاء اللہ یہ تو بہت پیاری جگہ ہے رائہ نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
تمہیں پسند آئی کیا رائہ۔۔ ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف پیار سے دیکھا۔۔

جی ضراب یہ بہت اچھی جگہ ہے رائہ نے ضراب علی شاہ کو آج پہلی بار ضراب کہا۔۔
ادھر دیکھو رائہ۔۔

ضراب علی شاہ نے رائہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔
ایک بار پھر ایسے ہی میرا نام لو جیسے ابھی لیا۔۔

ضراب علی شاہ کی اس بات پر رائہ نے شرما کر منہ نیچے کر لیا۔۔
میری زندگی میری طرف دیکھو اور کہو۔۔

ضراب علی شاہ نے رائے کا چہرہ اپنے ہاتھ سے اوپر کرتے ہوئے کہا

اچھا ضراب.. اب مجھے شرم ا رہی ہے.. وہ اپنے ہاتھ میں ضراب علی شاہ کے نام کی پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھومتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں پیار سے دیکھا جیسے ساری دنیا رائے کی آنکھوں میں سمٹ آئی ہیں..

تمہاری یہی ادا تو مجھے کہیں کا نہیں چھوڑتی..

تمہیں پتہ ہے یہ گھر میں نے تمہارے لئے لیا ہے ہم یہاں ہر وکنڈ پر آیا کرے گے اور پھر کچھ عرصے بعد اپنے بچوں کے ساتھ..

آخری بات پر ضراب علی شاہ نے رائے کو ترچھی نگاہ سے دیکھا..

رائے نے ضراب علی شاہ کی اس بات کو سنتے ہی چہرے کو ضراب علی شاہ کی طرف کرتے ہوئے دیکھا جسکی آنکھیں پہلے سے زیادہ بڑی ہو گئی تھی..

ضراب علی شاہ رائے کہ ایسے دیکھنے پر ہنس پڑا..

اچھا اب رڑاؤ نہ مجھے اتنی بڑی بڑی آنکھوں سے. چلو اب چلتے ہیں یہاں سے اگے بھی کچھ ہے تمہارے لیے..

اب اور کتنے سرپرائیز ہیں آپ صبح سے ہی مجھے سرپرائیز کر رہیں ہیں..

لیٹس سی رائے محترمہ..

آپ نے پھر مجھے محترمہ کہا

میں نہیں جا رہی اب آپ کے ساتھ.. رائے چلتے چلتے روک.. گی

اوہو مزاح کیا تھا میں تو تمہارے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتا اور تم چلتے چلتے روک گی ہو..

ضراب علی شاہ نے رائے کہ بالوں کو اسکے رخسار سے پیچھے کرتے ہوئے کہا... چلو اب ہاتھ دو

اب ہاتھ پکڑا ہے تو روکنے نہیں دو گا تم میرے ساتھ قدم بہ قدم چلو گی..

ضراب علی شاہ نے رائے کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی طرف چلا گیا..

ضراب علی شاہ نے گاڑی جا کر رائے کہ گھر روکی اور رائے کو اس کے گھر لے آیا..

آپ تو کچھ مزید سرپرائزز دینے والے تھے رائے نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

ہاں نہ پر یہ کام بھی بہت ضروری تھا اس لیے پہلے یہ کر لیتے ہیں اندر بھی ایک سرپرائزز ہے

تو چلو اندر چل کر بات کرتے ہیں.. یہ کہہ کر ضراب علی شاہ گاڑی سے اتر گیا..

اندر چل کر یہ کیا کرنے والے ہیں.. رائے نے سوچتے ہوئے گاڑی کا دروازہ بند کیا..

اسلام علیکم امی جان..

رائے نے گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کیا ضراب علی شاہ رائے کے ساتھ ہی تھا اس نے بھی

رائے کی امی کو سلام کیا اور باہر ہی صحن میں بیٹھ گیا..

ارے بیٹا اندر آکر بیٹھ جاؤ.. رائے کی امی نے ضراب علی شاہ کو کہا..

نہیں ماں جی میں یہاں ہی ٹھیک ہوں..

رائے کھڑی ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی جو بڑی بے تکلفی سے بات کر رہا تھا..

آپ ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں چائے نہیں پلائے گی.. ضراب علی شاہ نے رائے کو ترچھی نگاہ سے دیکھا..

جاؤ رائے چائے لے کر آؤ.. رائے کی امی نے رائے کو چائے لانے کا کہا۔
جی امی جان میں ابھی لے کر آئی.. یہ کہہ کر رائے کچن کی طرف چلی گی..
رائے کہہ جاتے ہی ضراب علی شاہ نے بات شروع کر دی جس کہ لیے وہ یہاں آیا تھا..
ماں جی میں جس کہ لیے آج یہاں آیا ہوں وہ بات کچھ یوں ہے کہ میں اپنے گھر والوں کو آپ کے گھر رائے کے لیے بھیجنا چاہتا ہوں میرے دادا جان اور پھپھو جان آپ سے ملیں گی.. اور رائے اور میری شادی کی بات کر لے گے

ضراب علی شاہ نے یہ کہہ کر اپنی بات ختم کر دی..
بیٹا آپ نے یہ سب کہا میں اسکی قدر کرتی ہوں پر ابھی ہمارے گھر کے کچھ مسائل چل رہے ہیں تو اس وجہ سے رائے بھی اس بات پر نہیں مانے گی...
رائے کی امی نے پریشان ہو کر کہا..

ضراب علی شاہ نے جو سوچا تھا اب تک ویسے ہی ہو رہا تھا..
ماں جی معذرت کے ساتھ پر میں آپ کے گھر کہ جو مسائل چل رہے ہیں اس کو میں جانتا ہوں اور آپ بھی میری بڑی ہیں اور رائے کی فیملی میری فیملی ہے اور میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جس سے آپ لوگ مشکل میں آجائے اگر آپ مجھے اپنا بیٹا سمجھتی ہیں تو جس طرح میں آپ کو کہہ رہا ہوں ویسے آپ کرتے جائیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا..

بس آپ رائے کی چچی کو کہہ دیں کہ آپ رائے کے نکاح کہ بعد آپ اس کا قرضہ واپس کر دے گی۔۔ اور جب نکاح ہو جائے گا تو سب کچھ آپ مجھ پر چھوڑ دیں میں اس معاملے کو اچھی طرح دیکھ لو گا اس طرح آپ لوگوں پر کوئی بات بھی نہیں آئے گی۔۔

ابھی آپ لوگ اکیلے ہو اس لیے کوئی بھی بات کر سکتا ہے مجھے امید ہے کہ آپ میری بات کو سمجھے گی۔۔ اور اس بات کا ابھی رائے کو نہیں پتہ چلنا چاہیے

میں کل دادا جان کو اور پھپھو جان کو بھیجوں گا امید ہے کہ آپ مجھے اپنا بیٹا سمجھ کر ان سب کے لیے ہاں بول دیں گی۔۔

ضراب علی شاہ نے ہر ممکن طور پر رائے کی امی کو اس بات کہ لیے مان لیا تھا۔۔

ضراب علی شاہ رائے اور اسکی فیملی کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

اتنے میں رائے چائے لے آئی۔۔

ضراب علی شاہ نے چائے پی اور رائے کی امی سے اجازت لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

امی جان سر ضراب نے کوئی بات کی ہے کیا۔۔ ضراب علی شاہ کہ جاتے ہی رائے نے اپنی امی سے پوچھا۔

ضراب اپنے گھر والوں کو کل ہمارے گھر بھیج رہا ہے۔۔ وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے مجھے بھی کوئی کمی نظر نہیں آئی اس لیے میں نے بھی ہاں بول دی۔

رائے نے اپنی امی کے منہ سے شادی کی بات سن کر دھنگ رہ گئی۔۔۔

امی جان آپ نے ہاں بھی بول دی آپ جانتی ہیں کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے میں اتنی جلدی شادی نہیں کرو گی۔۔

نہیں امی جان ایسا نہیں ہو سکتا میں آپ سب کو ایسے ان حالات میں چھوڑ کر میں نہیں جا سکتی جب کہ مجھے چچی کا اچھے سے پتہ ہے وہ آپ سب کہ ساتھ کیا کر سکتی ہیں۔۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔ رائے شادی کی بات سن کر پریشان ہو گی تھی اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیا کرے اسے یہ سمجھتا رہی تھی کہ ضربا علی شاہ کو سب بات کا پتہ ہونے کہ باوجود وہ شادی کی بات کیسے کر سکتے ہیں وہ اسی سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔

رائے بیٹی کیا تمہیں اللہ پر یقین نہیں ہے کیا وہ سب ٹھیک کر دے گا اور ایسے ضربا جیسا اچھا شوہر تمہیں کہیں نہیں ملے گا یقین رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا بس اب میں کوئی اور بات نہ سنو تم سے تم جاؤ کپڑے تبدیل کرو اور کل کی بھی تیاری کرنی ہے کل وہ لوگ آرہے ہیں۔۔

رائے کی امی یہ کہہ کر اندر چلی گی اور رائے منہ دیکھتے رہ گئی۔۔

ایسا کیا کہہ دیا ہے ضربا نے جو امی کچھ سنے کو تیار نہیں وہ بیٹھی سوچ میں پڑ گئی کیا میں ضربا کو کال کر کے پوچھوں اگر ان کو برا لگ گیا تو۔۔ لیکن ضربا ایسا کچھ کر نہیں سکتے جس سے ہم مشکل میں آجائیں۔۔

وہ اسی سوچ کہ ساتھ اٹھ کر اندر چلی گی۔۔۔

رات تھی کہ گزرنے کا نام نہیں لے رہی تھی.. رائے کو اس بات سے بے چینی تھی کہ صبح کیا ہو گا.. اور شاید خوشی بھی کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کہ لیے ضراب کہ ہونے جا رہی تھی وہ ایک خوبصورت احساس رائے کو سونے نہیں دے رہا تھا..

یہی حالت ضراب علی شاہ کی بھی تھی اسکی رات بھی کسی لمبے سفر سے کم نہیں تھی.. محبت کی بے چینی اور ملن کی خوشی کسی کو بھی سونے نہیں دیتی...

اور آخر وہ دن آگیا جس دن کا رائے اور ضراب علی شاہ کو شدت سے انتظار تھا..

دادا جان صبح صبح اپنی بیٹی ضراب علی شاہ کی پھپھو کہ گھر آگے تھے پھپھو بھی تیاری کر رہی تھی..

مشعل نے گھر میں ہلچل دیکھی تو اپنے کمرے سے باہر آئی..

امی جی یہ سب کیا ہو رہا ہے.. بالوں کا جوڑا کرتے ہوئے وہ صوفے پر آکر بیٹھ گئی

آج ضراب کی بات فائل کرنے جا رہے ہیں..

پھپھو نے مٹھائی کی لوکری کو سجاتے ہوئے کہا..

مشعل نے دادا جان کی طرف دیکھا جو صوفے پر بیٹھے شادی حال کی بکنگ چیک کر رہے تھے..

یہ بات سنتے ہی مشعل کی تو جیسے جان ہی نکل گئی..

کیا... کیا کیا کہا آپ نے.. یہ کیسے ہو سکتا ہے اور وہ بھی اتنی جلدی.. مشعل ہکی ہکی وہاں سے کھڑی ہو گئی

کیا مطلب مشعل.. ضربا بتا تو چکا تھا بس رائہ کی ہاں کا انتظار تھا اب وہ بھی ہوگی ہے تو اب نیک کام میں دیر کیسی..

پھپھو نے پیکنگ مکمل کرتے ہوئے کہا

کیا مطلب رائہ نے ہاں کیسے کر دی یہ نہیں ہو سکتا.. مشعل اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی..

پھپھو نے مشعل کو ایسے بولتا دیکھا تو ڈانٹ کر اندر بھیج دیا..

ضربا کیسے اس کم ظرف لڑکی سے شادی کر سکتا ہے وہ اس کے قابل بھی نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ وہ ضربا کی دولت کہ پیچھے ہے میں ایسا نہیں ہونے دوں گی مجھے شادی روکنی ہوگی یہ شادی نہیں ہو سکتی کبھی بھی نہیں ضربا رائہ کا نہیں ہو سکتا میری محبت میری چاہت وہ ضربا کو نظر نہیں آتی کیا.. ضربا کو مجھ سے ہی شادی کرنی ہوگی اور یہ ہو کر رہے گا.. مجھے ریحان بھائی سے بات کرنی ہوگی.

وہ یہ کہتے ہوئے ریحان شاہ کہ کمرے کی طرف چل پڑی..

ریحان بھائی ریحان بھائی کہاں ہیں آپ.. وہ آواز لگاتے ہو اسکے کمرے میں داخل ہوئی کیا ہوا مشعل اتنا کیوں چیخ رہی ہو.. ریحان شاہ نے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا..

ریحان بھائی آپ کو پتہ ہے کہ ضربا کی اور رائہ کی شادی ہو رہی ہے..

مشعل نے جلدی جلدی میں کہا..

مشعل کی بات سن کر ریحان شاہ نے دوبارہ اپنی آنکھیں لپ ٹاپ پر جمالی..

بولے بھائی آپکو پتہ ہے.. مشعل نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا..
 ہاں مشعل مجھے پتہ ہے.. ریحان شاہ نے مشعل کی طرف بغیر دیکھے کہا..
 تو آپ کچھ کرے گے نہیں کیا..

کیا مطلب میں کچھ کرو گا نہیں.. وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو اچھی بات ہے
 کہ ان کی شادی ہو رہی ہے.. ریحان شاہ جو مسلسل لپ ٹاپ کی سکرین پر دیکھے بات کر رہا
 تھا..

پسند تو آپ بھی رائے کو کرتے ہیں تو اسکا کیا بنے گا.. مشعل نے ریحان شاہ کے زخموں کو
 چھڑ دیا تھا.. مشعل کی اس بات پر ریحان شاہ نے فوراً مشعل کی طرف غصے سے دیکھا..
 یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو.. تمہیں پتہ بھی کہ تم کہہ کیا رہی ہو.. ریحان شاہ نے لپ ٹاپ کو
 سائیڈ پر رکھتے اٹھ کھڑا ہوا..

تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہو.. مشعل کہ آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی..
 مشعل اگر تم نے ایک لفظ بھی مزید کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں کو گا اور اگر تم نے یہ بات جو
 ہے بھی نہیں کسی سے کہی تو اس کا انجام تم خود سوچ لینا کیا یو گا..

ریحان شاہ نے مشعل کا بازو زور سے پکڑتے ہوئے کہا..

ریحان بھائی میرا بازو چھوڑیئے مجھے درد ہو رہا ہے.. میرے کہنے سے یا نا کہنے سے حقیقت بدل تو
 نہیں جائے گی.. مشعل پاگلوں کی طرح بولتی جا رہی تھی..

ایک بازو پکڑنے سے تمہیں درد ہو رہا ہے اگر تم نے کچھ کیا یا کہا رائے اور ضراب بھائی کی شادی پر تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اب تک کی تمہاری ساری حرکتیں اگنور کرتا جا رہا ہوں تم کیا سمجھتی ہو کہ مجھے کچھ پتہ نہیں ہے کہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو میں تمہارا بھائی ہوں.. سمجھ آئی.. تمہاری ہر حرکت پر میری نظر ہے..

اب جاؤ یہاں سے اور کوئی مسئلہ نہیں چاہے مجھے سمجھ گئی ہو نا..
رتحان شاہ نے ایک جھٹکے سے مشعل کا بازو چھوڑا..

مشعل رتحن شاہ کی باتیں سن کر گرم سم ہو گی تھی وہ سوچ ہی نہیں کر سکتی تھی کہ اس کی ساری باتوں کا رتحن شاہ کو پتہ ہے..

وہ اپنا بازو مسلتے ہوئے کمرے سے باہر آئی..

رتحن شاہ پریشان ہو کر بیڈ پر بیٹھ گیا..

مشعل ایسا کوئی کام نہ کرنا کہ ہم سب کو شرمندہ ہونا پڑے.. رتحن شاہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے پر آیا پسینہ صاف کیا جو سردی میں بھی گھبراہٹ کی وجہ سے اس کے ماتھے پر آگیا تھا.

مشعل کمرے میں آتے ہی اپنی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی ہوئی چیزوں کو غصے سے ہاتھ مارتے ہوئے گرا دیا..

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ غصے سے چلا رہی تھی

یہ گھٹیا رائہ سمجھتی کیا ہے خود کو اس نے سب کو اپنی مٹھی میں کیا ہوا ہے کسی جادوگرنی سے کم نہیں ہے پر یہ اسکی بھول ہے کہ میں ضراب کو اسے دے دوں گی میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گی رائہ تم پاگل ہو جاؤ گی ضراب کو ڈھونڈو ں گی پر تمہیں وہ نہیں ملے گا۔

آج رائہ آفس نہیں گی تھی مہمانوں کے آنے کی وجہ سے۔۔
رائہ کے گھر بھی تیاریاں ہو رہی تھی۔۔
ہائے رائہ آپ کی کتنا مزہ آئے گا آپ کی شادی ہو گی سب کتنا خوش ہیں نا۔۔ رائہ نے اپنی آپ کی کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔

رائہ تم بہت ہوشیار ہو گی ہو۔۔ رائہ نے اسکا کان کھینچ کر کہا۔۔

دونوں ہنس پڑی۔۔

ارے دانیال تمہیں کیا ہوا ہے اتنے چپ کیوں ہو رائہ نے اپنے بھائی دانیال کو خاموش بیٹھے دیکھا تو پوچھا۔۔

رائہ آپ چلی جائیں گی کیا ہمیں چھوڑ کر وہ کہہ کر اداس ہو گیا۔۔

رائہ کی آنکھوں میں آنسو آگے۔۔

ایک لڑکی کہ لیے کتنا مشکل ہوتا ہے اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر جانا اور پھر اس لڑکی کے گھر والوں کا بھی حوصلہ کہ وہ اپنی سب سے قیمتی چیز دوسروں کو سونپ دیتے ہیں۔۔

رائہ نے اپنی آنکھیں صاف کی اور دانیال کو گلے لگایا۔ میں تمہارے پاس ہو دانیال کہیں نہیں جا رہی اداس نہ ہو۔

تم سب یہاں کیا کر رہے ہو اتنے کام پڑے ہیں چلو اٹھو جلدی سے کام مکمل کرو۔ رائہ کی امی جو دروازے کہ باہر کھڑے سب سن رہی تھی اپنے آنسو صاف کر کے اندر آئی۔

جی امی جان بس ہم اٹھنے والے ہی تھے۔ وہ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئیں۔

گھر کی بیل ہوئی۔

رائہ کو لگا کہ ضراب علی شاہ اور اس کہ گھر والے آگے ہیں۔

لیکن اچانک چچی کی آواز سن کر وہ چونک گئی کہ چچی آج یہاں کیا کر رہی ہے رائہ نے کمرے سے باہر آکر دیکھا تو وہ حیران ہو گئی۔ چچا جان اپنی پوری فیملی کہ ساتھ آئے تھے اور سب خوش بھی لگ رہے تھے۔

یہ سب کیا ماجرا ہے رائہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ چچی کو سلام کر کے اندر چلی گئی۔

ارے کہاں ہے ہماری رائہ بیٹی اسکو مبارک باد تو دوں۔ چچی نے بڑے پیار کا اظہار کرتے ہوئے کہا پر اس پیار میں بھی منافقت تھی یہ رائہ کہ گھر والے جانتے تھے۔ پر کوئی اچانک تبدیل ہو جائے اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آرہی تھی سب کو۔ لیکن رائہ کی امی کافی مطمئن تھی۔

تھوڑی دیر بعد ضراب علی شاہ اپنے دادا جان اور پھپھو کہ ساتھ رائہ کہ گھر کہ باہر تھا۔

بلیک کلر کے سوٹ میں وہ خاصہ سوبر اور ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔

زندگی کی ہر مشکل کا سامنا کرنے والا ضرباب علی شاہ آج اپنی زندگی کی شروعات کہ لیے کنفیوز ہو رہا تھا بے چینی جو رات کی تھی وہ ختم نہیں ہوئی تھی۔ وہ گاڑی سے اترا اور دادا جان اور پھپھو کو لے کر رائے کہ گھر کہ دروازے کہ پاس کھڑا تھا۔

کل جو رائے کی امی کہ پاس بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا آج وہی ضرباب علی شاہ اندر جاتے ہوئے ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔

ایک گھرے سانس کہ ساتھ اسنے گھر کی بیل دی۔ دل کی دھڑکن تھی جو ایک سو چالیس کی رفتار سے چل رہی تھی۔

ضراب علی شاہ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔

رائے کہ بھائی نے آکر دروازہ کھولا۔

دادا جان پھپھو اور ضرباب علی شاہ گھر کہ اندر داخل ہو گئے۔ اور ان کے پیچھے سرونٹ مٹھائی بھی لے آیا۔

اب سب ڈرائنگ روم میں بیٹھ چکے تھے۔ چائے کہ ساتھ بنی رائے کہ ہاتھ کی چیزوں کی تعریفیں ہو رہی تھی۔ چچی کی زبان جو آج کسی رس گلے کی طرح مٹھی بنی ہوئی تھی تمیز اور اخلاق تو ان کہ ہر جملے سے ٹپک رہا تھا۔

سب بڑے خوشی اور مسرت سے باتوں میں مصروف تھے ان کی باتوں کی آواز اندر کمرے تک ارہی تھی۔

حرا گھر میں کچھ ہوا ہے کیا.. رائے نے تیار ہوتے ہوئے حرا سے پوچھا.. جو ابھی تک چچی کہ
اس رویے کو سمجھ نہیں
پا رہی تھی..

نہیں رائے ایسا کچھ نہیں ہوا اور تم اب کچھ نہ سوچو بس اندر جانے کی تیاری کرو.. حرا نے بات
کو ٹالتے ہوئے کہا.. کیونکہ چچی نے اپنی بیٹی کو سختی سے منع کیا تھا کہ وہاں کوئی بات نہیں
کرنی..

لائٹ گولڈن اور سرخ کلر کی آٹ لائٹ والا سوٹ پہنے پاؤں میں درمیانی ہیل کی جوتی پہنے رائے
آج کچھ الگ سی لگ رہی تھی.. جس پر نظر نہیں ٹھہر رہی تھی..
رائے کی امی رائے کو بلانے آگئی..

رائے چلو سب تمہیں بلا رہے ہیں.. اندر آتے ہی رائے کی امی نے رائے کو دیکھتے ہوئے کہا.
ماشاء اللہ میری بیٹی آج بہت پیاری لگ رہی اللہ بری نظر سے بچائے..

رائے کی امی نے دعا دیتے ہوئے رائے کہ سر پر دوپٹہ دیا..

چلو رائے اندر چلو.. وہ رائے کو لے کر ڈرائنگ روم کی طرف آگئی..

رائے کو اندر آتے دیکھ کر ضرب علی شاہ کھڑا ہو گیا.. پھپھو نے صوفے سے اٹھ کر رائے کا ہاتھ
تھاما اور اپنے پاس بیٹھا لیا..

ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے ہمارے ضرب کی پسند بہت ہی خوبصورت ہے پھپھو نے رائے کہ
ماتھے کو پیار سے چوما.. اللہ تم دونوں کو خوش رکھے آمین..

ضراب علی شاہ رائے کو ترچھی نگاہ سے دیکھ رہا تھا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ ضراب علی شاہ اپنے آپ کو روک نہیں سکتا تھا۔۔ پر بڑوں کی موجودگی میں وہ خود کو کنٹرول کرنے کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

پھپھو نے بیگ سے ایک بکس نکالا۔۔

یہ ہمارے خاندانی گنگن ہیں میری امی نے ضراب علی شاہ کی بیگم کے لیے رکھے تھے۔۔ اب کیونکہ رائے بیٹی ہمارے خاندان کا حصہ بنے جا رہی ہے تو ان پر اب رائے کا حق ہے۔۔ پھپھو نے یہ کہتے ہوئے رائے کو نازک ہاتھوں میں وہ گنگن پہنا دیے۔۔

چچی کی نظر گنگن سے ہٹ نہیں رہی تھی انہوں نے دل ہی دل میں اندازہ بھی لگا لیا تھا کہ یہ کتنے کہ ہوں گے۔۔

وہ اشارہ سے اپنے شوہر کو اس بات کا احساس دلا رہی تھی۔۔

پھپھو نے گنگن پہنا کر سب کا منہ میٹھا کروایا۔۔

تو بہن جی پھر جمعہ کی تاریخ ٹھیک رہے گی نکاح کے لئے مبارک دن بھی ہے دادا جان بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

دادا جان کہ منہ سے نکاح کا لفظ سنتے ہی رائے نے فوراً اپنا چہرہ اوپر کیا جو وہ کب سے جھکا کر بیٹھی تھی۔۔

رائے کے اس طرح دیکھنے پر ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھا جو اشاروں سے کچھ بتانا چاہ رہی تھی۔۔

ضراب علی شاہ نے بھی آنکھوں سے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے کی کوشش کر رہا تھا پر بڑوں کی موجودگی میں رائہ اپنی بات بتا نہیں پا رہی تھی..

جی بھائی.. ٹھیک رہے گا مبارک دن پر میری بیٹی کا نکاح ہو گا اس کے والد کی بھی یہ ہی خواہش تھی.. رائہ کی امی نے دادا جان کہ ہاں میں ہاں ملائی..

اس سے بڑھ کر اور خوشی کی بات کیا ہو گی..

سب نے ایک ہی بات پر اتفاق کیا اور تاریخ مقرر ہونے کے بعد دادا جان نے دعا مانگی... سب بہت خوش تھے ہر کام اچھے سے ہو گیا تھا..

رائہ کہ گھر میں جو سب سے زیادہ خوش تھا وہ اسکی چچی تھی..

ضراب علی شاہ نے جاتے ہوئے رائہ کو ایک پیکٹ دیا جو بڑے اچھے سے سجایا ہوا تھا..

سب مہمان جا چکے تھے چچی بھی اپنی فیملی کے ساتھ گھر چلی گی تھی..

امی جان آپ نے اتنی جلدی نکاح کی تاریخ کیوں رکھی کیا آپ مجھ سے تنگ آگے ہیں.. رائہ اپنی

امی کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی..

نہیں رائہ کیسی باتیں کر رہی ہو میں بھلا اپنی بیٹی سے کیوں تنگ آؤ گی.. نکاح کرنا ہمارے

اسلام میں ہے اور ہمارے نبی کریم کی سنت بھی ہے.. اس سے اللہ خوش بھی ہوتا ہے.. اگر

تمہارے والد زندہ ہوتے تو وہ بھی یہی کرتے..

ضراب ایک اچھا لڑکا ہے اس نے جائز طریقے سے تمہارا ہاتھ مانگا ہے تو میں کیسے انکار کرتی یہ ٹھیک نہیں رہتا.. ایک نہ ایک دن تو تمہیں اپنے شوہر کہ گھر جانا ہی ہے تو دیر اور جلدی سے کیا ہوتا ہے..

رائہ کی امی نے بڑے پیار سے رائہ کو سمجھایا..

جی امی جان اگر ابو زندہ ہوتے تو وہ بھی یہ سب دیکھ سکتے..

رائہ کے آنکھوں سے آنسو نکل آئے.. رائہ کی اس بات پر کچھ دیر کہ لیے رائہ کی امی بھی خاموش ہو گئی..

بیٹی کی شادی پر باپ کا ہونا کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا اور باپ کہ سائے تلے اگر بیٹی رخصت ہو تو وہ دنیا کی خوش قسمت بیٹی ہوتی ہے..

رائہ نے جب اپنی امی کو چپ دیکھا تو اپنے آنسو جلدی سے صاف کر کے اٹھ کر بیٹھ گئی.. ارے امی جان اگر آپ ایسے اداس ہوں گی تو میں نے نہیں شادی کروانی.. رائہ نے اپنی امی کو گلے لگاتے ہوئے کہا..

ایسی باتیں نہیں کرتے رائہ بیٹی

رائہ کی امی نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..

چلو اب سو جاؤ جا کر میں بھی تھک گئی ہوں صبح بہت کام کرنے ہیں دن کم ہیں..

صبح جلدی اٹھ جانا..

ٹھیک ہے امی جان آپ بھی سو جائیں.. رائے نے امی کہ ماتھے کو چوما اور اپنے کمرے میں اگی..

بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسکی نظر ٹیبل پر رکھے پیکٹ پر پڑی جو جاتے ہوئے ضراب علی شاہ نے رائے کو دیا تھا..

رائے نے وہ پیکٹ اٹھایا اور کھول کر دیکھا تو اس میں ایک چھوٹی نوٹ بک تھی جسکے دونوں اطراف پر رائے کی تصویریں تھی درمیان میں ایک پیراگراف لکھا تھا جسکو ہم دل کی آواز بھی کہہ سکتے ہیں..

تم میری وہ عید ہو جو رمضان کے پورے روزے رکھ کر اللہ مومن کو تحفہ میں دیتا ہے جس کی خوشی کا کوئی جوڑ نہیں ہوتا۔ اور میں نے اپنی محبت کا روزہ ایمانداری سے نبھایا ہے۔ اسے لیے اللہ نے مجھے تحفہ میں تمہیں دیا ہے..

ضراب کے لیے جان دینا تو آسان ہے پر رائے سے جدا ہونا نہیں

ضراب علی شاہ کی زندگی میں آنے پر خوش آمدید...

یہ سب پڑھتے ہی رائے کے چہرے پر مسکراہٹ اگی وہ نوٹ بک کو اپنے دل پر رکھے ضراب علی شاہ کے خیالوں میں کھو گی..

گھر آتے دادا جان نے دو نفل ادا کیے اور پھر سب فیملی میں مٹھائی تقسیم کرنے کے لیے کہہ دیا۔

رتحان شاہ بھی اپنے روم سے باہر آگیا تھا۔ اور ضرباب علی شاہ کی خوشی میں خود کو خوش رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جو جس کی قسمت میں ہوتا ہے اسے وہی ملتا ہے رتحان شاہ نے بھی اس میں اللہ کی رضا سمجھ کر صبر کر لیا تھا۔

پر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے کاموں میں مداخلت کرتے ہیں مشعل بھی کچھ ایسا ہی کر رہی تھی وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی۔ اس کے دماغ پر ضرباب کا نشہ چھڑا ہوا تھا جسکی وجہ سے وہ حقیقت کو تسلیم نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی خود ہی اپنی زندگی کا فیصلہ کر رہی تھی۔

رائہ کو آفس جانے کی اجازت نہیں تھی ضرباب علی شاہ کی طرف سے۔

اور نکاح کہ دن نزدیک آرہے اسی صورت میں لڑکی کو گھر ہی رہنا چاہیے یہ رائہ کہ گھر والوں کو کہنا تھا۔ پر ضرباب علی شاہ نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا کیونکہ کہ اس طرح وہ رائہ سے مل نہیں پاتا۔

پر جب دادا جان اور پھپھو نے بھی اس بات پر زور دیا تو ان کی بات منانے کے علاوہ ضرباب علی شاہ کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

دیکھنے کو تو دن تھوڑے تھے پر رائہ اور ضرباب کے لیے بہت لمبا عرصہ تھا۔

ہر دن کو گن گن کر گزرا جا رہا تھا۔

دوسری طرف مشعل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی گھر میں ہونے والی تیاریاں اسے کانٹوں کی طرح چھب رہی تھیں۔

کمرے تو وہ کیا کمرے ایک طرف ریحان شاہ کی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھی دوسری طرف ضراب علی شاہ رائے کا ہونے جا رہا تھا۔

اور یہ بات مشعل کو دن رات بے چین کر رہی تھی۔

وہ اپنے کمرے سے باہر نکل کر مین ہال کی طرف گی جہاں سب ضراب علی شاہ کی مہندی کی تیاریاں کر رہے تھے کل مہندی تھی۔

ضراب کو رائے کہ نام کہ مہندی لگائی جانی تھی۔ مشعل سے یہ سب کچھ دیکھا نہیں گیا وہ کچن کی طرف چلی گئی اور چاروں طرف دیکھتے ہوئے مشعل نے فون سے ضراب علی شاہ کا نمبر نکالنا شروع کر دی دیا۔

اس سے پہلے کہ ضراب رائے کو نکاح کر کے لے آئے مجھے ضراب کو سب بتا دینا چاہیے کہ میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں تب یہ شادی روک جائے گی۔

مشعل نے یہ کہتے ہوئے ضراب کو کال ملا دی۔

ابھی دو بیل ہی گی ہوں گی کہ پیچھے سے کسی نے آکر مشعل کا فون پکڑ لیا۔

مشعل نے موڑ کر دیکھا تو ریحان شاہ پیچھے کھڑا تھا۔

نہ کبھی سوچنا بھی نہ... ریحان شاہ نے کال کو فوراً بند کرتے ہوئے کہا۔

میں نے کہا تھا نا کہ تمہاری ہر حرکت پر میری نظر ہے تم شاید بھول گئی میری بات.. شادی ختم ہونے تک یہ میرے پاس ہی رہے گا

رتخان شاہ نے مشعل کا فون پاؤ آف کر کے اپنی قمیض کی جیب میں ڈال لیا.. مشعل آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کرتخان شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اسکا بھائی اسکا سائے کی طرح پیچھا کر رہا ہے

چلو آکر سب کہ درمیان بیٹھو اور امی جی کہ مدد کرو.. رتخان شاہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا.. میں مدد کرو... مائی فوٹ..... مشعل نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا..

مشعل کے لیے آج کی رات گزارنا مشکل تھی فون بھی نہیں تھا کہ ضرباب علی شاہ کو بتا دے نانا جان... ہاں نانا جان کو سب کچھ کہہ دیتی ہوں وہ نانا جان کے کمرے کی طرف گئی پر وہاں وہ موجود نہیں تھے پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ نکاح کی تیاری کے سلسلے میں باہر گئے ہیں.. ہر طرف سے مایوس ہو کر وہ اپنے کمرے آگئی..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> *****

سارے گھر والے کل کی مہندی کی تیاریاں مکمل کر کے تھک کر سو چکے تھے..

پر بیڈ پر لیٹی رائے کی آنکھوں میں نیند کہیں گم ہو گئی تھی..

وہ فون اٹھائے ضرباب علی شاہ کی تصویر کو کبھی زوم کر کے دیکھتی تو کبھی مختلف فلٹر لگا کر..

فون کی سکرین پر ضرباب کہ مسیج آتا دیکھ کر وہ اوچھل کر بیٹھ گئی..

رائے نے جلدی سے وہ مسیج کھولا..

آپ سو تو نہیں رہی..

ایک مسکراہٹ کہ ساتھ رائے نے جواب دیا

نہیں جاگ رہی ہوں..

ساتھ ہی ضرباب علی شاہ کا جواب آیا..

آپ نیچے آجائیں میں گاڑی میں اپکا انتظار کر رہا ہوں اور انکار نہیں چاہے مجھے دو دن سے دیکھا

نہیں آپ کو اب جلدی سے آجائیں..

ضراب علی شاہ کا میسج پڑھ کر رائے سوچ میں پڑ گئی کہ اب وہ کیا کرے اداس وہ بھی تھی

ضراب علی شاہ سے دو دن سے کوئی بات نہیں نہ ملنا..

وہ جلدی سے اٹھی اور حائے کو اٹھایا..

حائے.. حائے اٹھو.. وہ دھیمی آواز میں بات کر رہی تھی..

کیا ہے آپی سونے دیں..

حائے ضرباب نیچے گھر کہ باہر کھڑے ہیں میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں اگر امی اٹھ جائیں تو تم

سب سنبھال لینا.. رائے نے دھیمی آواز میں حائے کو کہا..

ضراب علی شاہ کا نام سن کر حائے اٹھ کر بیٹھ گئی کیا ضرباب بھائی.. آپی یہ کیا کہہ رہی ہیں

میں ایسا نہیں کر سکتی امی اٹھ گئی تو..

میری بہن کیا میری یہ آخری خواہش بھی نہیں پوری کرو گی کل میرا اس گھر میں آخری دن

ہے تو پلیز...

رائہ نے جذباتی ہو کر کہا..

رائہ کی اس بات پر حائمہ نے برا سامنہ بنا لیا..

اچھا ایسا منہ نا بناو میں بس ابھی آئی یہ کہہ کر رائہ گیٹ کی طرف چلی گی..

آرام سے دروازہ کھولتے وہ باہر آگی جہاں ضراب علی شاہ اسکا انتظار کر رہا تھا..

آپ بھی کمال کرتے ہیں.. رائہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ضراب علی شاہ کو کہا..

جو رائہ کو نظریں جمائے دیکھ رہا تھا..

کیا تم اداس نہیں تھی.. ضراب علی شاہ نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا..
ہممممم.... جی...

ضراب علی شاہ نے گھر سے تھوڑا دور جا کر گاڑی روک دی

تو رائہ ضراب اپنی مہندی دکھائیں گی

ضراب علی شاہ نے رائہ کے مہندی والے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے..

کتنی اچھی خوشبو ہے اس مہندی کی جو صرف میرے لیے لگائی گی ہے..

ضراب علی شاہ نے رائہ کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا.

آپ کو پتہ ہے سب کہتے ہیں کہ اگر مہندی کارنگ تیز آئے تو آپ کی جس سے شادی ہوتی

ہے وہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے..

رائہ نے اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کارنگ دیکھتے ہوئے کہا..

اچھا تو آپ میری محبت کا اندازہ اس مہندی کے رنگ سے کرے گی کیا؟؟ آپ کو میری محبت پر یقین نہیں ہے کیا؟؟

ضراب علی شاہ نے رائے کو تنگ کرنے کے انداز سے کہا..
نہیں نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا.. مجھے تو آپکی محبت پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے...
رائے نے شرما تے ہوئے کہا...

اور مجھے بھی آپ پر اور آپکی محبت پر یقین ہے اور آپ اس یقین کو کبھی نہیں ٹوٹنے دیں گی..
ضراب علی شاہ یہ کہتے ہوئے گاڑی کی پیچھلی سیٹ سے ایک بڑا پیکٹ اٹھایا..
میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ شادی والے دن یہ جوڑا پہنے کیا آپ اس چھوٹے سے تحفہ کو قبول کریں گی..
ضراب علی شاہ نے رائے کو شادی کا جوڑا دیتے ہوئے کہا
آپ نے جو اس دن بھی گفٹ دیا تھا وہ بہت اچھا تھا
اور آپ کا یقین میں کبھی ٹوٹنے نہیں دو گی..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> *****

مہندی کا دن تھا سب تیاریاں ہو چکی تھی مہمان بھی آنے لگ گئے تھے دونوں گھروں میں ہلچل تھی یہاں ضراب علی شاہ رائے کہ نام کہ مہندی لگوا رہا تھا اور وہاں رائے ضراب علی شاہ کہ نام کی..

ڈھولک کی آواز خوشی سے مسکراتے چہرے نظر آرہے تھے دادا جان تو خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے ان کی سب سے بڑی خواہش پوری ہونے جا رہی تھی..

احد رضا ضرباب علی شاہ کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے رہا تھا..
بس یار ضرباب آج تیری آزادی کا آخری دن ہے جو کرنا ہے کر لو پھر تو بس..

جی رائے

آیا رائے.

یہ ہی ہونا ہے..

احد یار تو بعض نہیں آئے گا کیا ضرباب علی شاہ نے ہنستے ہوئے کہا..
نمرہ نہیں آئی. کیا. ضرباب علی شاہ نے احد رضا سے پوچھا.
نہیں وہ رائے کی طرف ہے کہو تو ویڈیو کال ملا دوں.

احد رضا نے فون جیب سے نکالتے ہوئے کہا..
نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں کل مل آیا تھا.. اب کل ہی اپنی رائے کو دیکھو گا..
ضراب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا..

واہ تم تو بڑے چھپے رستم نکلے ہاں چوری چوری ملاقاتیں.. یہ تم پہلے اتنے رومینٹک تھے یا رائے
نے جادو کر دیا ہے..

احد رضا نے ضرباب علی شاہ کو ہلدی لگاتے ہوئے کہا..

اچھا یار بس کر یہ مہندی اور ہلدی لگا کر میرے اوپر ڈیزائن نہ بنا.. ضرباب علی شاہ نے اپنا منہ
پیچھے کرتے ہوئے کہا..

رائہ کہ گھر میں سب اکٹھے ہوئے تھے نمرہ اور حرا ڈھولک پر سونگ .. گانے میں مگن تھی دنیا کا کو ایسا سونگ نہیں تھا جو انہوں نے نہ گایا ہو..

گرین اور پیلے رنگ کے کپڑے پہنے رائہ ہاتھ پر مہندی سے ضراب علی شاہ کا نام لکھو رہی تھی..

ارے لڑکیوں تمہیں تو کوئی گانا اچھے سے آتا ہی نہیں ہے یہ ڈھولک والے گانے نہیں ہوتے.. چچی نے نمرہ کہ پاس آکر بیٹھتے ہوئے کہا..
چلو اب یہ گانا گاؤ میرے ساتھ..

چھٹا کوکڑ بینرے تے فی کاسنی دوپٹے والیے منڈا سد کے ترے تے..

چچی کا گانا سن کر سب طرف خاموشی ہو گئی.. کیونکہ آنے والی نئی نسلوں نے تو یہ گانا سنا بھی نہیں تھا..

نمرہ اور حرا چچی کو جو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی.. اونچا قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں..

مہندی کا فنکشن رائہ کے گھر زور و شور سے چل رہا تھا اور یہ ہی حال ضراب علی شاہ کے گھر کا بھی تھا..

ہر کوئی اپنے اپنے موج مستی میں تھا ریحان شاہ اور احد رضا مل کر ضراب علی شاہ کو شادی کہ سائیڈ ایفیکٹ بتا رہے تھے ساتھ ساتھ ضراب علی شاہ کو ڈرانے کی بھی کوشش کی جا رہی تھی..

دادا جان ان تینوں کو ایسے ہنستے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے آج کتنے سالوں کے بعد اس گھر میں خوشی آئی ہے اور میرا بیٹا بھی کتنا خوش ہے اے اللہ اس کی خوشی کو کسی کی نظر نہ لگے.. دادا جان آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

پھپھو جان بھی مہمانوں کی اوجھگت میں لگی ہوئی تھی..

سارے مہمان جا چکے تھے ایک دو تھے جنہوں نے ابھی جانا تھا.. رات کی سردی کو دیکھتے ہوئے مہندی کہ فنکشن کو جلدی ختم کر دیا تھا..

سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے چائے کہ ساتھ اپنے اپنے بچپن کہ قصے سنارہے تھے دادا جان نے اپنی جوانی کہ بھی قصے سنائے جس کو سن کر ریحان شاہ اور احد رضا ہنس ہنس کر انجوائے کر رہے تھے..

ضراب علی شاہ فون ہاتھ میں لیے گارڈن کی طرف چلا گیا...

امی جی مشعل نظر نہیں ارہی کہاں ہے.. ریحان شاہ نے مہندی کی فنکشن کے سٹارٹ میں دیکھا تھا اس کے بعد سے وہ نظر نہیں آئی..

پتہ نہیں بیٹا یہاں ہی ہوگی یا اپنے کمرے میں ہوگی.. پھپھو نے باہر کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا..

ضراب کہ یوں اچانک اٹھ جانے پر اور فون کو دیکھتے ہوئے باہر جانے پر ریحان شاہ کو شک ہوا کہ کہیں مشعل نے کسی سے فون لے کر ضراب علی شاہ کو کال یا میسج نہ کر دیا ہو..

امی میں مشعل کو دیکھ کر آیا.. ریحان شاہ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا..

ریحان شاہ نے ہر جگہ مشعل کو دیکھا تو وہ نہیں ملی.. ضربا علی شاہ بھی گارڈن میں کسی سے بات کر رہا تھا..

ریحان شاہ نے مشعل کے کمرے میں جا کر دیکھا تو وہ وہاں بھی نہیں تھی..
 مشعل... مشعل کہاں ہو سب تمہارا ہو چھ رہے ہیں.. ریحان شاہ آواز دیتا مشعل کہ کمرے کہ اندر آگیا..

شاید واش روم میں ہو گی..

ریحان شاہ نے واش روم کا دروازہ نوک کرتے ہوئے مشعل کو آواز دی پر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا.. ریحان شاہ نے ایک بار پھر زور سے دروازہ نوک کیا.. اس بار زور سے دروازہ نوک کرنے سے وہ تھوڑا کھول گیا.

ریحان شاہ نے واش روم کا پورا دروازہ کھولا تو اس کے ہوش کھو گئے...
 مشعل.. مشعل یہ تم نے کیا کیا...

امی... نانا جان.. ضربا بھائی وہ اونچی اونچی آواز میں سب کو بولا رہا تھا..
 مشعل آنکھیں کھولو پلینز مشعل آنکھیں کھولو....

مشعل کے ہاتھ سے خون نکل کر پورے واش روم کہ فرش پر پڑا تھا.. مشعل اپنے ہاتھ کی نس کاٹ چکی تھی..

ریحان شاہ کی آواز پر سب مشعل کے کمرے میں آگے

شدت کسی بھی چیز کی ہو وہ انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور محبت کی شدت تو انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی..

محبت میں شدت کو اتنا اہم نہیں سمجھا جاتا جتنا عزت کو اہم سمجھا جاتا ہے اگر محبت میں عزت نہیں تو وہ پھر محبت نہیں..

مشعل نے بھی کچھ ایسا کیا اپنی محبت میں خاندان کی عزت داؤ پر لگا دی..

آپ کسی کو زبردستی محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے..

جو آپ کا ہے اسکو کوئی آپ سے چھین نہیں سکتا اور جو آپ کا نہیں ہے آپ کچھ بھی کر لیں وہ اپکا ہو نہیں سکتا...

<https://www.classicurdumaterial.com/>

سب ہسپتال میں موجود تھے..

Support@classicurdumaterial.com

پھپھو کا رو رو کر برا حال تھا..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مشعل کو آئی سی یو میں لے کر گئے تھے ڈاکٹر کہ کہنے کہ مطابق خون کافی بہہ جانے کی وجہ سے مشعل کی حالت تشویشناک ہے....

دادا جان پریشانی کی حالت میں ہاتھ میں تسبیح پکڑے مشعل کی صحت یابی کی دعا کر رہے تھے

ریحان شاہ کو بار بار مشعل کہ ساتھ رکھا ہوا رویہ یاد ا رہا تھا.. اگر مشعل کو کچھ ہو گیا تو میں اپنے

آپ کو معاف نہیں کر پاؤ گا.. وہ اسی سوچ میں گم ہسپتال کی دیوار کہ ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا

تھا جب اس کے کانوں میں آواز آئی...

مریض کہ گھر والے کون ہیں ان کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔

رتحان شاہ نے مڑ کر دیکھا تو تین ڈاکٹرز کھڑے تھے۔

جی ہم ہیں۔ بتائیں کیا بات ہے ضراب علی شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ ایک خودکشی کا کیس لگ رہا ہے تو ہمیں پولیس کو اطلاع دینی پڑے گی۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر نے کہا۔

کیا مطلب خودکشی کا کیس ہے میری بہن ایسا نہیں کر سکتی آپ لوگوں نے یہ سوچ بھی کیسے لیا۔ رتحان شاہ ڈاکٹر کی بات پر برہم ہو گیا۔

رتحان آرام سے بات کرو۔ میں بات کر رہا ہوں نا۔ ضراب علی شاہ نے رتحان کو چپ کرنے کا کہا۔

چلیں ہم آپ کہ ساتھ چلتے ہیں دادا جان آپ مچھو کا خیال رکھیں اور پریشان نہ ہونا سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ضراب علی شاہ احد رضا کو ساتھ لے کر ڈاکٹرز کہ ساتھ چلے گئے۔

رتحان تمہیں کچھ پتہ ہے کہ مشعل نے ایسا کیوں کیا۔

دادا جان نے رتحان شاہ سے پوچھا۔

اب وہ اپنے نانا جان کو کیا بتاتا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ خاموش رہا۔

ضراب علی شاہ اور احد رضا نے ڈاکٹرز والا معاملہ نمٹا کر آگے تھے۔

کیا بنا ضراب بیٹا۔ دادا جان نے دونوں کو آتے دیکھا تو پوچھا۔

سب ٹھیک ہو گیا ہے دادا جان آپ کو کہا تھا آپ پریشان نہ ہو ڈاکٹروں سے بات کر لی ہے اب کوئی مسئلہ نہیں ہے اور آپ گھر جائیں کافی رات ہو گی ہے میں ریحان اور احد یہاں ہیں آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی.. سردی بھی بہت ہے اور گھر سے جلدی میں نکلتے ہوئے آپ نے کچھ پہنا بھی نہیں..

ضراب علی شاہ کو دادا جان کی فکر ہو رہی تھی..

نہیں بیٹا میں یہاں ہی ٹھیک ہوں اور ویسے بھی گھر جا کر مجھے ٹینشن رہے گی.. نہیں دادا جان آپ گھر جائیں اور پھپھو بھی ہیں یہاں آپ کو میں کال کر کہ بتاتا رہوں گا پلیز..

ضراب علی شاہ کہ زیادہ اصرار پر دادا جان گھر جانے کہ لیے مان گئے.. ریحان تم دادا جان کو گھر چھوڑاؤ اور آتے ہوئے پھپھو جان کہ لیے گرم شال لیتے آنا.. اور فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا سمجھ گئے ہونا.. کچھ نہیں ہو گا ہماری بہن کو.. ضراب علی شاہ نے ریحان کو تسلی دیتے ہوئے کہا.

ریحان شاہ دادا جان کو لے کر گھر کو روانہ ہو گیا...

پھپھو ہسپتال کی مسجد میں مشعل کی زندگی کہ لیے نفل ادا کر رہی تھی.. ضراب علی شاہ اور احد رضا دونوں آئی سی یو کہ باہر کرسیوں پر بیٹھے تھے..

احد مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ مشعل نے ایسا کیوں کیا۔ پورے خاندان نے اسے بڑا پیار دیا ہر بات مانی کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی پھر ایسی کیا بات تھی جس نے اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا۔

ضراب علی شاہ اپنے ہاتھ میں رائے کی پہنائی ہوئی انگوٹھی کو گھماتے ہوئے بولا۔
ہمممم... صحیح کہا ضراب تم نے۔

احد رضا بس اتنا ہی جواب دے سکا کیونکہ اسے نمرہ کی باتیں یاد آرہی تھی کہ اگر واقعی مشعل ضراب سے محبت کرتی ہوئی تو بہت برا ہو گا۔

کاش میں تب ضراب کو سب بتا دیتا تو آج یہ نوبت نہ آتی وہ اس بات پر شرمندہ تھا منہ نیچے کیے احد رضا سوچ رہا تھا۔

مشعل کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اپنا نہیں تو اپنے امی ابو کا سوچ لیتی۔ دادا جان اس عمر میں وہ یہ صدمہ کیسے برداشت کریں گے۔ ضراب علی شاہ چہرہ جھکائے پریشانی میں بول رہا تھا۔
اب زیادہ نہ سوچو ضراب بس یہ دعا کرو کہ ڈاکٹرز اگر اچھی خبر بتائیں۔ تم چائے لو گے کیا۔

میں کینٹین کی طرف جا رہا ہوں احد رضا نے اٹھتے ہو کہا۔

نہیں احد میرا دل نہیں کر رہا۔ وہ بوجھل سی آواز میں بولا۔

پی لو اچھا محسوس کرو گے میں لے کر آتا ہوں۔ یہ کہہ کر احد رضا وہاں سے چلا گیا۔

ضراب علی شاہ نے جیب سے موبائل نکالا رات کے تین بج چکے تھے۔

واہ ضراب علی شاہ کیا قسمت پائی ہے تم نے.. زندگی میں خوشی ملی بھی تو کیا ہوا سب خراب ہو گیا.. لگتا ہے کہ میری زندگی میں محبت اور پیار نہیں ہے نا ماں باپ کا اور نا اب رائے کا... وہ بھی آنکھوں میں خواب سجائے انتظار کر رہی ہو گی میرا.. اے اللہ میری مدد کرنا آج تک تجھ سے کچھ نہیں مانگا پر رائے کو مجھ سے الگ نہ کرنا...

موبائل پر رائے کی تصویر دیکھتے ہوئے ضراب علی شاہ کی آنکھوں میں نمی آگئی.. یہ لو چائے.. احد رضا نے چائے کا کپ ضراب علی شاہ کی طرف کرتے ہوئے کہا.. احد کیا مجھے رائے کو یہ سب بتانا چاہے.

ضراب علی شاہ نے موبائل جیب میں ڈالا اور چائے کا کپ پکڑتے ہوئے احد رضا کو کہا.. نہیں میرے خیال میں نہیں کرنا چاہیے احد رضا نے ضراب علی کی بات کا جواب دیا.. لیکن احد اگر...

ضراب علی شاہ کچھ کہتا کہتا روک گیا...

ضراب روکو مت جاؤ.. ضراب میرے لیے روک جاؤ

ضراب...

رائے نیند میں برا خواب دیکھتے گھبراہٹ کہ ساتھ اٹھ گی.. سردی میں بھی وہ پسینے سے بھیک چکی تھی.. دل کی دھڑکن تیزی سے چل رہی تھی...

یہ کیسا خواب تھا.. رائے نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولی..

ضراب...

ضراب کو کچھ ہوا تو نہیں.. وہ یہ کہتے ہوئے بیڈ سے فون ڈھونڈنے لگ گئی..

اور پھر رائے نے ضراب علی شاہ کو کال ملا دی..

ضراب علی شاہ جو احد رضا سے رائے کی بات کر رہا تھا..

فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے فون نکال کر دیکھا تو رائے کی کال آرہی تھی..

ضراب علی شاہ نے حیرت سے فون کو دیکھا اور پھر احد رضا کو..

رائے نے کبھی آج تک مجھے کال نہیں کی پر آج کیوں وہ اس حالات میں کہیں اسے پتہ تو

نہیں چل گیا.. ضراب علی شاہ نے احد رضا کو کہا..

مجھے نہیں لگتا کہ پتہ چلا یو گا کیونکہ میں نے نمرہ کو بھی کچھ نہیں بتایا..

ضراب فون اٹھاؤ.. پلیز..

ضراب علی شاہ کہ فون نہ اٹھانے پر رائے کی بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا..

اچھا اسکا فون تو اٹھاؤ دیکھو کیا کہتی ہے.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو کہا..

اسلام علیکم رائے.. کیسی ہیں آپ.

ضراب علی شاہ نے فون اٹھاتے ہوئے کہا..

رائے نے جب ضراب علی شاہ کی آواز سنی تو اسکی جان میں جان آئی. پر کچھ ہی لمحے اسے

ضراب علی شاہ کی آواز میں اداسی اور پریشانی محسوس ہوئی..

جی وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں.. آپ ٹھیک تو ہیں نا..

ہاں میں ٹھیک ہوں میں سمجھا تم سو رہی ہو گی اس لیے کال نہیں کی ضراب علی شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا..

وہ میں نے بہت برا خواب دیکھا تھا بس اسی سے آنکھ کھول گی.. آپ مجھے کچھ پریشان لگ رہے ہیں آپکی آواز بہت اداس سی لگ رہی ہے پلیز مجھے بتائیں سب ٹھیک ہے نہ اور آپ بھی..

رائہ کو شک ہو رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی بات ہے جو ضراب علی شاہ اس سے چھپا رہا ہے.. نہیں رائہ ایسی کوئی بات ہے میں بس دوستوں کے ساتھ آیا ہوں تم اب سو جاؤ نہیں تو کل سارا دن سوتی رہو گی.. ضراب علی شاہ نے اپنی پریشانی چھپاتے ہوئے نارمل بات کی.. جی ٹھیک ہے آپ کہہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے پھر آپ اپنا خیال رکھیں گا اللہ حافظ.. رائہ کی کال بند ہونے پر ضراب علی شاہ نے احد رضا کو بتایا کہ وہ کسی خواب سے ڈر گی ہے شاید اس نے دیکھ لیا ہے کہ اگے کیا ہو گا.. ضراب علی شاہ نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا..

ضراب تم پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا..

صبح کے پانچ بج گئے تھے جب ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ آپکی مریضہ اب خطرے سے باہر ہیں لیکن ابھی وہ ہوش میں نہیں آئی.. کچھ دیر لگے گی ہو سکتا ہے کہ شام تک ہوش میں آجائے.. مگر اب پریشان ہونے والی کوئی بات ہے..

پھپھو جان نے یہ سنتے ہی اللہ کا چکر ادا کیا..

پھپھو جان اب آپ پریشان نہ ہوں دیکھا اللہ نے سب کرم کر دیا ہے

ضراب علی شاہ نے پھپھو کو کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہا

رتحان شاہ بھی اچکا تھا اس کو بھی سن کر تسلی ہوئی...

ضراب بھائی اور احد اب آپ لوگ گھر چلے جائیں تھوڑا آرام کر لے میں یہاں پر ہو آپ لوگ

ساری رات نہیں سوئے..

امی آپ بھی گھر چلی جائیں بعد میں آجائے گا اب تو سب ٹھیک ہے مشعل بھی ٹھیک ہے..

رتحان شاہ نے ضراب علی شاہ کو کہا..

ضراب رتحن ٹھیک کہہ رہا ہے تم پھپھو جان کو گھر لے جاؤ میں بھی تھوڑا فریش ہو کر تمہارے

گھر آتا ہوں..

ٹھیک ہے اگر تم لوگ کہہ رہے ہو تو میں چلا جاتا ہوں آئے پھپھو جان چلتے ہیں اور ہاں رتحن

مجھے کال کر کے بتاتے رہنا.. ضراب علی شاہ نے رتحن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.

ٹھیک ہے ضراب بھائی آپ امی کو لے جائیں میں آپ کو بتا دوں گا..

احد رضا اور ضراب علی شاہ پھپھو کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے..

رستے میں ضراب علی شاہ نے گھر کال کر کے دادا جان کو بتا دیا تھا کہ مشعل اب خطرے

سے باہر ہے..

گھر پہنچ کر ضرباب علی شاہ شاور لینے چلا گیا۔ دادا جان نے اور پھپھو نے مشعل کی صحت یابی پر نفل ادا کیے۔

صبح کے دس بجتے ہی ضرباب علی شاہ اور دادا جان کو کال آنا شروع ہو گئی جہاں جہاں بکنگ کی تھی...

ضراب علی شاہ نے اپنا موبائل پاور آف کر دیا اور سر پر تکیہ رکھ کر لیٹ گیا۔ وہ آج کہ اس واقعہ کہ بعد جان چکا تھا کہ اب اس کی زندگی میں کوئی خوشی نہیں آنے والی... جب محبت اور خاندان میں انسان پھنس جائے تو وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ضرباب علی شاہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہو رہا تھا۔

وہ رائے کے بارے میں سوچ رہا تھا اور نجانے کب ضرباب علی شاہ کی آنکھ لگ گئی۔ اور وہ تھکاوٹ کی وجہ سے گہری نیند میں سو گیا۔

اٹھو ضرباب دیکھو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ رائے کی آواز سے ضرباب علی شاہ نے اٹھ کر دیکھا۔ رائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ میں نے جس ضرباب سے محبت کی ہے وہ کبھی کمزور نہیں پڑ سکتا اور نہ میری محبت اتنی کمزور ہے۔

اٹھ جاؤ ضرباب اور کتنا انتظار کرواؤ گے...

ایک جھٹکے کے ساتھ ضراب علی شاہ کی انکھ کھول گی۔ گھڑی پر نظر پڑی تو ایک بچ چکا تھا اور نکاح کا وقت تین بجے کا تھا۔ رائے کہ کہے لفظوں نے ضراب علی شاہ کے اندر ہمت پیدا کر دی۔

نہیں میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ میں اپنی محبت کو یوں نہیں گنوا سکتا۔ میں خود لے کر آؤں گا اپنی زندگی میں خوشیاں۔

رائے میری زندگی ہے اور کوئی بھی اسکو مجھ سے الگ نہیں کر سکتا ضراب علی شاہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا۔

دادا جان کہاں ہیں۔ ضراب علی شاہ نے سرونٹ سے پوچھا۔

وہ ڈرائنگ روم میں ہیں کچھ مہمان آئے ہیں ان کہ ساتھ ہیں۔

اوکے۔ ضراب علی شاہ ڈرائنگ روم کی طرف چلا گیا۔

بس کچھ وجوہات کی بنا پر شادی کی تاریخ کو آگے کرنا پڑ رہا ہے ہم آپ سب کو نئی تاریخ کا بتا دیں گے۔ دادا جان مہمانوں سے بات کر رہے تھے۔

نہیں دادا جان نکاح کی تاریخ آگے نہیں جائے گی۔

ضراب علی شاہ نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

ضراب بیٹا تم اٹھ گے ہو کیا۔

دادا جان نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آؤ بیٹھو۔

ضراب علی شاہ دادا جان کہ ساتھ اکر بیٹھ گیا..

ہم نکاح سادگی سے کر رہے ہیں کچھ وجوہات ہیں پر آپ سب کو ولیمہ پر ضرور آنا ہو گا امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور آپ ہمارا یہ پیغام سب کو دے دیں گے..

ضراب علی شاہ نے آنے والے مہمانوں کو کہا جو گاؤں سے آئے تھے..

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد مہمانوں نے دادا جان اور ضراب علی شاہ سے اجازت لی اور چلے گئے..

دادا جان آپ نکاح کو آگے کیسے کر سکتے ہیں وہ بھی مجھ سے پوچھے بغیر..

ضراب علی شاہ نے مہمانوں کہ جاتے ہی دادا جان کو کہا..

ضراب بیٹا میں نکاح کو آگے نہیں کرنا چاہتا تھا پر تم نے کوئی بات نہیں کی اور گھر آکر سو گئے تھے تو مجھے لگا کہ مہمانوں کہ آنے سے پہلے ہی ان سب کو بتا دو نہیں تو یہاں بہت سے لوگ نے آنا شروع ہو جانا تھا..

دادا جان آپ نے ٹھیک کہا پر اس سے رائے کہ گھر والوں کو پر کیا گزرتی لوگوں نے سو باتیں کرنی تھیں.. میں یہ ہی چاہتا ہوں کہ سادگی سے نکاح ہو جائے اور رائے گھر آجائے گی اس طرح مشعل بھی شام تک گھر آجائے گی اور ایک دن بعد ہم ولیمہ کر کے سب کو بلا لے گئے.. تب تک سب ٹھیک ہو جائے گا..

ضراب علی شاہ نے دادا جان کو کہا..

ضراب بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں تو خود یہ چاہتا ہوں میں تمہاری پھپھو سے بات کر لو۔ دادا جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے دادا جان آپ بات کر لیں ٹائم تھوڑا ہے اور اگر وہ نہیں مانتی تو آپ میرے ساتھ چلے گئے نکاح کہ لیے۔ ضراب علی شاہ سر جھکائے دادا جان سے بات کر رہا تھا۔
ضراب کیسی باتیں کر رہے ہو وہ کیوں نہیں مانے گی۔ دادا جان یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔

پھپھو کمرے میں جائے نماز پر نفل ادا کر رہی تھی دادا جان کو آتے دیکھ کر پھپھو نے دعا مانگ کر نفل کو پورا کیا۔

آئے ابو جی۔ پھپھو نے جائے نماز کو اٹھاتے ہوئے کہا

دادا جان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا۔

کیا بات ہے آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں کیا۔ پھپھو نے دادا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

دادا جان کو سمجھ آرہی تھی کہ بات کو کہاں سے شروع کریں۔

مجھے پتہ ہے آپ کیا کہنے آئے ہیں ابو جی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مشعل کی وجہ سے آپ ضراب کی خوشی کو خراب نہ کریں مجھے نہیں پتہ کہ مشعل نے ایسا کیوں کیا۔ میں اسکی اس حرکت کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوں۔ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو ہم کیا کرتے اس نے تو اپنے ماں باپ کا بھی نہیں سوچا۔ پھپھو یہ کہتے ہوئے رو دی۔

بس چپ کر جاو اللہ کا شکر کرو کہ اس ذات نے ہمیں کسی بڑے صدمے سے بچا لیا ہے دادا جان نے پھپھو کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا..

ضراب یہ چاہتا ہے کہ سادگی سے نکاح ہو جائے اور شام تک مشعل گھر آجائے گی تو ولیمہ ہم ایک دن بعد میں کر لے گئے تو کیا تم چلو گی ساتھ نکاح پر.. دادا جان نے پھپھو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

پھپھو کچھ سوچ میں پڑ گئی.. بیٹی کہ ہسپتال ہوتے ہوئے وہ کسی کہ نکاح پر کیسے جا سکتی تھی پر یہاں بات ضراب علی شاہ کے نکاح کی تھی.. پھپھو نے گہرا سانس لیتے ہوئے دادا جان کو جانے کہ حامی بھری..

خوش رہو

دادا جان نے پھپھو کہ سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا.. پھپھو نے ہسپتال میں ریحان شاہ کو کال ملائی تاکہ وہ مشعل کو طبیعت کو پوچھ سکے.. اور ساتھ ہی ضراب علی شاہ کہ نکاح کا بھی بتایا...

ریحان شاہ جو پہلے ہی مشعل کی وجہ سے یہ چاہتا تھا کہ رائے اور ضراب کی شادی ہو جائے اسنے بھی اپنی امی کو یہ ہی کہا کہ مشعل کہ گھر آنے سے پہلے ہی ضراب اور رائے کا نکاح ہو جائے تو بہتر ہے.. باقی مشعل اب ٹھیک ہے اور شاید ہم شام سے پہلے گھر آجائیں.. ریحان شاہ نے اپنی امی کو بتاتے ہوئے کہا..

رائہ کہ گھر نکاح کی تیاریاں ہو چکی تھیں پر رائہ کو بے چینی سی تھی وہ ضراب کے لیے پریشان تھی اس کا دل مطمئن نہیں ہو رہا تھا..

نمرہ نے رائہ کو ایسے پریشان دیکھا تو پوچھ لیا..

رائہ کیا بات ہے تم اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو ابھی کچھ دیر میں سب لوگ آجائیں گے تمہارا نکاح ہو جائے گا پر تم میں وہ خوشی دکھائی نہیں دے رہی..

نمرہ میں نے رات کو بہت عجیب خواب دیکھا تھا ضراب کہ بارے میں اور میں نے کال بھی کی تھی ضراب کی آواز میں بھی اداسی تھی.. مجھے وہ ضراب لگا ہی نہیں جو کل شام کو میرے ساتھ تھا.. رائہ نے اداسی سے نمرہ کو جواب دیا..

رائہ تم اتنی پریشان نہ ہو مجھے نہیں لگتا کہ کوئی بات ہو گئی اگر ہوتی تو احد مجھے بتا دیتا اور ویسے بھی تم نے آج ضراب کہ پاس ہی تو جانا ہے تو تم سے اب کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی ضراب کی..

نمرہ نے رائہ کے گال کھینچے ہوئے کہا..

رائہ کہ چہرے پر مسکراہٹ آگئی.

چلو شکر ہے تم مسکرائی تو..

دادا جان کی کال رائہ کی امی کو آگئی تھی کہ ہم نکاح کے ساتھ ہی رخصتی کریں گئے.. رائہ کہ گھر والوں کو بات تھوڑی عجیب لگی پر بات بیٹی کی شادی کی تھی وہ چپ کر گئے رخصتی

کی تیاریاں شام کے مطابق کی تھی تو ابھی کیسے یو سکتی ہیں ہر کسی کہ دماغ میں یہی بات آرہی تھی..

چچی الگ جلتی آگ پر تیل کا کام کر رہی تھی..

جن مہمانوں نے شام کو آنا تھا وہ جلدی آنے کے لیے خفا تھے کچھ تو آہی نہیں سکے..

یہ سب صورتحال کو دیکھ کر رائے کی جو پریشانی ختم ہوئی تھی پھر شروع ہو گئی..

نمرہ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایسے نکاح کہ ساتھ رخصتی کیوں جو سب تیاریاں رخصتی کہ

لیے تھی اس کا کیا ہو گا.. نمرہ نے کافی کوشش کی کہ احد رضا سے بات ہو سکے پر احد رضا

نے کال نہیں اٹھائی اور اگر بات ہوئی بھی تو مصروف کہہ کر بند کر دی کیونکہ وہ نہیں چاہتا

تھا کہ اس کے منہ سے کوئی بھی بات نکلے اور مسئلہ بن جائے...

دادا جان کے گھر بھی سب تیار ہو چکے تھے نکاح کہ لیے..

پھپھو احد رضا اور دادا جان اور دادا جان کہ گاؤں کہ ایک بزرگ جو شادی کے دن سے ہی گھر پر

تھے....

ضراب علی شاہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنی شرٹ کہ بٹن بند کر رہا تھا..

رائے مجھے معاف کر دینا میں نے تمہاری خوشی کو خراب کر دیا ہے..

میں یہ تو نہیں جانتا کہ میں تمہیں وہ تمام خوشیاں دے پاؤں گا کہ نہیں کیونکہ میری نئی زندگی کی

شروعات میں ہی یہ سب کچھ ہو گیا.. اور اگے پتہ نہیں کہ کیا ہو گا.. آج پھر ایک عورت نے

میری خوشی کو ختم کر دیا..

کیا عورت ذات اتنی خود غرض ہوتی ہے..

نہیں نہیں میری رائہ ایسی نہیں ہے..

ضراب علی شاہ نے دماغ میں آئے خیال کو ایک جھٹکے سے دور کیا..

چلیں دادا جان.. ضراب علی شاہ نے باہر آتے ہوئے کہا..

شادی کے دن پر بھی سب کہ چہروں پر اداسی تھی...

وہ خوشی جس کا برسوں سے ضراب علی شاہ نے انتظار کیا تھا آج اداسی کہ علاوہ کچھ نہیں تھا...

ایک عورت دوسروں کی خوشیوں کو کیوں برباد کر دیتی ہے.. آج تک ضراب علی شاہ کو اس بات کا جواب نہیں ملا تھا اور جس زخم کو اس کے ماں باپ نے دیا تھا وہ بھولنے کی کوشش کر رہا تھا اسے مشعل نے پھر سے تازہ کر دیا تھا.. وہ سارے رستے خاموشی سے بیٹھا رہا...
دادا جان کو ضراب علی شاہ کی خاموشی کھائیے جا رہی تھی وہ جانتے تھے کہ ضراب علی شاہ کے اندر ایک طوفان چل رہا ہے...

سب رائہ کے گھر پہنچ چکے تھے..

مہمانوں کی کمی کی وجہ سے زیادہ ہلچل نہیں تھی..

شادی تو تھی پر کسی سردیوں کی خاموش شام کی طرح..

نکاح مسجد میں ہونا تھا..

امام صاحب نے جب ضراب علی شاہ سے رائے کے نکاح کو قبول کرنے کا کہا تو ضراب علی شاہ کی طرف سے خاموشی کا منظر تھا...

سب ضراب علی شاہ کو دیکھ رہے تھے..

اور ضراب علی شاہ کسی عورت کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے اپنے دل کو سمجھا رہا تھا کہ رائے سب سے الگ ہے وہ نا تو اسکی ماں کی طرح ہے بے حس نا اس عورت کی طرح جس نے اسکی ماں کا گھرتباہ کیا تھا.. اور نہ مشعل کی طرح جو دوسروں کی خوشیوں کو خراب کرے.. وہ اپنی سوچوں میں گم تھا

ضراب بیٹا جواب دو..

دادا جان نے ضراب علی شاہ کو بازو سے ہلاتے ہوئے کہا..

دادا جان کی آواز سے ضراب علی شاہ اپنی سوچوں سے واپس آگیا..

جی جی... دادا جان... اور ساتھ ہی ضراب علی شاہ نے نکاح نامہ پر دستخط کر دیئے..

احد رضا ضراب علی شاہ کو دیکھ رہا تھا اسے آج وہ ضراب علی شاہ نظر نہیں آ رہا تھا جو وہ مہندی

پر تھا...

نکاح کے بعد رائے نے شادی کا جوڑا پہنا.. شادی کے جوڑے کی چمک نے رائے کے حسن میں اور اضافہ کر دیا تھا..

رائہ کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ اپنے والد کو اس موقع پر بہت یاد کر رہی تھی ان کا خواب تھا کہ اپنی بیٹی کی شادی دھوم دھام سے کریں۔۔ رائہ کی شادی میں خوشی کم اور اداسی زیادہ تھی...

رائہ کی اداسی کو ایک ہی انسان ختم کر سکتا تھا اور وہ ضراب علی شاہ تھا۔۔ لیکن وہ خود اپنے اندر ہونے والی محبت اور بے حسی کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔ رائہ کی ماں نے رائہ کو اپنی دعاؤں کہ ساتھ اس گھر سے رخصت کیا جہاں وہ بچپن سے لے کر اب تک بڑی پڑی تھی۔۔

وہ ساری رسمیں وہ سارے خواب جو رائہ نے سوچ رکھے تھے ایک رات میں ہی بدل گئے تھے۔۔ رائہ نے کبھی بھی اپنی ایسی شادی کا خواب نہیں سوچا تھا۔۔۔

اس سب کچھ ہونے کہ بعد بھی اس کے دل میں ضراب علی شاہ کا ساتھ پانے کی خوشی تھی۔۔

ماں کی دعاؤں کے ساتھ وہ اپنے گھر سے رخصت ہو کر ضراب علی شاہ کے گھر کے باہر آگئی تھی۔۔۔ نمرہ ساتھ ہی تھی۔۔ وہ بھی سارے رستے اسی سوچ میں پڑی رہی کہ آخر ایسا کیا ہوا ہو گا جو اتنی خاموشی سے سب ہو گیا۔۔۔

رائہ گاڑی سے اترتی نمرہ نے رائہ کے لباس کو اٹھاتے ہوئے گھر کی طرف چل دی۔۔

رائہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا.. اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ واپس اپنے گھر اپنی ماں کے پاس چلی جائے پر اب ایسا نہیں ہو سکتا تھا رائہ کا گھر اب ضرب علی شاہ کا گھر تھا جہاں اس نے ہر خوشی غم ضرب علی شاہ کے ساتھ گزارنا تھا..

گھر میں کوئی نہیں تھا جو رائہ کو دعاؤں کے ساتھ استقبال کرتا...

یہ سب کیا ہے احد.. یہ شادی کا گھر ہے کیا.. تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کیا ہوا ہے یہاں..

نمرہ نے غصے سے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نمرہ پلیز ابھی ایسی باتیں نہ کرو کوئی وجہ تھی جو میں تمہیں نہیں بتا سکا یہاں سے فارغ ہو کر میں سب بتا دوں گا.. احد رضا نے سرگوشی میں نمرہ کو کہا..

نمرہ رائہ کو ضرب علی شاہ کے کمرے میں لے گی..

رائہ اب ضرب علی شاہ کے کمرے میں موجود تھی جسے سرخ گلاب سے سجایا گیا تھا ہر طرف نائٹ کینڈل رکھی گئی تھی..

رائہ کو اپنے دل کی بڑھتی ہوئی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی..

وہ ایک لمحہ کے لئے سب بھول چکی تھی کہ اسکی شادی کیسے ہوئی... اب وہ اپنی محبت ضرب علی شاہ کا انتظار کر رہی تھی..

احد یہ سب کیا چل رہا ہے آپ میری کال کا جواب نہیں دے رہے تھے کل سے اور آج اتنی خاموش شادی اور رخصتی تو شام کو تھی نا تو کیا ایسا ہو گیا کہ یوں اچانک کرنی پڑی اور ضرب کا رویہ دادا جان کو خاموشی یہ سب کیا ہے میرا دماغ پھٹ جائے گا اگر آپ نے نا بتایا..
نمرہ مسلسل بولتے جا رہی تھی..

اچھا اچھا اب سانس لے لو میں بتاتا ہوں سب.. احد رضا نے نمرہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..
کیا بتاؤ گے سب کل سے پوچھ رہی ہوں.. نمرہ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر کہا..
مشعل نے خود کشی کرنے کی کوشش کی تھی.. احد رضا نے فوراً بول دیا..
کیا.... کیکیا... نمرہ کا یہ سن کر جیسے سانس روک گیا..

پھر سے بتانا میں ٹھیک سے سن نہیں پائی.. نمرہ نے اپنے سر کو جھٹکاتے ہوئے کہا...
نمرہ یار تم بھی... میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مشعل نے خود کشی کرنے کی کوشش کی تھی وہ بھی
ضراب کی مہندی کی رات کو... وہ واش روم سے ملی اس نے اپنی کلائی کاٹ لی تھی.. اور پھر
گھر والے ساری رات ہسپتال رہے ابھی بھی وہ ہسپتال میں ہے شام تک آجائے گی گھر..
احد رضا نمرہ کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا..

اف میرے اللہ یہ لڑکی کیا کر بیٹھی ہے اس نے اپنے ماں باپ کا بھی نہیں سوچا..
میں نے پہلے ہی آپ کو کہا تھا کہ یہ ضرب اور رائے کے لیے خطرہ ہے پر آپ نے میری بات
ہی مانی... کیا ضرب کو پتہ ہے کہ مشعل نے کس وجہ سے یہ سب کیا؟ نمرہ نے احد رضا کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں اسے نہیں پتہ وہ خود بہت پریشان ہے اسے تو اس بات کی بھی خبر نہیں ہے کہ مشعل نے یہ سب اس کی وجہ سے کیا ہے۔ میں تمہیں بھی اسی وجہ سے نہیں بتایا کہ تم پریشان ہو جاؤ گی اور رائے کو ناپتہ چل جائے اس لیے نکاح تک روکا رہا اب نکاح ہو گیا ہے اور شاید مشعل بھی گھر آگئی ہو گی۔ اب اللہ ان دونوں کی خوشیوں کو قائم رکھے احد رضا نے پریشان ہو کر نمرہ کو کہا

آمین....

رائے آنکھیں جھکائے ضراب علی شاہ کا انتظار کر رہی تھی اسکی دل کی دھڑکنیں دروازے کی آواز سنتے ہی بڑھ گئی۔

کیا ایسے سوچی تھی میں نے شادی اپنی ساری خوشیاں سب ارمان آج مٹی میں مل گئے ہیں۔ پر اس میں رائے کا کیا قصور میں کیسے اسکا سامنا کرو گا اسکے سارے خوابوں کو تو میں نے برباد کر دیا اب میں اسکے سارے سوالوں کا جواب کیسے دوں گا۔

ضراب علی شاہ کمرے دروازے کے پاس کھڑا رائے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

ضراب علی شاہ بوجھل قدموں کہ ساتھ رائے کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ کافی دیر سے وہ رائے کی طرف دیکھتا رہا۔

اسلام علیکم۔

ضراب علی شاہ نے رائے کو سلام کہ بعد اپنے ہاتھ سے اسکا چہرہ اوپر کیا۔

رائہ کی خوبصورتی اور معصومیت بھرے چہرے کو دیکھ کر ضرب علی شاہ کے ساری پریشانی ایک لمحہ کے لئے کہیں کھو گئی...

میں نہیں جانتا کہ میری کون سی نیکی اللہ کو پسند آئی جس نے تمہیں میرے حق میں لکھ دیا...
رائہ نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ جھکا لیا..

ضرب علی شاہ نے رائہ کے نرم و نازک ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیا..
ضرب علی شاہ کے ہاتھ آگ کی طرح گرم تھے جس کی تپش رائہ صاف محسوس کر سکتی تھی....

رائہ نے سر اٹھا کر ضرب علی شاہ کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں نمی تھی..
آپ ٹھیک تو ہیں نہ آپ کے ہاتھ اتنے گرم ہے جیسے آپ کو بخار ہو..
نہیں کچھ نہیں ہوا مجھے... ضرب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا..
رائہ کا دل جو پہلے سے ڈرا ہوا تھا ضرب علی شاہ کی آنکھوں کی نمی کو دیکھ کر وہ اور پریشان ہو گئی..

ضرب علی شاہ رائہ کے ہاتھ پکڑے سوچوں میں گم تھا..
رائہ تم وجہ نہیں پوچھو گی یہ سب کچھ اچانک ہونے کی. ضرب علی شاہ نے ہمت کر کے رائہ کو کہہ دیا..

رائہ کے پاس اس بات کا جواب نہیں تھا..
میں کیا کہوں آپ کو...

رائہ مختصر سا جواب دے کر خاموش ہو گئی.. اس بار رائہ کو ضراب علی شاہ کی باتوں سے ڈر لگ رہا تھا.. جیسے وہ کسی طوفان کے آنے سے لگتا ہے
 مشعل نے اپنے آپ کو مارنے کی کوشش کی تھی مہندی والی رات کو... کلائی کاٹ لی تھی
 اسنے..

ضراب علی شاہ منہ نیچے کیے رائہ کو سب بتا رہا تھا جو جو ہوا..
 اور رائہ حیرت بھری آنکھوں سے ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی.
 اتنا سب کچھ آپ نے برداشت کیا اور مجھے خبر بھی نہیں ہونے دی وہ پیار اور ہمدردی سے
 ضراب علی شاہ کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی.. اور ساتھ ہی رائہ کی ہاتھ کی گرفت ضراب علی
 شاہ کے ہاتھوں پر مضبوط ہو گئی تھی..

رائہ کیا کوئی عورت اتنی خود غرض ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے مفادات کے لیے دوسروں کی
 خوشیاں برباد کر دے.. ضراب علی شاہ نے چہرہ اوپر کرتے ہوئے رائہ کو کہا..

رائہ جو بت بنے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی ضراب علی شاہ کی آواز سے چونک گئی..
 نہیں نہیں.. بالکل بھی نہیں.. رائہ نے ہر بڑاتے ہوئے کہا..

تم تو ایسا کچھ نہیں کرو گی نا کبھی مجھے دھوکہ تو نہیں دو گی نا...

تم تو میری محبت ہو میرا سب کچھ ہو.. ضراب علی شاہ نے رائہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں
 میں تھامتے ہوئے کہا..

میں اب اپکی بیوی ہوں اور اللہ نے ہمیں اس پاک رشتے میں باندھا ہے اور آپکی وفاداری مجھ پر فرض ہے اور میں آپکی محبت بھی ہوں اور آپ بھی میری پہلی اور آخری محبت ہیں اور رہیں گے۔ میں آپ کو دھوکہ یا آپ کی دل زاری کا سوچ بھی نہیں سکتی۔

رائہ نے ضراب علی شاہ کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے جو اس کے چہرے پر تھے۔۔
ضراب علی شاہ نے رائہ کی اس بات پر ایک مسکراہٹ کے ساتھ رائہ کے ماتھے کو چوما۔۔۔۔

رتحان شاہ مشعل کو گھر لے آیا تھا

گھر میں آتے مشعل نے پورے گھر کو دیکھا جہاں ہر طرف خاموشی تھی کل رات کو جو چیزیں جہاں پڑی تھی وہاں ہی پڑی تھی گھر میں کوئی مہمان بھی نہیں تھا۔۔

لگتا ہے کہ ضراب کی شادی روک گئی ہے۔۔ مشعل نے فاتحانہ مسکراہٹ سے سوچا۔۔۔
رتحان شاہ نے مشعل کو اسکے کمرے میں لے گیا۔۔

تم یہاں آرام کرو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔ رتحن شاہ نے مشعل کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کہا۔۔

رتحان بھائی سب کہاں ہے امی نانا جان اور ضر۔۔۔۔۔۔۔۔

مشعل ضراب علی شاہ کا نام لیتے لیتے روک گئی۔۔ جب ضراب کے نام پر رتحن نے مشعل کی طرف غصے کو دبا کر دیکھا۔۔

کہاں ہونا ہے سب اپنے اپنے گھر ہیں.. نانا جان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی امی وہاں ہیں
بس ان کو ہی لینے جا رہا ہوں..

اور تم نے بیڈ سے نیچے نہیں اترنا.. میں نے سب کچھ تمہارے پاس رکھ دیا ہے دروازے کو باہر
سے بند کر کے جا رہا ہو گھر میں کوئی نہیں ہے اس لیے زیادہ دیر نہیں لگے گی.. ریحان شاہ
نے مشعل کو ساری باتوں کی تائید کر رہا تھا.. پر مشعل اپنی فتح پر خوش ہو رہی تھی..
ٹھیک ہے بھائی جیسے آپ نے کہا ویسے ہی ہو گا..
مشعل نے مسکراتے ہوئے کہا..

ریحان شاہ یہ کہہ کر گھر سے باہر نکل آیا.....

واہ مشعل یہ خیال پہلے کیوں نہیں آیا تجھے... اگر خود کو تھوڑا پہلے تکلیف دے دیتی تو آج
شادی تک کی نوبت نہ آتی..

دیکھا رائے تم نے.. کس طرح میں نے ضراب کو تم سے چھین لیا ہے.. اب ضراب کی دلہن
تم نہیں میں بنو گی..

مشعل نے اپنے ہاتھ پر بندی پٹی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا...

رائے.....

میری زندگی تیار ہو بھی جاو پھپھو انتظار کر رہیں ہیں

ضراب علی شاہ نے رائے کو جو شیشے کہ اگے کھڑی تھی اپنی ہاتھوں کی گرفت میں لیتے ہوئے کہا..

میں تو تیار ہو گی ہوں.. اب آپ مجھے چھوڑیں گے تو ہم جائیں گے نا... رائے نے اپنے ہاتھ ضراب علی شاہ کے ہاتھوں پر رکھے جو اسکی کمر کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے.. کہا.. کیا کہا چھوڑ دوں.. ایسا کبھی سوچنا بھی نا... تم تو میری جان ہو اور جسم سے جان چلی جائے تو انسان مر جاتا ہے تو کیا تم چاہتی ہو کہ میں مر جاؤں.. ضراب علی شاہ نے رائے کو شرارتی انداز سے کہا..

رائے نے فوراً پلٹ کر ضراب علی شاہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا..

آج آپ نے یہ بات کر دی ہے آئندہ نا بولیے گا نہیں تو میں آپ سے بات نہیں کرو گی.. رائے نے ضراب علی شاہ کے ہاتھوں کو پیچھے کرتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی..

ارے آپ تو ناراض ہو گی مسز ضراب علی شاہ..

معافی مل سکتی ہے کیا اس گستاخ کو..

ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

ہمممممم... اس پر سوچا جا سکتا ہے

رائے نے مسکراتے ہوئے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا

تو پھر چلیں.. ضراب علی شاہ نے اپنا ہاتھ رائے کی طرف کیا اور باہر جانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا..

رائہ نے مسکراتے ہوئے ضراب علی شاہ کا ہاتھ تھما اور وہ دونوں باہر آگے...

رائہ اور ضراب علی شاہ دونوں ڈرائنگ روم میں دادا جان اور پھپھو کے پاس آکر بیٹھ گئے
رائہ نے سب کو سلام کیا..

رائہ بیٹی ہمیں افسوس ہے کہ جس طرح جلدی میں سب ہوا
بس کچھ حالات ہی ایسے تھے اب میں اپنے بیٹے اور بہو کا ولیمہ دھوم دھام سے کرو گا.. دادا
جان نے رائہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا..

دادا جان اب آپ ایسی باتیں کر کے مجھے شرمندہ کر رہے ہیں آپ نے جو سوچا وہ ہی شاید
ہمارے لیے ٹھیک تھا.. رائہ نے دادا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

ماشاء اللہ.. اللہ تم دونوں کو خوش رکھے آمین.. دادا جان نے دونوں کو دعائیں دی..
اتنے میں ریحان شاہ دادا جان کے گھر اچکا تھا.. اندر آتے ہی اس نے ضراب علی شاہ کو نکاح
کی مبارک باد دی اور مشعل کا بھی بتایا کہ وہ گھر اچکی ہے...

دادا جان کے ساتھ سب پھپھو کے گھر کے لے روانہ ہو گئے تھے..

گھر میں آتے ہی پھپھو مشعل کے کمرے کی طرف چلی گی..

میری بیٹی اب کیسی ہو پھپھو نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مشعل کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا..

جی امی میں ٹھیک ہوں.. سب کہاں تھے؟ مشعل نے اپنی بات کو دوہرایا..

بیٹا وہ ہم... پھپھو ابھی کچھ کہنے لگی تھی کہ دادا جان اور ریحان شاہ اندر آگے..

ارے ہمارے بیٹی تو ماشاء اللہ اب کافی بہتر لگ رہی ہے.. دادا جان نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

بیٹا اپنا خیال رکھا کرو اور اس طرح ماں باپ اور بڑوں کو پریشان نہیں کرتے اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو ہم سب کیا کرتے.. دادا جان نے مشعل کو سمجھاتے ہوئے کہا..
نانا جان مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی... مشعل یہ کہتے ہوئے دادا جان کے گلے لگ گئی..

کیسے غلطی ہو گی تم نے تو ہم سب کو ڈرا ہی دیا تھا.. ضراب علی شاہ رائے کا ہاتھ پکڑے کمرے میں داخل ہوا..

ضراب علی شاہ کی آواز سن کر مشعل نے فوراً چمکتی آنکھوں کے ساتھ دروازے کی طرف دیکھا...

اور اگلے ہی لمحے اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں آگ کے شعلے کی طرح بھڑک اٹھی.. جب مشعل نے ضراب علی شاہ کے ساتھ رائے کو بھی دیکھا.. جو ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے.. وہ جیسے سکتے میں آگے ہو...

کیسی ہوا اب میری چھوٹی... ضراب علی شاہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور رائے بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی..

مشعل کوئی جواب دیے بغیر ضراب علی شاہ کو ٹلٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی...

ارے کیا ہوا مشعل اتنے غور سے کیا دیکھ رہی ہو.. پھپھو نے مشعل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..

جی کچھ نہیں.. وہ میں... مشعل کو کچھ سمجھ نہیں اربا تھا کہ کیا کہے اور نا ہی یہ سمجھ اربا تھا کہ رائے ضراب کے ساتھ یہاں کیا کر رہی ہے..

مشعل ہم نے ضراب اور رائے کا سادگی سے نکاح کر دیا ہے پر اب ولیمہ تمہارے ٹھیک ہونے تک ہو گا پھپھو نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

کیا... نکاح... اتنی بھی کیا جلدی تھی اسکے ساتھ نکاح کرنے کی.. مشعل نے پاس بیٹھے دادا جان کا لحاظ بھی نہیں کیا اور بول دیا..

مشعل کے اس طرح بولنے پر ضراب علی شاہ نے حیرت سے مشعل کی طرف دیکھا اور پھر رائے کی طرف..

یہ کیا کہہ رہی ہو مشعل تم.. ضراب علی شاہ جو پہلے سے مشعل سے اس کی حرکت سے خفا تھا غصے سے بولا...

مشعل خاموش رہو.. ریحان شاہ نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

کمرے میں یک دم خاموشی چھا گئی...

رائے کو کچھ سمجھ نہیں اربا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے.. اسے بس نمرہ کی کہی ہوئی بات یاد آرہی تھی جو اس نے رخصتی سے پہلے رائے کو کہا تھا..

کہ تم بس اس گھر میں مشعل سے بچ کر رہنا... باقی سب ٹھیک ہے..

شاید مشعل کو کوئی دماغی مسئلہ ہے.. اس لئے نمرہ نے کہا تمہارا نمہ نے سوچتے ہوئے مشعل کی طرف دیکھا..

پھپھو آپ ہمیں اجازت دیں.. مشعل کو ویسے بھی آرام کی ضرورت ہے.. اور اب ولیمہ پر ہی ملاقات ہوگی بہت سی تیاریاں بھی کرنی ہیں..
ضراب علی شاہ نے پھپھو کو کہا..

چلو رائہ.. ضراب علی شاہ کمرے کے دروازے کی طرف جانے کے لیے مڑا..
پر بیٹا تھوڑی دیر بیٹھو تو.. پھپھو اپنی بیٹی کی کہی ہوئی بات پر شرمندہ سی تھی..
نہیں پھپھو.. ہم چلتے ہیں رائہ کو ولیمہ کی شاپنگ بھی کروانی ہے.. یہ کہہ کر ضراب علی رائہ کو لے کر گھر سے باہر آگیا..

ضراب علی شاہ بغیر کچھ کہے گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا رائہ کے دماغ میں نمرہ کی ہی بات بار بار گونج رہی تھی کہ مشعل سے بچ کر رہنا....

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مشعل ایسے بات کرتے ہیں کیا.. پھپھو نے مشعل کو ڈانٹتے ہوئے کہا..

آپ لوگ مجھے اکیلا چھوڑ دیں اور جائیں یہاں سے.. مشعل نے غصے سے جواب دیا..

پھپھو کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ ریحان شاہ نے چپ رہنے کا اشارہ کر دیا.. کیوں کہ ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ کچھ دن تک مشعل سے اس واقعہ کے بارے میں بات چیت نا کی جائے اور نہ ہی

سخت رویہ رکھا جائے اس لیے گھر آتے ہی سب نے مشعل کو کچھ نہیں کہا اور نہ کوئی ایسی بات کی...

مشعل کی اس بات پر دادا جان پھپھو اور ریحان شاہ کمرے سے باہر آگے...
کمرے سے باہر جاتے ہوئے مشعل نے ریحان شاہ کو پیچھے سے آواز دی..
ریحان بھائی..

ریحان شاہ نے مڑ کر دیکھا..
ہاں مشعل بولو..

ریحان بھائی مجھے میرا فون واپس دے دیں..

ریحان شاہ نے کچھ دیر سوچا اور پھر بولا..

ٹھیک ہے میں لے کر آتا ہوں وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا ریحان شاہ کو اب اس بات کی تسلی تھی کہ اب نکاح کہ بعد مشعل کچھ نہیں کر پائے گی اس لیے ریحان شاہ نے فون مشعل کو لا کر دے دیا...

کیا ہوتا جا رہا ہے مشعل کو پھپھو نے پریشان ہو کر ریحان شاہ کو کہا..
امی آپ پریشان نہ ہوں آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا..
ریحان شاہ نے اپنی امی کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا..

مشعل نے اپنے فون سے ایک نمبر ڈائل کیا..

ہیلو....

مرتضیٰ... کیا تم میرا ایک کام کرو گے.. مجھے تمہاری مدد چاہیے

اٹھ جائیں ضراب...

رائہ نے بیڈ کے پاس بیٹھ کر ضراب علی شاہ کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا جو ابھی تک سو رہا تھا..

اچھا آپ نے نہیں اٹھنا ٹھیک ہے میں جارہی ہوں.. رائہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا...

ضراب علی شاہ نے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے رائہ کا ہاتھ پکڑا..

ایسے تھوڑی جانے دو گا کیا...

ضراب علی شاہ نے رائہ کو اپنی طرف کھینچ کر کہا..

کیا مطلب ضراب..

کہاں ہے.. ضراب علی شاہ نے رائہ کے بالوں کو اس کے چہرے kiss مطلب میری مارنگ

سے ہٹاتے ہوئے کہا..

کیا ابھی تو دی ہے.. رائہ نے شرماتے ہوئے کہا..

کب مجھے تو نہیں پتہ میں تو سو رہا تھا.. ضراب علی شاہ نے شرارتی نظروں سے رائہ کی طرف

دیکھا..

آپ بھی نا..

رائہ نے خود کو ضراب علی شاہ کر گرفت سے چھڑاتے ہوئے کہا..
 سب مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں دادا جان آپ کا انتظار کر رہے ہیں..
 رائہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا..

اچھا ایک شرط پر اٹھ جاؤ گا.. تم روزانہ جب میں آنکھ کھلو تو تم میرے سامنے ہوتے تک تم
 کہیں نہیں جاؤ گی.. بولو منظور ہے...

ضراب علی شاہ نے رائہ کو پھر سے بازو سے کھینچ کر اپنے طرف دھکیلا.. رائہ کے گیلے بالوں
 سے ضراب علی شاہ کا چہرہ چھپ گیا.. رائہ نے اپنی انگلی سے بالوں کو پیچھے کیا..
 جو حکم میرے سرتاج جی..

رائہ ضراب علی شاہ کے رخسار کو چومتے ہوئے بولی..

یہ ہوئی نابات..

پر اب میرا دل اٹھنے کو نہیں بلکہ کچھ اور ہی کر رہا ہے تمہاری اس زلفوں کی خوشبو نے میرا
 ارادہ تبدیل کر دیا ہے.. ضراب علی شاہ نے اپنے ہاتھوں کی گرفت کو رائہ پر مضبوط کرتے

ہوئے کہا....

آپ چھوڑیئے..

وہ خود کو ضراب علی شاہ کے شکنجے سے چھوڑنے کی کوشش کر رہی تھی کہ دروازے پر دستک
 ہوئی...

ضراب بیٹا...

دادا جان کی آواز پر ضراب علی شاہ نے رائے کو اپنی گرفت سے آزاد کیا..

دادا جان کی وجہ سے بچ گئی ہو.. ضراب علی شاہ نے بیڈ سے اترتے ہوئے رائے کو کہا...

رائے مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئی...

اسلام علیکم دادا جان.. رائے نے دادا جان کو سلام کیا..

ضراب بیٹا سب مہمان اگے ہیں اور تمہارا انتظار کر رہے ہیں احد بھی آگیا ہے ولیمہ کی بہت

سی تیاریاں پڑی ہیں جلدی سے نیچے آجاؤ... دادا جان نے ضراب علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

جی دادا آپ یہاں بیٹھے اور ساتھ لے کر جائیں نہیں تو یہ پھر سو جائیں گے.. رائے نے ترچھی

نگاہ سے ضراب علی شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا..

اب ایسی بھی بات نہیں ہے دادا جان میں بس آ رہا ہو.. ضراب علی شاہ نے جواب دیا..

ویسے رائے بیٹی نے ٹھیک کہا ہے میں تمہیں لے کر ہی جاتا ہوں.. دادا جان یہ کہہ کر کرسی پر

بیٹھ گئے..

رائے نے اپنی ہنسی کو چھپانے کے لئے منہ پر ہاتھ رکھ لیا..

رائے میرے کپڑے نکال دو مل نہیں رہے...

یہ ہیں آپ کے کپڑے.. رائے نے ضراب علی شاہ کو کپڑے تھماتے ہوئے کہا..

اج کا یاد رکھنا.. محترمہ.. ضراب علی شاہ رائے کو یہ کہہ کر شاور لینے چلا گیا...

رائے مسکرائی اور پھر دادا جان کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی...

مہمانوں کی ہلچل لگی ہوئی تھی ہر کوئی اپنے اپنے گروپ بنا کر گپے لگا رہا تھا۔۔

دادا جان اور سب بزرگ اپنی کہانیاں ایک دوسرے کو سنارہے تھے فنکشن شام کا تھا پر دادا جان کے گھر صبح صبح رونق لگ گئی تھی۔۔

پھپھو ریحان شاہ اور مشعل کے سب اچکے تھے۔۔

اسلام علیکم نانا جان کیسے ہیں۔۔ مشعل نے آتے ہی دادا جان کو کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

ارے میری بیٹی آگے کیسی ہو۔۔ دادا جان نے کہا۔

جی نانا جان میں ایک دم پرفیکٹ۔۔ کیسی جارہی ہیں سب تیاری۔۔ مشعل نے چاروں طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

بس بیٹی جتنی تیاری ہو اتنی کم ہے۔۔ دادا جان نے کہا۔

اچھا نانا جان میں بھی دیکھ لیتی ہوں اگر میرے لیے کوئی کام ہو تو میں بھی کر لیتی ہوں۔۔

مشعل یہ کہہ کر دادا جان کے پاس سے اٹھ گئی۔۔

رائہ کچن میں ضرباب علی شاہ کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی لیٹ اٹھنے کی وجہ سے ضرباب علی شاہ سب کے ساتھ ناشتہ نہیں کر سکا تھا۔۔

مشعل سیدھا ضرباب علی شاہ کے کمرے میں چلی گئی۔۔ ضرباب علی شاہ شاور لے کر باہر آچکا تھا۔۔ مشعل کو آتا دیکھ کر بولا۔

او تو تم آگے ہو چھوٹی۔۔ طبیعت کیسی ہے تمہاری اب۔۔ ضرباب علی شاہ نے مشعل سے پوچھا۔۔

جی میں اب ٹھیک ہوں.. بلکہ میں بہت ٹھیک ہوں.. مشعل نے پورے کمرے میں نظر ڈالتے ہوئے کہا..

وہ میں نے آپ سے معذرت کرنی تھی اس دن میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی اور آپ کو صحیح طور پر ویلکم بھی نہیں کر سکی.. مشعل نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا جو اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا..

نہیں اڑس اوکے کوئی بات نہیں... معذرت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں چھوٹے غلطی کرتے ہیں اور بڑے معاف کر دیتے ہیں..

ضراب علی شاہ نے ایک سرسری سی نظر مشعل پر ڈالتے ہوئے کہا..

اچھا تھینک یو.. مشعل کی نظر بات کرتے ہوئے باہر کے دروازے پر پڑی جو کھلا تھا.. سامنے رائے ٹرے میں ضراب علی شاہ کے لیے ناشتہ لے کر ابھی تھی..

سچ میں آپ نے مجھے معاف کر دیا... مشعل نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا..

ہاں مشعل سچ کہہ رہا ہوں.. ضراب علی شاہ نے جواباً کہا..

آپ کتنے اچھے ہیں یہ کہہ کر مشعل نے ضراب علی شاہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے گلے لگا لیا..

اتنے میں رائے کمرے میں اچکی تھی.. مشعل اور ضراب علی شاہ کو ایسے گلے لگے دیکھ کر رائے وہاں دروازے پر ہی روک گئی...

یہ سب کیا ہو رہا ہے.. دونوں کو ایسے دیکھ کر مشعل نے دل میں سوچا..

مشعل کے ایسے گلے لگنے سے ضرباب علی شاہ ایک دم چونک گیا اسے سمجھ نہیں آئی کہ مشعل کیا کرنا چاہ رہی ہے اتنے میں رائے کی آہٹ سن کر ضرباب علی شاہ نے مشعل کو خود سے الگ کیا..

آپ کا ناشتہ تیار ہے ضرباب...

رائے نے ٹیبل پر ٹرے رکھتے ہوئے کہا..

مشعل معذرت کرنے آئی ہے اس دن کی بات پر.. میں نے بھی یہ کہا ہے کہ چھوٹوں سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں...

ضراب علی شاہ نے بریڈ کا پیس کھاتے ہوئے کہا...

آؤ مشعل تم بھی ناشتہ کر لو.. رائے نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں آپ لوگ کھائے میں ناشتہ کر کے آئی ہوں.. اب میں چلتی ہوں.. مشعل یہ کہہ کر جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ رائے نے آواز دی..

مشعل روکو..

رائے کی آواز پر مشعل کے اٹھتے قدم ایک دم سے روک گئے..

مجھے کچھ کہا.. مشعل نے مڑ کر جواب دیا..

ہاں مشعل وہ ضرباب نے بتایا کہ تم معذرت کرنے آئی تھی تو میں نے یہ ہی کہنا تھا کہ بہن

بھائیوں میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے..

تم ضراب کی چھوٹی بہن کی طرح ہو کبھی بھی یہ ناسوچنا کہ وہ تم سے خفا ہوں گے.. رائے نے مشعل کے کندھے پر پیار سے ہاتھ پھرتے ہوئے کہا..

یہ سب سن کر مشعل کو تو جیسے آگ لگ گئی.. وہ اپنی آنکھیں سکڑتے ہوئے رائے کی طرف دیکھ رہی تھی..

کیا ہوا مشعل میں نے کچھ غلط کہا.. مشعل کو ایسے چپ دیکھ کر رائے بولی..

نہیں مائی ڈیر تم نے کچھ غلط نہیں کہا اور مشعل بھی یہ جانتی ہے۔ ناشتہ کرتے ہوئے ضراب علی شاہ نے رائے کی بات میں ہاں ملاتے ہوئے جواب دیا..

ہمممممم..... مشعل کی طرف سے مختصر سا جواب آیا.. اور

مشعل نے دونوں کی طرف دیکھا اور پھر کمرے سے باہر آگئی..

کر لو جتنا عیش کرنا ہے اب تمہارے دن ہی تھوڑے رہ گئے ایسا بندوبست کرو گی کہ ضراب کی شکل دیکھنے کو ترس جاو گی..

مشعل نے کمرے سے باہر نکل کر ضراب علی شاہ کہ روم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ کو ناشتہ کرتے ہوئے کال آئی جس کو سنتے ہی وہ ناشتہ جلدی سے ختم کرنے لگا..

کیا ہوا ضراب آپ ایک دم سے اتنی جلدی میں ناشتہ کیوں کر رہے ہیں کس کی کال تھی سب ٹھیک ہے نا.. ضراب کو ایسے دیکھ کر رائے نے پوچھا

رائہ مجھے آفس میں ایک ضروری کام ہے بس کچھ دیر کہ لیے جانا ہو گا کچھ پیپرز پر دستخط کرنے ہیں بس وہ کر کے فوراً اجاؤ گا

لیکن ضراب آج تو سب یہاں آئے ہیں اور فنکشن بھی ہے تو آپ آج آفس کیوں جا رہے ہیں..
رائہ نے اداس کو کر کہا..

مائی لائف... میں آفس جا رہا وہ بھی بس کچھ دیر کے لیے پر میں تمہارے یہاں دل میں تو ہوں نا.. ضراب علی شاہ اپنا ہاتھ رائہ کے دل پر رکھتے ہوئے کہا..

جی پر... وہ میں... رائہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ضراب علی شاہ کے بغیر کیا کرے گی..
مجھے پتہ ہے تم گھبرا رہی ہو کہ اکیلی ہو جاؤ گی.. فکر نہ کرو نمہ آگی ہے باہر ہی ہے ضراب علی شاہ نے رائہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..

آپ کو کیسے پتہ کہ میں گھبرا رہی ہوں.. رائہ نے حیرت سے ضراب علی شاہ کو دیکھ کر کہا...
رائہ کی اس بات پر ضراب علی شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگی..

وہ اس لیے پتہ ہے کہ تم میری وجود کا حصہ ہو.. سانس تم لیتی ہو اور زندہ میں رہتا ہوں..

ضراب علی شاہ نے رائہ کے ماتھے کو چوما..

اب مجھے اجازت ہے بیگم صاحبہ..

رائہ ضراب علی شاہ کی اس بات پر مسکرا دی..

ضراب علی شاہ آفس کے لیے روانہ ہو گیا..

نمرہ اچکی تھی اور رائہ سے ہر ممکنہ کوشش کر رہی تھی پوچھنے کی کے ضراب نے کیا کہا....
کیا گفٹ ملا اور دو دن کیسے گزرے وغیرہ وغیرہ..

رائہ اب بتا بھی دو نا.. نمرہ نے ضد کرتے ہوئے کہا..

نمرہ کیا بتاؤں میں... رائہ مسلسل ٹالے جا رہی تھی..

دروازے پر دستک ہوئی اور پھپھو اندر آئی..

سلام علیکم پھپھو جان..

رائہ نے پھپھو کو سلام کیا..

وعلیکم السلام.. بیٹا کیسی ہو.. پھپھو نے رائہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا..

جی پھپھو جان میں ٹھیک ہوں..

رائہ بیٹی میں یہ کہنے آئی تھی کہ تمہارا سیلون جانے کا ٹائم ہو گیا ہے.. تو تم چلی جاؤ ضراب تمہیں وہاں سے ہی پک کر لے گا..

پھپھو نے رائہ کو کہا

لیکن پھپھو جان میں اکیلی کیسے جاؤں گی رائہ نے پھپھو کو کہا...

پھپھو نے ابھی کچھ کہنے لگی تھی کہ پیچھے سے مشعل اگی..

امی جی میں لے جاتی ہوں نا رائہ کو... مشعل کی اس بات پر نمرہ نے مشعل کو اور پھر رائہ کو دیکھا..

ہاں بیٹا یہ ٹھیک ہے تم چلی جاؤ رائہ کے ساتھ. پھپھو نے بھی مشعل کی ہاں میں ہاں ملائی..

نمرہ یہ سب جو دیکھ رہی تھی بولی...

ارے کوئی مجھ سے بھی تو پوچھ لے.. وہ ضراب بھائی نے مجھے جلدی آنے کا اس لیے کہا تھا کہ میں نے رائے کے ساتھ جانا ہے سیلون کیونکہ میں نے بھی اسی سیلون سے تیار ہونا ہے.. نمرہ نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نمرہ کی اس بات پر مشعل نے غصے سے دیکھا..

چلو ٹھیک ہے تم دونوں چلی جاو پھپھو نے رائے کے ساتھ دونوں کو جانے کا کہہ کر کمرے سے باہر آگئی..

میں اپنا بیگ لے کر آتی ہوں.. مشعل یہ کہہ کر وہاں سے چلی گی...

نمرہ تم نے بتایا نہیں کہ تم بھی اسی سیلون سے تیار ہونا ہے.. رائے نے حیرت سے نمرہ کو دیکھا..

نہیں رائے تم بھی پگلی ہو.. میں تمہیں ضراب کی غیر موجودگی میں مشعل کے ساتھ اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھی۔ جب کہ وہ ہے بھی پاگل خود اتنا بڑا کارنامہ انجام دے دیا ہے تمہیں کچھ کر دے تو.. نمرہ نے رائے کی طرف فکر مندی سے کہا..

ہاں یہ بھی ہے رائے نے بھی نمرہ کی ہاں میں ہاں ملائی..

مشعل نے باہر آتے ہی مرتضیٰ کو کال ملا دی..

ہیلو مرتضیٰ..

آج کا پلان کینسل ہو گا ہے جو میں نے تمہیں کہا تھا وہ کسی اور دن ہو گا تم میری کال کا انتظار کرنا..

ہاں ہاں میں سمجھ گئی تمہیں تمہارے پیسے مل جائے گے اور تم نے مجھے کال نہیں کرنی اوکے..

مشعل نے یہ کہہ کر کال بند کر دی..

رائہ نمرہ اور مشعل ریحان شاہ کے ساتھ سیلون کے لیے نکل گئی تھیں..

جی اکمل صاحب.. سب پیپرز تیار ہیں نا اور یہ نوٹس کب تک پہنچ جائے گا.. ضراب علی شاہ نے اپنے فیملی وکیل سے بات کرتے ہوئے کہا جو وہ ضراب علی شاہ کے آفس میں موجود تھا.. جی ضراب صاحب.. سب تیار ہے بس آپ کے دستخط چاہیے تھے وہ آپ نے کر دیے ہیں اب دو تین دن تک یہ نوٹس چلا جائے گا وکیل اکمل صاحب نے کہا..

آپ شیور ہیں نا کہ اس نوٹس کے بعد کو مسئلہ نہیں ہو گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میری مسز کو کوئی مسئلہ ہو..

اوکے امید ہے کہ آپ جو کہہ رہے ہیں سب ویسا ہی ہو.. کچھ دن بعد ہم پاکستان سے باہر ہوں گے تو اس سے پہلے سب کچھ ہو جانا چاہئے ضراب علی شاہ نے اکمل صاحب سے کہا..

آپ بے فکر رہے ضراب صاحب.. اور اپنی شادی کو انجوائے کریں..

اور اب مجھے اجازت دیں..

اکمل صاحب نے اٹھتے ہوئے ضراب علی شاہ کو ہاتھ ملاتے ہوئے کہا..
تھینکس اکمل صاحب..

ولیمہ کی تقریب میں سب نے شرکت کی.. ہر کوئی دلہا اور دلہن کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھا...

حال کے باہر آکر گاڑی روکی ضراب علی شاہ نے باہر نکل کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور رائے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے گاڑی سے اترا...

اللہ نے دونوں کو ایک پرفیکٹ کیپل بنایا ہے ہر کسی کی زبان پر یہی الفاظ تھے..
ضراب علی شاہ کی نظر رائے سے ہٹ نہیں رہی تھی.. وہ لگ بھی اتنی پیاری رہی تھی..
رائے اپنے گھر والوں سے مل کر بہت خوش ہوئی حائے دانیال اور امی جان.. سب اداس تھے..
پر یہ تو اللہ کا اور دنیا کا بھی قانون ہے کہ بیٹی کو واپس نہیں لے کر جا سکتے...

تھوڑا ماحول تو اداس ہوا پر پھر سب نارمل ہو گئے.. خوشیوں نے ضراب علی شاہ کا گھر قائم کر لیا تھا ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا..

مشعل رائے کے اگے پیچھے ہو رہی تھی کبھی فوٹو شوٹ کہ لیے تو کبھی مہمانوں سے ملوانے کے لیے..

نمرہ کو یہ سب عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ پر وہ بھی دوسروں کی طرح سب اگنور کر کے انجوائے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

رتحان شاہ مہمانوں کے درمیان رائے کو دیکھ رہا تھا جو ضراب کا ہاتھ پکڑے چہرے پر خوشی لے کر وہ سب سے مل رہی تھی۔۔

انسان اپنی محبت پا کر کتنا خوش ہوتا ہے اور تمہاری خوشی میں ہی میری خوشی ہے رائے میرے مقدر میں شاید تم تھی ہی نہیں۔۔

ایک بے بسی کی مسکراہٹ کی ساتھ ہی رتھان شاہ نے چائے کا کپ میز پر رکھا اور حال سے باہر آگیا۔۔

آج وہ اپنی محبت کو مکمل طور پر کھو چکا تھا آنکھوں میں آنسو تو تھے پر دل میں سکون تھا اس کی روح مطمئن تھی۔۔

کوٹ کی جیب سے سگریٹ نکال کر رتھان شاہ نے اپنے ہونٹوں سے لگایا وہ سگریٹ نہیں پیتا تھا پر اسکے زخم بھرنے کے لیے بھی تو کوئی ہونا چاہئے تھا۔۔

سردیوں کی شام میں منہ سے دھواں نکال کر اس میں اپنی ساری تکلیف اور درد کو اڑا رہا تھا۔۔ جب احد رضا نے اسے پیچھے سے آکر کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

کیوں بھی۔ یہ سب کب سے شروع کر دیا۔۔

احد رضا نے سگریٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔۔

جب سے اس نے مجھے اپنا بنایا ہے ریحان شاہ نے سگریٹ کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا کش لیتے ہوئے کہا...

لگتا ہے میرے بھائی کو محبت ہو گئی ہے کسی سے.. احد رضا نے کہا..
محبت.... کہاں ملتی ہے.. مجھے بھی بتاؤ میرے بھائی.. ریحان شاہ نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

محبت ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی محبت مل جانا بڑی بات ہے محبت کے دعویدار بہت ہیں
پر ساتھ چلنے والے کوئی نہیں تو جب ایسی محبت کہی پر ملے تو مجھے بھی بتانا...
ریحان شاہ سگریٹ کے کش لیتے ہوئے احد رضا سے کہہ رہا تھا..

احد رضا بڑے غور سے ریحان شاہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ یہ لڑکا کہیں سے بھی نہیں لگ رہا کہ
باہرے کہ ملک سے پڑھ کر آیا ہے..

اففف یار کیا بات کر دی تم نے لاو ایک کش میں بھی لگتا ہوں تمہاری بات دل کو چھو گی..
احد رضا نے ریحان شاہ سے سگریٹ لے کر کش لگاتے ہوئے کہا..

رائہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنے گھر اچکی تھی.. جیسے زمانے کے رسم وروایات ہوتی ہے پر
ضراب علی شاہ ساتھ نہیں آیا اسکا مانا ہے کہ میں یہ سب رسموں کو نہیں مانتا اور نہ میں ایسے
اپنی وائف کے ماں باپ کے گھر نہیں رہ سکتا ہوں...

چچی جو شادی پر بڑی خوشی تھی شادی کے ختم ہوتے ہی رائے کی امی کو کیا ہوا وعدہ یاد دلایا رہی تھی کہ رائے کی شادی کے ختم ہوتے ہی وہ گھر بیچ کر سارا قرض اتر دیں گی۔۔

رائے نے چچی کو اور امی کو ایسے باتیں کرتے دیکھا تو صحن میں اگی۔۔

کیا ہوا امی سب ٹھیک ہیں آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں۔۔ رائے نے اپنی امی کی طرف دیکھا پھر چچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں رائے میں تو تمہاری امی سے بس یہ ہی کہہ رہی تھی کہ شادی اچھی ہوگی ہے خرچے کی فکر نہ کریں ہم ہیں مناسب سنبھال لے گئے۔۔ چچی نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔۔

صحیح۔۔ امی اندر آجائے باہر سردی ہے اور چچی آپ اندر آئی گی یا گھر جائیں گی۔۔

رائے نے چچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

رائے یہ نہیں چاہتی تھی کہ چچی روکے۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں میں اب جاتی ہوں کافی دیر ہوگئی ہے آپ لوگوں نے بھی آرام کرنا ہو گا۔۔۔

یہ کہہ کر چچی اپنے گھر چلی گی۔۔

امی آپ مجھے کیوں نہیں بتاتی کہ چچی نے کیا کہا ہے کیا دوبارہ بات کی تھی قرض کی۔۔ رائے نے اندر جاتے ہوئے کہا۔۔

نہیں رائے۔۔ تم ان باتوں کی ٹینشن نہ لو بس اللہ تمہیں خوش رکھے ایک دن میں ہم سب کو

اداس کر گی ہو۔۔ رائے کی امی کی آنکھوں میں نمی اگی۔۔

امی پلیز۔۔۔ رائے نے اپنی امی کو گلے لگا لیا۔۔۔

سب تقریباً سوچکے تھے.. رائے کہ فون پر ضربا علی شاہ کی کال آئی...
رائے نے فوراً پہلی بیل پر کال اٹھالی..

اوہو تو ہماری مسز ہمیں بہت یاد کر رہی تھی پہلی بیل پر ہی کال ریسو کر لی..
فون اٹھاتے ہی ضربا علی شاہ نے کہا..

تو کیا میں نہیں کر سکتی آپکو یاد.. رائے نے جواب دیا..

جی جی کر سکتی ہیں آپ یہ اپکا حق ہے.. ضربا علی شاہ نے کہا

آپ بھی تو نہیں آئے میرے ساتھ یہاں آپکو میری زرا بھی فکر نہیں..
رائے نے شکوہ کرتے ہوئے کہا..

اچھا مجھے فکر نہیں ہے اپنی زندگی کی.. چھوڑ کر تو آپ آگے ہیں..

ایسی بات نہیں ہے اب میرے بس میں ہوتا تو میں آپکو کبھی بھی نہیں چھوڑ کر آتی
رائے ضربا علی شاہ کے اس بات پر جواب دیا..

اچھا تو یہ بات ہے.. پھر ٹھیک ہے اجاؤ باہر میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا یہ تو میری
مسز کے بس میں ہے نا..

ضربا علی شاہ نے کہا..

کیا آپ باہر ہیں.. رائے نے چونک کر کہا..

جی بیگم صاحبہ.. میں آپ کہ بغیر اکیلے وقت کیسے گزرتا..

رائے نے ضربا علی شاہ کی اس بات ہر مسکرا دی.. اوکے میں آتی ہو..

یہ کہہ کر رائے نے کال بند کر دی.. اب تو رائے کو کوئی روک نہیں سکتا تھا نا کوئی کچھ کہہ سکتا تھا کیونکہ اب تو وہ ضرب علی شاہ کی بیوی بن چکی تھی وہ بلا خوف شال اوڑھے باہر آگئی.. گھر کے باہر ضرب علی شاہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا.. رائے کو آتے دیکھ کر وہ مسکرا دیا..

رائے کے قریب آتے ہی ضرب علی شاہ نے رائے کو گلے لگا لیا... جو سکون تمہارے پاس ہے وہ مجھے گھر میں کیسے مل سکتا تھا.. ضرب علی شاہ نے رائے کے چہرے کو اوپر کرتے ہوئے کہا..

میں بھی اداس تھی.. آپ کے بغیر تو اب ایک منٹ بھی ایک صدی کی طرح لگتا ہے... رائے نے اپنی بانہیں ضرب علی شاہ کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا..

چلو پھر چلیں مسز.. ضرب علی شاہ نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا..

جی سر ضرب... رائے مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی..

اوہو سر ضرب... ضرب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے رائے کی بات کو دہرایا..

اور گاڑی میں بیٹھ گیا..

ایک بات پوچھوں.. رائے نے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

جی جی پوچھیں آپ کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں پوچھ لیا کریں.. ضرب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..

آپ کو کب مجھ سے محبت ہوئی تھی جب میں انٹرویو دینے آئی تھی تب.. رائے نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں تب نہیں ہوئی تھی.. تب تو تم مجھے کوئی پاگل خانے سے بھاگی ہوئی لڑکی لگ رہی تھی.. ضراب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا..

کیا واقعی.. رائے نے حیرت سے کہا.. تو پھر کب؟

ہممممم... جب تم میرے لیے خاص قسم کا قہوہ بنا کر لائیں تھی.. یہ سوچے بغیر کہ تم مجھے جانتی بھی نہیں ہو پھر بھی میری اتنی پرواہ ہے.. ضراب علی شاہ نے رائے کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا..

اور آپ نے مجھے ڈانٹ دیا تھا نا.. رائے نے کہا.

اور دونوں ہنس پڑے..

آسمان پر نکالا چاند بھی اپنی روشنی سے دونوں کی ہنسی کو چمکا رہا تھا...

رائے ضراب علی شاہ کے گھر اچکی تھی اور دونوں مل کر اپنے ہنی مون کے لیے جگہ دیکھ رہے تھے.. ضراب علی شاہ بار بار فون کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی کال کا انتظار ہو.. پھر فون کی گھنٹی بجی.. ضراب علی شاہ نے فوراً فون اٹھایا..

رائے کو انتظار کا اشارہ کرتے ہوئے ضراب علی شاہ کمرے سے باہر آگیا..

کس کی کال ہو سکتی ہے رائے نے سوچتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا...

جی اکمل صاحب.. ضراب علی شاہ نے کال اٹھاتے ہوئے کہا..

دوسری جانب اکمل صاحب نے ضراب علی شاہ کو بتایا کی نوٹس بھیج دیا گیا ہے کل تک پہنچ جائے گا..

اوکے ٹھیک ہے شکریہ..

یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے کال بند کر دی اور اندر آنے کے لیے دروازہ کھولا.. دروازہ کھولتے ہی رائے کے سر پر لگا جو دروازے کہ پاس کھڑے ضراب علی شاہ کی کال سننے کی کوشش کر رہی تھی..

اففف.. آرام سے دروازہ کھلنا تھا.. رائے اپنا ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا...

او کچھ ہوا تو نہیں دروازے کو ضراب علی شاہ نے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا..

کیا... دروازہ مجھے لگا ہے.. رائے نے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا..

جب آپ اپنے شوہر کی جاسوسی کریں گی تو ایسا تو ہو گا نا..

ضراب علی شاہ نے رائے کو کمر سے پکڑتے ہوئے کہا..

نہیں وہ میں بس... رائے پکڑ جانے پر اپنی اس حرکت کے لیے شرمندہ تھی..

ڈونٹ وری مسز اپکا شوہر صرف اپکا ہے... آپ نے جادو ہی ایسا کر دیا ہے.. ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..

تو پھر آپ نے میرے سامنے کال پر بات کیوں نہیں کی.. رائے نے کہا...

ہاں یہ بات تو ٹھیک ہے اب تو ہر بات کا جواب دینا پڑے گا.. پر ابھی نہیں کل تک تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا بس مجھ پر یقین رکھو... ضراب علی شاہ نے رائے کے بالوں کو سلجھاتے ہوئے کہا...

آپ پر یقین تو خود سے بھی زیادہ ہے ضراب ..

آج پھپھو کی طرف دعوت تھی ضراب علی شاہ اور رائے کی..
رائے جلدی کرو ہمیں دیر ہو رہی ہے...

ضراب علی شاہ بلیک کلر کا سوٹ پہنے رائل بلیو کلر کی ٹائی لگائے بالوں میں جل لگائے رات کے کھانے کے لیے تیار ہو رہا تھا جو آج ایک فیملی ڈنر تھا سب لوگ وہاں جمع تھے..
روم کا دروازہ کھلا رائے اندر داخل ہوئی...

رائل بلیو کلر کی فراک پہنے کھولے بال اسکے خوبصورت گالوں کو چھو رہے تھے وہ ایک پرستان کی پری لگ رہی تھی..

ضراب علی شاہ کی نظریں اس سے ہٹ نہیں رہی تھی...

لومائی ہینڈ سم میں تیار ہوں...

رائے نے اپنے آپ پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا...

جی مسز رائے ضراب علی شاہ وہ تو مجھے نظر آ رہا ہے پر اب میرا ارادہ تبدیل ہو رہا ہے...

ضراب علی شاہ قدم بڑھاتے ہوئے رائے کے قریب آیا اور اسکے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا....

کیا مطلب ضراب جی آپ کا... کیا ہم ڈنر پر نہیں جائیں گے..؟؟
 رائے نے اپنے ہاتھ ضراب علی شاہ کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا...
 اگر کیسی نے تمہیں وہاں مجھ سے الگ کر دیا تو.... تم تو میری زندگی ہو میں کیا کروں گا پھر...
 ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..
 کبھی سائے کو خود سے الگ ہوتے دیکھا ہے کیا ضراب جی...
 میں تو آپ کا سایہ ہوں.. جو کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا...
 آپ خود بھی...

رائے نے ضراب علی شاہ کی ٹائی کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا..
 پتہ ہے کہ جتنی مشکل سے تمہیں حاصل کیا ہے اتنے میں ساری دنیا مجھے مل جاتی...
 ضراب علی شاہ نے شرابی انداز میں کہا...

تو کیا میں آپ کی دنیا نہیں ہو.. رائے نے ناراضگی سے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا..
 ارے تم تو میری کل کائنات ہو... ادھر دیکھو میری طرف...

ضراب علی شاہ نے رائے کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے اوپر کرتے ہوئے کہا...
 تمہارے بغیر میری زندگی کا کوئی وجود نہیں ہے... تم میرے ہی وجود کا حصہ ہو تو خود کو الگ نہ سمجھنا..

رائہ نے شرماتے ہوئے منہ نیچے کر لیا...

چلو اب بہت دیر ہو گئی ہے.. ضراب علی شاہ نے رائہ کا ہاتھ تھما اور نیچے آگیا جہاں دادا جان ان کا انتظار کر رہے تھے..

دونوں کو ایک ساتھ آتا دیکھ کر دادا جان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی..

چلیں دادا جان.. ضراب علی شاہ نے دادا جان کو کہا..

میرا خواب آج پورا ہو گیا میرے بیٹے کو تم جیسی ہی زندگی کی ساتھی چاہیے تھی دادا جان نے ضراب علی اور رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

اور مجھے آپ جیسے دادا جان.. رائہ نے دادا جان کے گلے لگتے ہوئے کہا...

سب پھپھو کے گھر پہنچ چکے تھے... ریحان شاہ مشعل اور پھپھو نے ان سب کا استقبال کیا... کیسی ہو رائہ تم مشعل نے رائہ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا..

میں ٹھیک ہوں مشعل.. رائہ نے مشعل کی طرف دیکھا جو دیکھنے میں بہت خوش نظر آرہی تھی...

عجیب بات ہے نرمہ کی بات میں اور مشعل کے رویہ میں دونوں ہی مختلف ہیں.. رائہ نے مشعل کو دیکھا جو اس وقت کسی پرفیکٹ لڑکی لگ رہی تھی جس کو ہر کسی کا خیال ہو..

ریحان شاہ بھی اپنی بہن کی اس تبدیلی پر خوش تھا..

سب نے اچھے سے وقت گزرا..

مشعل نے سب کے لیے خود سے کیک بنایا جو سچ میں بہت مزہ کا تھا سب نے بہت تعریف کی... دعوت ختم ہونے کے بعد دادا جان نے روکنے کا سوچا اور ضراب علی شاہ کو کہا کہ کل مجھے لینے آجائے..

ضراب علی شاہ اور رائے سب کو اللہ حافظ کہہ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے..
 اففف... دل تو کر رہا تھا زہر ملا دو رائے کے کیک میں پر کیا کرو اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے یہ سب تو کرنا پڑتا ہے نا..
 مشعل نے گہری سانس کہ ساتھ دروازہ بند کر کے اندر چلی گی..

رائے کافی کا کپ لیے بیڈ کہ پاس کھڑی ضراب علی شاہ کے اٹھنے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ کہ الارم بولنے میں ایک منٹ رہ گیا تھا اور شوہر سے کیے ہوئے وعدے کہ مطابق ان آنکھ کھلتے ہی وہ اپنی محبت رائے کو دیکھے..

کافی تیار ہے اٹھ جائیں الارم کی آواز کہ ساتھ ہی رائے کی آواز ضراب علی شاہ کے کانوں میں پڑی..

ضراب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھولی تو رائے کو اپنے سامنے کھڑے دیکھا...
 پوری دنیا کو ایک طرف رکھ لو اور میری رائے کو ایک طرف.. کہاں سے ملے گی تم جیسی.. ضراب علی شاہ نے رائے کے ہاتھ سے کافی کا کپ لیتے ہوئے کہا..

اب آپ نے ڈھونڈ کر بھی کیا کرنا ہے میں ہوں نہ آپ کے ساتھ.. رائے نے ضرباب علی شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا..

رائے میں نے آج تک کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا اور نا کبھی کسی کا یقین توڑا.. یہ سوچ کر کہ جب یقین ٹوٹتا ہے تو کتنا دکھ ہوتا ہے اور تم بھی میرا یقین ہو.. مجھے کبھی ٹوٹنے مت دینا..

ضراب علی شاہ نے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے رائے کو کہا.. میری زندگی نامکمل تھی آپ میری زندگی میں آئے اور مجھے مکمل کیا میں اپکو اور آپکے یقین کو توڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی نہیں تو میری زندگی ختم ہو جائے گی آپ ہی میری زندگی کا گل حاصل ہو.. رائے نے ضرباب علی شاہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا...
ضراب علی شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ اگی..
فون کی گھنٹی بجی..

ضراب علی شاہ نے فون اٹھایا..

جی بس ہم آتے ہیں

یہ کہہ کر ضرباب علی شاہ نے کال بند کر دی..

چلو رائے تیار ہو جاؤ ہم نے جانا ہے.. ضرباب علی شاہ نے بیڈ سے اترتے ہوئے رائے کو کہا..

کہاں جانا ہے.. رائے ضرباب علی شاہ کو ایسے دیکھ کر پریشان ہو گئی..

تمہاری امی کے گھر ضرباب علی شاہ نے ٹاول پکڑتے کہا..

کیا امی کی کال تھی کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہے رائہ کی تو جیسے سانس ہی روک گئی تھی..

مسز پریشان نہ ہو ایسا کچھ نہیں ہوا میں فریش ہو جاؤ پھر بتاتا ہوں ضراب علی شاہ نے رائہ کو ایسے پریشان دیکھا تو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا....

بھابی یہ آپ نے اچھا نہیں کیا مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی آپ اتنی چلاک نکلے گی اور یہ اپنے داماد کا ڈر کسی اور کو ڈالیں میں ڈرنے والی نہیں ہو... قرض تو میں لے کر رہو گی.. رائہ کی چچی ضراب علی شاہ کے طرف سے ملنے والے نوٹس پر گھر آکر رائہ کی امی پر چیخ رہی تھی..

امی چپ کر جائیں حرا اپنی امی کو چپ کرنے کا کہہ رہی تھی..
تم چپ کر جاؤ تم بھی اپنی تائی کی طرف داری نا کرو..
مجھے دھوکہ دیا کہا کہ رائہ کی شادی کے بعد گھر بیچ دیں گی اور اب یہ کورٹ کی طرف سے نوٹس بھیج دیا...

ضراب علی شاہ کی طرف سے رائہ کی چچی کو نوٹس آیا تھا جس میں واضح طور لکھا تھا.. میری بیوی کے گھر والوں کو بغیر کسی ثبوت کے رقم کا مطالبہ کیا جا رہا جو انہوں نے لیا ہی نہیں.. اگر یہ سب بند نہ ہوا تو آپ لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی...

گھر کے باہر تک چچی کی آواز ارہی تھی... ضرباب علی شاہ اور رائے گھر پہنچ چکے تھے.. چچی کی آواز سن کر ضرباب علی شاہ سمجھ گیا تھا کہ معاملہ کافی گرم ہے پر رائے ابھی تک کچھ بھی نہیں سمجھ سکی کہ کیا ہو رہا ہے وہ جلدی سے گھر کے اندر داخل ہوئی.. دیکھا چچی باہر صحن میں بیٹھی بول رہی تھی..

لو اگی تمہاری بیٹی اور داماد آج بات ہو کر رہے گی.. چچی نے رائے کے ساتھ آتے ضرباب علی شاہ کو دیکھ کر کہا..

کیا ہوا چچی آپ امی پر اتنا اونچا کیوں بول رہی ہیں اچکو کس نے یہ حق دیا ہے.. رائے نے چچی کو ایسے بولتے دیکھ تو بولی..

مجھے کہہ رہی ہو یہ دیکھو تمہارے شوہر نے کیا کیا ہے اب یہ ہمیں دھمکیاں دے گا چچی نے نوٹس رائے کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا..

رائے کی جگہ نوٹس ضرباب علی شاہ نے چچی کے ہاتھ سے پکڑا...

رائے نے ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھا جو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ یہ کون سا نوٹس ہے اور ضرباب نے چچی کو کیوں بھیجا ہے..

ضراب علی شاہ نے رائے کو اشارے سے چپ رہنے کا کہا..

اسلام علیکم امی جی...

ضراب علی شاہ نے رائے کی امی کو سلام کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا

آپ مجھ سے بات کریں چچی جی..

ضراب علی شاہ جو نوٹس کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا..

کون سے قرض کی آپ بات کر رہی ہیں.. کب لیا رائہ کے والد نے آپ سے..

ویسے آپ سے تو لیا ہی نہیں ہو گا وہ تو انہوں نے اپنے بھائی سے لیا تھا.. جو وہ معاف کر بھی چکے ہیں میری بات ہو چکی ہے آپ کے شوہر سے...

ضراب علی شاہ نے چچھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

ضراب نے کب چچا جان سے بات کی ہو گی رائہ نے ایک دم سے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا.. رائہ کو ایک کے بعد ایک نئی بات کا پتہ چل رہا تھا...

کلک... کیا تمہاری کب بات ہوئی ان سے وہ تو ملک سے باہر جا چکے ہیں اور یہ جھوٹی باتیں کر کے تم مجھے دبا نہیں سکتے..

ضراب علی شاہ کی بات پر چچھی کے تو جیسے ہوش اڑ گئے..

جو بات رائہ جانا چاہ رہی تھی وہی بات رائہ کی چچھی نے پوچھ لی..

میں کوئی جھوٹ نہیں بول رہا.. ہمارے نکاح کے دن بڑی تفصیل سے آپکے شوہر سے بات ہو چکی ہے اور وہ بتا چکے ہیں کہ جس دن رائہ کے والد کی وفات ہوئی تھی ان کو دفنانے سے

پہلے ہی وہ قرض معاف کر چکے تھے.. اور جب بھائی نے بھائی کا قرض معاف کر دیا ہے تو آپ

اس میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتی.. اور اگر آپ چاہتی ہیں کہ پھر بھی آپ ان لوگوں کو

تنگ کریں تو یہ نوٹس آپ کے پاس ہے آپ ثبوت لے آئیں قرض میں اپکا واپس کر دوں گا...

ضراب علی شاہ نے نوٹس چچھی کی طرف کرتے ہوئے کہا...

مجھے خبر بھی نہیں ہونے دی اور ضراب نے میری فیملی کی اتنی بڑی مشکل کو حل کر دیا میں اللہ کا جیتا شکر ادا کرو کم ہے کہ اس نے ضراب کو میری زندگی کا ساتھی بنایا..
رائہ جو ٹکٹکی باندھ کر ضراب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی..

ضراب علی شاہ کی بات کو سن کر تو چچی کی بولتی بند ہو گئی تھی چچی کے پاس اب وہاں سے جانے کہ علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا..
حرا نے اپنی امی کو اٹھنے کا کہا..
چچی جانے کے لیے اٹھی ہی تھی کہ ضراب علی شاہ بولا..

چچی جی ایک بات یاد رکھے گا مشکل وقت میں اپنے اپنوں کا ساتھ دیتے ہیں ان کے لیے مزید مشکلات نہیں پیدا کرتے کیونکہ برا وقت کسی پر بھی اسکتا ہے.. اور اب یہ اکیلے نہیں ہیں یہ بات یاد رکھیں اب.. ضراب علی شاہ نے چچی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بات کو مکمل کیا..
چچی بغیر کچھ کسے وہاں سے چلی گی..

ضراب بیٹا تمہارا بہت شکریہ تم نے ہم سب کو اس مشکل سے نکال دیا.. رائہ کی امی نے ضراب علی شاہ کو کہا..

ارے آپ کیسی بات کر رہی ہیں آپ میری بھی فیملی ہیں..
جس طرح رائہ کی ہے یہ فیملی ویسے ہی میری بھی فیملی ہیں آپ سب..
ضراب علی شاہ نے رائہ کی امی کو کہا..

امی اچکوپتہ تھا یہ سب.. مطلب سب کو پتہ تھا بس مجھے نہیں پتہ تھا.. رائے نے حائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو چائے لے کر آرہی تھی اور ساتھ ہی مسکرا رہی تھی..

رائے بیٹی ضرب نے منع کیا تھا وہ اس لیے کہ تم پہلے پریشان ہو اور مزید اور ہو جاؤ گی.. رائے کی امی نے کہا..

رائے نے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھا جو چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے رائے کی طرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا...

رائے تم ابھی یہاں ہی رکو امی کے پاس مجھے ایک دو کام کرنے ہیں پھر دادا جان کو بھی لینے جانا ہے میں گاڑی لے کر جا رہا ہوں دوپہر تک ڈرائیور کو بھیجوں گا اسکے ساتھ گھر آ جانا ہم نے پھر گاؤں کے لیے بھی نکلنا ہے...

ضرب علی شاہ نے جاتے ہوئے دروازے کے پاس کھڑے رائے کو کہا..

ضرب وہ... رائے کچھ کہتے کہتے روک گی..

جی میری زندگی بولو روک کیوں گی ہو.. ضرب علی شاہ نے رائے کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے کہا..

آج آپ نے جو کیا اور جو میری فیملی کے لیے کیا اس کے لیے میں.....

رائے کے بات کرتے کرتے ضرب علی شاہ نے رائے کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا..

نہیں نہیں کوئی شکریہ کوئی تھینکس نہیں.. تم میری زندگی ہو اور تم سے جڑی ہر چیز پر میرا

بھی کچھ حق بنتا ہے تو میں نے وہی کیا..

ضراب علی شاہ نے رائے کو گلے لگاتے ہوئے کہا..

اور ہاں جلدی آجانا پتہ ہے نا کہ میں زیادہ دیر تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا انتظار نہ کروانا مجھے اوکے..

جی جی میرے سرتاج جی جو حکم.. رائے نے مسکراتے ہوئے کہا..

یہ سرتاج نہ کہا کرو مجھے...

ضراب علی شاہ کو اس لفظ سے چڑ تھی..

اور مجھے اب چھوڑو گی مجھے جانا ہے ضراب علی شاہ نے رائے کو کہا جس نے اپنی بانہوں کی گرفت ضراب علی شاہ پر مضبوط کی ہوئی تھی..

دل نہیں کر رہا ضراب آپ کے ساتھ میں بھی چلتی ہوں نا پلیز.. عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی

آپ جا رہے ہیں رائے نے اپنا چہرہ ضراب علی شاہ کے سینے پر جماتے ہوئے کہا...

مائی سویٹ ہارٹ.. میں پاس ہی ہوں اپنے دل میں دیکھو اور تھوڑی دیر میں ہی تو ہم ساتھ

ہوں گے...

ضراب علی شاہ نے رائے کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا..

رائے ضراب علی شاہ کی طرف اداسی سے دیکھ رہی تھی..

جی ٹھیک ہے.. اپنا خیال رکھیں گا..

رائہ کو اپنے گھر والوں سے باتیں کرتے وقت کاپتہ ہی نہیں چلا.. کب ڈرائیور آگیا رائہ کو لینے کے لئے...

اچھا امی اب میں چلتی ہوں۔ ضرب میرا انتظار کر رہے ہوں گے..
 رائہ نے سب کو اللہ حافظ کہا اور ڈرائیور کہ ساتھ گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی..
 بیگم صاحبہ ضرب سر نے کہا تھا پہلے آپ کو مال لے جاؤ وہ وہاں اپکا انتظار کریں گے.. ڈرائیور نے رائہ کو کہا..

جی ٹھیک ہے.. رائہ نے سرسری سا جواب دیا وہ تو بس ضرب علی شاہ کے پاس جانے کے لیے بے چین تھی..

ڈرائیور اسلام آباد کی صاف سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا.. شیشہ کھلا تھا سورج کی دھوپ اور ساتھ چلتی ہوا رائہ کو ضرب علی شاہ کی یادوں میں اضافہ کر رہی تھی وہ ضرب علی شاہ کی سوچوں میں گم تھی جب ڈرائیور کی گھبرائی ہوئی آواز نے رائہ کو چونکا دیا..
 بیگم صاحبہ گاڑی کی بریک نہیں لگ رہی.. وہ گھبرا کر کہہ رہا تھا..

کیا... کیا کیا کہا آپ نے کیوں نہیں لگ رہی اپنے آتے ہوئے چیک نہیں کیا تھا
 رائہ ڈرائیور پر چیخ رہی تھی رائہ کو اپنی آنکھوں کہ سامنے اپنی موت صاف دکھائی دے رہی تھی..
 چیک کی تھی پر اب میں کیا کرو... ڈرائیور کے پسینے چھوٹ رہے تھے..
 وہ کوشش کر رہا تھا پر اسے کچھ سمجھ نہیں رہی تھی..

آپ گاڑی کو جانے دو اور کسی اونچی جگہ لے کر جاؤ.. رائے کہ دماغ میں اچانک اسکے والد کی
کسی ہوئی بات اگی..

اسلام آباد کی سڑکیں اونچی نیچی ہیں تو جب بھی گاڑی آٹ آف کنٹرول ہو جائے تو کسی اونچائی
کی طرف لے جاؤ..

ڈرائیور گاڑی سیدھی پیرساہوا کی طرف لے گا پر وہ گاڑی پر قابو نہیں رکھ سکا اور گاڑی کسی
اونچی جگہ جانے کی بجائے سیدھی درخت کے ساتھ ٹکرا گئی...

ضراب علی شاہ جو مال کی طرف جا رہا تھا رائے کو لینے .. اچانک اسے ایسا لگا کہ اس کے جسم
سے کسی نے روح کھینچ لی ہو اور وہ بے جان ہو گیا ہو اور خود کی سانس بند ہوتے محسوس کر رہا
تھا.. بے اختیار اسکے منہ سے رائے کا نام نکلا..

رائے.....

ضراب علی شاہ نے گاڑی کو روک کر رائے کو کال ملائی..

آپ کے ملائے گئے نمبر سے جواب وصول نہیں ہو رہا.. اگے آئی آواز نے ضراب علی شاہ کے
ہوش اڑا دیے...

رائے کا نمبر بند کیوں جا رہا ہے..

ضراب علی شاہ نے جب دو تین بار دوبارہ ڈائل کیا پر ہر بار جواب یہی آیا...

ضراب علی شاہ نے فوراً ڈرائیور کو کال ملا دی پر اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا...

یہ سب کیا ہے.. ضرباب علی شاہ گاڑی سے نکلتے ہوئے بولا..
 شاید ابھی گھر ہی ہو اور موبائل کی بیٹری ختم ہو.. ضرباب علی شاہ نے خود کو سمجھتے ہوئے
 کہا...

ساتھ ہی رائے کے گھر کال ملا دی..
 وہاں سے بھی پتہ چلا کہ وہ نکل گئی ہے اور ایک گھنٹہ ہو گیا ہے..
 ضرباب علی شاہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے اسکی سمجھ بوجھ کئی کھو گئی تھی..
 دادا جان کو کال کرتا ہوں شاید گھر آگئی ہوگی..
 ضرباب علی شاہ نے دادا جان کو کال ملائی..

دادا جان رائے گھر آگئی ہے کیا میری بات کروا دیں.. ضرباب علی شاہ نے دادا جان کو کال
 ملا تے ہوئے کہا..

نہیں بیٹا وہ تو گھر نہیں ہے تم ہی لینے جا رہے تھے اسے.. دادا جان نے کہا..
 جی دادا جان میں لینے جا رہا تھا پر اسکا نمبر بند جا رہا ہے میں مال کے پاس ہی ہوں... ضرباب
 علی شاہ نے دادا جان کو کہا..

مال... مال... مال... کا لفظ منہ سے نکلتے ہی ضرباب علی شاہ نے دادا جان کی کال فوراً بند کر دی..
 وہ مال میں ہوگی شاید بیسمنٹ میں ہوگی اس لیے سگنل کا مسئلہ ہو گا.. ضرباب علی شاہ نے
 جلدی سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا...

مال میں پہنچ کر ضراب علی شاہ نے سبھی فلور کو دیکھا بار بار دیکھا پر اسے وہاں رائے نظر نہیں آئی مسلسل کال کرتے فون بند تھا..

ضراب علی شاہ کے کانوں میں رائے کی آواز گونج رہی تھی.. ضراب میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں دل بہت گھبرا رہا ہے آپ نا جائیں...

ضراب علی شاہ نے مال کے چاروں طرف نظر ڈالتے ہوئے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا.. مجھے تمہاری بات مان لینی چاہیے تھی مجھے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہیے تھا.. میں نے کیوں نہیں مانی بات.. کہاں ہو رائے کہاں ہوں..

ضراب علی شاہ چہرے پر ہاتھ رکھے آنکھوں میں آنسو لیے بول رہا تھا..

اچانک ضراب علی شاہ کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا...

رائے...

ضراب علی شاہ نے مڑ کر دیکھا اسے لگا کے شاید رائے ہے

سر آریو اوکے... کیا میں آپکی کوئی مدد کر سکتا ہوں.. مال کے سٹاف نے ضراب علی شاہ کو کہا..

نہیں.. نہیں.. تھینکس..

ضراب علی شاہ یہ کہہ کر کھڑا ہو گیا اور ساتھ بوجھل قدموں سے چلتا ہوا مال سے باہر آگیا...

ساتھ ہی دادا جان کی کال آگئی...

ضراب بیٹا رائے کا کچھ پتہ چلا.. دادا جان نے کہا..

نہیں دادا جان کچھ نہیں پتہ چلا.. ضربا علی شاہ کی آواز بھر آئی تھی..

بیٹا تم گھر اجاؤ میں نے احد رضا کو کال کی وہ بھی اربا ہے ہم مل کر پتہ کرتے ہیں ایسے تم اکیلے کہاں کہاں جاؤ گے..

دادا جان کی آواز سے بھی پریشانی جھلک رہی تھی..

ٹھیک ہے دادا جان..

دادا جان نے پھپھو کے گھر کال کی تو پتہ چلا کہ وہاں بھی نہیں آئے..

یار ضربا کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا کہاں ہے رائے...

ضربا گھر آتے ہی احد رضا نے پوچھا جو وہاں پہلے سے موجود تھا...

ضربا علی شاہ بے بسی سے احد رضا کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اس کا سب کچھ کھو چکا ہو.. اوکے اوکے یہاں بیٹھو ہم ہر جگہ دیکھتے ہیں.. دیکھو تمہیں حوصلہ رکھنا ہو گا.. احد رضا نے

ضربا علی شاہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا..

دیکھو ضربا زرا ہمت سے کام لو ہمیں تمام ہسپتالوں میں بھی دیکھنا ہو گا جس روڈ سے وہ

آ رہے تھے وہاں تمام ہسپتال چیک کرنے ہوں گے.. احد رضا نے ضربا علی شاہ کو کہا..

احد رضا کے منہ سے ہسپتال کا نام سن کر ضربا علی شاہ کے پاؤں تلے زمیں نکل گئی..

نہیں نہیں احد ایسا نہیں ہو سکتا وہ مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی.. اس نے مجھے کہا تھا کہ

مجھے ساتھ لے جائیں میں ہی نہیں لے کر گیا کیوں نہیں لے کر گیا.. سارا میرا ہی قصور ہے

ضراب علی شاہ نے غصے سے ٹیبل کے پاس رکھی کرسی کو اٹھا کر زمین پر دے مارا...
 ضراب کنٹرول کرو خود کو دادا جان کی طرف دیکھو.. احد رضا نے دادا جان کی طرف اشارہ کیا جو
 صوفے کا سہارا لیتے ہوئے بیٹھنے کی کوشش کر رہے تھے... وہ ضراب علی شاہ کو دیکھ کر مزید
 پریشان ہو گئے تھے

اتنے میں ضراب علی شاہ کے فون پر کال آئی..
 کوئی پی ٹی سی ایل کے نمبر سے کال کر رہا تھا..
 ضراب علی شاہ نے فوراً فون اٹھایا..
 ہیلو مسٹر ضراب علی شاہ بات کر رہے ہیں کیا..؟

دوسری جانب ایک آدمی بولا..

جی.. جی میں ضراب بات کر رہا ہوں.. ضراب علی شاہ نے گھبراتے ہوئے کہا
 سر میں ہسپتال سے بات کر رہا ہوں پیرساہوا کے پاس کار ایکسیڈنٹ ہوا ہے گاڑی کے نمبر
 سے پتہ چلا وہ آپکی ہے گاڑی میں دو لوگ زخمی حالت میں ہسپتال لائے گئے ہیں آپ جلدی
 ہسپتال آجائیں..

اس آدمی کی بات سننے ہی فون ضراب علی شاہ کے ہاتھ سے گر گیا..
 ضراب کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا..
 رائے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے.. ضراب علی شاہ نے کہا..
 یہ بات سن کر دادا جان کی طبیعت خراب ہونا شروع ہو گی..

میں ہسپتال جا رہا ہوں۔۔ ضرباب علی شاہ یہ کہہ کر فوراً گھر سے ہسپتال کے لیے نکل پڑا۔۔
 ضرباب روکو۔۔ احد رضا نے ضرباب علی شاہ کو آواز دی وہ بھی ساتھ جانا چاہ رہا تھا پر دادا جان کو
 بھی اس حالت میں نہیں چھوڑ سکتا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے ضرباب علی شاہ
 بھی وہاں اکیلا ہو گا اور یہاں دادا جان بھی۔۔
 احد رضا نے ریحان شاہ کو کال ملا دی۔۔
 ریحان کہاں پر ہو۔۔

ریحان شاہ نے اپنے فون پر احد رضا کی کال آتے دیکھا تو فون اٹھایا۔۔
 بس احد ابھی گھر داخل ہوا ہوں کیوں کیا ہوا ہے تم اتنے گھبرائے کیوں ہو۔۔ ریحان شاہ نے
 کہا۔۔

وہ ریحان رائے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے دادا جان کے پاس کوئی نہیں ہے ان کی طبیعت خراب
 ہو گئی ہے سن کے میں ضرباب کے پیچھے جا رہا ہوں وہ ہسپتال گیا ہے تم گھر والوں کو لے کر
 یہاں جلدی اجاؤ۔۔

کیا۔۔ کیا کہا۔۔ کب ہوا۔۔ کہاں پر رائے ٹھیک تو ہے نا۔۔ احد رضا کی بات سن کر ریحان شاہ
 گھبرا گیا۔۔

یار مجھے بھی کچھ پتہ نہیں تم بس یہاں جلدی اجاؤ۔۔ یہ کہہ کر احد رضا نے کال بند کر دی۔۔
 ریحان شاہ کال سنتا ہوا اندر آگیا تھا پھپھو نے جب ریحان شاہ کو ایسے پریشان دیکھا تو وہ بھی
 ٹینشن میں آگئی۔۔

کیا ہوا ریحان کس کی کال تھی.. پھپھو نے پوچھا..

امی وہ رائے کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ہمیں فوراً نانا جان کہ پاس جانا ہے ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے...

ریحان شاہ نے کہا..

کیا.. پھپھو یہ سن کر پریشان ہو گی.. چلو جلدی چلے..

مشعل آؤ جلدی نانا جان کے گھر جانا ہے ریحان شاہ نے مشعل کو آواز دی..

کیا ہوا ریحان بھائی اتنا کیوں بول رہے ہو ارہی ہوں.. مشعل نے آتے ہی کہا..

رائے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے پھپھو نے کہا..

ہمیں فوراً جانا ہے..

کیا واقعی.. مشعل نے اپنی امی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

مشعل کی بات میں افسوس کی جگہ خوشی نظر آرہی تھی..

ریحان شاہ نے مڑ کر مشعل کی طرف دیکھا..

زیادہ باتیں نا کرو اور جلدی او میں گاڑی نکال رہا ہوں..

ریحان شاہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا.. پھپھو بھی ریحان شاہ کے ساتھ باہر آگی..

ارے واہ میرے کچھ کرنے سے پہلے ہی سب کام ہو گیا آسکو کہتے ہیں قسمت.. تھینک یو اللہ

جی.. اب بچ نہ جائے..

مشعل نے شال اوڑھتے ہوئے کہا..

نانا جان کیا ہوا آپ کو۔

مشعل نے اتے ہی نانا جان کو دیکھا جو بیڈ ہر لیٹے تھے۔ پوری فیملی میں مشعل سب سے زیادہ جس سے اٹیچ تھی وہ نانا جان تھے اسکے۔

شکر ہے ریحان تم آگے آؤ ہسپتال چلیں ضراب بھی پہنچنے والا ہو گا۔

احد رضا نے کہا۔ اور وہ دونوں ہسپتال کے لیے نکل گئے۔

نانا جان پلیز آپ پریشان نا ہو دیکھے آپکی کیا حالت ہو رہی ہے۔ مشعل نے دادا جان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

مشعل بیٹا میں کیوں نہ پریشان ہوں اگر رائے کو کچھ ہو گیا تو ضراب جیتے جی مر جائے گا۔ دادا جان نے کہا

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ایسا نا کہیں نانا جان۔ مشعل نے دادا جان کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔

اور رہی بات ضراب کی تو میں سنبھال لو گی بس رائے بچ نہ جائے۔ مشعل نے دل ہی میں سوچا۔

ایک طرف تو سب کے ساتھ پریشان ہونے کا دکھاوا کر رہی تھی دوسری طرف وہ دل ے دل میں خوش ہو رہی تھی۔

ضراب علی شاہ ہسپتال جاتے ہوئے اسے رائے کے ساتھ گزارا ہوا ایک ایک لمحہ یاد رہا تھا اور آخری باتیں ضراب علی شاہ اپنے آپ کو کوس رہا تھا کاش وہ روک جاتا یا رائے کو ساتھ لے جاتا..

ضراب علی شاہ کی گاڑی کی رفتار ایک سوتیس سے بڑھ رہی تھی جو اسکے لئے بھی خطرناک تھی پر اسے اپنی پروا نہیں تھی وہ بس رائے کے پاس جانا چاہتا تھا...

ضراب علی شاہ ہسپتال پہنچ چکا تھا..

ابھی ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ لوگ کہاں ہیں.. کس وارڈ میں ہیں.. ضراب علی شاہ نے

پر کھڑے لڑکے سے پوچھا.. reception

جی سر میں چیک کر کے بتاتا ہوں.. لڑکا کمپیوٹر ہر دیکھنا شروع ہو گیا اتنے میں احد رضا اور ریحان شاہ بھی وہاں آگے..

سوری سر جو آپ بتا رہے ہیں ایسا کوئی زخمیوں کی لسٹ میں نہیں ہے..

کیا مطلب آپ اچھے سے دیکھے.. ریحان شاہ نے کہا..

جی مجھے یہاں کا ہی بتایا گیا تھا.. ضراب علی شاہ نے گھبراتے ہوئے کہا..

ایک منٹ سر کچھ دیر پہلے ایک ایمرجنسی میں دو لوگ آئے تھے میں چیک کر لو.. لڑکے نے دوبارہ کمپیوٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

آپ جلدی نہیں دیکھ سکتے اتنی دیر کیوں لگا رہے ہیں

ضراب علی شاہ کی جان پر بنی ہوئی تھی.. وہ لڑکے پر بولا..

ضراب کنٹرول.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو بازو سے پکڑ کر پیچھے کرتے ہوئے کہا..

ہو چکی ہے.. وہ ڈیٹھ لسٹ death جی سر جو ایرجنسی میں آئے تھے ایکسیڈنٹ میں ان کی میں ہیں آپ ڈیٹھ روم جا کر دیکھ لیں...

لڑکے کی بات پر ضراب علی شاہ نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر احد رضا کی طرف دیکھا..

نہیں... نہیں یہ نہیں ہو سکتا رائے مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہے.. ضراب علی شاہ نے دیوار کا سہارا لیتے ہوئے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ کی تو دنیا ختم ہو گئی تھی یہ سن کر... وہ سکتے میں آچکا تھا..

رتحان تم ضراب کو سنبھالو میں دوبارہ پوچھتا ہوں.. احد رضا کو بھی اس بات کا یقین نہیں ا رہا تھا کہ ایسا کچھ ہوا ہے اس نے بھی بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کیا..

رتحان شاہ کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی پر پھر بھی وہ ضراب علی شاہ کو تسلی دے رہا تھا..

آپ سے رائے کی حفاظت کیوں نہیں ہوئی ضراب بھائی.. رتحان شاہ نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا..

اپ ایک بار پھر دیکھیں شاید آپ کو کوئی غلطی ہوئی ہوگی.. احد رضا نے لڑکے کو پھر کہا..

سر میں نے آپ کو بتا دیا ہے اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کو انفارمیشن نہیں ہے.. اگر آپ

کو کوئی شک ہے تو آپ ڈیڈ باڈی والے روم میں جا کے اسکی شناخت کر لیں یہ زیادہ بہتر ہوگا..

لڑکے نے جواب دیا..

ضراب علی شاہ گھم سم کھڑا یہ سب باتیں سن رہا تھا..

احد رضا نے مڑ کر ضراب علی شاہ کی طرف دیکھا..

نہیں احد مجھ سے یہ سب نہیں ہوگا.. ضراب علی شاہ نے التجائی نظروں سے احد رضا کی طرف دیکھا..

احد رضا نے بھی پریشان ہو کر منہ نیچے کر لیا وہ بھی کہیں نا کہیں ہمت ہار رہا تھا..

ضراب بھائی اچو یہ کرنا پڑے گا.. ہو سکتا ہے کہ وہ رائے اور ڈرائیور نہ ہوں بلکہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ رائے ٹھیک ہوگی..

ریحان شاہ نے ضراب علی شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا..

ضراب علی شاہ نے ایک گہرا سانس لیا اور اثبات میں سر ہلایا

اور تینوں ڈیڈ باڈی روم کی طرف چلے گئے...

سر یہ عورت کی باڈی ہے اور یہ مرد کی.. وارڈ بوائے نے اشارہ کرتے ہوئے کہا..

ریحان شاہ دروازے کے پاس ہی کھڑا رہا اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی اندر جا کر دیکھنے کی..

احد رضا ضراب علی شاہ سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا.. اور ضراب علی شاہ باڈی کے پاس تھا..

ضراب علی شاہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے..

ضراب علی شاہ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے حوصلہ کرتے ہوئے ڈیڈ باڈی پر سے کپڑا اٹھایا..

اور اگلے ہی لمحے جیسے ضراب علی شاہ کی سانس روک گی ہو..

احد رضا نے آنکھوں میں تکلیف لیے ڈیڈ باڈی کو دیکھ کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔
 ضراب علی شاہ کی روکی ہوئی سانس واپس آگئی تھی۔۔ کیوں کہ وہ ڈیڈ باڈی رائے کی نہیں تھی۔۔
 پر اسکا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا چہرہ کافی حد تک خراب ہو چکا تھا۔۔

نہیں۔۔ احد یہ رائے نہیں ہے۔۔ ضراب علی شاہ کی آواز پر احد رضا نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے۔۔ ریحان شاہ بھی یہ سب سن کر اندر آگیا۔۔
 احد یہ رائے نہیں ہے شکر ہے ضراب علی شاہ کی تو جیسے سانس میں سانس آئی۔۔ پر وہ کہاں ہو سکتی۔۔

ضراب علی شاہ کی پریشانی ختم نہیں ہوئی کیونکہ ابھی تک رائے کا کچھ پتہ نہیں تھا
 احد رضا نے ساتھ والی باڈی بھی دیکھی تو وہ ڈرائیور کی نہیں تھی۔۔
 ضراب تمہیں جس نمبر سے کال آئی تھی وہاں کال کرو۔۔ احد رضا نے ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ضراب بھائی احد ٹھیک کہہ رہا ہے اس پر کال کریں۔۔ ریحان شاہ نے بھی ضراب علی شاہ کو کہا۔۔

ضراب علی شاہ نے فون نکال کر نمبر ڈائل کیا۔۔
 دکھاؤ میں بات کرتا ہوں احد رضا نے ضراب علی شاہ سے فون لے لیا۔۔ وہ جنتا تھا کہ ضراب کی یہ حالت نہیں ہے کہ وہ بات کر سکے۔۔

اسلام علیکم

آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے کال کر کے ایک ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتایا تھا ہم ہسپتال کھڑے ہیں پر یہاں کوئی ایسا کیس نہیں آیا۔۔ احد رضا نے فون اٹھنے پر کہا۔۔
سر آپ کون سے ہسپتال میں کھڑے ہیں۔۔ آگے سے جواب آیا۔۔
احد رضا نے ہسپتال کا نام بتایا۔۔

سوری سر آپ غلط جگہ ہے میں آپ کو اڈریس بتاتا ہوں آپ ہماری ہسپتال کی دوسری برانچ میں ہیں۔۔ یہ کہہ کر دوسری جانب سے کال بند ہو گئی۔۔
تم غلط ہسپتال میں آگے ہو چلو اب یہاں سے۔۔

احد رضا کو ضرب پر اب غصہ اربا تھا جو ان سب کو غلط جگہ لے آیا رائے کو ان کی ضرورت تھی اب پتہ نہیں کس حالت میں ہو گی اتنا ٹائم یہاں ضائع کیا پر وہ ضرب علی شاہ کو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اسکی حالت بھی کچھ ایسی تھی کوئی بھی ہوتا تو شاید اپنے ہوش حواس کھو بیٹھتا۔۔
تینوں اب ہسپتال پہنچ چکے تھے جہاں سے کال آئی تھی۔۔
پر جاکر سب بتایا۔۔ reception ضرب علی شاہ نے

جی سر آپ کے لواحقین آئی سی یو میں ہیں آئی میں آپکو ڈاکٹر سے ملاقات کروا دیتا ہوں۔۔
تینوں ڈاکٹر کے پاس چلے گئے۔۔

ضرب علی شاہ نے آگے جاکر ڈاکٹر سے رائے کی اور ڈرائیور کی حالت پوچھی۔۔
آپ کیا لگتے ہیں ان کے ڈاکٹر نے ضرب علی شاہ کو کہا۔۔

میری مسز ہیں اور ساتھ میں میرا ڈرائیور ہے۔۔ ضرب علی شاہ نے ڈاکٹر کو کہا۔۔

اوکے... اپکی مسز کو سر کی اندرونی چوٹ آئی ہے وہ ابھی تک بیہوش ہیں ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ وہ ہوش میں آجائیں اگر وہ لگے کچھ گھنٹوں تک ہوش میں نا آئی تو وہ کومے میں جا سکتی ہیں.. اور آپ کے ڈرائیور کو کافی چوٹیں آئی ہیں پر وہ اب خطرے سے باہر ہے.. کومے میں یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے اچھے سے نہیں ٹریٹمنٹ کیا ہو گا.. ضربا علی شاہ کو ڈاکٹر کی بات سن کر غصہ آگیا

دیکھے ہم جو کر سکتے تھے مہ نے کیا ہے اب آپ دعا کریں.. ڈاکٹر نے کہا.. کیا میں اپنی مسز کو دیکھ سکتا ہوں... ضربا علی شاہ نے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے ڈاکٹر سے کو کہا

ضربا علی شاہ آئی سی یو میں موجود تھا جہاں رائے بیڈ پر بیہوش پڑی تھی.. ضربا علی شاہ رائے کے پاس جا کر بیٹھ گیا.. آنکھیں کھولو رائے پلیز.. دیکھو تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا میں آگیا ہوں اب میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گا بس ایک بار آنکھیں کھولو مجھے دیکھو اپنے ضربا کو.. وہ رائے کا ہاتھ تھمائے اس سے بات کر رہا تھا..

پر رائے سب باتوں سے بے خبر تھی...

میں نے تمہیں درد دیا تمہیں اکیلا چھوڑ کر گیا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا رائے میں تمہارا سایہ بن کر رہوں گا.. بس ایک بار کہہ دو میرا نام پکارو.. پلیز رائے پلیز..

ضراب علی شاہ بے بسی سے رائے کی طرف دیکھا وہ چاہ کر بھی اسے اٹھا نہیں پا رہا تھا وہ ضراب جس کے لیے کوئی کام کرنا ناممکن نہیں تھا آج وہ قدرت کے سامنے بے بس تھا اس کے پاس اللہ سے دعا کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا...
احد رضا کو دادا جان کی کال آئی..

جی دادا جان رائے کا پتہ چل گیا ہے وہ آئی سی یو میں ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ پریشان ہونے کی بات نہیں ہے جیسے ہوش آتا ہے آپ انہیں گھر لے کر جاسکتے ہیں..
شکر ہے اللہ کا احد بیٹا.. مجھے بتاتے رہنا.. دادا جان نے جواب دیا..

جی دادا جان آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہے ہم رائے کو گھر لے کر ہی آئیں گے..

یہ کہہ کر احد رضا نے کال بند کر دی

احد رضا نے دادا جان کو وہ بات نہیں بتائی جو ڈاکٹر نے کہا تھا کیونکہ دادا جان کی پہلے طبیعت خراب تھی وہ مزید پریشان ہو جاتے....

رتحان تم جاؤ مدثر کو دیکھو کیا حالت ہے جو بھی ڈاکٹر کہہ رہے ہیں وہ پورا کرو اور اسکے گھر بھی بتا دو اور سارا خرچہ وغیرہ ادا کر دینا..

احد رضا نے رتحان شاہ کو کہا..

ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں پر وہ رائے.. رتحان شاہ جو رائے کے لیے بے حد پریشان تھا بولا..
رتحان میں ہوں نا یہاں اور ویسے بھی مدثر کے پاس کوئی نہیں ہے اس کا بھی خیال تو ہم نے ہی رکھنا ہے بس تم سب کام مکمل کر کے اجاؤ.. احد رضا نے کہا..

او کے.. ٹھیک ہے.. ریحان شاہ کا دل نہیں کر رہا تھا جانے کو پر مجبور تھا.. وہ احد رضا کو کہہ کر ڈاکٹر کے پاس چلا گیا..

دو گھنٹے گزر چکے تھے ضرب علی شاہ کی نظریں رائے سے ہی نہیں تھی وہ نجانے کب سے رائے کو دیکھ رہا تھا اس امید پر کہ وہ آنکھیں کھولے گی پر ایسا نہ ہوا.. ضرب علی شاہ کرسی سے اٹھ کر رائے کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا.. رائے کا ہاتھ تھامے اس کے چہرے کو پیار سے چھو رہا تھا.. آٹھ جاؤ رائے پلیز..

آنسو ضرب علی شاہ کی آنکھوں میں تھے.. ضرب علی شاہ نے آگے جھک کر رائے کے ماتھے کو چوما ضرب کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو رائے کے رخسار پر گر پڑے.. ضرب علی شاہ کو رائے کے ہاتھ پر حرکت محسوس ہوئی جو اس نے پکڑا ہوا تھا.. ضرب علی شاہ نے فوراً اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا اور پھر رائے کی طرف دیکھا.. جو آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی...

رائے... رائے... تمہیں ہوش آگیا ضرب علی شاہ نے اپنا ہاتھ رائے کے چہرے پر رکھا.. ضرر.. ضرر.. ضرب... رائے نے آنکھیں بند میں ہی ضرب علی شاہ کا نام لیا... میں یہاں ہی ہوں رائے تمہارے پاس آنکھیں کھول کر دیکھو میں تمہارے پاس ہی ہوں... ضرب علی شاہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..

رائہ کے کانوں میں ضربا علی شاہ کی آواز پڑی.. رائہ نے درد کی وجہ سے آرام سے آنکھیں کھولی.

ضربا... اپنے سامنے ضربا کا دیکھ کر رائہ کے منہ سے ضربا کا نام نکالا اور ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے آنسو کا نکل پڑے...

نہیں... نہیں.. نہیں رائہ.. چپ بس چپ... ضربا علی شاہ نے آگے بڑھ کر رائہ کو اپنی بانہوں میں لے لیا..

تم نے تو مجھے ڈرا دیا تھا رائہ... میں بہت ڈر گیا تھا..
مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا ہے..

اب میں تمہیں اکیلا کہیں بھی نہیں چھوڑ کر جاؤں گا.. ضربا علی شاہ نے اپنی بانہوں کو گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا..

بس اب رونا نہیں اوکے.. میں ڈاکٹر کو لے کر آتا ہوں..

ضربا علی شاہ نے رائہ کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا..

ضربا علی شاہ روم سے باہر آیا..

کیا ہوا ضربا.. احد رضا نے جب ضربا علی شاہ کو باہر آتے دیکھا تو بولا..

رائہ کو ہوش آگیا ہے احد.. ضربا نے مسکراتے ہوئے احد کو کہا..

اللہ تیرا شکر ہے احد رضا نے گرمی سانس لیتے ہوئے کہا..

اب کہاں جا رہے ہو. احد رضا نے ضربا علی کو کہا..

میں ڈاکٹر کے پاس بتانے کے لیے.. ضرب علی شاہ نے جواب دیا..
 تم جاو رائے کے پاس میں لے کر آتا ہوں ڈاکٹر کو احد رضا یہ کہہ کر ڈاکٹر کے پاس چلا گیا..
 اور ضرب علی شاہ رائے کے پاس...

جی ڈاکٹر صاحب اب رائے کی کنڈیشن کیا ہے.. ضرب علی شاہ نے ڈاکٹر سے پوچھا جو رائے کو
 چیک کر رہا تھا..
 اب یہ کافی بہتر ہیں بس انہیں تھوڑا آرام کی ضرورت ہے میں کچھ میڈیسن لکھ دیتا ہو آپ ان
 کو دے دینا۔ اب پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے ان کے ہوش آنے کا انتظار تھا وہ یہ آگئیں
 ہیں اب یہ انجکشن ختم ہونے پر آپ انہیں گھر لے کر جاسکتے ہیں..
 ڈاکٹر نے کہا اور وہاں سے چلا گیا..
 احد رضا اور ریحان شاہ بھی کمرے میں موجود تھے..
 رائے تم بھی نا.. اتنا شوق ہے پہاڑوں پر چڑھنے کا تو سب کو ساتھ لے جایا کرو.. اکیلے ایسے
 ایڈونچر نہیں کرتے.. احد رضا بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی..
 دادا جان نے پھپھو کو بتایا کہ رائے اب ٹھیک ہے اور وہ لوگ گھر آرہے ہیں.. پھپھو نے اللہ کا
 شکر ادا کیا اور نفل پڑھنے چلی گئی..

مشعل دادا جان کے لیے سوپ بنا رہی تھی اور ساتھ ہی سونگ بھی گنگنا رہی تھی.. اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی.. بس وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ ابھی کال آجائے تو پتہ چلے کہ رائے اللہ جی کے پاس چلی گی ہے..

محبت میں خود غرضی انسان کو تباہ کر دیتی ہے انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں رہتا سوائے اکیلے پن کے۔ مشعل کو بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ ضراب علی شاہ کی محبت میں کتنی خود غرض ہو گی ہے کہ کسی کی موت کی دعا کر رہی ہے جو اللہ کو بھی نہیں پسند.... مشعل سوپ لے کر دادا جان کے روم میں آئی تو اس نے دیکھا کہ دادا جان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور وہ کسی سے فون پر بات کر رہے تھے اسے شک ہوا کہ یہ کال ریمان بھائی کی ہو سکتی ہے..

کیا ہونا جان آپ بڑے خوش لگ رہے ہیں.. مشعل نے سوپ کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا..

مشعل بیٹا رائے کو ہوش آگیا ہے اور وہ کچھ دیر میں گھر آرہے ہیں اللہ کا شکر ہے اسنے میرے گھر کو بکھر نے سے بچا لیا دادا جان نے مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

مشعل جو کچھ دیر پہلے بہت خوش تھی اسکی ہنسی غیب ہوگی..

اوہو اچھا... مشعل نے ایک پھکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا.. مشعل کو بے چینی لگ گی

تھی جو وہ سوچ کر بیٹھی تھی ویسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا..

اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا.. مشعل نے دل میں سوچا..

نانا جان آپ سوپ پیے میں ابھی آتی ہوں..
یہ کہہ کر مشعل کچن کی طرف چلی گی..
ہیلو مرتضیٰ..

تم تیار رہنا بس میری کال کا انتظار کرنا جیسے میں کہوں گی تم نے نکل آنا ہے اور جیسے جیسے
میں نے کہا ہے تم نے ویسے ہی کرنا ہے اگر کوئی غلطی کی تو یہ سمجھ لو کہ میں تمہیں جانتی
ہی نہیں ہوں..

یہ کہہ کر مشعل نے فون بند کر دیا..
لگتا ہے رائے تمہارا انجام میرے ہی ہاتھوں سے لکھا ہے..
مشعل نے فون کو غصے سے مسلتے ہوئے کہا..

نہیں رائے ختم کرو اسے.. ضرب علی شاہ سوپ کا چچ لیے رائے کو سوپ پلانے کی کوشش کر
رہا تھا..

بس ضرب اب دل نہیں کر رہا اور ویسے بھی میں اب ٹھیک ہوں دو دن سے بیڈ پر لیٹی لیٹی
تھک گی ہو اور آپ بھی تھک گئے ہوں گے میری دیکھ بھال کر کے میں نے باہر جانا ہے دادا
جان کے پاس.. یہ دیکھیں میں بالکل ٹھیک ہوں.. رائے نے اپنی گردن ادھر ادھر گھماتے
ہوئے کہا..

اچھا ٹھیک ہے پتہ چل گیا ہے تم ٹھیک ہوگی ہواب اتنی بھی گردن نا گھوماؤ کے پھر سے کچھ ہو جائے۔۔ ضراب علی شاہ نے رائے کی اس بات پر مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تو پھر میری چھٹی اس بیڈ سے۔۔ رائے نے ضراب علی شاہ کو کہا۔۔

ہاں جی چھٹی پر اس وعدے کے ساتھ کہ تم اب اکیلی کہیں نہیں جاؤ گی میں جاؤں گا تمہارے ساتھ اوکے۔۔

ضراب علی شاہ نے رائے کے ناک کو پیار سے چھڑتے ہوئے کہا۔۔

جی سرتاج جی جو آپ کا حکم۔۔ رائے نے شرارتی نظروں سے دیکھا۔۔

رائے..... پھر سرتاج کہا تم باز نہیں آؤ گی کیا۔۔ میں پھر محترمہ کہوں۔۔

اچھا تو اب میرا شوہر مجھے دھمکی دے گا۔۔ ٹھیک ہے اب نہیں کہوں گی پرومیں... اب میں

نے واش روم جانا ہے تو جاؤں رائے نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا۔۔

اوکے۔۔

ضراب علی شاہ رائے کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔

ویسے ضراب آپ پر سرتاج بہت فیٹ رہتا ہے سرتاج جی۔۔

رائے یہ کہہ کر جلدی سے واش روم میں چلی گئی۔۔

رائے تم باہر آؤ اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں ضراب علی شاہ رائے کی طرف گیا پر رائے نے واش

روم کا دروازہ بند کر چکی تھی۔۔

میں باہر نہیں آنے والی۔۔ رائے نے اندر سے آواز دی۔۔

او کے میں بھی باہر کھڑا ہوں دیکھتا ہو کب تک باہر نہیں آتی ہو..

ضراب علی شاہ نے ایک ہاتھ دروازے پر رکھا اور ایک اپنی کمر پر رکھ کر کھڑا ہو گیا..

جب کافی دیر تک رائے باہر نہیں آئی تو ضراب نے واش روم کا دروازہ نوک کیا..

او کے رائے میں جا رہا ہوں تم رہو اندر.. یہ کہہ کر ضراب علی چپ کر گیا..

رائے اندر کھڑی اسی بات کا انتظار کر رہی تھی کہ ضراب علی شاہ باہر جائے تو وہ باہر آئے..

اففف.. شکر ہے ضراب چلے گئے نہیں تو آج لگتا تھا کہ بیڈ سے اتر کر واش روم میں دن گزرنا پڑتا تھا..

رائے نے دروازے کے ساتھ کان لگا کر باہر کی خاموشی کو محسوس کیا..

او کے رائے اب رستہ صاف ہے چلو نکلو باہر.. یہ کہہ کر رائے نے دروازہ کھولا اور باہر آگئی..

اففف شکر ہے.. رائے نے اپنے چہرے سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا..

اسی لمحے رائے کسی کی بانہوں کی مضبوط گرفت میں تھی.. رائے نے چونک کر اپنے پیچھے دیکھا تو

ضراب علی شاہ نے رائے کو اپنی بانہوں میں دبوچا ہوا تھا..

کیوں مسز کیسا لگا... لگتا ہے آپ نے اپنے شوہر کو کچھ زیادہ ہی ایزی لیا ہوا ہے ضراب علی

شاہ نے رائے کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کہا..

اوہو نو.. رائے نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا..

یہ چیئنگ ہے ضراب آپ تو چلے گئے تھے آپ نے خود کہا تھا..

رائے نے ضراب علی شاہ کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

یہ چیئنگ نہیں ہے مسز یہ تو آپ کے شوہر کی محبت ہے جو لاتعداد ہے۔ ضراب علی شاہ نے رائے کا رخ اپنے طرف کرتے ہوئے کہا۔

میں تو تم سے چیئنگ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

ضراب علی شاہ نے رائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

جی... رائے نے شرماتے ہوئے چہرہ نیچے کر لیا وہ ضراب کی بے انتہا محبت کے آگے بول نہیں پاتی تھی جب بھی ضراب علی شاہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بات کرتا تو رائے اپنے ہوش نہیں رہتی ضراب علی شاہ کی آنکھوں میں بات ہی کچھ ایسی تھی کوئی بھی دیکھتا تو لازمی اسی میں ڈوب جاتا۔۔

چلو اجاؤ دادا جان کے پاس چلتے ہیں۔۔ ضراب علی شاہ رائے کا ہاتھ پکڑا اور دادا جان کے پاس آگیا۔۔۔

ماشاء اللہ میری بیٹی تو بکل ٹھیک ہوگی ہے۔۔ دادا جان نے رائے کو دیکھ کر کہا۔

جی دادا جان یہ سب آپکی دعاؤں کا اثر ہے رائے نے کہا۔

مطلب مسز ہماری دیکھ بھال کا کہیں نام ہی نہیں ہے۔۔ ضراب علی شاہ نے رائے کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

رائے نے بے بسی سے دادا جان کی طرف دیکھا۔

ضراب خبردار میری بیٹی کو تنگ کیا۔۔ دادا جان نے یہ کہتے ہوئے رائے کو گلے لگا لیا۔

ارے واہ دادا جان آپ تو اپنے بیٹے کو ہی بھول گئے رائے کے آتے.. ضرباب علی شاہ اٹھ کر دادا جان کے پاس آکر بیٹھ گیا..

تم دونوں تو میری زندگی ہو اللہ تم دونوں کو ایسے ہی خوش رکھے.. دادا جان نے دونوں کو گلے لگاتے ہوئے کہا..

دادا جان کی اس بات پر رائے اور ضرباب علی شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی..

تم گاؤں میں رہ تو لو گی نا مسز.. ضرباب علی شاہ نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا... سب گاؤں جا رہے تھے شادی کے بعد نہیں جاسکے گاؤں میں جو دعوت تھی اسے لیٹ کر دیا تھا رائے کے ٹھیک ہونے تک.. اب ٹھیک تھا دب اس لیے سب گاؤں کے لیے روانہ ہو رہے تھے..

جہاں آپ ہوں گے میں وہاں ہی رہوں گی اگر آپ رہ سکتے ہیں گاؤں میں تو میں کیوں نہیں رہ سکتی رائے نے اپنی بانہیں ضرباب علی شاہ کے گلے میں ڈالتے ہوئے کہا...

اچھا.. واہ کیا بات ہے تو کیا آپ جہنم میں بھی میرے ساتھ ہی ہوں گی.. ضرباب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے رائے کو کہا..

ہمممممم.. اسکے بارے میں سوچتی ہوں کیوں نا آپکو اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں.. کیا آپ میرے ساتھ جنت میں جائیں گے.. رائے نے پیار سے ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

میری جنت تو تم ہو رائہ مجھے اور کچھ نہیں چاہے... جب مجھے دنیا میں ہی جنت مل گئی ہے تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کے میں کہاں جاؤں بس تم مجھے چھوڑ کر کہیں نا جانا..
 ضراب علی شاہ نے رائہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا..
 میں آپ کے ساتھ ہو ضراب.. رائہ نے مسکراتے ہوئے کہا..

سارے گاؤں کے لیے نکل گئے تھے ریحان شاہ اپنی فیملی کے ساتھ نکل چکا تھا دادا جان احد رضا کے ساتھ تھے اور ضراب علی شاہ رائہ کے ساتھ الگ کار میں آرہے تھے....
 گاؤں کی ہوا میں کتنی تازگی ہے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا جسکی بھنی بھنی خوشبو انسان کو تروتازہ کر دیتی ہے..

گاؤں کے لوگوں کی ایک خوبی ہے یہ دل کے سچے ہوتے ہیں اور دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے ہیں.. ضراب علی شاہ نے گاؤں میں داخل ہوتے ہوئے رائہ کو بتا رہا تھا..
 میں اکثر یہاں اجاتا ہوں شہر کے شور شرابے سے تنگ اگر یہاں روح کو سکون ملتا ہے یہاں گھر تو کچے ہیں پر ان میں سکون بہت ہے.. ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

ہمممم.. ٹھیک کہا آپ نے.. بہت پر سکون جگہ ہے یہ.. رائہ نے ہرے بھرے کھیتوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ہوا سے لہرا رہے تھے..

سب دادا جان کی حویلی میں موجود تھے...

ضراب علی شاہ اور رائے کے استقبال کے لئے حویلی کو بڑے اچھے طریقے سے سجایا گیا تھا کافی لوگ موجود تھے جو ضراب علی شاہ کو شادی کی مبارک باد دے رہے تھے پھپھو رائے کو خواتین کی طرف لے گی تھی.. جہاں سب کا تعارف رائے سے کروایا گیا.. ہر کوئی رائے کی خوبصورتی اور اچھے اخلاق کی تعریفوں کے پل باندھ رہا تھا..

مشعل یہ اب سن سن کر پک چکی تھی وہ مہمانوں کے پاس سے اٹھ کر اندر آگئی تھی.. پتہ نہیں کیا نظر اراہا ان سب کو رائے میں ایک معمولی سی لڑکی اٹھ کر شاہ خاندان کی بہو بن گی وہ ان کو نظر نہیں آتا.. پر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی بس اب تمہارے دن ختم ہو رہے ہیں رائے..

مشعل ہاتھوں سے چوڑیاں اترتے ہوئے آئینے میں دیکھ کر بولی.. گاؤں میں دعوت ہمیشہ دوپہر کی ہوتی ہیں دوپہر کے کھانے کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو واپس جا چکے تھے..

ضراب بیٹا تھوڑا آرام کر کے رائے کو گاؤں دیکھا دینا کچھ. باقی صبح دیکھ لے گی.. دادا جان نے کمرے میں جاتے ہوئے ضراب علی شاہ کو کہا.. جی دادا جان..

یہ راتیں یہ موسم ندی کا کنارہ یہ چنچل ہوا..

کہا دو دلوں نے کہ مل کر کبھی ہم نہ ہوں گے جدا...

رائہ ضراب علی شاہ کے کندھے پر سر رکھے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ندی کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے..

گاڑی میں ہلکی آواز میں لگا سونگ آسمان پر نکالا پورا چاند اور اسکی روشنی ضراب علی شاہ اور رائہ کی محبت کو اور چمکا رہی تھی...

پتہ ہے رائہ جب بھی میں اداس ہوتا تھا یا خود کو اکیلا محسوس کرتا تھا تو یہاں آکر بیٹھ جاتا تھا اپنے سارے دکھ اور پریشانی اس ندی کی چلتی ہوئی لہروں کو بتاتا تھا جو مجھے سکون دیتی تھیں.. اور آج اس ندی پر میں آیا ہوں تو اکیلا نہیں تم ہو میرے ساتھ مجھے سکون اب اس ندی سے نہیں تم سے ملتا ہے

ضراب علی شاہ ندی کے پانی میں اپنے اور رائہ کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا...
رائہ نے پیار سے ضراب علی شاہ دیکھا جو شال اوڑھے ضراب علی شاہ کی محبت کی حدت کو محسوس کر رہی تھی..

رائہ ایک بات کہوں.. ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھ کر کہا.
جی آپ نے اجازت کیوں لی.. رائہ نے حیرت سے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..
ضراب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے دیکھا رائہ کو.. ادھر دیکھو میری طرف..
ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا.. اور ساتھ ہی ایک گرمی سانس لی..

زندگی میں کبھی بھی مجھ سے کچھ مت نا چھپانے جو دل میں ہے وہی بتانا کبھی میرے اعتماد اور یقین کو نہ توڑنا۔ اور نہ مجھے کبھی دھوکہ دینا۔ اگر ایسا کچھ ہوا تو میں اسی وقت مر جاؤں گا میں نے تم سے جنون کی حد تک محبت کی۔ اس محبت کو کبھی ٹوٹنے نا دینا نہیں تو یہ ضراب ٹوٹ جائے گا۔

ضراب علی شاہ نے رائے کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔
 رائے نے آج سے پہلے ضراب علی شاہ کو اتنا اداس نہیں دیکھا تھا وہ رائے جو کبھی ضراب علی شاہ کی آنکھوں میں دیکھ نہیں پاتی تھی آج ضراب علی شاہ کی آنکھوں سے اسکی نظریں ہٹ نہیں رہی تھی جو وہ اداسی آج دیکھ رہی تھی وہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی رائے نے۔
 رائے نے اپنے ہاتھوں کو ضراب علی شاہ کے ہاتھوں پر رکھے جو اسکے چہرے پر تھے۔
 ضراب میں اپکا اعتماد یقین کبھی بھی نہیں توڑنے کا سوچ سکتی آپ کو نا کبھی مجھ سے ایسی کوئی بات سننے کو ملے گی جس سے آپ کا بھروسہ ٹوٹے آپ کو مجھ پر یقین ہے نہ۔ رائے نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

خود سے بھی زیادہ رائے۔۔ ضراب علی شاہ نے کہا۔

پر آج آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں جب آپکو مجھ پر یقین ہے تو آپ ہر بار مجھے یہ ہی کہتے ہیں کیا ہے آپ کے دل میں مجھے بتائیں میں آپکی وائف ہوں۔ آپ کے ہر دکھ درد میں شریک ہو۔ رائے نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو چہرہ جھکائے بیٹھا تھا۔ رائے کی اس بات پر ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھا۔

رائہ نے پیار سے ضرب علی شاہ کو دیکھ آنکھوں سے کہا کہ وہ اسے بتائے..

ضرب علی شاہ نے گہری سانس لی اور اثبات میں سر ہلایا..

رائہ تمہیں پتہ ہے کہ میری شادی پر میرے والدین میں سے کوئی نہیں تھا.. اسکی پیچھے وجہ ہے...

یہ کہنے کے بعد ضرب علی شاہ نے بچپن سے لے کر اب تک جو ہوا وہ رائہ کو بتا دیا.. سب بتانے کے بعد ضرب علی شاہ کو ایسا لگا جیسے اس کے دل سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو..

رائہ کو یہ سب سن کر یقین نہیں ا رہا تھا کہ ضرب علی شاہ نے بچپن سے لے کر اب تک اتنا مشکل وقت گزرا ہے... ضرب علی شاہ کی بات ختم ہونے کے بعد رائہ نے ضرب علی شاہ کو گلے لگا لیا..

میں آپکے ساتھ ہوں ضرب اور ہمیشہ رہوں گی...

اور ساتھ ہی بادلوں نے بھی چاند کو اپنی آغوش میں لے لیا...

آؤ رائہ تمہیں کچھ دیکھتا ہوں پر ڈرنا نہیں ہے..

صبح ہوتے ہی ضرب علی شاہ رائہ کو ڈیری فارم لے گیا..

لو یہ کیا بات ہوئی آپ کو میں کوئی ڈرپوک لگتی ہوں کیا.. آپ سے شادی کی ہے تو اتنی بہادر ہوں.. رائہ نے گاڑی میں بیٹھے ضرب علی شاہ کو کہا..

اوہو تو میڈم کو مجھ سے ڈر لگتا تھا.. ضرب علی شاہ نے رائہ گال پر چومتے ہوئے کہا..

تو اور کیا سب ہی تو ڈرتے تھے آپ سے رائہ نے جواب دیا..

چلیں ابھی آپکی بہادری کا پتہ چل جاتا ہے.. ضرب علی شاہ نے رائے کو مسکراتے ہوئے کہا..
 کیا آپ کسی فارم پر جا رہے ہیں سچ سچ بتائیں.. رائے نے ڈرتے ہوئے کہا..
 ارے تم تو ابھی سے ڈرنا شروع ہو گئی ہو ابھی تو ہم گے نہیں..
 ضرب علی شاہ نے کہا

وہاں پر گائے بھینس بھی ہوں گی.. رائے نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو مزید پھیلاتے ہوئے
 ضرب علی شاہ کی طرف دیکھا..
 بالکل ہوں گی وہ بھی تو تمہیں دیکھنی چاہیے نا..

نہیں ضرب پلینز نہیں میں نہیں جا رہی مجھے ان سے بہت ڈر لگتا ہست وہ اتنی بڑی ہوتی ہیں..
 رائے کی تو جیسے ہوش گھم ہو گئے تھے..

ہا ہا ہا ہا ہا... ضرب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے قہقہہ لگایا..
 تم بھی تو چھوٹی سی بکری ہوں.. ہا ہا ہا..

کیا کہا آپ نے میں بکری ہوں کیا میں آپ کو بکری لگتی ہوں میں انسان ہوں.. گاڑی روکے
 نہیں تو میں شور مچا دوں گی..

رائے نے سیٹرنگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

مسز یہ گاؤں ہے یہاں آپ جیتا مرضی شور کر لیں سب کو ہمارا پتہ ہے اس لیے شور مچانا بکار
 ہے اور بس ہم پہنچے والے ہیں آپکی ساری فرینڈز کے پاس..
 ضرب علی شاہ نے رائے کو تنگ کرنے کے انداز میں کہا..

ضراب آپ کچھ زیادہ نہیں کر رہے.. رائے سیدھی ہو کر بیٹھ گی کیونکہ کہ اب کچھ ہو بھی نہیں سکتا ہے.. ضراب علی شاہ نے رائے کو لے کر ہی جانا تھا..

رائے کو بچپن میں گائے نے اپنا سر مار دیا تھا تب سے رائے کے دماغ میں گائے کا خوف بیٹھا تھا گائے کو سامنے دیکھ کر رائے کی جان نکل جاتی تھی.. پر اب کچھ ہو نہیں سکتا ہے وہ بے بس ہو کر بیٹھی ہوئی تھی..

* ** *

نہیں ضراب نہیں میں باہر نہیں آؤں گی... ضراب علی شاہ گاڑی کا دروازہ کھول کر کھڑا تھا..

رائے کچھ نہیں ہوتا میں کہہ رہا ہوں نا ٹرسٹ نہیں ہے کیا مجھ پر ضراب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

اففف یہ ٹرسٹ درمیان میں کہاں سے آگیا.. اوکے اگر مجھے کچھ ہوا تو آپ ذمہ دار ہوں گے.. رائے نے ضراب علی شاہ سے منت کرتے ہوئے کہا..

جو آپ کا حکم آپ باہر تو آئیے.. ضراب علی شاہ نے ہاتھ اگے کرتے ہوئے کہا..

رائے نے برا سامنہ بنا کر ضراب علی شاہ کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں سے باہر آگئی..

اجاؤ میری بکری یہاں تمہاری بہت سی سہیلیاں ہوں گی گھبراؤ نہیں.. ضراب علی شاہ کو رائے کو تنگ کرنے کا مزہ آ رہا تھا..

میں بکری نہیں ہو... رائے نے دانت پیس کر کہا...

رائہ آرام سے تم تو میرا بازو ہی توڑ دو گی۔۔ ضراب علی شاہ نے رائہ کو کہا جس نے ضراب علی شاہ کی بازو اتنے زور سے پکڑا تھا کہ ابھی کوئی بم دھماکہ ہونے والا ہے وہ تقریباً آدھی ضراب علی شاہ کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔۔

سامنے آؤ رائہ اور دیکھو۔۔ ضراب نے رائہ کے بازو سے پکڑ کر سامنے لاتے ہوئے کہا۔۔ یہ کیا ہے۔۔ رائہ کے سامنے ایک بہت بڑا ہال تھا جس کو شیشے سے کور کیا ہوا تھا اور تمام جانور اس میں موجود تھے اندر ہر جانور کے درمیان مضبوط دیوار تھی اور باندھے ایسے تھے کہ وہ اپنی جگہ سے ایک فٹ سے زیادہ جا نہیں سکتے۔۔ یہ تو بہت اچھا ہے۔۔ رائہ نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی میڈم یہ اکیسویں صدی ہے آپ کیا سوچ رہی تھی کہ سر عام جانور گھم رہے ہوں گے۔۔ ضراب علی شاہ نے رائہ کو کہا۔۔

پر ابھی آپ کے پیچھے ایک گائے کھڑی ہے ملو گی نہیں کیا۔۔ ضراب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

رائہ نے بغیر دیکھے ایک چیخ کے ساتھ ضراب علی شاہ کے ساتھ لپیٹ گئی۔۔

ہاہاہاہا۔۔ اففف رائہ تم بھی نا۔۔ ضراب علی شاہ کی ہنسی ہی روک رہی تھی۔۔

آپ بہت برے ہیں۔۔ رائہ نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چلو اب چلتے ہیں اور یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارا سارا کام ہوتا ہے ڈیری کا۔۔ یہاں سے سب کو

ڈیری کی ہر چیز ملتی ہے۔۔ ضراب علی شاہ رائہ کو بتاتا ہوا گاڑی کی طرف چلا گیا۔۔

اچھا رائہ میں نے اپنے کچھ دوستوں سے ملنے جانا ہے تمہیں گھر چھوڑ کر میں وہاں چلا جاؤں گا پھر دوپہر کو ہم کھیتوں اور زینوں کی طرف جائیں گے۔ لیکن تم نے کہیں بھی نہیں جانا جب تک میں نا اجاؤ گھر اوکے سمجھ گی۔۔ ضربا علی شاہ نے رائہ کے بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ رائہ نے پیار سے ضربا کی طرف دیکھا اور وہ دونوں گھد کی طرف روانہ ہو گئے۔۔ اوکے مائی ڈیر۔۔ یاد ہے نا کہ میرے بغیر کہیں نہیں جانا ضربا علی شاہ نے رائہ کو گھر ڈراپ کرتے ہوئے کہا جی جی یاد ہے۔۔

گاڑی سے اترتے ہوئے رائہ نے کہا۔۔
 ضربا علی شاہ اپنے دوستوں کی طرف نکل گیا اور رائہ گھر آگئی۔۔

اسلام علیکم دادا جان۔۔

رائہ نے گھر آتے ہی دادا جان کو سلام کیا جو باہر صحن میں تھے۔۔
 اگی میری بیٹی۔۔ دیکھ لیا ہمارا ڈیری فارم۔۔ دادا جان نے رائہ کو کہا۔۔

جی دادا جان بہت اچھا ہے ضربا نے سب بتایا ہے میں نے آج سے پہلے کبھی بھی نہیں دیکھا تھا آج پہلی بار دیکھا ہے بہت اچھا ہے۔۔ رائہ نے دادا جان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں رائے یہ سب ضراب کا ہی آئیڈیا تھا جب بن رہا تھا تو کوئی بھی خوش نہیں تھا سب کو یہی لگتا تھا کہ یہ چل نہیں پائے گا پر جب بنا تو سب حیران ہو گئے اور پھر اللہ نے اپنی رحمت کی اور ضراب کی محنت سے یہ ڈیری اب بہت چلتی ہے...

دادا جان منہ کو حقہ لگائے رائے کو بتا رہے تھے..

دادا جان کی عادت تھی وہ جب گاؤں آتے حقہ لازمی پیتے تھے..

جی دادا جان جب کسی کا دل صاف ہو اور وہ محنت کرے تو اللہ اس کا ساتھ ضرور دیتا ہے رائے نے کہا..

ٹھیک کہا تم نے رائے اب جاؤ فریش ہو جاؤ...

جی دادا جان

یہ کہہ کر رائے وہاں سے اٹھ گئی..

اوہو تو میڈم اگی ہیں صبح کی واک کر کے..

رائے کو آتے دیکھ کر مشعل نے خود سے کہا..

ہیلو رائے کہاں گھم ہو صبح سے نظر ہی نہیں آئی..

وہ مشعل ہم ڈیری تک گئے تھے ضراب مجھے ڈیری دیکھنا چاہتے تھے.. رائے نے مسکراتے ہوئے کہا..

او ڈیری بڑی بات ہے آج تک مجھے تو کوئی بھی نہیں لے کر گیا.. مشعل اپنے آئی برو کو اوپر کرتے ہوئے کہا..

مطلب کیا مشعل میں سمجھی نہیں.. رائے کو مشعل کی بات سمجھ نہیں آئی تھی..

مطلب یہ کہ مس رائے تمہیں لگتا کہ تمہیں بیٹھے بیٹھایا یہ سب.....

کیسی ہو میری پیاری بہن مشعل اٹھ گی ہو.. ریحان شاہ نے پیچھے آکر مشعل کے کندھوں پر

ہاتھ رکھ رکھتے ہوئے کہا کیونکہ مشعل کی ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ ریحان شاہ نے آکر

مشعل کو ٹوک دیا تھا وہ جانتا تھا کہ مشعل کیا کہنے والی ہے..

جی اٹھ گی ہوں.. مشعل غصے سے کہہ کر وہاں سے چلی گی..

یہ کیا کہہ رہی تھی ریحان.. رائے نے ریحان سے پوچھا..

کچھ نہیں رائے تم مشعل کی باتوں کو زیادہ سیریس نہ لیا کرو وہ زرا منہ پھٹ ہے سمجھ رہی ہوں

نا.. ریحان شاہ نے معذرت کرنے کے انداز سے کہا..

اچھا اچھا میں سمجھ گی.. رائے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر چلی گی..

اففف شکر ہے خدا کا میں وقت پر آگیا.. یہ لڑکی سدھرنے والی نہیں... ریحان شاہ یہ کہہ کر

دادا جان کی طرف چلا گیا..

رائے اپنے سامنے جوتیاں اور سوٹ رکھ کر بیٹھی تھی کہ وہ آج سوٹ کے ساتھ کیا پہنے اسے کچھ

سمجھ نہیں آرہی تھی.. اتنے میں مشعل نے رائے کے کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے

دیکھا..

کیا ہوا رائے کوئی پریشانی ہے کیا.. مشعل نے اندر آتے ہوئے کہا..

مشعل کو دیکھ کر رائے کو لگا کہ یہ کوئی نا کوئی مدد ضرور کرے گی۔۔

اوہو مشعل شکر ہے تم اگی مجھے سمجھ نہیں ارہی تھی کہ آج اس سوٹ کے ساتھ کون سی جوتی پہنو کیا تم میری کچھ مدد کرو گی بتانے میں۔۔ رائے نے مشعل کی طرف سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ کہاں جانا ہے آج۔۔ مشعل نے رائے سے پوچھا۔۔

ضراب کہہ رہے تھے کہ کچھ زمینوں پر جانا ہے۔۔ رائے نے جواب دیا۔۔ ہاں یاد آیا وہ تو ہم بھی جا رہے ہیں۔۔ تم یہ والی جوتی پہن لو وہاں کون سا اتنا چلنا ہے۔۔ مشعل نے رائے کو ایک جوتی کی طرف اشارہ کیا جس کہ ہیل کم از کم چار انچ کی تھی۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔ تھینکس۔۔ رائے نے جواب دیا۔۔

اڑس اوکے رائے۔۔ یہ کہہ کر مشعل کمرے سے باہر اگی۔۔ آج اسے صحیح مزہ آئے گا پینڈو۔۔ مشعل ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی طرف تیار ہونے چلی گی۔۔

رائے تیار ہو کر ضراب علی شاہ کا صحن میں بیٹھے انتظار کر رہی تھی ریحان شاہ بھی آگیا۔۔ رائے ضراب نہیں آیا ابھی کیا سب نکل چکے ہیں۔۔ ریحان شاہ نے رائے کو کہا۔۔ نہیں بس وہ آنے والے ہی ہوں گے۔۔ رائے نے جواب دیا۔۔

رائے تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتی ضراب بعد میں آجائے گا مشعل نے صحن میں آتے ہوئے کہا۔۔

نہیں مشعل میں نہیں آسکتی ضراب کے ساتھ ہی آؤ گی۔۔ رائے نے جواب دیا۔۔

اب اتنی بھی کیا بات ہے رائہ تم ہمارے ساتھ جا رہی ہو کسی اور کے ساتھ تو نہیں نا تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاسکتی.. مشعل نے رائہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... وہ اس لیے نہیں جاسکتی کیوں کہ میں نے اسے کہا تھا.. پیچھے سے آتے ضرب علی شاہ نے رائہ کی جگہ خود مشعل کو جواب دیا....

بہنہ... مرضی ہے.. چلیں ریحان بھائی.. یہ کہہ کر مشعل باہر کی طرف چلی گی اور ریحان شاہ بھی اس کے ساتھ باہر آگیا..

آپ نے اتنی دیر لگا دی.. رائہ نے ضرب علی شاہ کو کہا..

ہاں دیر تو ہو گی ہے چلو اب چلتے ہیں.. یہ کہہ کر ضرب علی اور رائہ گاڑی کی طرف چلے گئے...

رائہ کو اندازہ نہیں تھا کہ یہاں گاڑی پر نہیں بلکہ پیدل چلنا پڑتا ہے زمینوں کو دیکھنے میں.. ہائی ہیل پہنے رائہ چل نہیں پا رہی تھی اور وہ کچی سڑکوں پر بار بار اپنی ہیل کی وجہ سے گرتے گرتے بچی تھی.. اور مشعل رائہ کو دیکھ دیکھ کر انجوائے کر رہی تھی..

اب سکون ملا رائہ تمہیں ایسے دیکھ کر.. مشعل دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی

رائہ کی بس ہو چکی تھی چل چل کر.. ضرب علی شاہ آگے چل کر اسے بتا رہا تھا..

اوہ... رائہ کا پاؤں بری طرح مڑا تھا.. رائہ کی آواز سن کر ضرب علی شاہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا..

کیا ہوا رائہ.. ضرب علی شاہ نے رائہ کو دیکھ جو زمین پر بیٹھ چکی تھی...

ضراب مجھ سے اور نہیں چلا جا رہا میرا پاؤں بھی مڑ گیا ہے۔۔ رائے نے اپنے پاؤں کو دباتے ہوئے کہا۔۔

اوہو دکھاؤ مجھے ضراب علی شاہ نے جب رائے کے پاؤں سے جوتی اترائی تو ہنس پڑا۔۔ یہ کیا رائے تم یہ ہیل والی جوتی کیوں پہن کر آئی ہو یہاں تو شوز پہن کر آتے ہیں میں بھی نہیں دیکھ سکا نہیں تو اس وقت تبدیل کروا دیتا۔۔ ضراب علی شاہ نے رائے کے پاؤں سے جوتی اترانے ہوئے کہا۔۔

پر مجھے تو مشعل نے کہا تھا کہ یہ پہن لو۔۔ رائے کو حیرت ہوئی کہ مشعل نے اسے ایسا کیوں کہا تھا جب اسے یہ سب پتہ تھا۔۔ مشعل نے کہا۔۔ مشعل تو ویسے گھومی ہوئی ہے اس کی کوئی بات پر دھیان نہ دیا کرو۔۔ ضراب علی شاہ کہا۔۔

چلو اب اٹھنے کی کوشش کرو۔۔ ضراب علی شاہ نے رائے کو اٹھتے ہوئے کہا۔۔ نہیں ضراب مجھ سے نہیں چلا جائے گا۔۔ رائے نے ضراب کے کندھے کا سہارا لیتے ہوئے

کہا۔۔ ہمممممم... اچھا یہ بات ہے۔۔ پر مجھ سے تو چلا جائے گا نہ۔۔ یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے رائے کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔

ضراب یہ کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا۔۔ رائے ایک دم سے کنفیوز ہوگی۔۔

افففف رائہ تم کتنی وزنی ہو افففف میری کمر... ضرب نے رائہ کو نیچے اتارتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

کیا ہوا آپکی کمر کو آپ ٹھیک تو ہیں نا رائہ اپنی تکلیف بھول کر ضرب علی شاہ کو دیکھنا شروع ہو گئی..

رائہ کو ایسے دیکھ کر ضرب ہنس پڑا..

ادھر آؤ.. ضرب علی شاہ نے رائہ کو دوبارہ اٹھا لیا...

تم تو میرے لیے ایک پھول کی طرح ہو تو تم مجھے وزنی کیسے لگ سکتی ہو اور رہی بات دوسروں کے دیکھنے کی تو دیکھ لیں تم میری وائف ہو.. ضرب علی شاہ نے رائہ کی طرف پیار سے دیکھا جو ضرب کی گردن میں ہاتھ ڈالے ضرب کو دیکھ رہی تھی..

ویسے رائہ ایک بات کہوں.. ضرب علی شاہ نے شرارتی نظروں سے رائہ کی طرف دیکھا.. جی.. رائہ نے کہا

تمہارا وزن واقعی میں ایک بکری جتنا ہی ہے..

یہ کہہ کر ضرب ہنس پڑا..

رائہ اب ضرب کی بانہوں میں تھی اور ضرب نے اسے اٹھایا ہوا تھا وہ اب کچھ نا کہہ سکتی تھی نا کر سکتی تھی.. اس لئے وہ مسکراہٹ کے ساتھ چپ کر گئی..

مشعل نے دونوں کو سامنے سے ایسے آتا دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئی.. یہ کیا بے غیرتی ہے.. یہ کہتے ہوئے وہ ریحان شاہ کے پاس چلی گی جو اس سے کچھ فاصلے پر احد رضا کے ساتھ کھڑا تھا

رتخان بھائی.. مجھے ابھی گھر جانا ہے اب مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو رہا.. مشعل نے غصے میں کہا..

کیا ہوا مشعل کچھ بتاؤ تو سہی کیا برداشت نہیں ہو رہا.. رتخان شاہ نے مشعل کو غصے میں دیکھا تو پوچھا...

میں کیا بتاؤں آپ خود دیکھ لیں مشعل نے رائے اور ضرب علی شاہ کی طرف اشارہ کیا جو گاڑی کی طرف جا رہے تھے...

کیا ہے وہاں.. اس بار احد رضا بولا..

آپ کو نظر نہیں آیا کہ وہاں کیا ہے.. مشعل نے غصے سے احد رضا کو کہا..

جی جی مجھے نظر ا رہا ہے ضرب علی شاہ نے رائے کو اٹھایا ہوا ہے اور ضرب کے ایک ہاتھ میں رائے کی جوتی ہے جو شاید ٹوٹ گئی ہو گی یا کوئی مسئلہ کر رہی ہو گی ہیل والی جو ہے اور ضرب نے رائے کو اٹھا لیا اور وہ اٹھا سکتا ہے رائے کو کیونکہ وہ اسکی بیوی ہے.. اس میں کیا غلط بات ہے بیوی کی مدد کرنا کیوں رتخان میں نے کچھ غلط کہا..

احد رضا رتخان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں کچھ غلط نہیں کہا احد.. رتخان شاہ نے بھی احد رضا بات پر رضا مندی ظاہر کی..

اچھا تو پھر سب پابندیاں ہمارے لیے ہی ہیں.. مشعل کو احد رضا کی بات پر اور غصہ آگیا تھا..

احد رضا نے مسکراتے ہوئے مشعل کی طرف دیکھا پھر اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا..

مشعل بس کرو اب اور چلو گھر ہر جگہ تم نے کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کرنا ہوتا ہے.. کیا ضرورت تھی احد کو یہ کہنے کی ضرب اور رائے کی شادی ہو چکی ہے جیتنی جلدی تم اس کو تسلیم کر لو تمہارے لیے بہتر ہے..

ریحان شاہ نے مشعل کو بازو سے پکڑتے ہوئے گاڑی میں بٹھایا..

مشعل غصے سے اپنے ناخن کو دانتوں سے چبانے لگ گئی..

مشعل گھرا چکی تھی باقی ابھی رستے میں تھے..

کمرے میں آتے ہی مشعل نے اپنا پرس زور سے بیڈ پر پھینک دیا..

یہ سمجھتی کیا ہے اپنے آپ کو رائے....

مشعل نے اپنا فون اٹھایا اور مرتضیٰ کو کال ملا دی..

مرتضیٰ آج شام حویلی میں آجانا ٹھیک سات بجے... اوکے..

اور یہ کہہ کر مشعل نے فون بند کر دیا..

آج شام کو پوری فیملی کی دعوت تھی جو شادی پر نہیں اسکے تھے کچھ پاکستان میں نہیں تھے

کچھ شہر سے باہر تھے.. ان سب کو دوبارہ بلا کر دعوت دی تھی..

پوری حویلی مہمانوں سے بھری پڑی تھی ہر طرف ہلچل تھی..

رائہ پنک کلر کی فراک پہنے ضرباب علی شاہ کے ساتھ مہمانوں سے مل رہی تھی ضرباب علی شاہ بلیک شلوار قمیض اور کندھے پر شال رکھے قیامت ڈھا رہا تھا ہر کوئی دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر بس دیکھتے ہی جا رہے تھے....

مرتضیٰ تقریب میں اچکا تھا.. مشعل مسلسل میسج پر مرتضیٰ کے ساتھ ٹچ میں تھی..
مرتضیٰ ہاتھ میں چائے کا کپ لیے ادھر ادھر گھوم رہا تھا..

دادا جان نے ضرباب علی شاہ کو آواز دے کر بلایا دادا جان کے پاس بہت سے لوگ کھڑے تھے شاید دادا جان ان سے ضرباب علی شاہ کی ملاقات کروانے چاہ رہے تھے..
رائہ تم یہی رہو میں دادا جان کی بات سن کر آیا.. ضرباب علی شاہ رائہ کو یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا..

مرتضیٰ جو پہلے سے اسی انتظار میں تھا کہ رائہ اکیلی ہو تو اس کے پاس جائے.. رائہ کو اکیلے دیکھ کر وہ اس کے پاس فوراً آگیا..

اپکو شادی مبارک ہو.. مرتضیٰ نے رائہ کے پاس آکر کہا..
رائہ مرتضیٰ کی بات پر چونک گئی..

جی تھینکس.. رائہ یہ سمجھتی تھی کہ شاید یہ ضرباب علی شاہ کے کوئی دوست یا جانے والے ہیں..
آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں اور آپ دونوں کی جوڑی بھی بہت پیاری ہے مرتضیٰ رائہ کے تھوڑا اور قریب آکر بولا..

رائہ دو قدم پیچھے ہٹ گئی..

ارے آپ گھبرا کیوں رہی ہیں.. مرتضیٰ نے رائے کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.. جس پر گھبراہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی..

مشعل سامنے کھڑی سب دیکھ رہی تھی.. چلو مشعل اب تمہاری باری ہے.. مشعل اپنی جگہ سے اٹھی اور جاتے ہوئے مرتضیٰ کو ہلکا سا دھکیل دیا جس سے چائے کا کپ رائے کے کپڑوں پر گر گیا..

اوہو ایم سوری ایکو کچھ ہوا تو نہیں جلا تو نہیں اپکا ہاتھ..

مرتضیٰ نے جلدی سے رائے کا ہاتھ تھما لیا..

ضراب علی شاہ جو دادا جان کے مہمانوں سے مل رہا تھا اس کی نظر رائے پر پڑی جس کا ہاتھ مرتضیٰ کے ہاتھوں میں تھا..

ضراب علی شاہ نے اپنی بات کو وہی چھوڑا اور رائے کی طرف آگیا..

چھوڑو میرا ہاتھ.. رائے نے مرتضیٰ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ جو تیزی سے رائے کی طرف اہا تھا آتے ہی ضراب علی شاہ نے مرتضیٰ کے منہ پر پینچ دے مارا..

تمہاری جرت کیسے ہوئی رائے کو ہاتھ لگانے کی..

ضراب علی شاہ اس پر چلایا..

ضراب علی شاہ کی آواز سے سارے لوگ یک دم خاموش ہو گئے دادا جان اور احد رضا بھی وہاں پہنچ گئے..

میں تمہاری جان لے لوں گا.. ضربا علی شاہ مسلسل مرتضیٰ کو مار رہا تھا..
رائہ سہمی ہوئی وہاں کھڑی تھی کہ یہ سب کیا ہو گیا..

ضربا روک جاؤ.. احد رضا نے آتے ہی ضربا علی شاہ کو مارنے سے روکا..
میں اس کی جان لے لوں گا.. ضربا علی شاہ مرتضیٰ کو مارنے کے لیے آگے کی طرف بڑھا..
ضربا کنٹرول کرو سب دیکھ رہے ہیں.. احد رضا نے ضربا علی شاہ کو کہا..
ایم سوری بھائی آپ پلیز جائیں یہاں سے احد رضا نے مرتضیٰ کو کہا جس کے منہ سے خون
نکل رہا تھا..
ضربا اندر چلو..

احد رضا ضربا علی شاہ کو اندر لے گیا.. رائہ بھی ضربا علی شاہ کے پیچھے اندر آئی..
رائہ تم ضربا کے ہاتھ پر پٹی کرو.. میں باہر مہمانوں کو دیکھ کر آتا ہوں..
مرتضیٰ کو مارنے سے ضربا علی شاہ کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا..
دادا جان نے احد کو آتے دیکھا..

احد کیا ہوا تھا یہ کون تھا وہ جس کو ضربا نے مارا تھا کیا بات ہوئی تھی..
دادا جان آپ پریشان نہ ہوں ہم ابھی مہمانوں کو دیکھتے ہیں پھر آپکو ساری بات بتاتا ہوں.. یہ
کہہ کر احد رضا دادا جان کو مہمانوں کی طرف لے گیا..
رائہ ضربا علی شاہ کے ہاتھ پر پٹی باندھ رہی تھی...
ضربا علی شاہ خاموشی سے رائہ کو دیکھ رہا تھا جو وہ سہمی ہوئی تھی..

رائہ نے تھوڑی ہمت کر کے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھا..

ضرب یہ کیا تھا.. رائہ نے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

وہ کمینہ تمہیں ہاتھ کیسے لگا سکتا ہے.. ضرب علی شاہ نے رائہ سے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے بولا..

ضرب آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھ پر چائے گر گئی تھی تو وہ.. رائہ کہتے کہتے روک گی.. جب ضرب علی شاہ نے رائہ کی طرف غصے سے دیکھا..

پر لگے ہی لمحے ضرب علی شاہ نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا جب اس نے دیکھا کہ رائہ اس کے اونچا بولنے سے کانپ رہی ہے..

ضرب علی شاہ نے ایک گہری سانس لی..

ادھر آؤ رائہ.. ضرب علی شاہ نے رائہ کو اوپر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا..

ضرب علی شاہ نے رائہ کے بالوں کو اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے سے ہٹایا جو اس کے گالوں کو چھو رہے تھے..

دیکھو رائہ میں تو ان بالوں کو بھی نہیں برداشت کر سکتا کہ وہ بار بار تمہارے گالوں کو چھوئے.. یہ تو پھر....

ضرب علی شاہ کہتے کہتے روک گیا..

رائہ خاموش بیٹھے ضرب علی شاہ کو دیکھ رہی تھی آج اس نے ضرب علی شاہ کا ایک الگ چہرہ دیکھا تھا...

دیکھو رائے میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تم سے جنون کی حد تک محبت کرتا ہوں تو میری محبت کو کوئی اور ہاتھ لگائے میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں.. سمجھ رہی ہو نہ تم..

ضراب علی شاہ نے رائے کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا..

ہمممممم.. رائے نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا....

ڈر تو نہیں رہی ہونا مجھ سے.. ضراب علی شاہ نے مسکراتے ہوئے رائے کو کہا..

نہیں.. وہ بس سب لوگ دیکھ رہے تھے.. رائے نے دھیمے سے کہا..

مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں ہے رائے.. کوئی تمہاری طرف دیکھے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا..

یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے رائے کو گلے لگا لیا..

میں تو آپکی ہی ہوں ضراب اپکو یقین کرنا ہوگا.. رائے نے ضراب کو کہا..

مجھے یقین ہے رائے تم پر لیکن اس دنیا پر نہیں.. ضراب علی شاہ نے اپنے بانہوں کی گرفت رائے پر مضبوط کرتے ہوئے کہا...

یہ تو ابھی شروعات ہے مس رائے شیراز آگے دیکھو ہوتا کیا ہے.. مشعل کمرے میں آتے ہی ایک قہقہہ ساتھ بولی...

بے چاری رائے... چچ چچ.. ساری دعوت خراب ہو گئی..

واہ مشعل کیا ذہانت پائی ہے تم نے بھی.. ہاہاہاہاہاہ..

اور پورا کمرہ مشعل کے قہقہوں سے گونج گیا..

سب اسلام آباد اچکے تھے.. آنے کے بعد سب خاموش تھے ایک عجیب سی خاموشی تھی شاید ضرباب علی شاہ کی خاموشی نے سب کو خاموش کیا ہوا تھا..

سب نارمل تھا ہر کوئی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا پر ضرباب علی شاہ کی اندر کی خاموشی سب کو محسوس ہو رہی تھی..

ضراباب علی شاہ سارے رستے یہ ہی سوچتا رہا کہ وہ لڑکا کون تھا جس نے رائے کا ہاتھ تھما تھا اور رائے چپ سے کھڑی تھی وہ اسے ایک تھپڑ رسید تو کر سکتی تھی.. کیا وہ اسکو جانتی ہے.. کیا مجھ سے رائے کو کچھ چھپا رہی ہے کیا

یہ سارے سوالات ضرباب علی شاہ کو شک کے کنویں میں دھکیل رہے تھے...

رائے ابھی سوئی ہوئی تھی ضرباب علی شاہ تیار ہو کر آفس کے لیے نکل آیا تھا آفس میں وہ چھٹیوں پر تھا پر پھر بھی وہ آفس آگیا تھا وہ اپنے آپ کو مصروف کرنا چاہتا تھا تاکہ اس کے دماغ سے یہ سب خیالات نکل سکے..

ارے تم یہاں کیسے...

احد رضا نے کمرے میں آتے سامنے کرسی پر بیٹھے ضرباب علی شاہ کو دیکھ کر کہا..

کیا مطلب میں آفس نہیں اسکتا کیا..

ضراباب علی شاہ نے گھبراتے ہوئے کہا..

اسکتے ہو کیوں نہیں اسکتے.. پر ابھی تو تمہاری شادی کی چھٹیاں چل رہی ہیں تو رائے کے ساتھ

وقت گزارو..

احد رضا نے ضراب علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..
صحیح کہا..

ضراب علی شاہ نے مختصر سا جواب دیا.. اور کسی سوچ میں گم ہو گیا
چلو چھوڑو سب باتیں میں نے تمہیں شام کو ہی بتانا تھا پر اب تم آگے ہو تو یہ لو تمہاری ہنی
مون کی ٹکٹیں اگی ہیں اب مزے سے رائے کے ساتھ اٹلی میں انجوائے کرنا..
احد رضا نے ضراب علی شاہ کے سامنے ٹکٹ رکھتے ہوئے کہا..
ضراب علی شاہ پہلے ٹکٹوں کو دیکھتا رہا پھر بغیر کچھ کہے اسے اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دی۔ احد رضا کو
ضراب علی شاہ کی اس حرکت پر بہت حیرت ہوئی کیونکہ ضراب علی شاہ اپنے ہنی مون کو لے
کر بہت خوش تھا پر اب ایسے یہ کیا ہوا ہے..
ہیلو مسٹر کیا ہوا ہے تم سے زیادہ میں خوش ہوں اور تمہیں کوئی خوشی نہیں ہوئی.. احد رضا نے
ضراب علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھا..
ضراب یار میں تم سے بات کر رہا ہوں احد رضا نے فائل ضراب علی شاہ کی طرف پھینکتے ہوئے
کہا..

ہاں.. کیا کہا تم نے.. ضراب علی شاہ اپنے خیالوں سے نکلتے ہوئے کہا
ضراب کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ تمہیں دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ میں وہی پچھلے پانچ سال پرانے
ضراب سے بات کر رہا ہوں جو ہمیشہ گھم سم رہتا تھا.. تمہیں کوئی خوشی نہیں ہو رہی یہ سب
ہونے سے یا کوئی اور بات ہے.. احد رضا اب ضراب علی شاہ کے رویہ سے پریشان ہو گیا تھا...

ضراب علی شاہ نے احد رضا کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا..
ضراب تم...

واقعی وہی سوچ رہے ہو.. کمال ہے یار.. ہماری اس بارے میں بات ہو چکی ہے تم کیوں نہیں اس شخص کو اپنے دماغ سے نکال رہے احد رضا نے غصے سے دیکھا..
احد میں نکالنا چاہتا ہوں پر پھر بھی میرے دماغ میں وہ سب چلنا شروع ہو جاتا ہے وہ ہی سب کچھ جو اس شام کو ہوا تھا.. ضراب علی شاہ نے اپنے اندر کی کشمکش کو بیان کرتے ہوئے کہا..

ضراب تم سچ میں پاگل ہو گے ہو.. تمہیں تو رائے پر یقین رکھنا چاہیے وہ تمہاری بیوی ہے تمہارے کہنے کے مطابق وہ سانس تک لیتی ہے اور تم اس پر شک کر رہے ہو اپنی محبت پر شک کر رہے ہو

احد رضا نے نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جو ضراب علی شاہ کی اس حرکت پر غصہ تھا..
احد تم مجھے بھی تو سمجھو... میں رائے پر شک نہیں کر رہا میں تو بس یہ....
بس ضراب بس بہت ہو گیا... احد رضا نے ضراب کو کہتے کہتے ٹوک دیا..

تم مجھے ایک بات بتاؤں..

تم نے شادی سے پہلے سب کچھ معلوم نہیں کیا تھا کیا؟ رائے کی کال ریکارڈ سے لے کر اسکی امی۔ میل آئی ڈی تک تو تم چیک کروا چکے تھے جو بہت ہی غیر اخلاقی ہے اور اس کے

بعد بھی تم رائے کے بارے میں ایسا سوچ رہے ہو شرم آنی چاہیے تمہیں اب تم نے ایسا کچھ کہا تو پھر مجھ سے بات نا کرنا اوکے اور یہ ٹکٹ پکڑوں اور اپنا ہنی مون انجوائے کرو..

احد رضا نے ضراب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ نے ایک گہرا سانس لیا۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو احد شاید میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں..

شکریہ احد.. ضراب علی شاہ نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

رائے جب اٹھی تو اسے معلوم ہوا کہ ضراب علی شاہ صبح صبح گھر سے نکل چکے ہیں.. رائے پہلے ہی ضراب علی شاہ کے رویہ سے ڈری ہوئی تھی اور پھر ضراب علی شاہ کی باتیں اور اب اس طرح گھر سے بغیر بتائے چلے جانا رائے کو ڈسٹرب کر رہا تھا..

کیا ضراب کبھی زندگی میں یقین کر پائے گا وہ تو لگتا ہے کہ مجھ پر بھی یقین نہیں کرتے... پر میں تو ان سے بے حد محبت کرتی ہوں وہ مجھ پر یقین رکھتے ہیں..... شاید....

رائے شیشے کے سامنے کھڑے بالوں میں کنگھی کرتے سوچ رہی تھی..

کن سوچوں میں گم ہے ہماری مسز... ضراب علی شاہ نے رائے کو اپنی بانہوں کی گرفت میں لیتے ہوئے کہا جس کو ضراب علی شاہ کے آنے کا زرا بھی احساس نہیں ہوا..

رائے ضراب علی شاہ کی آواز پر چونک گئی..

آپ.... آپ کب آئے؟

کہاں گئے تھے؟

مجھے بتایا کیوں نہیں؟

رائہ نے ایک ہی سانس میں ضرب علی شاہ سے اتنے سوال کر دیئے۔

بس بس کیا جان لو گی میری اتنا کچھ پوچھ لیا ہے پتہ ہے تم مجھے میس کر رہی تھی۔ ایم سوری

میں بتا کر نہیں گیا۔ ضرب علی شاہ نے رائہ کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کہا۔

پر مجھے جانا ہے آپ کہاں گئے تھے۔ رائہ نے مڑتے ہوئے کہا۔

کیا واقعی جانا ہے تمہیں۔ کیا سن سکو گی کے میں کہاں تھا۔ ضرب علی شاہ نے تھوڑا سیریس

ہو کر کہا۔

ضرب علی شاہ کو ایسے دیکھ کر رائہ کی سانس وہی روک گئی۔ اس کے دماغ میں سو خیال

آ رہے تھے۔

بتاؤ سن سکو گی۔ ضرب علی شاہ نے اپنی بات کو دوہرایا۔

جی۔ جی۔ کیوں نہیں ایسی بھی کیا بات ہے میں سن لو گی۔ رائہ نے کہہ دیا پر وہ اندر سے

ڈری ہوئی تھی۔

آؤ ادھر بیٹھو۔ ضرب علی شاہ نے رائہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

اب اپنی آنکھیں بند کرو۔ ضرب علی شاہ نے رائہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

رائہ نے بغیر کچھ کہے اپنی آنکھیں بند کر لی۔

ضراب علی شاہ رائے کو کافی دیر ایسے دیکھتا رہا وہ آنکھیں بند کیے ضراب علی شاہ کے سامنے بھیٹی تھی..

لگے ہی لمحے ضراب علی شاہ نے پیار سے رائے کے ہونٹوں کو چوم لیا..
ایم سوری میں نے تمہیں پریشان کیا.. ضراب علی شاہ نے رائے کے چہرے کو اپنے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا..

یہ دیکھو ہمارے ٹکٹ آگے ہیں ہم پرسوں اٹلی کے لیے جارہے ہیں اور میں صبح اسی کام سے گیا تھا تمہیں سرپرائز دینے کے لیے..

ضراب علی شاہ نے بڑی آسانی سے اپنے آپ کو کور کر لیا تھا..
اوہو سچ میں.. رائے نے ٹکٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا..

لیکن آپ مجھے کوئی میسج بھی تو چھوڑ سکتے تھے نا میں اتنی پریشان ہو رہی تھی.. رائے نے گلہ کرتے ہوئے کہا

اچھا بابا اب معافی مل سکتی ہے کیا.. آئندہ ایسا نہیں ہوگا.. ضراب علی شاہ نے اپنے دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ کو اس طرح دیکھ کر رائے مسکرا دی اور ضراب علی شاہ کو گلے لگا لیا...

ریحان شاہ لیپ ٹاپ میں گھس کر کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا..

رتحان بھائی کیا اتنی غور سے ڈھونڈ رہے ہو.. مشعل کی آواز پر رتھان شاہ نے فوراً لیپ ٹاپ کو بند کر دیا..

مشعل کمرے میں آنے سے پہلے دروازے پر دستک دیتے ہیں تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ.. رتھان شاہ مشعل کا ایسا آنا اچھا نہیں لگا..

کیا ہو گیا ہے رتھان بھائی دروازہ کھولا تھا تو میں اگی بور ہو رہی تھی..

مشعل نے ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے کرسی پر بیٹھ گئی..

اچھا مشعل ایک بات تو بتاؤ.. رتھان شاہ نے مشعل کی طرف بغیر دیکھے کہا..

جی رتھان بھائی دو پوچھ لیں باتیں.. مشعل نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا..

جب سے ہم گاؤں سے آئے ہیں تم بڑی خوش نظر ارہی ہو کیا بات ہے کچھ ہوا ہے گاؤں

میں کیا.. رتھان شاہ نے ترچھی نظر سے مشعل کی طرف دیکھا..

مشعل کا چائے کا گھونٹ وہی روک گیا..

کیا مطلب میں خوش نہیں رہ سکتی کیا.. مشعل نے کھانستے ہوئے کہا چائے کا گھونٹ کو

روکتے ہوئے اسکو کھانسی اگی تھی..

آپ لوگ بھی نہ کبھی مجھے خوش نا دیکھنا. میں نے نہیں بیٹھنا آپ کے پاس توبہ ہے..

مشعل گھبراتے ہوئے کہہ کر رتھان شاہ کے کمرے سے باہر نکل آئی..

ہمممم... پتہ تو میں کروا ہی لو گا مشعل کیا وجہ ہے رتھان شاہ نے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے

ہوئے کہا... کوئی تو وجہ ہے مشعل کوئی تو وجہ ہے..

رتحان شاہ نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا...

کمرے سے باہر نکل کر مشعل نے گہری سانس لی اور مڑ کر رتحن شاہ کے کمرے کی طرف دیکھا..

کہیں رتحن بھائی کو شک تو نہیں ہو گیا.. پر میں نے کوئی نشان ہی نہیں چھوڑا جس سے پتہ چلے کہ گاؤں میں جو ہوا اسکے پیچھے میرا ہاتھ ہے.. مشعل نے چائے کے کپ پر اپنی انگلیوں کو پھرتے ہوئے سوچا..

مشعل ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑی.. جہاں اسکی امی کسی سے کال پر بات کر رہی تھی.. یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ دونوں کو خوش رکھے.. پھپھو نے دعائیں دے کر فون بند کر دیا.. کس کی کال تھی امی.. مشعل نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا..

تمہارے نانا جان کی کال تھی ماشاء اللہ ضراب اور رائے کی ٹکٹ آگئیں ہیں اٹلی کی وہ پرسوں روانہ ہوں گے.. پھپھو نے مشعل بڑی خوشی سے بتاتے ہوئے کہا..

اوہو تو ہنی مون پر جائیں گے.. وہ کبھی ایک شہر سے دوسرے شہر تک نہیں گی ہوگی اور اب اٹلی جائے گی مشعل نے طنزیہ انداز میں کہا..

بری بات ہے مشعل ایسے کسی کو نہیں کہتے بس ہر انسان کی اپنی قسمت ہوتی ہے.. پھپھو نے مشعل کو سمجھانے کے انداز سے کہا..

صحیح کہا امی آپ نے.. دیکھو وہ جا بھی پاتی ہے کہ نہیں.. مشعل نے دھیمی آواز میں کہا اور مسکرا دی..

امی میں نانا جان کی طرف جا رہی ہوں رات کو رائے سے بات ہوئی تھی کچھ شاپنگ کرنی ہے.. مشعل نے جاتے ہوئے اپنی امی کو بتایا..

مشعل کو ہنی مون کے پتہ چلنے کے بعد ہی مشعل نے رائے کو کال کر دی کہ وہ اسکو شاپنگ کروا دے گی جانے کے لیے اس پر دادا جان نے بھی رضامندی ظاہر کر دی اور ضربا علی شاہ نے بھی..

اسلام علیکم نانا جان... مشعل نے گھر میں داخل ہوتے ہی دادا جان کو گلے لگا کر کہا.. اگی میری بیٹی.. تم تو میری جان ہو دادا جان نے مشعل کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

نانا جان رائے ابھی تیار نہیں ہوئی کیا اور ان کے ہسبنڈ بھی نظر نہیں آرہے.. مشعل نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا..

مشعل بیٹی رائے کو میں نے بتا دیا ہے وہ ارہی ہوگی اور ضربا ایبیبیسی گیا ہوا ہے اسکو کوئی کام تھا.. دادا جان نے مشعل کو بتایا..

اوکے میرے پیارے نانا جان آپ اپنا خیال رکھیں گا ہم بس ابھی گے اور ابھی آئے.. مشعل کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی کیونکہ وہ جو کرنے جا رہی تھی اس کے لیے اب رستہ صاف تھا..

نہیں بیٹا آرام سے شاپنگ کرنا کوئی جلدی نہیں ہے.. دادا جان نے جواب دیا..

اوکے نانا جان.. میں گاڑی میں ہوں رائے آئے تو اسے باہر بھیج دینا.. مشعل یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئی..

باہر جاتے ہی مشعل نے مرتضیٰ کو کال ملا دی.. پہنچ جاؤ میں بس آرہی ہوں.. مشعل نے یہ کہہ کر Centaurus mall ہیلو مرتضیٰ تم کال بند کر دی..

ایم سوری مشعل تمہیں انتظار کرنا پڑا وہ ضراب کی کال آگئی تھی.. رائے کی آواز سے مشعل گھبرا گئی..

کیا ہوا مشعل تم اتنا گھبراہی کیوں ہو سب ٹھیک ہے نا.. رائے نے مشعل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..

ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں تم اچانک بولی تو میں ڈر گئی یہاں کے حالات تو تمہیں پتہ ہے نا مشعل نے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا..

ہمممم.. رائے نے حیرت سے مشعل کی طرف دیکھا جو بہت گھبراہی ہوئی لگ رہی تھی..

چلو چلیں.. یہ کہہ کر رائے اور مشعل ڈرائیور کے ساتھ مارکیٹ کی طرف روانہ ہو گئے..

*****۱

اففف مشعل میں میں تمھک گئی ہوں.. رائے چلتے چلتے روک گئی..

ارے رائے تم نے کبھی ایسے شاپنگ نہیں کی کیا.. مشعل نے رائے کی طرف طنزیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا..

رائہ نے مشعل کی بات کو اگنور کر دیا کیونکہ ضرب علی شاہ نے رائہ کو کہا تھا کہ مشعل کی باتوں کی طرف دھیان مت دیا کرو۔

چلو مشعل اب چلتے ہیں شام بھی ہونے والی ہے رائہ مال کے گیٹ کی طرف چل پڑی۔
مرضی ہے میڈم کی مشعل بھی رائہ کے پیچھے چل پڑی۔

مشعل نے ڈرائیور کو پہلے ہی کھانا کھانے بھیج دیا تھا اور کہا تھا کہ جب میں کال کرو تو تب آئے گا۔

مشعل یہ ڈرائیور کہاں ہے رائہ نے گاڑی میں سامان رکھتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ کچھ کھانے گیا ہو گا آجائے گا ابھی۔ مشعل نے بھی شاپنگ بیگ رکھتے ہوئے کہا۔

تمہیں کچھ چاہیے رائہ میں اپنے لیے چائے لینے جا رہی ہوں مشعل نے رائہ سے کہا۔

ہاں میرے لیے بھی لے آنا تمہکاوٹ دور یو جائے گی۔ رائہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

مشعل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ اگی۔

کچھ دیر بعد مشعل دو چائے کے کپ لے آئی۔ یہ لو مزے کی چائے۔ مشعل نے رائہ کو

چائے کا کپ دیتے ہوئے کہا۔

تھینکس مشعل۔ رائہ نے یہ کہہ کر چائے کا کپ اپنے ہونٹوں سے لگایا۔

یہ ڈرائیور ابھی تک نہیں آیا رائہ نے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

آجائے گا تم چائے انجوائے کرو دیکھو کتنا اچھا موسم ہے مشعل نے اپنے موبائل سے میسج لکھتے ہوئے کہا۔

چائے پیتے ہی رائے کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا..

مشعل پتہ نہیں مجھے چکر کیوں آرہے ہیں.. رائے نے اپنے سر کو جھٹکاتے ہوئے کہا..

وہ تم تھک گئی ہونا اس لئے رائے تم آرام سے ٹیک لگا لو ٹھیک ہو جاو گی..

مشعل نے رائے کو گاڑی کی سیٹ پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا..

اور اگلے ہی لمحے رائے کو کچھ ہوش نہیں تھا وہ بیہوشی کی حالت میں تھی..

چائے لینے کے بعد مشعل نے رائے کی چائے میں بیہوشی کی دوائی ڈال دی تھی..

اجاؤ جلدی سے مشعل نے مرتضیٰ کو گاڑی میں بیٹھائے ہوئے کہا..

اوکے مشعل ڈیر... مرتضیٰ نے مشعل کی طرف مسکرا کر دیکھا..

یہ پوز کیسا ہے مشعل... مرتضیٰ رائے کی بیہوشی کی حالت میں اپنے ساتھ تصاویر لے رہا تھا..

زیادہ فری نہ ہو مرتضیٰ آخر کار شاہ خاندان کی بہو ہے.. اور ساتھ میں مشعل نے زور کا قہقہہ

لگایا...

واقعی مشعل شیطان بھی تم سے پناہ مانگتا ہو گا.. مرتضیٰ نے قہقہہ لگاتے ہوئی مشعل کی

طرف دیکھ کر کہا..

چلو اب جاؤ اور مجھے یہ سب واٹس اپ کر دینا اور ہارڈ کاپی میں بھی اوکے.. مشعل نے جب

سامنے سے آتے ہوئے ڈرائیور کو دیکھا تو مرتضیٰ کو جانے کا کہا..

مشعل بی بی اپنے تو کال کی نہیں تو میں فارغ ہو گیا تھا تو آگیا..

ڈرائیور نے گاڑی میں سوار ہوتے کہا..

کوئی بات نہیں ہم بھی ابھی آئے ہیں.. مشعل نے رائے کی طرف دیکھا جو نیم بیہوشی میں تھی..

مشعل جب گھر آئی تو گھر میں سامنے کوئی موجود نہیں تھا.. دادا جان آرام کر رہے تھے اس لیے مشعل کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی وہ رائے کو اس کے کمرے تک لے کر جانے میں.. کچھ دیر بعد رائے کو ہوش آگیا تھا.. اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ اپنے بیڈ روم میں بستر پر تھی..

میں یہاں کیسے آئی.. رائے نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا..

ارے رائے تم جاگ گی.. مشعل نے کمرے میں آتے ہوئے رائے کو دیکھ کر کہا جو اپنے سر کے بوجھل پن سے پریشان تھی..

مشعل میں یہاں کیسے آئی.. مطلب ہم تو گاڑی میں تھے نا.. رائے نے مشعل کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا..

ہاں تم گاڑی میں سو گی تھی رستے میں گاڑی خراب ہو گی تھی تو وہاں کافی دیر ہو گی تھی اور پھر تم شاید نیند میں تھی اور میں تمہیں یہاں آکر لیٹا دیا.. اب کیوں کہ تم جاگ گی ہو تو میں اب چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے.. اور بیسٹ آف لک فار یور ہنی مون.. مشعل نے فاتحانہ انداز میں کہا.. جو رائے کو بھی عجیب لگا.. مشعل اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گی

تھوڑی دیر بعد ضرباب علی شاہ بھی گھر آگیا..

ہو گی مسز شاپنگ.. ضرباب علی شاہ نے آتے ہی رائے کو کہا جو اپنے سر کو پکڑ کر بیٹھی تھی..

رائہ کو اندازہ ہی نہیں ہوا کہ کب ضرباب علی شاہ کمرے میں آیا ہے۔۔
 کیا ہوا رائہ طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔ ضرباب علی شاہ نے رائہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔
 ضرباب علی شاہ کے چھونے سے رائہ نے چونک کر ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھا۔۔
 آپ کب آئے۔۔ رائہ نے ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔
 ابھی آیا ہوں تمہیں کیا ہوا ہے۔۔ ضرباب علی شاہ نے رائہ کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے
 کہا۔۔

بس سر میں تھوڑا درد ہے شاید سردی لگ گئی ہے شلپنگ کرتے ہوئے۔۔
 ضرباب علی شاہ کو رائہ کا یہ رویہ عجیب سا لگا جیسے وہ اس سے کچھ چھپا رہی ہو۔۔
 ضرباب جو پہلے ہی اس دن کے واقعہ کو بھول نہیں پا رہا تھا رائہ کو ایسے دیکھ کر سوچ میں پڑ
 گیا۔۔

کوئی تو بات ہے جو رائہ مجھ سے چھپا رہی ہے۔۔ ضرباب علی شاہ نے رائہ کی طرف دیکھا۔۔
 رائہ کیا ہوا ہے تم اتنی چپ اور ڈری ہوئی کیوں ہو۔۔ ضرباب علی شاہ نے رائہ کا ہاتھ پکڑتے
 ہوئے کہا جو برف کی طرح سرد تھا۔۔

نہیں ضرباب کچھ نہیں ہے میں چائے بنانے جا رہی ہوں آپ کے لیے بناؤ رائہ نے اپنے آپ
 کو نارمل کرتے ہوئے ضرباب علی شاہ کو کہا۔۔

پکی بات ہے نا کہ کوئی بات نہیں۔۔ ضرباب علی شاہ نے اپنی بات کو دوہراتے ہوئے کہا۔۔
 جی۔۔ جی مائی سویٹ ہارٹ۔۔ رائہ نے ضرباب علی شاہ کے گال پر چومتے ہوئے کہا۔۔

او کے ٹھیک ہے بنا لو چائے میں بھی پیو گا۔۔ ضرباب علی شاہ نے پیار سے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ضراب علی شاہ کو احد رضا کی باتیں یاد آگئیں تھیں اس لیے ضرباب نے فوراً اپنے دماغ سے شک کو ختم کیا اور رائے کی بات کا یقین کرتے ہوئے اپنے آپ کو نارمل کیا۔۔

رائے کچن میں چائے بنانے چلی گئی اور ضرباب علی شاہ دادا جان کے پاس چلا گیا۔۔
مجھے کچھ یاد کیوں نہیں اربا۔ میں کبھی اتنی گہری نیند نہیں سوئی میری نیند ہی اتنی کچی ہے کہ فوراً اٹھ جاتی ہوں تو میں پھر اپنے کمرے تک کیسے آئی مجھے یاد کیوں نہیں اربا۔ رائے کچن میں چائے بناتے ہوئے سوچ رہی تھی پر اسے اپنی بات کا جواب نہیں مل رہا تھا۔۔

یہ لیں چائے۔۔ رائے چائے لے کر دادا جان کے پاس آگئی جہاں ضرباب علی شاہ بھی تھا۔۔
رائے میں یہ سوچ رہا تھا کہ جانے سے پہلے تمہارے امی کے گھر سے چکر بھی لگا لیں۔۔ فلائٹ رات کی ہے تو ہم دوپہر کو مل آئے گے ضرباب علی شاہ نے رائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔
جی ٹھیک ہے۔۔ رائے نے جواب دیا۔۔ اور پھر دونوں دادا جان کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔

صبح ہوتے ہی ضرباب علی شاہ گھر میں بتا کر آفس کے لیے نکل گیا تھا گلے کچھ دونوں کا پلان بتانے کہ اسکی غیر موجودگی میں کام نارو کے۔۔

رائہ نے ناشتہ کرنے کے بعد نمرہ کو کال ملا دی کل سے رائہ بہت پریشان تھی وہ کسی اور سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ اور صبح سے اس کا دل گھبرا رہا تھا۔ جیسے کچھ ہونے والا ہے۔۔ ہیلو برائیڈل۔۔ کیسی ہو۔۔ نمرہ نے آتے ہی رائہ کو کہا جو منہ لٹکائے بیٹھی تھی۔۔

رائہ کو ایسے بیٹھے دیکھ کر نمرہ پریشان ہو گئی۔۔

کیا ہوا رائہ ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔ نمرہ نے رائہ کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا جو آنسوؤں سے گیلا تھا۔۔

ارے رائہ کیا ہوا۔۔ نمرہ نے فوراً رائہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

رائہ جو کل رات سے پریشان تھی نمرہ کے گلے لگ کر اپنے دل کا بوجھ رو کر نکال رہی تھی۔۔

اچھا چپ کرو شاباش رائہ۔۔ ضراب نے کچھ کہا ہے کیا۔۔ نمرہ نے رائہ کو اپنے سے الگ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

رائہ نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔

تو پھر کیا ہوا ہے تم مجھے آرام سے بتاؤ اور پہلے رونا بند کرو نمرہ نے رائہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

رائہ نے اپنے آنسو کنٹرول کرتے ہوئے نمرہ کو سب کچھ بتایا جو کل ہوا۔۔۔

نمرہ سب سن کر سوچ میں پڑ گئی۔۔

نمرہ تم نے مجھے کہا تھا کہ مشعل سے بچ کر رہنا۔۔ تو جو کل ہوا میں ڈر گئی ہوں میرا سر ابھی بھی گھوم رہا ہے میں کبھی ایسے نہیں سوئی۔۔ کہیں مشعل نے کچھ کیا نہ ہو۔۔ میں ضراب کو

بھی نہیں بتا پائی اس دن کے غصے سے میں ڈر گی ہوں اور مشعل ہے بھی ان کی لاڈلی...
رائہ یہ کہتے ہوئے رو پڑی..

اچھا رائہ پہلے چپ کرو.. اب میری بات سنو.. تم نے جو مجھے کہا وہ واقعی ایک ابنارمل ہے پر
ابھی تم سب بھول کر اپنے ہنی مون پر جاؤ میں کچھ سوچتی ہوں اور پتہ کرواتی ہوں احد کو کہہ
کر وہ ڈرائیور سے پوچھ لے گا اپنی طرف سے اوکے اب پریشان نہ ہو اور ریلیکس کرو نمہ نے
رائہ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا پر وہ خود رائہ کی بات پر پریشان ہو گی تھی کیونکہ وہ مشعل کی
عادت سے واقف تھی..

نمہ نے رائہ کو تو نارمل کر دیا تھا پر وہ خود نارمل نہیں ہو رہی تھی نمہ نے احد رضا کو کال ملا
دی اور فوراً ملنے کا کہا اور ضراب علی شاہ کے گھر سے باہر نکل آئی..
رائہ ساری پیکنگ مکمل کر چکی تھی نمہ سے بات کر کے وہ خود کو کافی مطمئن محسوس کر رہی
تھی..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ****

ضراب علی شاہ آفس کے کاموں کو جلدی سے ختم کر رہا تھا رائہ کی امی کے گھر بھی جانا تھا
اور پھر نکنا بھی تھا.

ضراب علی شاہ کے موبائل پر مسلسل میسج آرہے تھے جس کو وہ انور کر کے کام مکمل کر رہا
تھا..

سر یہ آپ کے نام پر کورئیر آیا ہے۔۔ آفس بوائے نے ضرباب علی شاہ کے کمرے میں آتے ہی ضرباب کو ایک خاکی رنگ کا پیکٹ دیتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے میز پر رکھ دو۔۔ ضرباب علی شاہ نے آفس بوائے کو بغیر دیکھے کہا۔۔

سر جو دے کر گئے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ یہ بہت ضروری اور اہم ہے تو لازمی طور پر دیکھ لیں۔۔ آفس بوائے نے اس آدمی کا میسج ضرباب علی شاہ کو دیا جو یہ پیکٹ دے کر گیا تھا۔۔ ضرباب علی شاہ نے پہلے آفس بوائے کی طرف دیکھا اور پھر اس پیکٹ کی طرف دیکھا۔۔ جو اسکے ہاتھ میں تھا۔۔

اوکے ٹھیک ہے رکھ دو۔۔ ضرباب علی شاہ نے اسے میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

آفس بوائے نے وہ پیکٹ میز پر رکھا اور چلا گیا۔۔

ضراباب علی شاہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔

رائہ کی کال پر ضرباب علی شاہ نے موبائل فون کو دیکھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔ جی مسز۔۔ فون اٹھاتے ہی ضرباب علی شاہ نے کہا۔۔

آپ ابھی آفس سے نہیں نکلے بہت دیر ہو گئی ہے آپ کو یاد ہے نا کہ ہم نے امی کی طرف جانا ہے۔۔ رائہ نے کہا۔۔

اوہو ہاں میں تو کام میں بھول ہی گیا تھا ضرباب علی شاہ نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر 1 بج چکا تھا۔۔

او کے ڈیئر تم فون رکھو میں بس ابھی اپنی کیوٹ وائف کے پاس آیا.. یہ کہہ کر ضرباب علی شاہ نے فون بند کر دیا..

جلدی کرو بہت دیر ہو گئی ہے نہیں تو رائے کی باتوں سے بچ نہیں سکو گے.. ضرباب علی شاہ چیزیں سمٹتے ہوئے کہہ رہا تھا..

او کے سب ٹھیک ہے اب ضرباب علی شاہ نے ٹیبل پر نظر مارتے ہوئے کہا..
اچانک اس کی نظر اس پیکٹ پر پڑی جو کچھ دیر پہلے اسے آفس بوائے دے کر گیا تھا..
کیا ہے اس میں جو بہت ضروری ہے ضرباب علی شاہ نے پیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا ساتھ ہی ضرباب علی شاہ کے فون کی پھر سے گھنٹی بجی.. ضرباب علی شاہ نے ایک ہاتھ میں پیکٹ پکڑا اور دوسرے سے فون اٹھایا جو احد رضا کا تھا..

ہاں احد بولو کیا بات ہے.. ضرباب علی شاہ نے پیکٹ کو دیکھتے ہوئے کہا..
ضراباب میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے تم گھر اجاؤ میں وہاں ہی ہوں.. احد رضا نے کہا..

ضراباب علی شاہ احد رضا کی بات بھی سن رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ پیکٹ کو بھی کھول رہا تھا..
اور اگلے ہی لمحے ضرباب علی شاہ کے سامنے وہ تھا جو وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا..
ضراباب تم میری بات سن رہے ہو نا.. احد رضا نے ضرباب کو کہا..

احد میں بعد میں تمہیں کال کرتا ہوں ضرباب علی شاہ نے یہ کہہ کر کال بند کر دی..

ضراب علی شاہ پر تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی تھی.. یہ نہیں ہوسکتا.. نہیں رائے مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی.. وہ ایسی نہیں ہے.. نہیں رائے.. نہیں.. ضراب چیخ رہا تھا.. ایک ایک تصویر ضراب علی شاہ پر بجلی کی طرح گر رہی تھی.. یہ تو وہی لڑکا ہے جس نے رائے کو ہاتھ پکڑا تھا.... اس کا مطلب رائے مجھے دھوکہ دے رہی تھی میرے جذبات سے کھیل رہی تھی اتنی معصوم صورت کے پیچھے اتنا گندہ چہرہ..

ضراب علی شاہ غصے سے تصویروں کے ساتھ آفس سے نکال پڑا.... کیا ہوا احد.. ضراب نے کچھ کہا.. نمرہ نے احد رضا سے کہا جو ابھی دادا جان کے گھر ہی تھے.. اور نمرہ نے احد رضا کو سب بتا دیا تھا..

نہیں پتہ نہیں کیا ہوا ہے ضراب کو بغیر کچھ کہے اسنے کال بند کر دی ہے.. احد رضا نے کہا..

مجھے لگ رہا ہے کہ کچھ غلط ہونے والا ہے.. نمرہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا.. احد کیا ہوا ہے تم سب پریشان کیوں لگ رہے ہو.. دادا جان نے نمرہ اور احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جن کے چہرے پر پریشانی صاف دکھائی دے رہی تھی..

اتنے میں باہر گاڑی روکنے کی آواز آئی...

ضراب علی شاہ گھر پہنچ چکا تھا.. ضراب کی آنکھیں غصے کی وجہ سے خون کی طرح سرخ تھی.. رستے میں آتے ضراب علی شاہ کی آنکھوں سے آنسو کی بھی بارش بھی ہوئی تھی تصاویر کو دیکھ

کمر ضراب علی شاہ کا دل ٹوٹ چکا تھا اور وہ ایک زخمی شیر کی طرح پاگل ہو چکا تھا جو اپنی سمجھ بوجھ گنوا دیتا ہے اور اپنے سامنے آنے والے ہر ایک کو بھی زخمی کر دیتا ہے...
 ضراب علی شاہ غصے سے اندر داخل ہوا.. سامنے احد رضا نمرہ اور دادا جان کو دیکھ کر وہی روک گیا..

اوہو تو آپ سب پہلے سے ہی میرا تماشا دیکھنے آئے ہو سب جمع ہیں دیکھو دیکھو کیسے ضراب کو ایک بار پھر دھوکہ ملا کیسے اسے برباد کیا گیا.. آنکھوں میں غصہ لیے وہ سب کی طرف دیکھ رہا تھا..

اور سب اسی بات پر کنفیوز تھے ہوا کیا ہے..

ضراب علی شاہ یہ کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف مڑا..

ضراب میری بات سن کر جاو.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو پیچھے سے آواز دی..

ضراب علی شاہ نے غصے سے احد رضا کی طرف دیکھا..

چپ....چپ.. سمجھ گئے تم.. کوئی بات نہیں اوکے..

اور نہ کوئی میرے پیچھے آئے گا.. ضراب علی شاہ نے زمیلی آنکھوں سے احد رضا کی طرف دیکھا

آج سے پہلے ضراب علی شاہ نے کبھی اس لہجے میں احد رضا سے بات نہیں کی..

احد رضا ضراب علی شاہ کو اس حالت میں دیکھ کر اس کے پیچھے جانے لگا تو نمرہ نے احد رضا کو

بازو سے پکڑتے ہوئے روک لیا..

روک جاؤ احد ایسے لوگ خود اپنی خوشیوں کو تباہ کر دیتے ہیں..

احد تم مجھے کیوں نہیں بتا رہے کیا ہوا ہے دادا جان نے احد رضا سے دوبارہ پوچھا..
 دادا جان ہمیں خود نہیں پتہ کیا ہوا ہے.. احد رضا نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جو جان گیا تھا
 کہ ضرباب علی شاہ جواب کرے گا وہ اسکی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہوگی..

سرخ رنگ کا فراک پہنے شیشے کے سامنے کھڑے اپنے بالوں کو بناتے ہوئے وہ ضرباب علی شاہ
 کا انتظار کر رہی تھی...
 دروازہ کھولنے کی آواز سے رائے نے مسکرا کر ضرباب علی شاہ کی طرف دیکھا جو اندر داخل ہو رہا
 تھا..

آپ اگے میں تیار ہوں.. رائے ضرباب علی شاہ کی طرف بڑھی..
 رائے کو سرخ رنگ کے فراک میں دیکھ کر ضرباب علی شاہ دروازے کے پاس ہی روک گیا..
 رائے پر سرخ رنگ بہت جچتا تھا..

کتنا مکار چہرہ ہے تمہارے اس معصوم سے چہرے کے پیچھے..

ضراب علی شاہ نے رائے کو دیکھ کر دل میں سوچا..

رائے نے ضرباب علی شاہ کے قریب آکر اسکی شرٹ کا کلر ٹھیک کرنا چاہا جو خراب ہوا تھا..
 رائے کے ہاتھ لگتے ہی ضرباب علی شاہ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا..

ضراب علی شاہ نے پہلے رائے کی طرف دیکھا پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے تصاویر کو..
 ہاتھ نہ لگانا مجھے.. ضرباب علی شاہ نے غصے سے رائے کو کہا..

جو ضراب علی شاہ کی غصے سے اونچی آواز سے ڈر کر پیچھے ہو گی۔
 کیا ہوا ہے ضراب آپ کو۔۔ رائے نے ڈرتے ڈرتے ضراب علی شاہ سے پوچھا۔
 مجھ سے پوچھ رہی ہو کیا ہوا ہے تم مجھے بتاؤ گی کہ کیا چل رہا ہے۔
 میرے پیچھے مجھے کیسے تم بیوقوف بنا رہی ہو بتاؤ رائے بتاؤ۔
 میں ہی تمہیں ملا تھا کیا جس کو تم نے دھوکا دینا تھا۔۔ کتنی محبت کی تھی تم سے میں نے اور
 تم نے مجھے یہ صلہ دیا بولو رائے چپ کیوں ہو۔
 ضراب علی شاہ کی آواز کمرے سے باہر ارہی تھی دادا جان آواز سن کر ضراب علی شاہ کے
 کمرے کی طرف بڑھے۔

نہیں دادا جان آپ روک جائیں ضراب بہت غصے میں ہے پلیز۔
 احد رضا نے نے دادا کو التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
 رائے میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں بتا کیوں نہیں رہی۔
 ضراب علی شاہ نے رائے کے بازو کو زور سے پکڑا ہوا تھا جس کی تکلیف سے رائے کی آنکھوں میں
 آنسو آرہے تھے۔

ضراب مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔ پلیز میرا بازو چھوڑ دیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ رائے درد
 سے ترپ رہی تھی پر ضراب علی شاہ کو رائے پر زرا بھی رحم نہیں اہا تھا۔

اچھا بہت درد ہو رہا ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے اور جو درد تم نے مجھے دیا اسکی پرواہ نہیں ہے تمہیں کیا.. ضربا علی شاہ نے اپنے ہاتھ کی گرفت کو رائے کے بازو پر مزید سخت کرتے ہوئے کہا..

ضربا پلیر مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہے ہیں.. مجھے چھوڑیں رائے نے زور سے جھٹکے کے ساتھ ضربا علی شاہ سے اپنا بازو چھڑایا..

رائے نے اپنی آنسو سے بھری آنکھوں سے ضربا علی شاہ کی طرف دیکھا جو اسے اسکی غلطی بتائے بغیر اسے سزا دے رہا تھا

یہ دیکھو.. یہ کیا ہے یہ ہے تمہاری محبت.. مجھے دھوکہ دیا تم نے رائے مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کہ تم میرے ساتھ ایسا کرو گی.. ضربا علی شاہ نے تم تصاویر رائے کی طرف اچھالتے ہوئے کہا..

اب ضربا علی شاہ کے لہجے میں بے بسی تھی اور آنکھوں میں آنسو تھے.. وہ جاکر صوفے پر جا کر بیٹھ گیا..

رائے کے ارد گرد تمام تصاویر بکھری پڑی تھی جس میں رائے اس لڑکے کے کندھے پر سر رکھے سو رہی تھی اور کچھ تصاویر میں اس لڑکے نے اپنا ہاتھ رائے کے چہرے پر رکھا تھا اور کئی تصاویر میں وہ رائے کو چوم رہا تھا..

تمام تصاویر دیکھ کر تو رائے کے پاؤں تلے زمین نکل گئی..

نہیں.. نہیں.. یہ سچ نہیں ہے ضراب یہ سچ نہیں ہے آپ میرا یقین کریں پلیز ضراب.. رائے
ضراب علی شاہ کی طرف بڑھی جو اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے بیٹھا تھا..

ضراب میری بات سننے یہ سب جھوٹ ہے سب غلط ہے یہ سب سچ نہیں ہے میرا یقین کریں
یہ سچ نہیں ہے رائے نے تصاویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ضراب علی شاہ کو کہا
رائے کا چہرہ آنسو سے تر تھا اس پر وہ الزام لگایا گیا تھا جو اس نے کیا ہی نہیں تھا..
رائے روتے ہوئے ضراب علی شاہ سے التجا کر رہی تھی کہ وہ اس پر یقین کرے..
چپ ہو جاؤ رائے خدا کا واسطہ ہے چپ ہو جاؤ...
ضراب علی شاہ رائے پر چیختے ہوئے بولا..

پلیز ضراب میری ایک بار بات تو سن لے پلیز... رائے نے روتے ہوئے ضراب علی شاہ کو کہا..
ضراب علی شاہ کی غصے سے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں...
رائے ضراب علی شاہ کے پہلو میں آکر بیٹھ گئی...
جب تک آپ میری بات نہیں سنے گئے میں یہاں سے نہیں جاؤں گی....

رائے نے ضراب علی شاہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا...
رائے کی اس بات پر ضراب علی شاہ نے اتنے غصے سے دیکھا جیسے آج اسکو مار ہی ڈالے گا...
چلی جاؤں یہاں سے... یہ کہہ کر ضراب علی شاہ نے رائے کو دھکا دے کر اپنا ہاتھ چھڑوایا...
رائے سیدھا صوفے پر جا گری اور صوفے کی سائیڈ رائے کے سر پر لگی رائے کے منہ سے ضراب
کا نام نکلا..

ضراب.....

اتنے میں ضراب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رائے کے سر پر صوفہ لگنے سے خون نکل رہا تھا..
رائے کو ایسے دیکھ کر

ضراب کی تو جیسے سانس روک گئی.... اس نے آگے بڑھنا چاہا پر اسکے دماغ میں وہی تصاویر آگئیں اور اس کے بڑھتے ہوئے قدم وہی روک گئے.. اس کی انا آج پھر جاگ اٹھی تھی..
رائے نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنے ہاتھ کو دیکھا جس پر خون لگا تھا..
وہ ضراب جو رائے کو کانٹا چمھنے سے پریشان ہو جاتا تھا آج اسے کوئی پرواہ نہیں تھی رائے کی اور اسکے سر سے نکلتے ہوئے خون کی..

کہتے ہیں عورت سب برداشت کر لیتی ہے پر اپنے کردار پر لگے الزام کو وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی اور اس بار تو بات رائے کے کردار کی تھی وہ گندہ الزام لگایا جا رہا تھا جو رائے نے کیا ہی نہیں تھا وہ تو بالکل بے قصور تھی..

ضراب میں آپ کو کہہ رہی ہوں کہ یہ سب سچ نہیں ہے سب جھوٹ ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس سے آپکی عزت پر کوئی بات آئے آپ مجھ پر یقین کیوں نہیں کر رہے.. آپ کو مجھ پر یقین کرنا ہوگا.. رائے نے ضراب علی شاہ کے سامنے آکر کہا..

کس یقین کی بات کر رہی ہو رائے.. یہ سب تمہارے سامنے ہے ان سب کو دیکھ کر کیا میں تم پر یقین کروں کیا ہے اس میں اس لڑکے میں جس کے لیے تم نے مجھے دھوکہ دیا.. کیا میں تمہارے لیے کافی نہیں تھا جو تم نے اس کے ساتھ.....

اور لگے ہی لمحے ضرب علی شاہ کے چہرے پر رائے
کی انگلیوں کے نشان تھے.. یہ وہ طمانچہ تھا جو رائے نے اپنے کردار پر لگے غلط الزام پر ضرب
علی شاہ کو ہوش میں لانے کے لیے مارا...

ضرب علی شاہ رائے کی اس حرکت پر اسے غصے اور حیرت سے دیکھ رہا تھا..
وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ رائے اس ہر ہاتھ اٹھائے گی..

یہ تمپڑ آپکو ہمیشہ یاد دلائے گا کہ کسی کے کردار پر کیچڑ اچھلنے سے پہلے اسکی بھی سن لینی
چاہیے.. اور اب میں بولو گی اور آپ سنے گئے...
میرا کردار آئینہ کی طرح شفاف ہے..

یہ اللہ جانتا ہے اور میری پاک دامنی کا گواہ اللہ ہے اور میں اللہ کو حاضر جان کر یہ کہتی ہوں کہ
میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے آپکی عزت پر کوئی حرف آئے.. پر افسوس آپ نے
مجھ پر یقین نہیں کیا ان تصاویر پر یقین کیا.. جو آجکل کے دور میں کسی کی تصور کسی کے
ساتھ جوڑنا کوئی مشکل کام نہیں ہے...

مجھے دکھ ہے کہ میں نے ایسے شخص سے محبت کی جس کو خود اپنی محبت پر یقین نہیں کیا..
آج آپ نے میری محبت کے غرور کو جلا کر راکھ کر دیا ہے.. ہر عورت ایک جیسی نہیں
ہوتی... پر آپکی سوچ غلط ہے عورت تو آپکے گھر میں بھی ہے جس کو فرشتے بھی سلام کرتے
ہیں جب وہ ماں بنتی ہے. اور آپ نے مجھے یہ بات کر کے میری ہی نظروں سے گرا دیا ہے..

جس دن آپکو سچ پتہ چلے گا اس دن میں آپکو معاف نہیں کرو گی۔ تب آپ کو اپنی ہر کھی ہوئی بات پر شرمندگی ہو گی۔

رائہ کی باتوں نے اور چہرے پر پڑے تھپڑ نے ضراب علی شاہ کو واپس ہوش دلایا۔

اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ تصاویر جوڑی بھی جاسکتی ہیں۔ غصہ اور اسکے دماغ میں عورت کی دھوکا بازی نے اسکی عقل کو مار دیا تھا رائہ نے بیگ اٹھایا اور روتی ہوئی کمرے سے باہر نکل آئی۔

ضراب علی شاہ وہی بت کی طرح کھڑا تھا۔

رائہ کو باہر آتے دیکھ کر دادا جان احد اور نمرہ کھڑے ہو گئے۔

ارے رائہ یہ کیا ہوا رائہ کے سر سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ کر نمرہ نے آگے بڑھ کر رائہ کو تھاما۔

رائہ مسلسل رو رہی تھی۔ اس نے نمرہ سے خود کو چھڑاتے ہوئے دادا جان کے پاس گی۔

رائہ بیٹی یہ کیا ہوا ہے۔ دادا جان کی آنکھوں میں نمی تھی۔

دادا جان مجھے اجازت دیں میں یہاں اور نہیں روک سکتی۔ رائہ نے آنکھوں میں آنسو لیے دادا جان کو کہا۔

نہیں رائہ ایسا نا کرو دادا جان نے بے بسی سے رائہ کو دیکھا۔

رائہ نے دادا جان کے ہاتھوں کو چوما اور گھر کے باہر جانے کے لیے قدم رکھا جس سرخ جوڑے کے ساتھ وہ اس گھر میں اپنے خواب سجانے آئی تھی آج اپنے لٹے ہوئے خوابوں کو لے کر وہ اس گھر سے جا رہی تھی.. نمرہ رائہ کے پیچھے بھاگی..

رائہ کو ایسے جاتا دیکھ کر اپنے بیٹے کا گھر اجڑنا نہیں دیکھا سکے اور دادا جان بیہوش ہو کر گر پڑے..

دادا جان.. دادا جان.. اٹھیں.. ضرب.. نیچے او ضرب... احد رضا چلا چلا کر ضرب علی شاہ کو آواز دے رہا تھا..

مشعل اپنی جیت کا جشن منا رہی تھی اونچی آواز میں سونگ لگا کر اور ساتھ پیزا نوش فرما رہی تھی..

اب تک تو رائہ کسی کونے میں بیٹھ کر کہہ رہی ہو گی ضرب معاف کر دو مجھے معاف کر دو.. اور ضرب نے ٹکٹ پھاڑ دیں ہو گی.. مشعل نے یہ کہتے ہوئے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی..

ریحان شاہ جب سے گاؤں سے آیا تھا وہ اسی لڑکے کی تلاش میں تھا جس نے رائہ کے ساتھ دعوت میں مسئلہ کیا تھا.. وہ لیپ ٹاپ میں گھس کر سارا دن یہی کام کر رہا تھا..

مل گیا تو کمینہ.. اب پتہ کرتا ہوں کہ تم چیز کیا ہو اور کہاں سے آئے تھے اور کس نے تم کو بھیجا تھا.. آج تک کسی کی جرات نہیں ہوئی شاہ خاندان کی عورتوں کے ساتھ کوئی ایسا کرے جو تم نے کیا...

رتحان بیٹا... رتحن بیٹا... پھپھو گھبراتے ہوئے رتحن شاہ کے کمرے میں آئی..
 کیا ہوا امی سب کچھ ٹھیک تو ہے نا آپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہیں..
 رتحن شاہ نے اپنی امی کو ایسے دیکھ کر کہا..

رتحن تمہارے نانا جان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے جلدی کرو ہم نے ہسپتال کے لیے نکلنا ہے..
 پیچھے کھڑی مشعل کے ہاتھ سے چائے کا کپ نیچے گر گیا یہ سن کر جو وہ رتحن شاہ کے لیے
 لے کر آرہی تھی..

سب ہسپتال میں موجود تھے دادا جان کو آئی سی یو لے گئے تھے پھپھو کا رو کر برا حال تھا..
 سب کے چہرے اترے ہوئے تھے ایک لمحہ میں کیا ہو گیا.. کسی نے سوچا بھی نہیں تھا کہ
 ایسا ہو جائے گا سب کی جان دادا جان میں تھی..

مشعل اور رتحن کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا ہوا ہے نانا جان کو اور کس وجہ سے ہوا ہے..
 رتحن شاہ احد رضا کو لے کر ہسپتال سے باہر آگیا..

احد کیا ہوا تھا نانا جان کو کچھ دیر پہلے تو امی سے بات کر رہے تھے تو ٹھیک تھے پر اچانک
 ہارٹ اٹیک کیسے ہوا اور رائے بھی نظر نہیں آرہی..

رتحن شاہ نے احد رضا سے پوچھا..

ہممم صحیح کہا تم نے سب کچھ تو ٹھیک تھا پر کہتے ہیں نہ کی بری نظر لگتے دیر نہیں لگتی اور
 جب کوئی کسی کی خوشی کا دشمن ہو جائے تو پھر کوئی کیسے خوش رہ سکتا ہے احد رضا رتحن کو
 بتا رہا تھا مشعل دیوار کے پیچھے کھڑے احد رضا اور رتحن شاہ کی باتیں سن رہی تھی..

احد تم کہنا کیا چاہتے ہو صاف صاف بتاؤ.. ریحان شاہ نے احد رضا کی باتوں سے پریشان ہو گیا تھا..

ریحان میں جو تم سے کہنے والا ہوں وہ آرام سے اور تحمل سے سنا ہے تم نے.. احد رضا نے ریحان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

اوکے ٹھیک ہے پر ہوا کیا ہے تم مجھے اور پریشان کر رہے ہو.. بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے.. تمہیں یاد ہو گا کہ آفس میں ایک بار مسئلہ ہوا تھا اور نام رائے کا لگا تھا وہ تمہیں پتہ ہے کس نے کیا تھا.. احد رضا نے ریحان شاہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا..

نہیں مجھے نہیں پتہ کس کی وجہ سے ہوا تھا.. ریحان شاہ نے حیرت سے احد رضا کی طرف دیکھا..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
وہ مشعل کی وجہ سے ہوا تھا..

احد رضا کی اس بات پر ریحان شاہ چونک گیا.. کیا مطلب مشعل ایسے نہیں کر سکتی.. میں یہ جانتا ہوں کہ وہ ضراب علی شاہ کو پسند کرتی ہے پر وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے.. ریحان شاہ نے پریشانی سے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا..

میں بھی پہلے یہی سوچتا تھا.. پر جب میں نے افس کے کمرے میں دیکھا تو وہاں مشعل رائے کے کمرے سے فائل لے کر میرے کمرے میں رکھ رہی تھی جو کمرے میں صاف نظر ا رہا تھا میں یہ سب ضراب کو بتا سکتا تھا پر میں نے نہیں بتایا مجھے لگا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے تو اسے ضراب کی شادی کے بعد سب سمجھ آ جائے گی پر ایسا نہیں ہوا..

احد رضا کی یہ بات سن کر مشعل کے پاؤں تلے زمین نکال گئی۔

رتحان شاہ نے جب یہ سنا تو وہ اندر جانے کے لیے مڑا۔

روکو رتھان ابھی روکو۔۔ احد رضا نے رتھان شاہ کو روکنے کا کہا۔

نہیں احد مجھے نارو کو میں اس سے جا کر پوچھو کہ اسنے ایسا کیوں کیا۔۔ رتھان شاہ نے احد رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو کیا آگے بات نہیں سنو گے کیا۔

رتھان شاہ جاتے جاتے روک گیا۔ کیا مطلب آگے کون سی بات۔

مشعل جو احد رضا کی بات سن کر جانے والی تھی وہ بھی روک گئی۔

ہاں اور بھی بات ہے جو تمہیں سنی چاہیے۔۔ احد رضا نے پھر رتھان شاہ کو کل ہونے والی

ساری صورتحال بتا دی جو نمرہ نے احد رضا کو بتائی تھی۔ اور آج ایسے تصاویر آگی اور ضراب اور

رائہ میں لڑائی ہوئی اور دادا جان کو لپٹک ہوا

سب سن کر رتھان شاہ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوگی۔

احد میرا ہاتھ چھوڑو۔۔ رتھان شاہ نے احد رضا کو کہا جو رتھان شاہ کو روکنے کے لیے احد رضا نے

پکڑا ہوا تھا۔

رتھان تم ایسا کچھ نہیں کرو گے میں پتہ کروا رہا ہوں صبر سے کام لو۔۔ احد رضا نے رتھان شاہ

کو کہا۔

ہمممم۔۔ ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کرو کا وعدہ ہے۔۔ احد رضا نے رتھان شاہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

مشعل نے جب دیکھا کہ دونوں اندر آنے والے ہیں وہ جلدی سے وہاں سے ہٹ گئی۔
یہ کیا ہو گیا ان تصویروں کی وجہ سے نانا جان کو یہ سب ہوا یہ میں نے کیا کر دیا اور احد رضا
کو مجھ پر شک ہے یہ نہیں ہو سکتا مشعل اپنے ناخن چباتے ہوئے سوچا۔
مشعل نے جلدی سے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے مرتضیٰ کا نمبر نکالا۔
مشعل.... ریحان شاہ کی آواز پر مشعل چونک گئی اس نے اپنے سامنے ریحان شاہ کو دیکھا تو
موبائل فون اس کے ہاتھ سے گر گیا۔
ریحان شاہ نے مشعل کے پاس آکر مشعل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔
مجھے شرم آتی ہے تمہیں اپنی بہن کہتے ہوئے.. دعا کرو جو میں نے سنا ہے وہ سچ نا ہو ورنہ تم
جانتی ہو ریحان شاہ نے مشعل کو بازو سے کھینچ کر کہا۔
ریحان روک جاؤ.. احد رضا نے پیچھے سے آکر ریحان شاہ کو روک دیا۔
مشعل پوری طرح کانپ رہی تھی.. وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ بات یہاں تک بڑھ سکتی
ہے۔

احد یہ مشعل کا فون ہے اس میں سے سارا ڈیٹا نکلوانا ہے میں اسے گھر چھوڑ کر آیا۔
ریحان شاہ نے مشعل کے بازو سے کھینچتے ہوئے گیٹ کی طرف لے گیا۔
ریحان بھائی پلیز میری بات سن لیں.. مجھے نانا جان کے پاس رہنے دیں پلیز.. مشعل رو رو کر
ریحان شاہ سے التجا کر رہی تھی پر ریحان شاہ پر کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔
ویسے ہی جیسے رائے کی کسی بات کا اثر ضرب علی شاہ پر نہیں ہو رہا تھا۔

تم اس کمرے سے نہیں نکلو گی اور نا خود کچھ کرو گی ریحان شاہ نے مشعل کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا.. میرے آنے تک تم یہاں ہی رہو گی اگر تم نے ایسا ویسا کچھ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا.. ریحان شاہ نے مشعل کو غصے سے کہا اور کمرے کو باہر سے لاک کر کے چلا گیا..

یہ کیا ہو گیا... یہ کیا کر دیا میں نے نانا جان میری وجہ سے ہسپتال میں ہیں ریحان بھائی کو سب پتہ چل گیا..

میں نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے سب برباد کر دیا یہ کیا کر دیا میں نے.. مشعل مسلسل روتے ہوئے اپنے آپ کو کوس رہی تھی

احد تم کہاں چلے گئے تھے.. ضرب علی شاہ نے احد رضا کو آتے دیکھا تو پوچھا.. کہیں بھی نہیں میں یہاں ہی تھا ڈاکٹر نے کیا کہا.. احد رضا نے بات کو چھپاتے ہوئے کہا.. ابھی کچھ نہیں کہا وہ ابھی اندر ہی ہیں.. ضرب علی شاہ نے پریشان ہو کر کہا.. تم پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا.. احد رضا نے ضرب علی شاہ کو حوصلہ دیا.. کیا ٹھیک ہو جائے گا احد سب برباد ہو گیا میری زندگی تباہ ہوگی رائے چلی گی دادا جان زندگی اور موت سے لڑ رہے ہیں.. کیا خاک ٹھیک ہو گا سب.. ضرب علی شاہ نے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

ضراب تم نے بہت غلط کیا ہے تم نے میری بھی بات نہیں سنی.. احد کو ابھی تک ضراب علی شاہ پر غصہ تھا..

کیا سنتا احد وہ سب تصاویر دیکھ کر باقی کیا رہ جاتا ہے صاف ظاہر ہے رائے مجھے دھوکہ دے رہی تھی اور اس پر وہ شرمندہ ہونے کی بجائے ڈھٹائی سے مکر رہی تھی.. ضراب علی شاہ کو اسی وقت رائے کی طرف سے پڑا طمانچہ یاد آگیا..

ضراب تم سچ نہیں جانتے اور مجھے ڈر ہے کہ جب سچ تمہیں پتہ چلے گا تو تمہارے پاس پچھتانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں رہے گا.. احد رضا نے اپنے غصے کو دباتے ہوئے کہا

احد تم بھی یہ کہہ رہے ہو مطلب میں ہی غلط ہوں کیا.. یہ دیکھو یہ تصویریں دیکھ کر تمہیں کیا لگتا ہے ضراب علی شاہ نے اپنا موبائل احد رضا کی طرف کرتے ہوئے کہا.. اوہو اچھا تو تمہیں واٹس ایپ بھی کی ہیں.. احد رضا کے چہرے پر امید کی کرن نظر آئی.. کیا مطلب احد تمہارا.. ضراب علی شاہ نے احد رضا کو ایسے دیکھا تو بولا..

یار ضراب میں تمہارے جیسا بیوقوف نہیں ہوں.. بس یہ سمجھ لو..

کیا تم یہ موبائل مجھے ایک دن کے لیے دے سکتے ہو میں نے پتہ کروانا ہے کہ کس نے یہ تصاویر بھیجی ہیں.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کے ہاتھوں سے موبائل لیتے ہوئے کہا.. کس نے بھیجی ہیں ظاہر سی بات ہے اسی لڑکے نے کیا ہو گا یہ سب.. ضراب علی شاہ نے حیرت سے کہا.

یہ تم سوچ رہے ہو کیونکہ تم ایسا سوچنا چاہتے ہو.. یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ یہ تصاویر کسی اور نے بھیجی ہوں.. احد رضا نے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے کہا..

ضراب علی شاہ جو اپنی انا اور غصے میں تھا احد رضا کی بات پر سوچ میں پڑ گیا.. میں نے ایسا کیوں نہیں سوچا میں اتنی لاپرواہی کیسے کر سکتا ہوں ضراب علی شاہ دیوار پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہا..

وہ اس لیے کہ تم نے آج تک جس عورت کے بارے میں سوچا وہ عورت دھوکہ باز تھی جس نے تمہاری زندگی خراب کی تم اس سے باہر نکلنا ہی چاہتے رائے جیسی نیک کردار لڑکی کو بھی تم نے اپنی اسی سوچ کے گھاٹ اتار دیا.. افسوس ہے ضراب مجھے تم پر..

احد رضا نے ضراب علی شاہ کو احساس دلایا کہ جو وہ کر گیا ہے وہ ٹھیک نہیں تھا۔ مجھے کسی کام سے جانا ہے شام تک آجاؤ گا تم یہاں ہی رہنا احد رضا یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا

ضراب علی شاہ کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ وہ احد رضا کو جواب دے سکے شاید وہ ٹھیک کہہ رہا تھا ضراب علی شاہ کے دماغ سے اب بدگمانی اور انا کے بادل دور ہو رہے تھے اسے کہیں نا کہیں اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ اسنے جو کیا وہ غلط تھا..

نمرہ رائے کو اپنے گھر لے گی تھی وہ اس حالت میں اپنے گھر نہیں جاسکتی تھی رائے اپنی ماں کو اپنی وجہ سے پریشان نہیں کر سکتی تھی..

نمرہ نے رائے کے سر پر لگی چوٹ سے خون کو صاف کیا..

رائے چپ ایک بت کی طرح چپ تھی اس کے دماغ میں ضرباب علی شاہ کی باتیں گھوم رہی تھی..

رائے کچھ تو بولو.. جب سے آئی ہو چپ ہو ایسے اندر ہی اندر اپنے اپکو ختم نا کرو کچھ تو بولو.. نمرہ نے رائے کو بازوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا..

رائے کے آنکھوں سے آنسو نکل کر اسکی رخسار پر گر گئے..

نمرہ اس نے مجھ پر یقین ہی نہیں کیا اپنی محبت پر یقین نہیں کیا..

کیا محبت اتنی کمزور ہوتی ہے کہ کوئی بھی غلط فہمی ڈالے اور محبت ختم ہو جائے. ضرباب نے

میرے یقین کے ساتھ مجھے بھی توڑ دیا ہے.. میں تو انکی زندگی تھی جینے کی وجے تھی کیا اتنی

جلدی محبت شک میں مبتلا ہو جاتی ہے.. رائے کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ ضرباب کے بارے

میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ رائے کی بات کا اعتبار نہیں کریں گے..

بس رائے چپ ہو جاؤ دیکھنا تمہاری بے گناہی اللہ ضرور ثابت کرے گاتب ضرباب کو احساس ہو

گا کہ اس نے غلط کیا ہے نمرہ نے رائے کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..

لیکن کیا نمرہ میں تب ضرباب کو معاف کر سکو گی.. رائے نے ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ کہا..

ڈاکٹر نے اکر بتایا کہ اب آپکے پیشنٹ خطرے سے باہر ہیں آپ انہیں اگر ہسپتال میں رکھنا

چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر گھر جانا چاہتے ہیں تو ان کی خاص دیکھ بھال کرنا ہو گی..

ضراب علی شاہ اور پھپھو نے اللہ کا شکر ادا کیا..
 کیا ہم دیکھ سکتے ہیں انہیں.. ضراب علی شاہ نے ڈاکٹر کو کہا..
 جی ضرور آپ جاسکتے ہیں
 ضراب علی شاہ اور پھپھو اندر دادا جان کو دیکھنے چلے گئے..
 دادا جان... ضراب علی شاہ نے اندر جاتے دادا کے ہاتھوں کو چوما..
 بابا جان اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو ہم کیا کرتے پھپھو یہ کہتے کہتے رو پڑی..
 نہیں.. نہیں رونا نہیں بیٹا میں ٹھیک ہوں اب دیکھو دادا جان نے پھپھو کو چپ کروایا..
 پھر ضراب کی طرف دیکھا.

<https://www.classicurdumaterial.com/>
 Support@classicurdumaterial.com
 ضراب رائے کہاں ہے وہ نہیں آئی تم نے اسے بتایا کیا.. دادا جان نے ضراب علی شاہ کی
 طرف دیکھتے ہوئے کہا..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 ضراب علی شاہ نے سر جھکائے نفی میں سر ہلایا..
 ضراب تم نے ٹھیک نہیں کیا.. لگتا ہے تم مجھے سکون سے مرنے نہیں دو گے دادا جان نے
 خفا ہونے کے انداز میں کہا..

پلیز دادا جان آپ ایسا نا کہیں میرا آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے ضراب علی شاہ کی آنکھوں
 میں آنسو آگے تھے..

میں تمہیں یہی بتانا چاہتا ہوں کہ اب تمہاری زندگی میں اور بھی کوئی ہے جس پر تمہیں اعتبار کرنا ہوگا۔ دادا جان نے ضرب علی کی طرف دیکھا۔ جو کسی سوچ میں گم تھا۔

دادا جان گھر اچکے تھے ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق ان کی دیکھ بھال کے لئے نرس ساتھ آئی تھی۔۔۔ پھپھو دادا جان کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

ضرب علی شاہ باہر گارڈن میں آگیا تھا اسے سب کی باتیں بار بار یاد آ رہی تھی خاص کر رائے کی بات کہ جس دن آپکو سچ پتہ چلے گاتب میں آپکو معاف نہیں کرو گی۔

اگر واقعی یہ کسی کی سازش ہوئی تو میں نے کیوں نہیں اسکی بات سنی میں نے کیوں نہیں رائے پر اعتبار کیا۔ ضرب علی شاہ اسی سوچ میں گم تھا

یہ میں نے کیا کر دیا وہ میری محبت ہے میری زندگی ہے میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے جانے دیا روکا کیوں نہیں رائے صرف میری ہے یہ میں نے کیا کر دیا۔ یہ میں نے کیا کر دیا۔

اور ساتھ ہی ضرب نے فون نکال کر رائے کو کال کرنا چاہی پر اسکی انا اسکی محبت پر حاوی ہو رہی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کی وہ رائے کو کچھ کہہ سکے۔

ایک طرف ضرب علی شاہ پکھتا رہا تھا دوسری طرف رائے سے ملے دھوکہ کا بھی اسے دکھ تھا۔ فون کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے ضرب علی شاہ نے آسمان کی طرف دیکھا۔

اے اللہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا اگر میں غلط ہوں تو مجھے معاف کر دے مجھ سے اتنا بڑا گناہ نا کروانا کہ میں اپنی ساری زندگی پکھتاتے کے سواء کچھ نا ہو۔

ضراب علی شاہ کو جس نمبر سے واٹس لیپ آیا تھا اور مرتضیٰ کا نمبر ایک ہی تھا۔ مشعل کے فون کا سارا ڈیٹا اس وقت احد رضا کے ہاتھ میں تھا اور ریحان شاہ یہ سب دیکھ کر اسکا خون کھول رہا تھا اسے یقین ہی نہیں ا رہا تھا کہ اسکی بہن ایسا کر سکتی ہے اور کسی لوفر کے ہاتھوں یہ سب کروا سکتی ہے۔

یہ سب دیکھنے کے بعد احد رضا کے پاس ریحان شاہ کو کچھ کہنے کے لیے تھا ہی نہیں۔ ریحان شاہ نے وہ سارے میسج کا پرنٹ نکلوایا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔ ریحان روکو۔ احد رضا نے ریحان شاہ کا غصہ دیکھتے ہوئے اسے روکا۔

ریحان شاہ نے مڑ کر دیکھا۔ ہاں بولو احد۔

دیکھو ریحان یہ جو کچھ ہوا واقعی بہت غلط تھا اور کسی کو اس کی امید نہیں تھی پر غصہ میں کچھ ایسا نا کرنا جو تمہیں بعد میں دکھ ہو۔ اور ہاں ضراب علی شاہ سے کوئی بات نا کرنا میں خود اسے دیکھ لو گا سمجھ گئے ہونا۔ احد رضا نے ریحان شاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہمممممم... ریحان شاہ نے مختصر سا جواب دیا اور وہاں سے نکل گیا۔

احد رضا مرتضیٰ کی طرف چلا گیا تاکہ اس سے معلوم کر سکے اس کے پاس اور تو نہیں ہے یہ سب تصاویر۔ اور ساتھ اپنے جاننے والے پولیس والے بھی لے گیا۔

ریحان شاہ گھر اچکا تھا۔ آتے ہی اسنے مشعل کا کمر کھولا۔

مشعل جو پہلے سے سہمی بیٹھی تھی ریحان شاہ کو اندر آتے دیکھ کر ڈر گی۔

رتحان شاہ غصے سے مشعل کو دیکھتا رہا
مشعل رتحن شاہ کو ایسے غصے میں دیکھا تو ڈرتے ڈرتے بولی..

رتحن بھا.....

اور اگلے لمحے رتحن شاہ کی طرف سے مشعل کی چہرے پر زور کا تھپڑ پڑا..
خبردار.. آئندہ مجھے بھائی کہا.. تمہارے منہ سے بھائی جیسا لفظ مجھے زہر لگ رہا ہے.. تم ایسے
کیسے کر سکتی ہو ہاں مجھے بتاؤ..

ایک عورت ہو کر کسی دوسری عورت کی عزت کیسے اچھل سکتی ہو... تم اس حد تک گر جاؤ گی
میں نے کبھی سوچا نہیں تھا.. رتحن شاہ مشعل پر چلا رہا تھا.. مشعل کے آنکھوں سے آنسو
نکل رہے تھے..

می.. می.. میں نے کچھ نہیں کیا... کچھ نہیں کیا.. مشعل نے کانپتے ہوئے کہا..
کیا کہا تم نے..

تم نے کچھ نہیں کیا.. تو یہ سب کیا ہے رتحن شاہ کے سارے پیپرز مشعل کی طرف اچھالتے
ہوئے کہا..

زمین پر پڑے سارے پیپرز کو دیکھ کر مشعل حیران رہ گئی تھی جو جو اس نے میسج ڈلیٹ کیے
تھے وہ سب ان پیپرز میں موجود تھے.. مشعل کی ان سب کو دیکھ کر بولتی بند ہو گئی تھی اسکا
دماغ سن ہو گیا تھا اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیا کرے..

کیا ہوا اب کیوں نہیں بول رہی.. میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم پر میری نظر ہے تو کچھ ایسا نہ کرنا.. پر تم باز نہیں آئی.. آج سے تم میرے لیے مرگی ہو اس سے تو اچھا تھا کہ میری کوئی بہن نا ہوتی تم نے مجھے شرمندہ کروایا ہے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرو گا.. تم نے محبت کی ہی نہیں... اگر کی ہوتی تو یہ سب کچھ نا کرتی تم نے اپنی نفرت سے سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا سب رشتوں کو جلا کر راکھ کر دیا..

یہ کہہ کر ریحان شاہ وہاں سے چلا گیا
مشعل کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ بے بسی سے زمین پر بیٹھتے ہوئے ان تمام پیپرز کو دیکھ رہی تھی جو خود اسکے گلے کا طوق بن چکے تھے..

ریحان شاہ گاڑی لے کر باہر نکل گیا رستے میں ضراب علی شاہ کی کال آئی کے دادا جان بولا
رہے ہیں آپ دونوں کہاں ہو..

ریحان شاہ نے یہ کہہ کر فون ن بند کر دیا کہ وہ ٹریفک جام کی وجہ سے پھنسا ہوا ہے اور
مشعل گھر ہے..

ضراب علی شاہ نے دادا جان کو بتایا اور دادا جان کے کہنے پر ڈرائیور کو پھپھو کے گھر بھیج دیا کہ
وہ مشعل کو لے آئے..

احد رضا نے مرتضیٰ سے وہ ساری تصاویر نکلوالی اور اسے جیل میں بند کروادیا مرتضیٰ کے پہلے
سے وارنٹ جاری تھے..

احد رضا نے یہ سارا کام مکمل کرنے کے بعد نمرہ کے گھر چلا گیا وہاں جاکر احد رضا نے نمرہ اور رائے کو سب بتا دیا۔

دیکھو رائے غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہے اور ضرب کو تو تم جانتی ہو اسکا بچپن کیسا تھا یہ ہی اسکی سب سے بڑی غلطی ہے کہ وہ کسی پر اعتبار نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے وہ ساری زندگی اکیلا رہا پھر تم آئی اور تم نے اسے یقین کرنا سیکھا۔ پر بد قسمتی سے مشعل نے یہ سب کر دیا۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ تم ضرب کو معاف کر دو پر میری بات پر غور ضرور کرنا۔ احد رضا نے رائے کی طرف التجائی نظروں سے دیکھا۔

رائے بغیر کچھ کسے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

احد رضا نے نمرہ کی طرف دیکھا۔

میں کچھ نہیں کر سکتی یہ تو ضرب کو سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا میں رائے سے زبردستی نہیں کروا سکتی اگر اس کا دل کیا تو وہ معاف کر دے گی۔ نمرہ نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے نمرہ یہ فیصلہ رائے کو ہی کرنے دو۔ چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں کافی رات ہو گئی ہے اب صبح ہی ضرب کی طرف جاؤں گا۔ یہ کہہ کر احد رضا وہاں سے چلا گیا۔

رائے صبح فجر کی نماز پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھی اللہ سے دعا کر رہی تھی۔

اے میرے اللہ تو نے میری بے گناہی ثابت کر دی میرے کردار پر لگا داغ کو مٹا دیا.. میں تیرا جتنا شکر ادا کرو کم ہے..

میرا وجود اور میری محبت پاکیزہ ہے..

اگر محبت پاکیزہ ہو تو اے اللہ تو اسکو اسکی منزل تک لے جاتا ہے اور میری محبت پاکیزہ ہے اور اے اللہ تجھ پر بے حد یقین ہے ---

لوگ چاہے کتنی ہی غلط فہمیاں ڈال دیں پر دل سے قبول کیے گئے رشتے اتنی جلدی نہیں ٹوٹتے..... اے اللہ میرے اندر ہمت پیدا کر میں ضراب کو معاف کر سکوں..

وہ جائے نماز پر بیٹھے اپنے اللہ سے دعا کر رہی تھی

جو اس کے سب سے زیادہ قریب تھا..

ضراب علی شاہ کی حالت بھی کچھ رائے سے الگ نہیں تھی

وہ ساری رات دروازے کی طرف دیکھتا رہا کہ کاش دروازہ کھولے اور رائے اندر آئے اور کہے کہ

ضراب لو دیکھو میں آگئی ہوں.....

میں آپ کے بغیر ادھوری ہوں.....

اور میں بھی اسے گلے لگا کر کہوں کہ کیا کبھی کوئی اپنی سانس اور دھڑکن کے بغیر رہ سکتا ہے کیا؟؟؟

مجھے معاف کر دو رائے اور میں پھر اپنی محبت کو کہیں بھی نا جانے دوں.. ضراب علی شاہ نے گہرے سانس کے ساتھ دروازے کی طرف دیکھا

اے اللہ تو ہی ہماری مدد فرما.....

بے شک تو دلوں کے حال جانتا ہے

ضراب علی شاہ نے آسمان کی طرف دیکھا.....

ساتھ ہی گھر کی بیل بھی ضراب علی شاہ نے ایک بار پھر آسمان کی طرف دیکھا اور پھر گیٹ کی طرف.... شاید رائے ہو..

پر گیٹ پر احد رضا تھا..

کیسے ہیں دادا جان احد رضا نے اندر آتے ہی ضراب علی شاہ سے پوچھا..

ہاں کافی بہتر ہیں ضراب علی شاہ نے جواب دیا..

کیا تم سوئے نہیں ہو رات کو ضراب علی شاہ کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر احد رضا نے پوچھا..

ہمممم... نیند اب کہاں.. ضراب علی شاہ نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا..

صحیح کہا.. احد رضا نے بیچاگی سے کہا.. کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ رائے سے اسے معافی نہیں ملے

گی.. <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کون کون ہے گھر میں.. احد رضا نے پوچھا..

سب ہیں دادا جان نے کہا تھا کہ سب میرے پاس ہوں اس لیے پھپھو مشعل اور ریحان بھی

ہیں.. ضراب علی شاہ نے کہا..

اوکے چلو دادا جان کو دیکھ لو.. پھر تم سے بات کرتا ہوں احد رضا یہ کہہ کر اندر چلا گیا.. ضراب

علی شاہ کو احد رضا کا رویہ تھوڑا عجیب لگا پر وہ بھی کچھ کہے اندر چلا گیا...

اسلام علیکم دادا جان کیسے ہیں آپ.. احد رضا نے دادا جان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا.. میں ٹھیک ہوں بیٹا آپ سب کی دعاؤں نے بچا لیا.. دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا..

لو دادا جان آپ کو ہم کہیں بھی نہیں جانے دیں گے ابھی تو آپ نے اپنے ایک اور بیٹے کی شادی کرنی ہے احد رضا نے مسکراتے ہوئے کہا..

احد رائے نہیں آئی.. دادا جان نے پریشان ہو کر کہا..

دادا جان کی اس بات پر احد رضا نے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا.. دادا جان میں تو کچھ نہیں کر سکتا یہ تو آپ کے لاڈلے ضرب پر ہے اور اگر رائے نے اسے معاف کر دیا جو اس نے کیا.. تو ہو سکتا ہے کہ وہ آجائے

احد رضا نے ضرب علی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

احد رضا کی اس بات پر ضرب علی شاہ نے چہرہ اٹھا کر دیکھا..

میں معافی مانگو وہ کیوں جو اس نے کیا وہ معافی مانگے گی. ضرب علی شاہ نے بڑے غرور سے کہا..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مسٹر ضرب یہ آپ کو وقت بتائے گا.. احد رضا نے ضرب علی شاہ کو کہا..

ناشتہ تیار ہے آپ کا.. پھپھو سرونٹ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی..

چلیں دادا جان آپ ناشتہ کر لیں میں آپ سے بعد میں بیٹھ کر گپیں لگاتا ہوں...

آؤ ضرب تم سے ضروری بات کرنی ہے آفس کی.. احد رضا نے ضرب علی شاہ کو آنکھ مارتے ہوئے باہر آنے کا کہا..

اوکے.. دادا جان میں آتا ہوں.. یہ کہہ کر ضراب علی شاہ وہاں سے چلا گیا..
ارے میری بیٹی مشعل کہاں ہے میں اس کے ہاتھوں سے ناشتہ کروں گا.. دادا جان نے
پھپھو کو کہا..

جی دادا جان وہ آرہی ہے. پھپھو نے جواب دیا..

ہاں احد بتاؤ کیا بات ہے ضراب علی شاہ نے گارڈن میں آتے ہی احد رضا کو کہا..
نہیں میں بتاؤں گا نہیں تم خود دیکھ لو میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ کوئی ایسی حرکت نا کرنا جس
سے تمہیں ساری زندگی پچھتانے پڑے تو لو خود دیکھ لو اب..

احد رضا نے فون ضراب علی شاہ کی طرف کیا..

ضراب علی شاہ نے حیرت سے احد رضا کی طرف دیکھا اور پھر فون کی طرف..

یہ فون تمہارا نہیں ہے یہ تو.. ضراب علی شاہ کہتے کہتے روک گیا..

ہاں یہ فون مشعل کا ہے.. احد رضا نے جواب دیا..

ضراب علی شاہ کو اچھے سے یاد تھا اس نے مشعل کو اسکی سالگرہ پر یہ فون گفٹ کیا تھا..

اس میں کیا ہے.. ضراب علی شاہ نے غور سے فون کو دیکھا.

خود دیکھ لو واٹس لیپ کھول کر.. احد رضا نے ضراب علی شاہ کو کہا..

ضراب علی شاہ نے واٹس لیپ اوپن کیا تو پہلے ہی نمبر پر مرتضیٰ کا نمبر تھا..

ضراب علی شاہ سارے مسیح کو پڑھتا جا رہا تھا اور اسکے چہرے کا ایک رنگ جا رہا تھا اور ایک آ رہا تھا اور غصے سے اسکی آنکھیں لال ہو رہی تھی..

اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ مشعل ایسا کچھ کر سکتی ہے.. احد رضا ساتھ ساتھ آفس میں ہونے والے واقعہ اور اسکی ویڈیو دیکھا رہا تھا..

ضراب علی شاہ کے تو جیسے ہوش کم ہو گئے تھے.. وہ کیا کر بیٹھا تھا.. ایک طرف رائے پر الزام دوسری طرف مشعل جس کو وہ اپنی لاڈلی بہن سمجھتا تھا.. یہ سب ضراب علی شاہ کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھا..

مشعل... مشعل.... مشعل.. ضراب علی شاہ اندر داخل ہوتے ہی چلایا.. سب سرونٹس باہر آگے..

احد رضا جو ضراب علی شاہ کے پیچھے تھا اسنے تمام سرونٹ کو گھر سے باہر جانے کا کہہ دیا.. ضراب علی شاہ کی آواز سن کر مشعل کے ہاتھ سے چچ گر گیا جو وہ دادا جان کو سوپ پیلا رہی تھی..

ضراب علی شاہ دادا جان کے کمرے میں آیا جہاں پھپھو بھی موجود تھی..

ضراب علی شاہ کو دیکھ کر مشعل کھڑی ہو گئی.. اور باہر جانے لگی..

ضراب علی شاہ نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے روکا..

کہاں جا رہی پہلے مجھے ان سب باتوں کا جواب دیتی جاؤ جو تم نے کیا ہے میری زندگی کے ساتھ تمہیں شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے میں نے کیا بگڑا تھا تمہارا..

ضراب علی شاہ کو ایسے دیکھ کر دادا جان اور پھپھو پریشان ہو گئی.. پھپھو آگے بڑھی پر ضراب علی شاہ نے ہاتھ سے پھپھو کو روکنے کا اشارہ کیا..

احد رضا نے دادا جان کو بھی چپ رہنے کا اشارہ کیا..
 بولو مشعل کیا بگڑا تھا تمہارا میں نے کیوں میری زندگی تباہ کی تم نے میں نے تمہیں اپنی چھوٹی بہن کی طرح سمجھا ہر خواہش پوری کی ہر طرح سے تمہارا خیال رکھا اور تم نے مجھے یہ صلہ دیا بولو مشعل کیوں کیا ایسا..

مشعل جو تیز تیز سانس لے رہی تھی ساتھ ہی اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے اپنے دانتوں کو چبا رہی تھی ضراب علی شاہ کی اس بات پر اپنے بازو کو ایک جھٹکے سے ضراب علی شاہ کی ہاتھ کر گرفت سے چھڑاتے ہوئے بولی..

میں آپکی بہن نہیں ہوں.. سمجھ آئی آپکو.. نہیں ہو آپکی بہن.. میرے کان پک گئے ہیں یہ سن سن کر.. کبھی آپ کو میری محبت نظر نہیں آئی جو میں بچپن سے کرتی آئی ہوں آپ سے.. مشعل کی اس بات پر پھپھو نے حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھا دادا جان کو یقین ہی نہیں آیا کہ جو مشعل نے کہا..

سن لیا آپ نے اب مل گیا آپ کو آپ کی بات کا جواب.. بچپن سے لے کر اب تک آپ کے ہی خواب دیکھتے رہی محبت پر کسی کا بس نہیں چلاتا.

تو ہو گی آپ سے محبت پر آپکو وہ نظر نہیں آیا.. بس چھوٹی بہن یہ سن سن کر میں تھک گی ہوں اور پھر وہ اگی گھٹیا رائے جس نے آپ کو مجھ سے چھین لیا...

مشعل.....

ضراب علی شاہ نے مشعل کی اس بات پر مشعل کو تھپڑ دے مارا..

ایک لفظ بھی نا کہنا رائے کے بارے میں نہیں تو میں تمہاری جان لے لو گا..

پہلے تو میں تم سے ایک بہن ہونے کے باعث محبت کرتا تھا پر اب مجھے تم سے نفرت ہے...

نفرت ہے.. سن لیا تم نے میری نظروں سے دور ہو جاؤ میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا.. تم

وہ عورت ہو جو دوسروں کا گھر برباد کرتی ہیں..

دفعہ ہو جاؤں یہاں سے اور مجھے اپنی شکل نہ دیکھنا.. ضراب علی شاہ نے مشعل کو دھکا دے

کر کمرے سے باہر نکلا..

مشعل کا ایک ہاتھ اسکے چہرے پر تھا اور دوسرا دروازے پر..

مشعل کے کانوں میں ضراب علی شاہ کی آواز گونج رہی تھی میں تم سے نفرت کرتا ہوں

نفرت....

ضراب علی شاہ غصے میں گاڑی لے کر گھر سے نکل گیا..

یہ کیا کر دیا مشعل نے... پھپھو نے روتے ہوئے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا جو کمرے کے

دروازے پر بیٹھی تھی...

اسے یہاں سے لے جاؤ احد.. دادا جان کی آواز مشعل کے کانوں میں پڑی.. وہ فوراً اٹھی..

نانا جان مجھے معاف کر دیں... نانا جان مجھے معاف کر دیں..

مشعل دادا جان سے معافی مانگ رہی تھی ہر دادا جان نے سب سنے کے بعد مشعل کی طرف سے منہ موڑ لیا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ان کہ لاڈلی نواسی اپنے بڑے بھائی کا گھر برباد کر دے گی....

احد رضا ضراب علی شاہ کو بتا چکا تھا کہ رائے نمرہ کے گھر ہے وہ اپنی امی کے گھر نہیں گی اپنے سر کے زخم کی وجہ سے وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی...
ضراب علی شاہ نے نمرہ کے گھر کے سامنے گاڑی لا کر روک دی..
نمرہ گاڑی کی آواز سے سمجھ گئی تھی ضراب علی شاہ کو سب پتہ چلا گیا ہے اور وہ اب رائے کے پاس لازمی آئے گا..

گھر کی بیل پر نمرہ نے دروازہ کھولا..
کہاں ہے وہ.. ضراب علی شاہ نے نمرہ سے رائے کا پوچھا..
وہ کمرے میں ہے آپ بیٹھے میں بلاتی ہوں اسے.. یہ کہہ کر نمرہ رائے کو بلانے چلی گئی..
تھوڑی دیر بعد نمرہ واپس آئی پر ساتھ رائے نہیں تھی..

ایم سوری.. وہ آپ سے ملانا نہیں چاہتی رائے نے آپ سے ملنے سے انکار کر دیا ہے..
ضراب علی شاہ یہ سن کر کھڑا ہو گیا.. نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اسے ایک بار تو میری بات سنی ہوگی پلینز اسے کہے.. ضراب علی شاہ نے نمرہ کو ریکوسٹ کی..

میں نے کہا ہے پر رائے نے انکار کر دیا ہے میں اور کچھ نہیں کر سکتی ایم سوری.. نمرہ نے جواب دیا..

کہاں ہے وہ میں خود جاتا ہوں..

وہ اس طرف ہے کمرے میں.. نمرہ نے بتایا..

ضراب علی شاہ رائے کے کمرے کے باہر کھڑا تھا رائے نے کمرے کو اندر سے لاٹ کیا ہوا تھا.. رائے دروازہ کھولا.. پلیز.. میری ایک بار بات سن لو.. پلیز رائے..

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گی مجھے پتہ ہے کہ معافی کہ قابل بھی نہیں ہوں..

لیکن میری ایک بار بات سن لیں پلیز رائے.. آپ سے بات کرنے کی بھیک مانگتا ہوں..

ضراب علی شاہ مسلسل رائے کو بات کرنے کا کہہ رہا تھا..

میں نے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ضراب آپ چلے جائیں یہاں سے... میں نے بھی ایسے

ہی آپ سے منت کی تھی کہ آپ میری بات سن لے میں بے گناہ ہوں.. آپ سے میں نے

بہت محبت کی تھی آپ نے مجھے میری نظروں سے گرا دیا اب میں نے آپ سے کوئی بات

نہیں کرنی چلے جائیں یہاں سے..

رائے کے جواب پر ضراب علی شاہ کی آنکھوں میں آنسو آگے..

رائے پلیز میں جانتا ہوں میں غلطی پر ہوں پر مجھ سے بات کر لو ایک بار میں نے بھی تم سے

بہت محبت کی ہے.. مجھے معاف کر دو پلیز رائے..

آپ چلیں جائیں اور جاکر اللہ سے معافی مانگیں کسی کے کردار پر الزام لگانا اللہ کو بھی پسند نہیں اگر اللہ نے آپکو معاف کر دیا تو میں بھی معاف کر دوں گی..

رائہ کے جواب کے بعد ضراب علی شاہ کے اندر ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ اور کہہ سکے..

ضراب علی شاہ کافی دیر دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا رہا پر دروازہ نہیں کھولا.. وہ اپنے خالی ہاتھوں اور بوجھل قدموں سے وہاں سے چلا گیا....

ضراب علی شاہ کے جاتے ہی نمرہ رائہ کے کمرے میں آگئی.. نمرہ کو آتے دیکھ کر رائہ اس کے گلے لگ کر رونے لگ گئی..

نمرہ وہ پھر چلا گیا نہیں روکا.. اسے پتہ نہیں کہ میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں.. رائہ رو کر نمرہ کو کہہ رہی تھی..

تو رائہ پھر معاف کر دونا اسے دیکھو معاف کرنا تو اللہ کو بھی پسند ہے اگر ضراب کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو تم بھی دل کو بڑا کرو اور اسے معاف کر دو.. مجھے پتہ ہے تم دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رو سکتے تو پھر یہ جدائی کیوں.. نمرہ نے رائہ کے آنسو صاحب کرتے ہوئے کہا..

پتہ نہیں نمرہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی.. رائہ نے مختصر سا جواب دیا...

ضراب علی شاہ گاڑی چلا رہا تھا آنسو اسکے آنکھوں سے نکل رہے تھے اور رائہ کی باتیں اسکے کانوں میں گونج رہی تھی..

یہ کیا کر دیا میں نے یہ کیا کر دیا میں نے... یہی سوچتے سوچتے اسے بھی پتہ نہیں چلا کہ وہ گھر سے کتنی دور نکل آیا ہے...

عشاء کی نماز کی اذان ضراب علی شاہ کی کانوں میں پڑی.. اور ساتھ ہی رائے کی کہی ہوئی بات کہ اگر اللہ تمہیں معاف کر دے گا تو میں بھی کر دوں گی معاف...

ضراب علی شاہ نے گاڑی کو ایک مسجد کی طرف روکا.. اور مسجد کے اندر داخل ہوا.. وضو کیا اور اللہ کے سامنے اپنے آپ کو حاضر کیا.. نماز پڑھنے کے بعد ضراب علی شاہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے..

اے اللہ مجھے معاف کر دے مجھ سے جانے انجانے میں بہت بڑی غلطی ہوئی ہے جس کا کفارہ میں ادا کسے کرو.. مجھے کوئی رستہ دیکھا.. بے شک تو دلوں کے حال جانتا ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں.. میری زندگی کو مجھ سے ملا دے میری کی ہوئی خطا کو معاف کر دے تو بڑا غفور رحیم ہے.. ساتھ ہی ضراب علی شاہ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے..

آنسو ضراب علی شاہ کی آنکھوں سے روک نہیں رہے تھے ضراب علی شاہ دعا کرتے کرتے اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور روتے ہوئے اللہ سے معافی مانگ رہا تھا کہ جو اس نے گناہ کیا ہے اسکے لئے اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے..

جیسے ہی ضرباب علی شاہ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اس کے سامنے امام صاحب بیٹھے تھے جو کافی دیر سے ضرباب علی شاہ کو روتا دیکھ رہے تھے مسجد خالی ہو چکی تھی بس ضرباب علی شاہ ہی تھا مسجد میں..

کیا ہوا بیٹا کوئی پریشانی ہے کیا ایسا کر دیا ہے جو اپنے اللہ کے سامنے اتنا رو رہے ہو.. امام صاحب نے کہا..

ضراب علی شاہ نے اپنے آنسو صاف کئے..

بس امام صاحب کسی پر الزام لگا دیا ہے وہ بے قصور تھا بے گناہ تھا پھر بھی میں نے الزام لگا دیا اب جب تک اللہ مجھے معاف نہیں کرے گا وہ بھی مجھے معاف نہیں کرے گا.. اسکا کردار صاف شفاف تھا اور میں نے الزام لگایا.. آپ ہی مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہوگا. ضرباب علی شاہ کی آواز میں شرمندگی صاف ظاہر ہو رہی تھی..

ہممم... سنو بیٹا.. اللہ کو راضی کرنے کے لیے دل کا صاف ہونا اور آنسو کا بہنا کافی ہے وہ تو اپنے بندوں کے آنسو بہنے سے پہلے ہی معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ دلوں کے حال جانتا ہے اللہ کو پتہ ہوتا ہے کہ کون سچے دل سے معافی مانگ رہا ہے اور کون نہیں..

اور رہی بات اس کے بندوں پر الزام لگانے کی تو اگر تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو تم دونوں مل کر غلط فہمی کو دور کرو اور اگر تم نے بغیر دیکھے اور سوچے سمجھے الزام لگایا ہے تو اگر اگلا تمہیں معاف نہیں کرتا تو اسلام میں اسکی سزا چالیس کوڑے مارنے کی ہے..

بہتر ہے کہ تم اس شخص سے معافی مانگ لو اللہ کی ذات بہت بے نیاز ہے رحمان ہے وہ اس کے دل میں ضرور رحم ڈال دے گی کیونکہ وہ دلوں کو جوڑنے والا ہے توڑنے والا نہیں ہے..

امام صاحب نے ضراب علی شاہ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا..

آپ سچ کہہ رہے ہیں وہ معاف کر دے گا مجھے.. ضراب علی شاہ نے امام صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

جی بیٹا اللہ سے اچھے کی امید کرو میں بھی دعا کرو گا تمہارے لیے.. جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ہے..

امام صاحب نے ضراب علی شاہ کو دعائیں دی..

ضراب علی شاہ کے دل میں ایک اللہ کی طرف سے امید جاگی اور وہ امام صاحب کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے اٹھ گیا..

اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اللہ نے اس معاف کر دیا ہو..

احد رضا مسلسل ضراب علی شاہ کو فون ٹرائی کر رہا تھا وہ پریشان تھا کہ ضراب نے کچھ اپنے ساتھ کر لیا نا ہو.. احد رضا نے نمرہ کو کال ملائی وہاں سے پتہ چلا کہ ضراب علی شاہ کو نکلے تین گھنٹے ہو گئے ہیں..

ضراب علی شاہ کے گھر والے بھی پریشان تھے اور نمرہ کو کال جانے سے رائے کو بھی پتہ چل گیا تھا کہ ضراب کا فون بند ہے اسے بھی ضراب علی شاہ کی فکر ہو رہی تھی..

ضراب علی شاہ کو نمرہ کے گھر پہنچتے پہنچتے فجر کی نماز کا ٹائم ہو گیا تھا.. نمرہ کے گھر کے پاس بنی مسجد میں ضراب علی شاہ نے نماز ادا کی..

اُدھر رائہ بھی وضو کر کے نماز کے لیے کھڑی ہوئی ..

ضراب علی شاہ نماز ادا کر کے نمرہ کے گھر آچکا تھا..

نمرہ نے بتایا کہ رائہ نماز پڑھ رہی ہے..

ضراب علی شاہ اپنے گھبرائے ہوئے دل کے ساتھ رائہ کے کمرے کی جانب گیا..

رائہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے..

اے اللہ ضراب کو اپنی حفاظت میں رکھنا..

تو جانتا ہے کہ میرے دل میں ضراب کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے میں نے ضراب سے محبت

اپنی جان سے زیادہ کی ہے پر ایک شک نے میری محبت کو جلا کر راکھ کر دیا ہے میری محبت

کے پھول شک کی آگ میں جل کر راکھ بن گئے ہیں..

تو ہی مجھے رستہ دکھا.. رائہ نے روتے ہوئے اللہ سے دعا مانگی..

جب اللہ معاف کر دیتا ہے تو پھر اسی راکھ سے دوبارہ محبت کے پھول کو پیدا کر دیتا ہے..

ضراب علی شاہ کی آواز سے رائہ نے اپنی آنکھیں کھولی تو ضراب علی شاہ گھٹنوں کے بل رائہ

کے سامنے بیٹھا تھا..

اور اس کے ہاتھ جوڑے ہوئے تھے رائہ کے سامنے اور آنکھوں میں نمی تھی..

رائہ تم نے مجھے کہا تھا کہ جب اللہ معاف کر دے گا تو تم بھی کر دو گی میں ساری رات اللہ

سے معافی مانگی ہے اور اب تم سے بھی معافی مانگ رہا ہوں.. آج اس وعدے کے ساتھ مجھے

معاف کر دو کے میں کبھی زندگی میں تمہیں کوئی دکھ نہیں دوں گا میں جان گیا ہوں کہ محبت میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی..

جب تم مجھے معاف کر دو گی تو اللہ تعالیٰ بھی مجھے معاف کر دیں گے..

ضراب علی شاہ ہاتھ جوڑے رائے کے سامنے بیٹھا تھا...

رائے سر جھکائے ضراب علی شاہ کی باتیں سن رہی تھی..

ضراب علی شاہ نے رائے کا ہاتھ تھما اور کہا..

رائے میں تم سے کوئی زبردستی نہیں کروں گا میں جانتا ہوں میں نے تم پر جو الزامات لگائے

ہیں وہ معافی کے قابل نہیں ہیں پر اگر تم مجھے معاف نہیں کرو گی تو میں ساری زندگی اسی

امید پر گزار دوں گا کہ تم ایک نا ایک دن مجھے معاف کر دو گی.. یہی میرے لیے کافی ہے..

یہ کہہ کر ضراب علی شاہ وہاں سے اٹھ گیا.. جاتے ہوئے رائے نے ضراب علی کا ہاتھ پکڑ لیا..

ضراب علی شاہ نے فوراً مڑ کر دیکھا..

کیا ہنی مون کی ٹکٹیں دوبارہ مل جائیں گی.. رائے نے ضراب علی شاہ کی طرف مسکرا کر دیکھا..

ضراب علی شاہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی.. اس نے آگے بڑھ کر رائے کو گلے لگا لیا اور

خوشی سے جھومنے لگا.....

ضراب علی شاہ اور رائے کی ہنسی کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی.....

دو سال بعد ****

کھا لو کھانا مشعل ضد نا کرو.. پھپھو مشعل کو کھانا کھلانا آئی تھی جو چھوٹی چھوٹی گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی..

زنجیروں سے بندھی مشعل جو اپنے ہاتھوں سے سب کی محبتوں کو گنوا بیٹھی تھی اور ساتھ ہی اپنا ذہنی توازن بھی...

رائہ یہ دیکھو چپ نہیں کر رہی.. ضراب علی شاہ کی بانہوں میں ایک ننھی سی پری تھی رائہ اور ضراب کی بیٹی رباب.. جس کا نام دادا جان نے رائہ کے نام کے پہلے حرف سے اور ضراب کے نام کے آخری حروف سے رکھا تھا..

چپ کر جاؤ ماں کی طرح ضدی ہو.. ضراب کے کہنے پر بچی کا ہاتھ ضراب علی شاہ کے چہرے پر لگ گیا..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اففف یہ تو ماں کی طرح مارتی بھی ہے..

Support@classicurdumaterial.com
ضراب علی شاہ کی اس بات پر رائہ نے ترچھی نگاہ سے ضراب علی شاہ کو دیکھا.. جو الماری میں کپڑے رکھ رہی تھی..

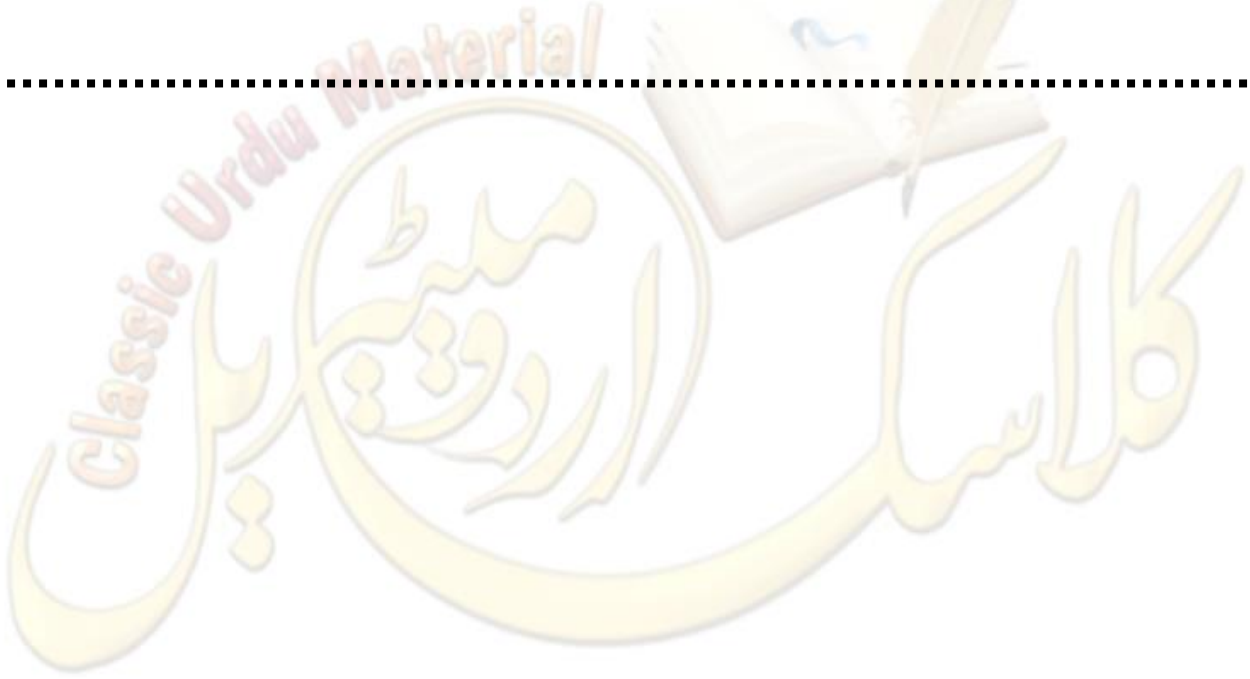
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
سوری رائہ پر سچ یہی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ تمہارا ہاتھ کافی وزنی تھا..

ضراب آپ بھی نابات کو چھوڑتے نہیں ہیں..

رائہ نے آکر رباب کو گود میں لے لیا..

تم دونوں تو میری زندگی ہو کیسے چھوڑ سکتا ہوں.. ضراب علی شاہ نے رائہ اور رباب کو اپنی بانہوں میں لیتے ہوئے کہا..

اور یوں ایک اور محبت اپنے خوبصورت اختتام کو پہنچ گئی..
ختم شد...



<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>